Title - KULLIYAAT WALI

Creator - Wali Aurangabadi; Musattiha Ali Ahsan Ahsan Marehravi.

Publisher - Anjuman Urdu Press (Aurangabad)

Date - 1927.

Pages - 6+104+22+403+52+174+8.

Subjects - Urdu Shayari - Dawaween-e-Kulliyaat.

کلیات ولی

مرتبہ

جناب علی احسن، احسن مارہروی صاحب
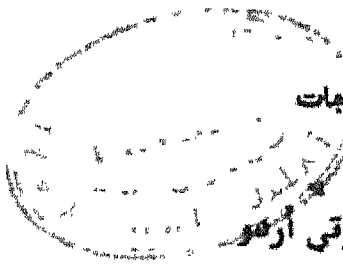
مع ضمیمہ جات

مرتبہ انجمن ترقی اردو

سنہ ۱۹۲۷ع

انجمن اردو پریس، اردو باغ اورنگ آباد (دکن)
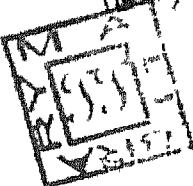
میں طبع ہوئی

قیمت مجلد ۵ روپیہ
غیر مجلد ۴ روپیہ

اول ۱۰۰۰
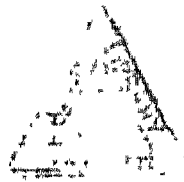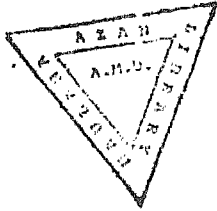
التماس

جناب احسن صاحب مارہروی نے ایک مدت کی کاوش اور مختلف نسخوں کی تلاش اور مقابلے کے بعد کلیات ولی کا نسخہ مرتب کیا اور اس پر بہت بسیط مقدمہ لکھا۔ انجمن ترقی اردو نے اس کی طبع و اشاعت کا بیڑا اٹھایا لیکن اس نسخے کی تکمیل کے خیال سے مجھے اس میں کچھ ترمیم اور بہت کچھ اضافہ کرنا پڑا—

مقدمہ ضرورت سے زیادہ طویل تھا اور اس میں بعض غیر ضروری بحثیں آگئی تھیں جو خارج کرنی پڑیں اور صرف وہی حصہ باقی رکھا جو (ولی) کے کلام کے لئے ضروری تھا—

جب کتاب چھپنی شروع ہوئی اور بعض مقامات پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے اُن مقامات کو اپنے قلمی نسخوں سے مقابلہ کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اختلاف نسخ اس سے کہیں زیادہ ہے جو جناب احسن نے اپنے نسخوں میں دکھایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی کا کچھ کلام ایسا بھی ہے جو احسن صاحب کو دستیاب نہیں ہوا اور ان نسخوں میں موجود ہے۔ اس لئے کتاب کے ساتھ دو ضمیمے شامل کرنے کی ضرورت پڑی—

پہلا ضمیمہ اُس کلام کا ہے جو میرے اور انجمن کے نسخوں میں ہے اور احسن صاحب کے مرتبہ نسخے میں نہیں۔ یہ تمام کلام ضمیمے کی صورت میں کتاب کے ساتھ شایع کردیا گیا ہے اور جو کچھ اختلاف نظر آیا یا کوئی مفید بات معلوم ہوئی یا کسی نسخے کے حاشیے پر کوئی کام کی چیز نظر آئی وہ بھی حاشیے میں لکھ دی

دوسرا ضمیمہ اختلاف نسخ کا ہے۔ یہ اختلاف اس کثرت سے
نکلے کہ ابتدا میں اس کا سان گمان بھی نہ تھا۔ ہوتے ہوتے یہ
ضمیمہ اچھی خاصی کتاب ہوگئی ہے جو پورے ۱۵۶ صفحے پر ہے۔
آئندہ صفحوں میں ان تمام قلمی نسخوں کی فہرست درج کردی
گئی ہے جن سے اختلافات کی فہرست بنانے میں مدد لی ہے اور
ہر نسخے کے متعلق اس کی خصوصیات اور سنہ کتابت وغیرہ
بھی لکھ دیا گیا ہے۔ جن صاحبوں کو کبھی قلمی نسخوں سے
سابقہ پڑا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قلمی نسخوں کی صحت
اور مقابلے میں کیسی کچھ کھکھیڑ اٹھانی پڑتی ہے۔ عام طور پر
یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم قلمی نسخے بہت صحیح ہوتے ہیں،
لیکن یہ محض حسن ظن ہے۔ کم سواد کاتبوں ہی نے نہیں بلکہ
ذہین کاتبوں نے بھی کتابوں کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ صحت کی
بحث اُن کی بدولت رہتی دنیا تک رہے گی۔ ولی کے قلمی
نسخوں کا بھی یہی رنگ ہے۔ ہم نے اس امر کی احتیاط کی ہے
کہ جہاں کہیں ایسا اختلاف نظر آیا ہے جو حقیقت میں اختلاف
نہیں بلکہ کتابت کی غلطی ہے یعنی اُس سے شعر کا مضمون غلط
یا خبط ہوجاتا ہے یا شعر موزوں نہیں رہتا اُس کو صریحاً کاتب کا
سہو قرار دے کر چھوڑ دیا ہے، اور زیادہ تر وہ نسخے لکھے ہیں جو ایک
سے زیادہ نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے نسخے بھی لے لیے
گئے ہیں جو صرف ایک ہی نسخے میں ہیں مگر اُن سے یا تو
شعر کا مفہوم بلند ہوجاتا ہے یا قدیم زمانے کی ترکیب معلوم ہوتی
ہے اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ حقیقت میں یہی لفظ ہوگا
مگر بعد میں سہو کتابت سے کچھ کا کچھ ہوگیا۔

اس کے علاوہ املا کا جو اختلاف ہے وہ بھی کہیں کہیں دکھا دیا
گیا ہے، جس سے صرف یہ جتانا مقصود ہے کہ قدیم املا اس لفظ کا
کیا تھا۔ اگر جناب مرتب صاحب قدیم املا کی پابندی فرماتے تو
بہت اچھا ہوتا۔ مثلاً (اوپر) کو جہاں "واو" ادا نہیں ہوتا ہے

ایسا ہی ہوگا مگر ایسا نہیں ہے۔ (خورشید) کو بلا ''واو'' لکھا ہے۔ حالانکہ اب تک اس کا املا ''واو'' سے جاری ہے' گو بلحاظ لغت بلا ''واو'' ہی صحیح ہے۔ ستون' ستی' سیٹی' کو ہر جگہ ایک ہی صورت سے (ستی) لکھا ہے۔ (ہات) کو (ہاتھ) - (کوں) کو (کو) ۔ (وو) کو ہر جگہ (وہ) - (یو) کو (یہ) - (توں) کو اکثر جگہ (تو) لکھا ہے —

پہلے ماضی مطلق میں ہر جگہ الف سے پہلے ایک مخلوط 'یائے' کا اضافہ رائج تھا ۔ جیسے (بولا) کو (بولیا)۔ ایک آدھ جگہ کے سوا ہر جگہ (یائے مخلوط) کو مرتب صاحب نے اُڑا دیا ہے۔ (کوئی) جہاں بغیر ''واو'' کے ادا ہوتا ہے اُسے بصورت (کُئی) لکھا ہے۔ حالانکہ قدیم املا با ''واو'' ہی ہے۔ (کدھی) کو (کدھیں)- (کبھی) کو (کبھوں) اور مصادر میں ایک ''نون غنہ'' کا اضافہ جیسے آنا' جانا' کو آناں' جاناں' قدیم نسخوں میں لکھا ہے مگر مرتب صاحب نے ایک آدھ جگہ ردیف کے سوا اور کہیں پابندی نہیں کی ۔ اگر پابندی کی جاتی تو یہ معلوم ہوتا رہتا کہ قدیم زمانے میں کونسا لفظ کس صورت سے لکھا جاتا تھا اور بتدریج اُس کے املا میں کیا تصرف یا اصلاح ہوئی ہے ۔ ورنہ کم سے کم فرہنگ ہی میں بتا دیا جاتا یا تحت نوٹ میں یا مقدمے میں اشارہ کردیا جاتا —

مرتب صاحب نے مقدمے میں اُن نسخوں کی فہرست بھی دی ہے جن سے کلیات مرتب کیا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کونسی غزل کس کس نسخے میں ہے اور لفظ مندرجۂ متن کن کن نسخوں میں ہے اور اُن کو اختیار کرنے کی وجہ ترجیح کیا ہے —

اکثر الفاظ متن میں ایسے ہیں جو انجمن کے کسی نسخے میں نہیں یا ایک دو نسخوں میں ہیں ۔ ہماری رائے میں متن میں وہ لفظ رکھنا چاہئیے جو زیادہ نسخوں میں پایا جائے ۔ بعض جگہ الفاظ تو ایک ہی ہیں مگر ترکیب

متن میں لینا چاہئیے۔ ہم نے اس کو اختلاف نسخ کی
صورت میں دکھا دیا ہے کیونکہ قدیم زمانے کے املا سے
یہی ترکیب زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے گو صحیح
دونوں ہیں —

غزلیں جو درج کلیات ہیں اُن پر کوئی نوٹ ایسا نہیں جس سے
یہ معلوم ہو کہ کون غزل کس کس دیوان میں ہے اور یہ رائے
قایم کرنے میں سہولت ہو کہ آیا یہ غزل الحاقی ہے یا (ولی)
ہی کی ہے مثلاً جو غزلیں سب دیوانوں میں موجود ہیں وہ
بالاتفاق (ولی) ہی کی ہیں ۔ اُن پر حاشیے کی ضرورت نہیں
اور جو غزل جس دیوان میں نہیں اس کے متعلق حاشیے میں
میں اشارہ کردیا جاتا —

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصناف سخن قدیم
زمانے میں ایسی رائج تھیں جو اب رائج نہیں اور اگر انہیں پھر
رواج دیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا جیسے ثلاثی، چار در چار،
بازگشت، غالباً یہ اصناف اُن نسخوں میں نہیں ہونگے
جو احسن صاحب کے پیش نظر تھے —

قابل مرتب نے قدیم الفاظ کی ایک فرہنگ بھی مرتب کرکے
شریک کی ہے ۔ اسمیں بعض ایسے الفاظ بھی تھے جن کے معنے
اُن کو معلوم نہیں ہوئے تھے، اس کی بھی تکمیل کر دی
گئی ہے —

اگر چہ اس تصحیح و ترتیب، ترمیم و اضافہ میں بہت کچھ
کھٹراگ کرنا پڑا اور طوالت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے تاہم
مجھے امید ہے کہ یہ محنت رائگاں نہ جائے گی اور جو صاحب
(ولی) کے کلام کو تحقیق کی نظر سے مطالعہ فرمانا چاہیں گے
اُن کے لئے یہ کوشش بہت کار آمد ثابت ہوگی اور یہی اس
کا مقصد بھی ہے —

آخر میں، میں مولوی محمد حسین صاحب (ندوی) صدیقی کا

ہوں کہ انہوں نے اختلاف نسخ کی تلاش اور مقابلے میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام کیا اور حق یہ ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کام کو اس آسانی اور خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا —

عبدالحق
سکریٹری انجمن ترقی اردو (اورنگ آباد دکن)
۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۵ ھ (مطابق
۱۵ مارچ ۲۷ ع) —

فہرست نسخ دیوان (ولی) جن سے طباعت کے وقت انجمن ترقی اردو پریس اورنگ آباد میں مقابلہ کیا گیا —

۱ — دیوان ولی نمبر ۱ - جو ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۱ ھ کا لکھا ہوا اور موجودہ نسخوں میں سب سے زیادہ قدیم اور صاف وصحیح ہے —

۲ — " نمبر ۲ - ۵ -ذیقعدہ سنہ ۱۷۰ جلوس محمدشاہ کا لکھا ہوا ہے بالکل سالم و خوش خط؛ نوشتۂ محمد جعفر —

۳ — " نمبر ۳ - ۲۱- جمادی الاولی سنہ ۱۲۲۹ ھ روز پنجشنبہ ختم کتابت کی تاریخ ہے نام کاتب کرم علی —

۴ — " نمبر ۴ - اول و آخر قدرے ناتمام مگر خوش خط اور صاف وسالم - سنہ کتابت وغیرہ ندارد ہے

۵ — " نمبر ۵ - آخر سے ناتمام اور کرم خوردہ - مگر بد خط تاریخ کتابت وغیرہ ندارد —

۶ — " نمبر ۶ - مطبوعۂ فرانس - مطبع شاہی سنہ ۱۸۳۳ع — سنہ ۱۲۴۹ ھ - مرتبۂ گریسن دی تاسی —

نمبر ۷ – دیوان ولی — قلمی جدید نسخہ حکیم شمس اللہ صاحب قادری نے کسی قدیم نسخے سے نقل کرایا تھا اور استفادے کی غرض سے مجھے عنایت فرمایا بالکل محفوظ، خوش خط، سالم اور صاف ہے —

نمبر ۸ – " — مرتبہ و نوشتۂ جناب احسن صاحب مارہروی جس سے یہ نسخہ طبع کیا گیا ہے —

ن ۱ میں صرف غزلیں ہیں - دیگر اصناف بالکل نہیں ہیں —

ن ۲ میں تین (مستزاد) ، ایک (چار در چار) تین (مخمس) دو (باز گشت) ایک (ترجیع بند) ، دو (قصیدے) اور ایک (مناجات) ہے —

ن ۳ میں قصائد نہیں ہیں، صرف ایک ترجیع بند، دو مستزاد، دو خمسے ۴ رباعیاں اور چند فردیات ہیں—

باز گشت ایک خاص صنف ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مصرع اول کا پہلا رکن ، مصرعہ ثانی کا قافیہ اور پہلے مصرعہ کا قافیہ دوسرے کا رکن اول ہوتا ہے - یہ التزام پوری غزل میں ہوتا ہے - ایسی دو غزلیں ہیں جو احسن صاحب نے غزلوں میں رکھی ہیں یہ ایک صنعت قرار دی گئی ہے اور اس کو فن صنائع و بدائع میں (ردالصدر علی العجز) کہتے ہیں - یہ بہت بڑا نام اور بالکل عربی ہے - اس کا نام بازگشت فن کی اصطلاح کا ہو یا ایسے کلام کا - دونوں حالتوں میں بہت خوب ہے بلکہ ہمارے یہاں اس اصطلاح کا یہی نام ہونا چاہیے - اور فنی اصطلاح میں لے لینا چاہیے - مثال یہ ہے

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا

یہ صنف ن ۲ تا ۵ میں موجود ہے—

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتا ہے کوئی خدا، کوئی رام تجھے
معبود سمجھتی ہیں کُل اقوام تجھے
کثرت سے دیے ہیں تیری یکتائی نے
القاب، خطاب، کُنیت، * نام تجھے
(احسن مارہروی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ بقدر حسنہ و جمالہ

دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں سولھا برس کے بعد چند روز کے لیے راقم حروف کو دوبارہ حیدر آباد دکن جانے کا اتفاق ہوا، اثنائے قیام میں ایک دن کتب خانۂ آصفیہ کی سیر بھی میسر ہوئی، چند اور کتابوں کے ساتھ ولی دکنی کا مطبوعہ دیوان بھی دیکھا، اب تک میں اپنی ناواقفیت سے اس مطبوع کلام کو غیر مطبوع سمجھے ہوے تھا، مگر یہ دیکھکر غیرت تھا حیرت ہوئی کہ اُس کے انطباع کا شرف سب سے پہلے اہل ہند کی جگہ پیرس والوں کو نصیب ہوا۔ یہ دیوان سنہ ۱۸۳۳ ع میں بمقام

---

* صحیح لفظ کنیت بضم کاف و سکون نون و فتح یا بروزن فعلت ہے - مگر اُردو بول چال میں بتشدید نون ہے اس اتباع سے اُردو سمجھکر نظم کیا گیا ہے اگر کسی کو یہ استعمال پسند نہ ہو تو یوں پڑھا جائے: - القاب، خطاب، نام، اعلام تجھے -

پیرس (فرانس) طبع ہوا ہے اور اُس کے مرتب و مہتمم جے۔ ہیل - گریسن دی تاسی ہیں، جنہوں نے اپنی قابلیت و مذاق کے مطابق چند صفحوں کا دیباچہ بھی فرنچ میں لکھا ہے، جو اس دیوان سے پہلے درج ہے - اس دیوان کی سیر سے میری حسیات مدرکہ میں ایک ناقابل بیان جوش پیدا ہوا، رہ رہ کر اپنے ملکی بھائیوں کی بے پروائی اور مستشرقین یورپ کی کار فرمائی پر تعجب ہوتا رہا، اس جوش کو لیے ہوے کتب خانے سے نکلا اور سرچشمۂ علوم وفنون، افتخار سر سید و محمود، جناب سید راس مسعود صاحب بی - اے - آکسن، ناظم تعلیمات ممالک محروسۂ دکن حفظہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن سے ملا - ممدوح الصدر اُردو ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور اساتذۂ قدیم کی تصنیفات و تالیفات کے نشر و انطباع سے عام دل چسپی رکھتے ہیں دیوان کا تذکرہ سن کر بالطبع اس کے چھپنے کا اشتیاق ظاہر فرمایا، اس تائید و تحریک نے مجھے بہت زیادہ متأثر کیا اور بالتصمیم ارادہ کرلیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے امکان بھر ولی کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ دواوین جمع کر کے ایک صحیح اور مکمل نسخہ تاریخی نقد و نظر کے ساتھ شائع کیا جاے گا —

حیدر آباد کے چند روز قیام میں دو چار جگہ دیوان مذکور کا تجسس کیا، کتب فروشوں سے پوچھا، بعض اعزہ کے کتاب خانے دیکھے، مگر کسی جگہ ولی کا دیوان دستیاب نہیں ہوا، اسی سفر میں بمبئی جانے کا اتفاق ہوا، یہاں بھی معمولی تلاش جاری رہی، آخر ایک کتاب فروش کے

---

* اس تدوین کے بعد اسی مولف نے اُردو شعرا کا ایک مبسوط تذکرہ فرنچ میں لکھا ہے، جو تذکرہ دی تاسی کے نام سے منسوب ہے —

پاس بمبئی کا چھپا ہوا دیوان ملا اور اتفاق سے وہی ایک نسخہ دکان میں رہ گیا تھا۔ اس کامیابی پر امید ہوئی کہ سعی احسن مشکور ہوگی۔ اگرچہ اس دیوان مطبوعۂ بمبئی کی بے ربطی۔ غلط نویسی اور اختصار و اصلاح کو دیکھ کر مسرت کے عوض کلفت ہوئی، پھر بھی ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیوان مذکور تبرک سمجھکر حرز جاں بنایا گیا، اور بصد شوق و اضطراب وطن واپس ہوا، گھر پہنچکر اپنے کتب خانے کا قلمی دیوان نکالا اور بمبئی کے دیوان سے ملایا تو زمین و آسمان کا فرق نظر آیا۔ کچھ دنوں بعد ضلع آرہ صوبۂ بہار کا سفر کرنا پڑا، وہاں اخی معظم جناب سید آل حسین صاحب بلگرامی رئیس کے کتاب خانے میں نول کشور لکھنؤ کا مطبوعہ دیوان ملا، اور برادر بجان برابر سید ظہیر حیدر صاحب بی۔ اے بلگرامی ڈپٹی کلکٹر آرہ کی کوشش سے پیرس کا چھپا ہوا دیوان بھی بالعاریۃ مل گیا اور ایک قلمی نسخہ عم محترم مولوی سید محمد صاحب بلگرامی کا نقل کیا ہوا ہاتھ آیا، ان متواتر کامیابیوں نے بہت زیادہ ہمت افزائی کی۔ سفر کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ ان سب دواوین سے ایک صاف اور صحیح نقل شروع کی۔ چند ماہ کی مسلسل جنبش قلم سے صاف شدہ دیوان اس قابل ہوگیا کہ مطبع میں بھیجا جاسکے۔ مگر اتنی کاوش و محنت کے بعد تنہا دیوان کا شایع کر دینا تجارتی منفعت کے سوا کسی علمی مفاد کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا۔ ضرورت تھی کہ ایسے دیوان کے ایسے صاحب دیوان کے حالات لکھکر تمام مراحل تبصرۂ و نقد طے کیے جاتے۔ لیکن موجودہ عروج یافتہ زمانے میں جب کہ آسمان نقد و نظر پر بڑے بڑے شمس العلما چمک رہے ہیں، ایک ذرۂ ناچیز کے لیے یہ کام آسان نہ تھا۔ راہ کی دشوار گزاری نے عرصے تک کمر بستہ نہیں ہونے دیا، مگر بالآخر یہ دیکھکر کہ خواص اہل قلم اس

طرف متوجہ نہیں ہوتے یا اس کام کو معمولی و غیر مفید سمجھکر نظر انداز کیے ہوے ہیں، مجھہ ابجد خواں کو بسم اللہ کہکر قلم اُٹھانا پڑا۔ ممکن ہے کہ ایک ناقص کی یہ خدمت اب نہیں تو پھر کبھی کسی کامل کے اضافۂ و اصلاح سے مکمل ہوجاے۔ تکمیل کے انتظار میں تعویق کے جھولے میں جھولتے رهنا اپنے آپ کو حوادث و انقلابات کا شکار بنا دینا ہے۔ وقت کو غنیمت سمجھکر جو بندہ جاے اُسے موتی جاننا چاهیے کیونکہ:-

اهل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا
پر اب جو کچھہ ہے یہ تو کسی سے سنا نہ تھا
باور نہیں ابھی تجھے غافل! تو عنقریب
معلوم ہوے گا کہ یہ عالم فسانہ تھا

(خواجہ میر درد)

دیوان اور سوانح ولی کے حالات

ولی جس کو انبیاے سخن اُردو شاعری کا ابوالآبا سمجھے ہوے ہیں، تمام تذکرہ نویسوں کی بے پروائیوں سے اختلافات کی نیرنگیوں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ صحیح حالات کا انکشاف کیسا، خود اُس کے نام پر اتنے پردے پڑے ہوے ہیں کہ اُن سب کو ہٹاکر اصلی کا پہچاننا ایک معما ہو گیا ہے۔ نام و حالات کے سوا اصلی وطن کا بھی پتا نہیں چلتا۔ شمس اللہ شمس الدین، شمس ولی، ولی محمد اور ولی اللہ اُس کا نام بتانے کے بعد کسی نے صوبۂ گجرات کے شہر سورت یا پونہ کا ساکن لکھا ہے کوئی احمدآبادی کہتا ہے، اکثر اورنگ آباد دکن سے منسوب کر رہے ہیں، کسی جگہ صوبۂ بہار و شاهجہان آباد کے قیام کا نشان ملتا ہے۔ سب سے آخر میں اس زمانے نے ایک غیر پنجاب صوبۂ گجرات کی شرکت اسی سے فائدہ اُٹھاتے ہوے

شہر گجرات* (پنجاب) کو ولی کا جنم بھوم بتاتے ہیں‘ ان حسابوں بقول شخصے از روے سخن ولی بھی ع:

ھفصد و ھفتاد قالب دیدہ است

کا مصداق بن سکتا ھے۔ان واقعات و اختلافات کی بے ترتیبیوں کے بعد دیوان پر نظر ڈالی جاے تو وھاں کا عالم ھی دوسرا ھے‘ ھر صفحہ نہیں بلکہ ھر غزل میں اکثر مصرع و اشعار ایک دیوان سے دوسرے دیوان میں مختلف پائے جاتے ھیں‘ کسی میں غزلیں کی غزلیں ندارد ھیں‘ بعض دیوانوں میں مرتب کرنے والوں نے اصلاحیں دے کر دور عالمگیر کے شاعر کو حکومت برطانیہ کے عہد کا شاعر بنا دیا ھے‘ کسی سہاعی اور جلد باز مؤلف نے انتخاب اشعار میں یہ کتر بیونت کی ھے کہ دوسروں کے اشعار ولی سے منسوب کردیے ھیں‘ ان ھفت رنگی اختلافات کے ساتھہ یہ مشکل اس زمانے کے مؤلف کو اور شش و پنچ میں ڈال دیتی ھے کہ دو سو برس پہلے کی زبان اور اکثر پرانے اور دکنی محاورات کے سمجھنے والے نا پید ھیں‘ اور پھر کسی مرتب دیوان نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اجنبی و نا مانوس اور متروک الفاظ کے معنی آج کل کی اُردو میں لکھہ دیے ھوں—

غرض کہ ایسے سر در گم واقعات اور صاحب واقعات کا دیوان تبصرہ وُ نقد کے ساتھہ شایع کرنا اُس شخص کا کام ھونا چاھیے تھا جس کے دماغ میں مشرقی و مغربی علوم و فنون کا پورا سرمایہ جمع ھو اور اُس کے ارد گرد ھر زبان اور ھر زمانے کا کتابی مواد موجود ھو اور پھر وہ معاش کی طرف سے بھی ھر طرح مطمئن ھو- اگرچہ ایسا یکسو دماغ فی زماننا کم از کم

---

* سنہ ۱۹۱۹ ع کے رسالۂ مخزن لاھور کے مختلف نمبروں میں یہ بحث دیکھنی چاھیے —

مسلمانوں میں تو مفقود سا ہے، پھر بھی مجھ سے زیادہ ایک دو نہیں سیکڑوں ہر قسم کی جامعیت رکھنے والے موجود ہیں—

قلم اُٹھا چکا ہوں، لکھنا شروع کر دیا ہے، لکھتا ہوں مگر ہر لفظ پر شبدیز خامہ ٹھوکریں کھاتا ہے، منزل دشوار گزار و نا ہموار ہے اور عنان راہوار ایک اجنبی سوار کی گرفت میں ہے خدائے کار ساز مددگار ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ:—

دو قدم چل چل کے گرتے ہیں طریق عشق میں

ٹھوکریں، ہیں منزلیں اس راہ نا ہموار کی (داغ)

بظاہر کسی اُستاد قدیم کا دیوان چھاپ دینا آسان ہے اور اُس پر تبصرہ و نقد بھی سہل، کیونکہ ان کاموں کے لیے اکثر نقالی کے سوا قوت آخذہ سے بہت کم مدد لینی پڑتی ہے۔ قلمی یا مطبوعہ دیوان کی نقل معمولی کاپی نویس بھی کرسکتا ہے اور اسی طرح چھپے ہوئے تذکروں سے حالات بھی اقتباس کیے جا سکتے ہیں۔ تجارتی نفع کے لیے تو یہ طریقہ ضرور سہل الحصول ہے مگر فی الحقیقۃ وہ سکہ جو نقادانِ سخن کی پرکھ میں کامل العیار سمجھا جا سکے اس ملمع سازی سے ٹکسالی نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دیوان کی ترتیب میں لگا تار دو تہائی سال صرف کرنے پڑے اور باوجود خاص کاوش و محنت کے اپنی خامی کی وجہ سے اب بھی ایک آنچ کی کسر معلوم ہوتی ہے—

[ولی کے دیوان کی دو سو برس بعد صحت واقعات کی ترتیب، اپنے سے پہلے تذکروں کا مطالعہ اور پھر اُن سب کا ضروری التقاط و انتخاب ایک اہم کام تھا۔ اکثر مصنفین و مؤلفین کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ متعلقہ کتابوں سے تدوین و تہذیب اور انتخاب کے لیے اپنے احباب و متوسلین کو متوجہ کر لیتے ہیں، اس طرح اصل مصنف و مؤلف کی محنت بٹ جاتی ہے۔ مگر مجھے ان دو برسوں میں ایک دن بھی ایسا نصیب نہیں ہوا—

[هجر کی وہ رات کیسی رات تھی
ایک میں تھا یا خدا کی ذات تھی
(داغ بہ تغیر ردیف)

اسلاف کی تصانیف کا فراہم کرنا، موجودہ معاصرین و اہل مذاق سے مراسلت اور مباحثہ جاری رکھنا، کتب بینی میں وقت گزارنا، اُن سب سے اپنے مطالب چننا، پھر سب کی سلسلہ وار ترتیب و تہذیب گویا ع:

خود کوزۂ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بن کر دو سالہ نہیں بلکہ دو صد سالہ بادۂ کہن ایک ولی اللہ کی آڑ میں ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے:-

مزا ہے بات کا جن کو، سنیں مزے کی وہ بات
مئے سخن سے زیادہ کوئی شراب نہیں (احسن)

ناشکری ہوگی، اگر مقابلۂ دیوان ولی کی زحمت کشی میں، حضرت اخی المعظم سید آل حسین صاحب بلگرامی اور برادر ہمسن سید محمد محسن خاں صاحب بلگرامی رئیسان کواتھ ضلع آرہ کا سپاس گزار نہ ہوں جنھوں نے شام کے سات بجے سے بارہ بجے رات تک، اکثر اپنے اوقات عزیز کو مصروف مقابلہ رکھکر، چند دیوانوں سے ایک صحیح نسخے کے مرتب کرنے میں حقیر کو کافی مدد دی - اگر ایسے با استقلال اور منجھے مقابلہ کرنے والے نہ ملتے تو دیوان ولی کی تصحیح آسانی سے نہ ہوتی - کیوں کہ ہر غزل میں دو چار شعر ایسے ہوتے تھے جن کی صحت، قابلانہ غور و تامل کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی- فجزاهما الله علی خیر الجزاء

ولی کے حالات، دیوان کی تصحیح، مختلف واقعات کا انتخاب، غرض کہ تمام ماله و ما علیه کے لیے، جس قدر دواوین، تذکرے اور دیگر کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے اُن سب کی فہرست طویل ہے، بطور نمونہ تھوڑے سے نام یہاں لکھے جاتے ہیں، جن سے مؤلف کی تلاش و محنت کا اندازہ ہوسکے گا-

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱	دیوان ولی	ولی	راقم حروف کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو سنہ ۲۴ جلوس محمد شاہی مطابق ۱۱۵۴ھ کا لکھا ہوا ہے اور کم و بیش یہی زمانہ ولی کے انتقال کا ہے ۔
۲	"	"	مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو بعہد محمد شاہ لکھا گیا ۔
۳	"	"	سنہ ۱۱۸۵ھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ۔ کتب خانۂ مولوی سید سبحان اللہ خان صاحب رئیس گورکھپور میں موجود ہے ۔
۴	"	"	مولوی غلام سجاد صاحب مختار بدایون کا قلمی نسخہ جس کا اول آخر ناتمام ہے ۔
۵	"	"	نواب نصیر حسین خان صاحب خیال عظیم آبادی کے پاس ہے جو ولی کی زندگی میں لکھا گیا سنہ تحریر سنہ ۱۱۲۰ھ اور خاص اورنگ آباد دکن ہی میں لکھا گیا ۔
۶	"	"	مطبوعۂ پیرس ۱۸۳۳ع مرتبۂ مسیو گارسیں دی تاسی جس کو جان شکسپیر کے نام معنون کیا ۔
۷	"	"	سنہ ۱۲۶۰ ہجری میں بمقام بمبئی مطبع حیدری میں چھپا

مختصر حالت	مؤلف	کتاب	شمار
اور محمد منظور نے اُس پر مختصر دیباچہ لکھا –			
سنہ ۱۲۹۵ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ نے مختصر دیباچے کے ساتھ چھاپا –	ولی	دیوان ولی	۸
مرتبہ و نوشتۂ حال دستخطی مولوی سید محمد صاحب بلگرامی رئیس کواتھ ضلع آرہ –	"	"	۹
از رسالۂ اُردوے معلیٰ بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۱۰ع مرتبۂ حسرت موہانی –	"	انتخاب دیوان ولی	۱۰
غیر مطبوعہ ہے - اصل تذکرے سے سنہ تالیف کا پتہ نہیں چلتا - طبقات الشعرا میں سنہ ۱۱۵۳ھ سال تالیف لکھا ہے - قدیم تذکرہ ہے –	فتح علی حسینی	تذکرۂ ریختہ گویاں	۱۱
شعراے ریختہ کا تذکرہ ہے، جو حال میں مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے چھپوایا ہے –	میر تقی میر	نکات الشعرا	۱۲
مولفۂ سنہ ۱۸۰۱ع مطبوعۂ سنہ ۱۹۰۶ع تذکرۂ گلزار ابراھیم کا ترجمہ ہے اور کچھہ حالات اضافہ بھی کئے ھیں، غالباً اُردو زبان میں یہی پہلا تذکرۂ شعرا ہے –	مرزا لطف علی (لطف)	گلشن ھند	۱۳

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱۴	دریاے لطافت	میر انشاء اللہ خاں انشا	مولفۂ ۱۲۲۲ھ قواعد و تاریخ اُردو کی مستند تالیف ہے۔ ابتداً مرشدآباد میں چھپی تھی۔ اب سنہ ۱۹۱۶ع میں انجمن ترقی اُردو کی طرف سے حصۂ قواعد چھپ گیا ہے۔
۱۵	نفائس اللغات	مولوی اوحدالدین بلگرامی	سنہ ۱۲۵۳ھ میں بعہد امجد علی شاہ اودہ تالیف ہوئی۔ اُردو لغات عربی، فارسی اور ہندی ترکی مترادفات کے ساتھ درج ہیں۔
۱۶	طبقات الشعرا	مسٹر ایف فیلن و مولوی کریم الدین	اُردو شعرا کا مبسوط و مستند تذکرہ ہے اور زیادہ تر دی تاسی کے تذکرے سے مدد لی ہے۔ سنہ ۱۸۴۸ع میں بمقام دہلی طبع ہوا۔
۱۷	گلشن بیخار	نواب مصطفی خاں شیفتہ	مولفۂ سنہ ۱۲۵۰ھ و مطبوعۂ سنہ ۱۳۱۵ھ نول کشور لکھنؤ۔ مستند مگر مختصر تذکرہ ہے۔
۱۸	گلستان بیخزاں	حکیم قطب الدین باطن	مولفۂ سنہ ۱۲۶۱ھ بجواب گلشن بیخار مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۲ھ۔
۱۹	سخن شعرا	عبدالغفور خاں نساخ	مولفۂ سنہ ۱۲۸۱ھ مطبوعۂ نول کشور۔
۲۰	مجموع الاشعار	مولوی بدیع الزماں	مطبوعہ و مرتبۂ مطبع نظامی کانپور۔ اکثر اساتذۂ قدیم کی غزلوں کا مجموعہ ہے۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۲۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد	مشہور تذکرہ ہے مطبوعۂ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی
۲۲	جلوۂ خضر ۲ حصہ	صفیر بلگرامی	مبسوط تاریخ و تذکرۂ شعرائے اردو۔ مطبوعۂ سنہ ۱۳۰۲ھ۔
۲۳	آثار الشعرای ہنود	دیبی پرشاد بشاش	مطبوعۂ نول کشور سنہ ۱۸۸۵ ع ہندو شعرا کا تذکرہ ہے۔
۲۴	زبان اُردو کی تاریخ	چرنجی لال دہلوی	مطبوعۂ مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۸۸۴ عیسوی۔
۲۵	مقدمۂ دیوان حالی	مولوی حالی	مطبوعۂ نامی پریس کان پور سنہ ۱۸۹۳ عیسوی۔
۲۶	نشتر سخن	مولوی احسان اللہ عباسی	مطبوعۂ ۱۹۱۶ عیسوی۔
۲۷	تذکرۂ خمخانۂ جاوید	لالہ سری رام دہلوی	شعرائے اُردو کا مبسوط تذکرہ ہے جس کی ۳ جلدیں ابھی شائع ہوئی ہیں۔
۲۸	قواعد اُردو	مولوی عبدالحق بی اے	مطبوعۂ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی۔
۲۹	محبوب الزمن تذکرۂ شعرائے دکن	مولوی عبدالجبار خان	دکن کے شعرائے قدیم و حال کا تذکرہ۔ ۲ جلد۔
۳۰	مخزن المحاورات	چرنجی لال دہلوی	لغت اُردو

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حال
۳۱	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	لغت اُردو ۴ جلد
۳۲	امیر اللغات	امیر مینائی	ردیف الف کے دو حصے اُردو لغت میں شایع ہوئے ہیں ۔
۳۳	سرمایۂ زبان اُردو	جلال لکھنوی	مختصر لغت اُردو
۳۴	تاریخ فرشتہ	ملا محمد قاسم فرشتہ	دکنی سلاطین کا مفصل احوال اس سے لیا گیا ۔ طبع ہو گئی ہے ۔
۳۵	الآلی عمان معروف بہ جواہر خسروی	امیر خسرو دہلوی	مطبوعۂ سنہ ۱۳۳۶ ہجری
۳۶	نشتر عشق	حسین قلی خاں عاشقی	فارسی شعرا کا مبسوط غیر مطبوعہ تذکرہ ہے ۔ مولفۂ سنہ ۱۲۲۴ ہجری
۳۷	سفینۂ بیخبر	میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی	تذکرۂ شعرائے فارسی مولفۂ سنہ ۱۱۳۵ ہجری
۳۸	مآثر الکرام و سرو آزاد	میر آزاد بلگرامی	تذکرۂ علما و فقرا مولفۂ سنہ ۱۱۶۶ ہجری
۳۹	ید بیضا	"	تذکرۃ الشعرا فارسی مولفۂ سنہ ۱۱۴۸ ہجری
۴۰	بہار ہند	مرزا مچھو بیگ عاشق اکیدوی	اُردو لغت ۔ مطبوعہ شوکت جعفری لکھنؤ سنہ [illegible]

بعض کتابوں کے نام پڑھکر کہا جاسکتا ہے کہ تذکرۂ ولی سے ان کو کیا تعلق ہے، مگر یہ معلوم کرکے کہ ایک سوانح نگار کو اپنا فرض ادا کرنے کے لیے صاحب تذکرہ کے خصائل و اطوار، ایام زندگانی کے لیل و نہار، اور اُس کے معاصر و معاهد کا حصر و شمار کیسا ضروری ہے، یہ اعتراض قائم نہیں رہ سکتا —

جتنی کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں، اُن میں ایک کے سوا کسی تذکرے میں ولی کا سنہ ولادت و وفات نہیں ملا - اس ایک دریافت کے لیے تمام تذکروں کو بالاستیعاب دیکھنا پڑا اور اس کوہ کندن کے بعد کاہ برآوردن کی تصدیق کرنی پڑی - اکثر کتابوں میں ضمناً ایسے واقعات مل جاتے ہیں جن کا پتہ اُن تالیفات میں نہیں چلتا جو خاص اسی موضوع کے لیے لکھی جاتی ہیں —

ایسے مراحل زندگی کا منزل بمنزل شمار آسان نہیں جہاں قدم قدم پر سر کے بل چلنے والے قلم کو ٹھوکریں کھانی پڑیں، واقعات کا اختلاف و انتشار ایک ایسا طوفان بے تمیزی ہے جس کی ترتیب و تہذیب بآسانی کیا بمشکل بھی ہو جاے تو ایک خادم ادب کو رات دن محنت کرنے میں عذر نہیں —

گزشتہ واقعات و حالات، وحی و الہام کے ذریعے سے تو معلوم ہوتے نہیں، لا محالہ تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، مگر افسوس ہے کہ بالعموم قدما اور بالخصوص تذکرہ نویسان شعرا اپنی تصانیف کو کہیں تو غیر ضروری طوالت سے ایسا افسانہ بنا دیتے ہیں کہ پڑھنے والا سمجھنے کی جگہ گھبرا جاتا ہے اور کہیں بیجا اختصار سے ضروری مضامین کو ایسا گنجلک کر دیا جاتا ہے کہ وہ لکھنا نہ لکھنے کے برابر ماننا پڑتا ہے - اگلے زمانے میں کسی مشہور فرد کی حالات نویسی میں اتنا فرض ادا کرنا واجب سمجھا جاتا تھا کہ صاحب ذکر کا عرفی نام اور معمولی پتا لکھکر ورق کے ورق نمونۂ کلام سے سیاہ کر دیے جاتے - آئندہ نسلوں کو اُن تذکروں سے یہ بھی

نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بزرگ کس زمانے میں تھے اور کہاں کہاں ایام زندگانی صرف کیے اور کیا کیا خاص واقعات عام فوائد کے لیے چھوڑ گئے - آج دو سو چار سو برس پہلے کے کسی بزرگ کی تاریخ لکھنے والا اُس کے معاصر یا معاصر کے معاہد کی تحریر پڑھتا ہے تو اُس کو بجز نام و انتخاب کلام کے اپنے مذاق و ضرورت کی کوئی مفید بات نہیں ملتی - البتہ طبقات اولین کے بعد آج سے دس بیس برس قبل جو مؤلف و مصنف گزر گئے ہیں اُن میں سے دو چار اہل قلم نے چند تاریخی خاکے ضرور ایسے کھینچ دیے ہیں جن سے نقش ثانی بنائے جا سکتے ہیں، مگر واقعات کو کیا کیا جائے اگر وہ موجود نہیں تو فرضی تخیلات کس کو پسند آسکیں گے - با وجود ان تمام مشکلات کے راقم نے اُن تمام تذکروں کو، جو دستیاب ہوئے، بغور مطالعہ کیا اور خود ولی کے کلام کو پڑھا اور جہاں تک ممکن ہوا تنقیح و تنقید کے بعد ان کے حالات کو اس جگہ لکھ دیا ہے —

نام کی تحقیقات

شمس الدین، شمس الحق، شمس ولی اللہ، ولی الدین، حاجی ولی، ولی محمد، اور ولی اللہ - یہ سب نام ایک مسلمان کے ہو سکتے ہیں —

شعرا کا عام دستور دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اپنے نام اور اُس کی مناسبت سے تخلص کا استخراج کرتے ہیں - اس لیے یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اُن کے نام میں لفظ ولی شامل ہو اور اس طرح ولی الدین، ولی محمد یا ولی اللہ، شمس الدین وغیرہ سے زیادہ روشن ہے —

ولادت و وفات اور زمانۂ حیات

قرین قیاس تحقیقات یہ ہے کہ ولی کی ولادت بمقام اورنگ‌آباد سنہ ۱۰۷ ہجری میں واقع ہوئی اور "دہ مجلس" کی تاریخ تالیف سے اُن کا وجود سنہ ۱۱۴۱ ہجری تک ثابت ہوتا ہے - اس تالیف کے بعد ۱۴ - ۱۵ سال تک زندہ رہ کر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں بمقام احمدآباد (گجرات) فوت ہوئے اور دریا خاں کے

کے سامنے دفن کیے گئے * دیوان بمبئی کے دیباچہ نویس
ستاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:۔ ''ولی کی قبر حسب وصیت
خام بنی ہوئی ہے اور بالیں کی طرف چینی کے ٹکڑے نصب
ہیں اور نیز ایک قطعہ سنگ مرمر پر لکھا ہوا دیکھا گیا ہے''۔

اصل وطن بارھویں صدی ہجری کے تمام تذکروں میں جن
کو ان حالات سے زیادہ قربت زمانی حاصل ہے،
ولی کو دکنی اور اورنگ آبادی لکھا گیا ہے، ایسی صورت میں
متاخرین کا بغیر کسی کافی ثبوت کے احمدآبادی یا گجراتی
لکھ دینا نا قابل تسلیم ہے، اس وقت یا خود ولی کے عہد میں
صوبۂ گجرات کا صوبۂ دکن پر اطلاق نہیں سنا گیا، احمدآباد
گجرات کا صوبۂ دکن سے ہم سوا نہ ہونا مسلم، مگر دونوں کا
متحد ہونا غلط ہے۔ چونکہ ولی کے تمام اہم واقعات سردر گم
ہیں اس لیے قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ صوبۂ گجرات میں طالب
علمی کے سوا کسی سلسلۂ معاش و ملازمت نے زیادہ یا تمام عمر
قیام رکھنے پر مجبور کیا ہو، اور اس طرح وہ احمدآبادی
مشہور ہو گئے ہوں ــــ

دیوان ولی معقول حجم رکھتا ہے اور قریب قریب
اُس کی ہر غزل و قصیدہ و رباعی میں حیدرآبادی
و اورنگ آبادی الفاظ و محاورات پائے جاتے ہیں، جن کی
تفصیل ایک خاص عنوان کے تحت میں کی جاے گی۔
بعض الفاظ گجرات و دکن میں ضرور مشترک ہو سکتے ہیں۔
مگر اس شاذ اشتراک کو کثرت اختصاص پر ترجیح دنیا
تحقیق کا خون کرنا ہے ــــ

اسی طرح ایسے بعض اشعار جن میں کسی تخیل و
خصوصیت سے سحر بنگالہ یا شہر سورت اور دلی ـ ع

---

* تذکرۂ شعرائے دکن وغیرہ

تاریک
تحقیقات
د حسرت و
، کشش ہونا

جهنا کا ذکر آگیا ہو، اُن کو پڑھکر جے۔ ہیل۔ گریئرسن کی طرح یہ سمجھ لینا کہ اس کا قائل ... دہلی یا بنگال کا رہنے والا ہے ایک لا طائل خیال ... سر و پا بات ہے۔ جن تذکرہ نویسوں نے ولی کو گجراتی یا احمد آبادی سمجھ لیا ہے، وہ نہ صرف اُن کے قیام احمد آباد سے دھوکا کھا گئے ہیں، بلکہ اُن کی وفات احمد آباد نے اس وہم کو جامۂ یقین پہنا دیا ہے۔ بغیر کسی تاویل و تامل کے ولی کا دکنی ہونا اُن کے متعدد اشعار سے ثابت ہوتا ہے، مثلاً :—

یو مکھ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
(ولی) پروانگی کرتا تری ملک (دکن) بہتر

ولی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگر چہ شاعر ملک (دکن) ہے

ایسے اشعار پڑھنے کے بعد اُن کے وطن کی مزید تحقیقات عبث ہے—

سفر و قیام اس مرحلے کو بھی ہمارے تذکرہ نویسوں نے اُنہیں لفظی استعارات و تشبیہات کی رہنمائی سے طے کیا ہے، حالاں کہ شاعر کے کلام میں کسی ملک یا شہر کے نام آجانے سے یہ ماننا لازمی نہیں کہ وہ اُس سر زمین پر گیا بھی ضرور ہے، اگر ایسا ہوسکتا ہے تو ولی کا ایران و توران اور عراق و شیراز میں بھی آنا جانا ماننا پڑے گا کہ ان شہروں اور ملکوں کا ذکر بھی دوچار جگہ ولی نے کیا ہے۔ ہاں جن مقامات کا تذکرہ خاص تشریح و تفصیل سے کیا گیا ہو اُن کے اسالیب سے اُن کے رابط کلام سے اُن مقاموں کا سفر و قیام ماننے میں تالیف کے بعد کہ ولی نے صوبۂ گجرات، شہر سورت میں بمقام استعلق اشعار موزوں کیے ہیں اُن سے بلاشبہ

ورۂ بالا شہروں میں اُن کی آمد و رفت اور قیام کا
ان ملتا ھے - دھلی کا سفر چلد روزہ اور گزراں معلوم
ھوتا ھے ' سورت اور احمد آباد میں البتہ اُن کی عمر کا
معتدبہ حصہ ختم ھوا ھے - جو مثنوی سورت کی تعریف
میں لکھی ھے اور اس میں وھاں کی خاص خاص معاشرت
و مدنیت بالتفصیل بیان کی ھے وہ اُن کے طویل قیام
کی مؤید ھے - اسی طرح خاص احمدآباد کی وسیع ماند و
بود کو اُن کی طالب علمی ' نیز بیعت شاہ نورالدین
علیہ الرحمہ' پھر شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی مداحی اور
سب سے آخر مگر سب سے زیادہ اُن کی رحلت ثابت کرتی
ھے - بااین ھمہ کسی سیاح شاعر کی سیر و سیاحت ایسی
چپ چاپ اور ساکت و صامت نہ ھوگی جیسی ھمارے
تذکرہ نویسوں کی غفلتوں سے بےچارے ولی کی دیکھی
جاتی ھے - کیا ایسا شاعر جس کو نسل شاعری کا باوا آدم
اور ریختہ گوئی کا موجد مانا جاتا ھو کہیں جاکر خاموش
رہ سکتا ھے؟ اور اگر وہ اجنبیت و مغائرت کے رسمی ادب
و لحاظ سے کچھہ دیر کے لیے پنبہ دھن بھی بن گیا ھو تو کیا
اُس زمانے کے سخن شناس مہماں نواز اور اھل کمال
زباں اور ایسی چپ کی داد دیے بغیر رہ سکتے تھے ؟
ضرور اور یقیناً جہاں جہاں ولی کے قدم گئے ھوں گے وھاں نہ
صرف اُن کی موجودگی میں بلکہ چلے آنے پر بھی مدتوں رات
دن شعر و سخن کے چرچے' مشاعروں کے جھگھتے' سخن
آفرینیوں کے لطیفے' ملاقاتوں کے اذکار ھوتے رھے ھوں گے' مگر
افسوس ھے کہ آج اُن واقعات میں سے کسی ایک کا بھی سراغ
نہیں ملتا - اور خیالی فانوس روشن کرنے سے بھی اس تاریک
لوح پر کوئی دل پزیر نقش نہیں جمتا - مجبوراً تحقیقات
نام و نشان اور تعینات زمان و مکان کی طرح بصد حسرت و
یاس ان ضروری اور مفید معلومات سے بھی دست کش ھونا

پڑتا ہے اور لومڑی کے کھٹے انگوروں والی مثل کی طرح بدلنا
جاتا ہے کہ وہ کوئی ہوں اور کبھی یا کہیں ہوے یا رہے ان
سب باتوں سے چشم پوشی کرکے صرف اُن کا کلام دیکھنا چاہیے
کہ وہ کیا حیثیت و خصوصیت رکھتا ہے۔

مذہب و ملت | نام و نشان کی طرح بلکہ اُس سے زیادہ یہ تفتیش و تحقیقات بھی کچھ مفید مطلب نہیں مگر سلسلۂ ترتیب کی خانہ پری و قائع نگار کو مجبور کرتی ہے اس لیے اس معاملے میں بھی ولی کے کلام سے استفادہ و استعانت ضروری ہے۔

از تذکرۂ ڈاکٹر فیلن مرتبۂ مولوی کریم الدین اور دیباچہ نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کے سوا اور کسی نے ولی کے مذہب کو مذبذب نہیں بتایا۔ ان دونوں کتابوں میں اُن کا مذہب بین بین دکھایا گیا ہے، یعنی وہ نہ سنی تھے نہ شیعہ، یا یہ کہ دونوں مذاہب کے معتقد تھے۔ گویا بقول قدر بلگرامی۔

خدا معلوم کیسا گو مگو ہے قدر کا مذہب
کہ شیعہ ہے نہ سنی ہے مسلماں ہے نہ کافر ہے

دیباچہ نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کی تحقیقات زیادہ قابل گرفت نہیں کہ وہ خود مسلمان نہ تھا، اُس نے جو کچھ لکھا وہ اپنے مسلمان احباب سے سن سناکر لکھا، جن کے قیاسات یقینیات کی چہرہ کشائی نہ کرسکے، مگر مولوی کریم الدین پر تعجب ہے کہ وہ آج سے سو برس پہلے ہونے کے باوجود بھی اپنے قومی و مذہبی شعائر و خصائص کا احساس نہ کرسکے۔

شیعہ و سنی میں اصولی یا فروعی جو کچھ اختلاف ہے اُس کی ابتدا یہ ہے کہ اہل سنت رسول اکرم کے بعد خلفائے اربعہ کو بالترتیب افضل و اعلیٰ مانتے ہیں اور شیعہ صرف حضرت مولا علی اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے گیارہ اماموں کو منصوص و مامور و مقدم جانتے ہیں۔ ان معتقدات کے لحاظ سے جہاں کسی کے کلام میں صرف ائمۂ اہل بیت کی منقبت دیکھی

جاتی ہے وہاں اکثر ناواقف اُس کے مصنف کو شیعہ کہنے لگتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہے —

خلافت راشدہ (اربعہ) کے بعد امارت و سلطنت ظاہری نے متعدد اور متفرق باطنی فرقے پیدا کر دیے تھے جن میں پاک نہاد متصوفین نے بالعموم تمام حقائق و معارف کا سلسلۂ فیوض امیرالمؤمنین حضرت مولا علی کی معرفت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم تک پہنچایا، صوفیۂ کرام کے حقیقی اور دل نشین معتقدات کا اثر یوماً فیوماً بڑھتا گیا۔ چوتھی پانچویں صدی ھجری میں سنی مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جہاں شجرۂ بیعت کی کوپلیں نہ پھوٹتی ہوں، صاف باطن صوفیوں کی ولاے شاہ ولایت کا یہ عام اثر تھا کہ اُس زمانے کے شیعہ بھی صفوف متصوفین میں شامل نظر آتے تھے، سالکین راہ طریقت کے بعض اقوال و خیالات جو کسی خاص جذبۂ و اثر کے ماتحت ہوتے تھے اور جن کے لفظی معنوں سے عوام الناس دھوکے میں پڑ جاتے تھے، ایسے خیالات علماے شریعت اور فقہاے ملت کو نا گوار ہوتے تھے مگر اس اعتقاد میں کہ حضرت مولی المؤمنین کی ولا جزو مذہب اسلام ہے فی الحقیقۃ ظاہر و باطن کے کسی فرقۂ اہل سنت کو اختلاف نہ تھا - اس عام اعتقاد کا اثر آج سے نصف صدی پیشتر تک ہر شریف و وضیع اور خواندہ و نا خواندہ سنی مسلمان کے دل پر اس طرح جما ہوا تھا کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرح کسی پیر و مرشد سے دست بیع ہونا بھی داخل ایمان تھا اور اب بھی اگر فلسفۂ و سائنس کے مشککین کو چھوڑ دیا جاے تو ہر سنی آپ کو اپنا پیشوا و امام اور مستحق درود و سلام جانتا ہے، صوفیوں اور عابدوں کے وظائف و عبادات میں فرائض و واجبات کی طرح اکثر دعائیں اور اشعار ایسے موجود ہیں جن کو پڑھکر ذات والاے مولیٰ سے استمداد و استعانت چاہی جاتی ہے - ایسی حالت میں کہ

(ولی) اُس زمانے کے تربیت یافتہ تھے جب کہ میدان تصوف کا ذرہ ذرہ کوس انا الحق بجا رہا تھا منقبت آئمہؑ اظہار پڑھکر اُن کو شیعہ سمجھہ لینا نا واقفیت محض ہے —

تاریک واقعات پر تحقیقات کی روشنی ڈالنے والے اصل مصنف کے کلام ہی سے حالات مستنبط کرتے ہیں، مگر بعض طریقۂ استدلال ایسے اختیار کیے جاتے ہیں جو اُن مناظر کو اور تاریک بنا دیتے ہیں، کسی مسلمان شاعر کو خلفاے ثلاثہ کی عدم مدح خوانی سے شیعہ مان لینا اور اسی طرح حضرت علی کی منقبت گوئی سے سنی نہ جاننا صحیح استدلال نہیں۔

آں کہ کند حب آل بغض صحابہ خیال
عقل ندارد درست فہم ندارد بجا

(حضرت صاحب مارہروی)

جناب (ولی) اپنے انداز کلام، اپنی روش عام اور تعلیم و قیام سے بغیر کسی شبہ و شک کے اپنا اہل سنت ہونا بتا رہے ہیں، جہاں اُنھوں نے مناقب مولا کا شرف حاصل کیا ہے وہاں خلفاے راشدین کی مداحی کا سہرا بھی اپنے سر باندھا ہے - اگر یہ طلسم وہم بتایا جاے کہ حکومت وقت کے دباؤ سے اکثر شیعہ اس قسم کی سرسری مدح سرائی کر گئے ہیں تو یہ خیال بھی باد ہوا ہے، کیوں کہ اُن کا قیام ایک ایسے مشہور صوفی کی خانقاہ میں رہا ہے اور اُس جگہ تعلیم حاصل کی ہے جس کو شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور وہاں کا حلقۂ اثر کسی کو مدۃ العمر تقیے کے پردے میں نہیں چھپا سکتا، پھر (شاہ نورالدین)* صدیقی و سہروردی سے دست بیعت ہونا اور

---

* تذکرۂ آب حیات اور محبوب الزمن تذکرۂ شعراے دکن میں ولی کے مرشد کا نام شاہ نورالدین لکھا ہے اور رسالۂ نورالمعرفت مولفۂ ولی کے نام سے بھی اُن کے فنافی المرشد ہونے کا پتا چلتا ہے کہ کتاب کے نام میں بھی پیر و مرشد کا نور شامل کیا - علامۂ پاک زاد

(باقی بر صفحۂ آئندہ)

اُن کے مرشد سلسلہ حضرت شاہ وجیہ الدین کی مدح میں
ایک طویل ترجیع بند اور قصیدہ کہنا اور پھر فن سلوک
میں ایک کتاب (نورالمعرفت) کا تالیف کرنا یہ سب قرائن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰)
حضرت میر آزاد بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی کی تصانیف میں
مآثرالکرام کے صفحۂ (۲۱۹) پر یہ نام پایا گیا - ان کا اور ولی کا
زمانۂ حیات و ممات ایک ہے اس ایسے ظن غالب ہے کہ یہی بزرگ
ولی کے پیشوائے طریقت تھے - آگاھی کے لیے مآثرالکرام کا ترجمہ
لکھا جاتا ہے :—

مولانا نورالدین نوراللہ ضریحہ بن شیخ محمد صالح
احمدآبادی علامۂ زماں اور یگانۂ اقراں ھیں اس زمانے میں ان کا
مثل کم گزرا ہے - ملا احمد سلیمانی احمدآبادی اور ملا فریدالدین
احمدآبادی کی شاگردی کی' اور سر آمد ارباب دانش ھوے -
سنہ ۱۱۲۳ ھجری میں زیارات حرمین شریفین سے مشرف ھوے
اور دوسرے سال مراجعت کی اور محبوب عالم ملقب بہ شاہ عالم
ثانی قدس سرہ احمدآبادی سے بیعت کر کے مختلف خانوادوں
کی خلافت حاصل کی اور مدرسۂ خانقاہ رفیع البنیان تعمیر کیا -
ابتدائے تحصیل سے انتہائے عمر تک درس و تدریس اور تصنیف
میں مشغول رھے اور ایک عالم کو متبحر بنایا - ڈیڑہ سو سے زیادہ
چھوٹی بڑی تصنیفیں چھوڑیں - مثلاً تفسیر کلام اللہ مختصر
و تفسیر نورانی فی السبع المثانی بارہ ھزار بیت - و تفسیر ربانی
بر سورۃ البقر ۳۰ ھزار بیت - حاشیہ بر اوائل تفسیر بیضاوی -
نورالقاری شرح صحیح البخاری حاشیۂ قویمہ بر حاشیۂ قدیمہ -
حاشیۂ شرح مواقف - حل معاقد حاشیۂ شرح مقاصد - حاشیۂ شرح
مطالع - حاشیۂ تلویح - حاشیۂ عضدی - معول حاشیۂ مطول -
حاشیۂ شرح وقایہ - حاشیۂ شرح ملا - حاشیۂ مُنہل - حاشیۂ شمسیہ
منطق - شرح تہذیب المنطق - کہ ان کی دقیق تصنیفوں میں ستی
طریق الامم شرح فصوص الحکم - شرح مثنوی مولوی روم -
ولادت سنہ ۱۰۶۳ ھجری میں بمقام احمدآباد ھوئی
ماہ شعبان سنہ ۱۱۵۵ ھجری میں وفات واقع ہ
تاریخ انتقال ہے - اکانوے برس کی عمر ۱) عاشق کی-سے پرھیز کر
قریب دفن ھوے (ترجمۂ مآثرالکرام مطلب یہ ھو مختلف آب و ھوا

اس تخیل کے کفیل ہیں کہ یہ سب واردات قلبی ہیں ہرگز کسی حکومت کے اثر کا نتیجہ نہیں، خصوصاً ایسی حالت میں کہ (ولی) کے بلبل ولایت نے گلستان مدحت میں کبھی مرغان زریں (اُمرائے دنیا) کے لیے نغمہ سرائی نہیں کی —

علمی قابلیت

اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ ولی کے اکثر مفید واقعات اور نسبی سوانح کی طرح ایوان تاریخ میں اُن کے درس و تدریس کا باب بھی مقفل نظر آتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ عربی و عروض سے نا بلد تھے خلاف واقعہ ہے۔ اُن کی کوئی غزل، کوئی شعر، کوئی رباعی، کوئی مثنوی اور کوئی مستزاد، متعارف و مقررہ دوائر و بحور سے باہر نہیں۔ نیز اُردو کی ابتدائی حیثیت کے موافق جابجا عربی الفاظ و تراکیب بھی ان کے کلام سے مفقود نہیں۔ ہاں اُس وقت کے طریقۂ تکلم اور مستعملہ الفاظ روز مرہ سے اس زمانے میں اکثر دھوکا ہوجاتا ہے کہ یہ مصرع نا موزوں اور وزن سے خارج ہے۔ مثلاً [چلا] کو اُس زمانے میں خفیف ضغطۂ تحتانی کے ساتھ (چلیا) بولتے تھے اور اسی طرح کتابت بھی جاری تھی۔ آج ہم اس پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں، حالاں کہ بعینہ اسی طرح زمانۂ موجودہ کے روز مرہ میں [کیا] اور [پیار] وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ جن کی کتابت میں ایک حرف [چلا] اور [چلیا] کی طرح بڑھا دیا جاتا ہے مگر تلفظ میں کا اور پار کے ہم وزن ہے۔ اسی طرح بعض عربی و فارسی کے الفاظ متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک لکھہ دینے سے اُن کی جہالت و ناواقفیت نہیں ثابت ہوتی۔ یہ لوگ بھی سو برس پہلے سے ان سکنات کے عادی رہے ہیں —

* ولی کے مرشد کی سیر و تلاش سے معلوم ہوگا کہ وہ فضیلت مسلم تھی - (ولی) سے

مولفۂ ولی کے نام سے۔ کتاب کے نام میں بھی

خان (آرزو) کی شعار قابلیت فارسی

اور اُردو دونوں محفلوں کو روشن کیے ہوے ہے۔ وہ فرماتے ہیں :—

وعدے تھے سب خلاف جو اُس لب سے ہم سنے
کیا لعل قیمتی دکھو جھوٹا نکل گیا

رکھے سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

(دیکھو) کو (دکھو) پڑھو اور پھر عندلیب و شہید کی جمع پر غور کرو - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خان آرزو جنھوں نے علی حزیں پر اعتراض کیے ہیں وہ ایطاے جلی سے نا واقف ہوں گے۔ (شاہ حاتم) جن کی اُستادی مسلم ہے اور جنھوں نے بزعم خود اصلاح اُردو میں پیش دستی کی ہے - لکھتے ہیں :—

لگن میں تجھہ ستمگر کی عجب مجلس میں غم گزرا
(شمع) رو رو کے ساری رات سرتاپا کھڑی جلیاں

سجن نے یاد کر نامہ لکھا اور ہم رہے غافل
بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں [کاغذ خطائی] پر

کیا ان میں اتنی قابلیت بھی نہ تھی کہ شمع کے سکون اوسط اور کاغذ خطائی کی اضافت توصیفی کو سمجھہ سکتے ؟

شیخ نجم الدین مبارک (آبرو) مشاہیر قدماسیں ہیں اُن کے اشعار سنیے :—

زلف کی شان مکھہ اُپر دیکھو
کہ (گُیا) عرش پر لتکتی ہے

یہ جانیو ہرایک سے لالچ نہیں ہے خوب
ہے بھیک مانگ کھانا بھلا اس [کسب] ستی

پیری کہاں کے (مانند) مانع نہیں اکڑ کو
ہے ضعف بیچ دونا یہ بانکپن ہمارا

اشک گرم و آہ (سرد) عاشق کی سے پرہیز کر
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

ان حضرات کا زمانہ پھر بھی (ولی) کے لگ بھگ کہا جا سکتا ھے (مؤمن) و (آتش) کو دیکھو اور یہ مصرع پڑھو : —

محب حسین کا اور دل رکھے (شہر*) کا سا
ع:— درد درماں سے (المضات+) ھوا

بات یہ ھے کہ اُردو کی بدنصیبی سے متقدمین و متوسطین کیا، بعض متاخرین شعرا بھی "غلط العوام قبیح" کو "غلط العام فصیح" سمجھے رھے، جن کی زبانوں پر بے تکلف فصیل) کی جگہ (سفیل) اور (مواجہہ) کے مقابل مواھجہ جاری تھا۔ نیک نہاد بزرگان سلف نے اُسی عوام روز مرہ کو کہیں کہیں باندھ دیا ھے جس سے اُن کی قابلیت و واقفیت پر کوئی حرف نہیں آسکتا —۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ممکن ھے (ولی) نے عربی درس نظامیہ پورانہ کیا ھو اور بہت ممکن ھے کہ فارسی میں بھی گلستان و بوستان کے آگے ظہرا و بدرچاچ کے خارستان میں نہ اُلجھے ھوں، مگر یہ کون نہیں جانتا کہ اگلے زمانے کی عام علمی صحبتیں اور پڑھے لکھے خاندانوں کی معمولی نشست و برخاست اور صرف سماعت و مبادلۂ خیالات، حرف شناسوں تک کو اعلیٰ درجے کا سخن رس و معنی شناس بنادیتے تھے، کسی معمولی قابلیت والے کا کام نہیں کہ وہ تصوف میں کوئی مستقل تصنیف اپنی یادگار چھوڑے، کسی کم سواد کی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی فن یا روش خاص کا موجد بنے، اور پھر اپنے کلام کو ایسے عالی مضامین و معانی سے موزوں و دل آویز بنائے جو کسی چلتے پھرتے سے ممکن نہیں۔ یہ اسباب و قرائن

---

* شہر + المضاعف

یقین دلاتے ہیں کہ بقول مؤلف تذکرۂ "محبوب زمن" اُنھوں نے مدرسۂ احمد آباد گجرات میں ضرور تحصیل علوم کی اور بقدر ضرورت تمام مروجہ فنون میں کافی دستگاہ بہم پہنچائی - اس یقین کی تائید میں بطور نمونہ (ولی) کے چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں، جن میں ترفع خیالات، تازگیٔ مضامین، لطافت تخیل کو دیکھ کر، اُنھیں مکتب سخن کا ابجد خوان نہیں کہا جاسکتا:-

(اشک خوں آلود) ھے (سامان طغرائے نیاز)
(مہر فرمان وفاداری) ھے (داغ عاشقی)

(غرور زر) سے بجا ھے (سکوت بے معنی)
کہ بے صدا ھے سدا (کوھسار خاموشی)

(مسند گل) (منزل شبنم) ھوئی
دیکھ! رتبہ (دیدۂ بیدار) کا

نہ پوچھو عشق میں (جوش خروش دل) کی ماھیت
برنگ (ابر دریا بار) ھے (رومال عاشق) کا

ھر ذرہ اُس کی چشم میں (لبریز نور) ھے
دیکھا ھے جس نے حسن تجلی بہار کا

معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے
بجھتا نہیں ھے باد صبا سے (چراغ گل)

صنم کے لعل پر (وقت تکلم)
(رگ یاقوت) ھے (موج تبسم)

اے عاشقو! اُس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف ھے (دود چراغ بزم حسن)

کیونکہ سیری ھو حسن سے تیرے
(دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نہیں)

گل مقصد کا (ھار تالے) ھیں
نقد ھستی جو (ھار تالے) ھیں

مضطرب عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
(تپش دل) نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے

جس نے پکڑا (گوشۂ آزادگی)
اُس کو (موج بوریا شمشیر) ھے

نہیں (شفق)، ھر شام تیرے (خواب) کو
(پنجۂ خرشید) (مخمل باف) ھے

آج ھر گل (نور کا فانوس) ھے
(کوہ و صحرا) (صورت طاؤس) ھے

اک دل نہیں (آرزو) سے خالی
برجا ھے (محال) اگر (خلا) ھے

اے (ولی) تیغ غم سے خوف نہیں
(خاکساری بدن پہ جوشن) ھے

جوں (لالہ) بجز (آتش خاموش لب یار)
مرھم نہیں عالم میں (ولی) داغ جگر) کا

وہ ھی پاوے مطلب (راضیۃ مرضیۃ)
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

تمام بات (یسبح بحمدہ) کے بحکم
زبان حال سے کرتے ھیں ذکر سبحانی

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ھے "خیر الکلام قل و دل"

یہ چند اشعار سرسری ورق گردانی کا انتخاب ھے، امعان نظر سے دیکھنے والے اُن سے بہت زیادہ افراد و ابیات کے جواھر پارے چن سکتے ھیں—

یہ مسلم ھے کہ موزونی طبعیت ایک ودیعت فطری ھے اور اکثر معمولی پڑھے لکھے نہایت دلچسپ و خاطر نشیں شاعری کرتے اور کرسکتے ھیں، مگر کوئی نقد سخن کا پرکھنے والا نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شاعر اصطلاحات علوم و فنون اور مناسب و موزوں تشبیہات و تلمیحات، جدت آمیز خیالات،

اور صحیح جذبات و محاکات کو اس طرح بے تکلف ادا کرسکتے ہیں کہ وہ محض اُن کی قوت متخیلہ اور اُنہیں کی پرواز فکر کا نتیجہ معلوم ہوں' ہمیشہ ایسے طبعی موزوں طبع پیش پا اُفتادہ معاملات و واقعات سے آگے قدم نہیں بڑھاتے اور اگر کسی تقلیدی جوش میں زیادہ پرواز کرنی چاہتے ہیں تو اُن غریبوں کو موزوں و مناسب الفاظ نہیں ملتے اور اس لیے نہیں ملتے کہ اُن کی سرحد معلومات سے آگے ہوتے ہیں' مذکورۂ بالا اشعار کے تجزیہ وُ تشریح سے ہمارے دعوے کا ثبوت ملتا ہے' اشعار نمبر (۱) و (۲) کو دیکھیے اور تشبیہات کے نگینوں کو پرکھیے' کس موزونیت و خوبصورتی سے جڑے گئے ہیں' اشک خوں آلود کو طغرائے نیاز کہنا اور پھر اس سامان کے ساتھ دربار عشق سے فرمان وفاداری پر داغ کی مہر لگانا دستورالصبیان کے پڑھنے والے کی بساط سے باہر ہے۔اسی طرح دوسرے شعر میں سکوت بے معنی کا دعویٰ اور پھر اِس دعوے کی دلیل خاموشی کو ہسار سے دینا' کسی معمولی نطق کی بات نہیں ہوسکتی۔ اس شعر کے لطیف مفہوم پر غور کیجیئے' یعنی کوہسار (جہاں معدنیات کا ہونا مسلم ہے) میں وجود زر کا پتا لگانا اور اس کے سکوت دائمی کو غرور سے تشبیہ دے کر بے معنی بتانا کس قدر فطری اور دل کش تخیل ہے۔ غرض کہ ان منتخبہ اشعار میں کوئی شعر ندرت تشبیہ اور لطافت معنوی سے خالی نہیں۔(ولی کے بعد جتنے مشاہیر اساتذہ گزرے ہیں اور جن کے خاص خاص رنگ اور انداز' اصول موضوعہ کی طرح اس زمانے میں مانے جارہے ہیں' اُن سب کے کُھلے کُھلے جلوے ان اشعار میں نظر آرہے ہیں۔ مفصل تشریح فضول ہے' کیوں کہ یہاں ہر بات کا صرف نمونہ دکھانا ہے' نہ کسی کتاب کا سبق پڑھانا۔ ناظرین کی توجہ کو بآسانی متوجہ کرنے کے لیے خاص خاص الفاظ قوسین میں لکھہ دیے گئے ہیں تاکہ اُن اشارات سے اسالیب بیان اور تراکیب خاص پر جلد انتقال

ذہنی ہوسکے —

یہاں تک جتنے بیانات قلم بند ہوے ہیں، وہ سب حضرت (ولی) کے ایسے واقعات تھے جن کا تعلق محض اُن کی شخصیت اور ذاتیات سے تھا، مگر جو باتیں کہ اب لکھی جائیں گی وہ اُن کے کمالات فن اور وارداتِ سخن سے متعلق ہوں گی ؛ یہی حصہ اس دعوے کو ثابت کرے گا کہ ذات (ولی) اپنی خصوصیات صفات کی بدولت نہ صرف گزشتہ صدیوں میں لشکر میدان اُردو کے اچھے سے اچھے اور نامی سے نامی سالار سخن کی سردار و سپہ سالار تھی، بلکہ وہ آج عصر حاضر کے لیے بھی اُستاد الکل ہے اور جب تک اُردو کا وجود رہے گا یہ خدا داد فضل و تقدم کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا —

دنیاے نظم کا ولی کو باوا آدم کیوں کہتے ہیں

بنی نوع انسان کا پہلا وجود حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے منسوب و موسوم ہے - اُردو محاورے میں ہر نوع کی ابتدائی فرد کو بطور استعارۃ فی المثل (باوا آدم) کہتے ہیں —

موجودہ شاعری کا رنگ تغزل قافیہ و ردیف کے التزام کے ساتھ (ولی) دکنی سے پہلے بکثرت ہندوستان میں مروج نہ تھا - جتنے (مشاہیر شعرا گزرے ہیں اور جنھوں نے اپنے دیوان غزلیات یادیگر تصانیف نظم بالترتیب جمع کی ہیں اُن سب کا صدر انجمن (ولی) کے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ (امیر خسرو) یا اُن کے بعد جس کسی نے اپنے زمانے کی اُردوے ہندی میں جو کچھ کہا ہے اُس پر " لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا " والی مثل صادق آتی ہے اور پھر وہ نہ صرف ردیف وار ترتیب سے معرا ہے بلکہ دوچار غزلوں یا دس بیس شعروں سے زیادہ تعداد نہیں (نصاب خسرو) کے اشعار اگرچہ شمار میں ہزاروں کہے جاتے ہیں، لیکن اُن کے پرداز بیان اور نشست الفاظ میں بھاشا اور فارسی کا ملمع ایسا اور اتنا جڑھا ہوا ہے جس کہ

(ولی) کے ریختے سے عام مناسبت نہیں - (ولی) کی بعض غزلیں بھی اگرچہ خالص دکنی زبان و محاورات میں ہیں مگر اُن کا مردت و مقفیٰ ہونا ایجاد یا التزام خاص کا ضامن ہے- اس لیے وہ لوگ جو (خان آرزو) اور (شاہ حاتم) وغیرہ سے شعرائے اُردو کا طبقۂ اولیں شمار کرتے ہیں (ولی) کے سوا اور کسی کو من حیث المجموع (باوا آدم) نہیں کہہ سکتے —

صحیح معنی میں نظم اُردو کا پہلا مدون کون ہے ؟

جس طرح میرزا (صائب) نے (قابیل وھا بیل) کے واقعے کی بدولت حضرت ابوالبشر (آدم صفی الله) کو پہلا شاعر مانتے ہوے کہا ہے :—

آں کہ اول شعر گفت آدم صفی الله بود
طبع موزوں حجت فرزندی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ (ولی) سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے ' مگر یہ بات تاریخی لحاظ سے محض ایک قسم کی خانہ پری ہوسکتی ہے' ورنہ فی الحقیقت جس مذاق ' جس رنگ ، اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھہ فی زمانہ اُردو شاعری رائج ہورہی ہے' اُس کا رہنما اور اُس کا پیش رو صحیح مفہوم میں اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف (ولی الله) کی ذات ہے —

* و کل [ولی] لہ قدم و انی
علی قدم النبی بدرالکمال

---

* ہیچمداں نے کہنے کو تو متوسطات تک عربی کا درس لیا تھا مگر واقعاً اب مبادیات بھی یاد نہیں ' پیر زادہ ہونے کی وجہ سے اب نہیں کبھی بزرگوں کی بتائی ہوی دعائیں پڑھا کرتا تھا اسی ضمن میں حضرت غوث الاعظم کے قصیدۂ لامیہ کا یہ شعر یاد رہ گیا اور

[باقی برصفحۂ آئندہ]

قطب شاهی سلاطین کے جن دیوانوں کا ذکر کیا گیا هے اگرچه اُن کا قلمی وجود حیدر آباد دکن میں پایا جاتا هے مگر وہ اور اُن جیسے تمام متقدمین کے کلام اپنے انداز بیان دکنی زبان اور طریقۂ نظم و وزن کے سبب سے اس قدر نا مانوس اور غیر مطبوع هیں که اگر اُن تمام دواوین کا تصفح کیا جاے تو بمشکل اور وہ بھی شاید ایک جز ایسا منتخب هو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نه صرف اهل دهلی و لکھنؤ به تکلف سمجھ سکیں گے' بلکه دکنی مخلوق بھی هجے کیے بغیر مطلب نه بتا سکے گی - بخلاف اس کے (ولی) کا تمام سرمایۂ نظم باے بسم الله سے تاے تمت تک (اُردو) کے لیے مایۂ ناز و افتخار هے - (ولی) نے اپنے کلام میں بیسیوں جگه اس کا احساس کیا هے که میں ریختہ گوئی کا (موجد) هوں' اس دعوے کے ثبوت میں اُن کے کلام کو بالاستیعاب دیکھنے سے معلوم هوتا هے که وقتاً فوقتاً وہ اپنی قابل ترک روش کو چھوڑتے گئے هیں - اور اس سے موجد هونے کے سوا اُن کا (مصلح) هونا بھی مسلم هوتا هے' ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جاے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ همارے سامنے موجود هے اس کے هوتے هوے صرف سابقت کی دھن میں اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نه سینوں میں هیں نه عام دسترس کے سفینوں میں' ایسے وجود موهوم و مجہول کو معلوم و معروف سمجھنا عنقا کو بلبل هزار داستان کا هم نوا بنانا هے - ایسی سی مرغ وهما کی استخوان بندی

بقیه حاشیه صفحهٔ ۲۹

بے ساخته ذهن میں آگیا ' اگر یے جوز هوتو عربی داں متعصب فقیر کی مصرانہ بے خودی سمجھ کر معاف فرمائیں - [illegible] خواں اس [illegible] کا مطلب سمجھے لیں :— کل ولی میرے هم قدم هیں اور میں نبی کے قدم به قدم هوں' جو بدر کمال هیں صلی الله علیه و آله و سلم —

بے سود ہے، جس کی وقعت ''کوہ کندن و کاہ برآوردن'' سے زیادہ نہیں - جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جائے تو اُس میں آغاز کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آئے گا، اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھہ نہیں معلوم ہوتی کہ اول اول الفاظ کی کمی، نا مربوطی، تراکیب کی قلت اور بندشوں کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہیں ہونے دیتی جن پر مشاقی کے بعد عبور ہوتا ہے۔ فارسی شاعری کی تاریخ پڑھنی چاہیے کہ (بہرام گور، عباس مروی، یعقوب صفار) غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو، ''غلطاں غلطاں ھمی رود تالب گو''۔ کی طرح قدم اُٹھاے ہیں - (اُردو) بھی اس سنت شاعری کو واجبات سے کیوں نہ سمجھتی، (ملک الشعرا نصرتی) یا (ہاشمی) کے انداز کلام میں یہی پرتو نظر آتا ہے —

اتنی بات ضرور ماننی پڑیگی کہ (ولی) سے پہلے اُردو نے اچھی خاصی نشو و نما پا لی تھی اور جس وقت کہ ولی کے ریختے کا زمانہ تھا اُس وقت تک الفاظ، ترکیب اور بندشوں کا کافی سرمایہ جمع ہو چکا تھا، اور جذبات و خیالات کے ساتھہ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قائم کیے جا چکے تھے، (ولی) کو (خسرو) یا (سعدی) دکنی کی طرح فارسی آمیز اُردو کہنے کا شوق نہیں ہوا - اگر چہ گنتی کے دو یا تین مصرع اس ملمع سازی کے دیوان میں لکھے گئے ہیں جن کا وجود عدم کے برابر ہے ورنہ عموماً اُن کی ٹکسال میں ایسے کھرے اور کامل العیار سکے ڈھالے گئے ہیں، جن کے سانچوں میں وقت و عہد کے تغیر و تبدل سنہ و سال کے سوا آج تک کوئی کھوٹ کسر نہیں - جس ترتیب کی لڑی میں وہ موتی پروئے گئے تھے، وہی تسلسل اس دور میں بھی جاری ہے - اسی تنظیم و تدوین کو دیکھتے ہوے بلا تامل (ولی) کو اُردو نظم کا (پہلا مدون) ماننا پڑتا ہے -

ولی کی سخن گستری یعنی اقسامِ نظم

جو دیوان اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہی (ولی) کی ساری کرامات ہے - مگر اصناف سخن کے لحاظ سے اِس میں جوکچھہ ہے وہ بجاے خود مکمل ہے۔ غزلیں تمام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہیں، اسی طرح مستزاد، قصائد، قطعات، رباعیات، ترجیع بند، مثنوی، غرض ہررنگ کی سخن آفرینی معقول تعداد میں نظر افروز ہے - چناں چہ اس مجموعے میں بہ ترتیب ابجد [۴۲۲] غزلیں، [۷] مستزاد، [۱۲] مخمس، [۲] ترجیع بند، [۶] قصائد، [۲] مثنویاں، [۲۶] رباعیاں، [۶] قطعات اور [۳۰] مفردات شامل ہیں —

حتی الامکان اس کی تصحیح میں سخت محنت کی گئی ہے - دس بارہ مختلف مطبوعہ وغیر مطبوعہ دیوانوں سے مرۃ بعد اولیٰ و کرۃ بعد اُخری مقابلہ کیا گیا ہے، جن جن دیوانوں میں اختلاف الفاظ پایاگیا، اور قرائن وربط کلام سے جس اختلاف کو موزوں سمجھا گیا اُس کو متن میں اور دوسرے نسخے کو حاشیے پر لکھدیا ہے، بعض دیوانوں میں ایک سے دوسرے کو مختلف پایا یعنی کسی میں غزلیں اور مستزاد کم ہیں، کسی میں دوچار زائد، اس صورت میں غور و تامل کے ساتھہ (ولی) کی طرز و روش کا اندازہ کرتے ہوے قرین قیاس معلوم ہوا کہ جن دیوانوں میں دوسرے دیوانوں سے غزلیں زیادہ ہیں، اُن کو اس دیوان میں شامل کیا جاے، کیوں کہ استداد زمانہ اور ناقلوں کی سہل انگاری سے ممکن ہے اتنا کلام چھوٹ گیا ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے معاصرین کا کلام (ولی) کے نام سے منسوب کردیا ہو، لیکن تاوقتیکہ اس کا کافی ثبوت ہاتھہ نہ آئے، جامع دیوان (ولی) کا فرض ہے کہ جہاں تک کسی معتبر کتاب میں

ان کے نام سے کوئی غزل یا شعر دیکھے کلیات میں تاانکہ دے۔
دو ایک شعر مفردات میں ایسے ملیں گے' جو بعض
تذکروں میں دوسروں سے منسوب ہیں' ایسی صورت میں
جو تذکرے زیادہ اعتبار کے قابل ہیں اُن پر اعتماد کیا
گیا' مثلاً راقم حروف کے پاس جو دیوان ہے وہ سنہ‌چوبیس
جلوس محمد شاہی کا لکھا ہوا ہے اور یہی زمانہ (ولی)
کے انتقال کا مانا گیا ہے' اس حساب سے یقین ہوتا ہے
کہ اس دیوان میں جو کلام ہوگا مستند ہوگا۔ہائے ہوز کی ردیف
میں " جواب آہستہ آہستہ "" گلاب آہستہ آہستہ " ان
قوافی و ردیف کی دو غزلیں درج ہیں' مگر ایک غزل
کا ورق کچھہ پھٹ گیا ہے اور اُس کے اکثر الفاظ پڑھے
نہیں جاتے' اُس کی تصدیق و تحقیق کے لیے اب تک
جتنے دیوان دستیاب ہوے ہیں اُن میں اس چاک شدہ
غزل کا وجود نہیں' لیکن ایک گورکھپوری دیوان میں
دو ایک شعر اس دوسری غزل کے ملے' اس تائید اور نیز
اُسی اعتبار پر کہ راقم حروف کا دیوان (ولی) کے زمانے
کا لکھا ہوا ہے اُس نا مکمل غزل کو بھی شامل کردیا ہے۔
اس بیان کے بعد اب ترتیب وار تمام اصناف سخن کا
نمونہ دکھاتے ہوے مبصرانہ نظر ڈالی جاتی ہے —

غزل | غزل کے لغوی یا اصطلاحی معنی اور اس کی تفصیل
و تعریف تمام ادبی کتابوں میں موجود ہے' یہاں
اس مبحث کی طوالت فضول ہے۔ اتنا سمجھہ لینا کافی
ہے کہ غزل میں صرف اُن جذبات و واردات کا اظہار کیا
جاتا ہے جو بسلسلۂ انس و محبت عاشق و معشوق یا
حسن و عشق سے وابستہ ہیں' جذب و جوش دیکھنے
میں دو سہ حرفی لفظ ہیں' مگر خدا جانے ان دو
کوزوں میں کتنے سمندر بھرے ہوے ہیں' جن کے جزر و مد کی
کوئی حد نہیں (غزل) کا اصلی محرک (عشق) ہے اور عشق

کو اپنے منظور نظر (حسن) سے جو تعلق ہے وہ پوشیدہ نہیں، اِنہیں باہمی تعلقات سے اچھے برے، درد انگیز، مسرت خیز، امید افزا، مایوس کُن، پر سوز، دل گداز، غرض کہ جتنے رطب و یابس واقعات و احساسات وجود پزیر ہوتے ہیں، انہیں کا نام جذبات و واردات ہے اور وہی جذبات الفاظ کی موزونی، انداز بیان کی خوش اسلوبی، لیے ہوئے غزل کے پردے میں رو نما ہوتے ہیں—

(ولی) سے پہلے جن اِنے گنے متقدمین نے ریختہ گوئی کو شرف بخشا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان میں ادا نہ کرسکے اور مجبوراً (حامد باری) کی طرح اس طرح ملمع سازی کرگئے:-

عزم سفر چوں کردی ساجن نیند نہ آوے جی
قدر وصالت نادانستم تم بن برہ ستاوے جی

موسم وقت بہار رسیدہ گل خندیدہ جاے بجاے
تم بن یہ گلزار وگلستاں سجھہ نہیں ساجن بھاوے جی

صبر بکن اے چند بنالی اے دل خستہ (حامد باری)*
حمد بگو با حضرت باری تو سجھہ آن ملاوے جی

ظاہر ہے کہ ایسی شاعری جس کا لہجہ اور وزن سب اجنبی ہو، کیا مطبوع ہوسکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو (ولی) کے مقابل میں نہیں لایا جاسکتا۔ اگرچہ خود (ولی) کے کلام میں بھی چند شماری غزلیں ایسی ضرور ہیں جو بالکل دکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہیں۔ مگر اُن کا وزن عروضی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا اور مقفی ہونا باوجود اجنبیت گفتار کے، نفس گفتار کو بے کیندا نہیں بناتا۔ چوں کہ اُردو شاعری نے بالکل فارسی کی راہ پر چلنا شروع کیا ہے اس لیے

---

* سعدی وغیرہ کی طرح متقدمین شعرا میں تھے۔ نام۔ پتہ۔ وطن۔ عہد، سب نا معلوم، ڈاکٹر فیلن کے تذکرۂ طبقات شعرائے ہند سے یہ اشعار منتخب کیے گئے —

جا بجا اُردو کی طرز سخن میں فارسی
چلی آتی ہیں، جس سے اظہار قابلیت منظور
کی ترتیب مقصود ہے کہ مثال دینے سے اجنبی
سمجھ میں آ جاتا ہے—

ابتداء غزل میں ردیف کا التزام نہیں رکھا اور مضامین
بھی ایسے سادہ اور معمولی رکھے جن کو ہر راہ گیر بھی
سمجھ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ اُردو کی نشو و نما سے پہلے فارسی
تغزل میں تصوف کی بدولت استعارۂ و ایہام نے یہ رنگ جمایا
کہ مجازی الفاظ میں حقیقی معنوں کا لطف آنے لگا، اور ساتھ
ہی اس کے مضامین میں بھی وسعت ہونے لگی۔ معمولی وصل
و ہجر اور شوقیہ تخیل کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظر کائنات
کی مصوری بھی شروع ہوگئی، غرض کہ عشقیہ، فخریہ،
فلسفیانہ، معاشرتی، تہذنی تمام مضامین کی کھپت ہونے لگی۔
اور ایسے مضامین بے تکلف غزلوں میں لکھے جانے لگے، اس طرح
صنف غزل جو صرف "سخن با یار گفتن" کا مفہوم لیے ہوئے
تھی، مجموعۂ سخن بن گئی—

غزل کے مضامین قطعات و مثنوی کی طرح مسلسل نہیں
ہوتے، پھر بھی ابتدائی زمانے میں کہیں کہیں فارسی کی
طرح اُردو میں ایسی غزلیں ملتی ہیں جن میں مطلع سے
مقطع تک ایک ہی مضمون لکھا گیا ہے—

عدم سیر کی وجہ سے بعض کا خیال ہوگا کہ (ولی) کی
غزلیں بھی فارسی کے نشاۃالاولیٰ کی طرح سیدھے سادے اور
اِنے گنے خیالات و مضامین پر حاوی ہوں گی مگر ایسا نہیں۔
(ولی) نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف
طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعرائے
فارس میں ہوچکا تھا، یا جس تنوع کو آج چاہا جارہا ہے،
اِن سب دعووں کا ثبوت عنقریب ملا جاتا ہے، مگر دیکھنے
والوں کا فرض ہوگا کہ (ولی) کو (امیر) و (داغ) کا ہم عصر

ن کے مفروضات ہر گز قابل اعتراض
ن عہد کی زبان ، اُردو کے ابتدائی الفاظ
س زمانے کے لیے ضرور اجنبی ھے ، اس
بترک کر نفس مطلب کو خارج از آهنگ سمجھنا
و نقد کی شان نہیں ۔۔

[ولی] صرف راقم حروف هی کا ممدوح نہیں ، بلکہ جس طرح فارسی کے پہلے مدون [رودکی] کی غزل سرائی پر [عنصری] کا مقولہ ھے :—

غزل [رود کی] وارنیکو بود
غزل هاے من رود کی وار نیست

اسی طرح (ولی) کے لیے میر تقی ، میر سے مسلم اُردو غزل گو کا ارشاد ھے :—

خو گر نہیں کچھہ یوں هیں هم ریختہ گوئی کے
معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

شمس العلما مولوی شبلی شعر العجم میں عنصری کا شعر مذکور لکھکر کہتے هیں " اس سے ظاهر هوتا ھے کہ [عنصری] [رودکی] کو غزل گوئی میں استاد مانتا تھا اس لیے یا تو ماننا چاهیے کہ رود کی ، کی عمدہ غزلیں جاتی رهیں ، یا یہ کہ عنصری غزل گوئی میں رود کی سے بهی کم تھا " —

یہ الفاظ بتاتے هیں کہ ان دونوں اساتذۂ فارسی کا پورا سرمایۂ غزل ، وقائع نگار کے سامنے نہیں۔ اسی وجہ سے وہ خود دونوں کے معیار غزل کو جانچ نہ سکے ، مگر همارے سامنے [ولی] اور [میر] دونوں کا سارا کلام موجود ھے ، اور ساتھ هی اس کے مذاق سلیم کی مسلمہ پسندیدگی سے میر تقی میر غزل گوئی میں جو مرتبہ پائے هوے هیں وہ محتاج بیان نہیں با ایں همہ اُن کا [ولی] کو سراهنا تقدم زمانی یا ادب معلوی کانتیجہ نہیں ، بلکہ حقیقتاً اُس رهنماے اول کی پیش قدمیوں کا سچا امتیاز ھے ، جب کہ یہ راہ نہ صرف ناهموار بلکہ

معدوم سی تھی - (ولی) کی غزلوں کے عام مضامین کو نمبر وار ایک فہرست میں لکھنے سے یہ بہتر ہوگا کہ عنوان خاص لکھکر اُس کے تحت میں اشعار بطور نمونہ لکھدیے جائیں اور اُن میں جہاں کہیں استعارۂ و تشبیہ یا محاورۂ و تخیل کی ندرت و لطافت ہو اُس کی مناسب تشریح کر دی جاے --

(ا) حسن و عشق اور اُن کے جذبات و اثرات *

۱ - حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

۲ - جلوہ گر جب سے وہ جمال ہوا
نور خرشید پائمال ہوا

۳ - عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُسکا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُسکا

۴ - آج تیری نگہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

۵ - تجھ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موہوم اک نقط ہے سرج* اس حساب کا

۶ - ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سے بہار کیوں کہ جاوے

۷ - خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

۸ - حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیواں سے جام تجھ لب کا

* اس انتخاب اشعار میں بخیال عام فہمی سوں، منیں، کوں، وغیرہ الفاظ کو روز مرۂ حال کے مطابق لکھا ہے --

+ سورج

۹ - ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

۱۰- دیوان میں ازل کے ملا جب سے عشق و حسن
تب سے نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

۱۱- زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن
زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر

۱۲- جنون عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

ان اشعار کو تشریح کی حاجت تو نہیں مگر زمانے کی مختلف المذاقی رہ رہ کر مجبور کرتی ہے کہ موقع موقع سے دفع دخل کے طور پر دو سو برس بعد کی مخلوق کو چونکاتے ہوئے آگے چلنا چاہیے' بعض مذاق ایسے ہیں جو خود شعر نہیں کہتے مگر سخن فہم ہیں' کچھ ایسے لوگ ہیں جو شعر کہتے ہیں لیکن پرانی ترکیبوں' کہنہ مذاق کو بھولے ہوے ہیں اور لفظی ہیر پھیر میں معنوی رفعت تک نہیں پہنچتے - چند ایسے ہیں جو سطحی نگاہ سے دیکھتے ہی فطری و غیر فطری کی بحث چھیڑ دیتے ہیں' بکثرت وہ لوگ موجود ہیں جو سرے سے مشرقی یا ایشیائی مذاق سخن پر نظر التفات نہیں ڈالتے' پھر اس اختلاف کے ساتھ ہی پسند و نا پسند کا جھگڑا چھڑتا ہے' کسی کو زبان مرغوب ہے' کوئی مضمون چاہتا ہے' کہیں رعایت لفظی اور تلازمات سے تفریح و دلکشی ہوتی ہے - غرض کہ "ہر کس بخیال خویش لطفے دارد" کا مضمون ہے - ایسی صورت میں مشکل ہے کہ ایک اگلے وقتوں کے (ولی اللہ) کا کلام اتنی نیرنگیاں دکھا سکے' جن پر ہر مذاق' ہر پسند اور ہر آنکھ صاد کردے۔ مذکورۂ بالا اشعار نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں [illegible] ہوے ہیں' لیکن ان کی معنوی خوبیوں کو دیکھا جاے کہ کوئی سخن شناس داد دیے بغ[illegible] نہیں رہ سکتا ـــ

شعر نمبر (۱) حسن کے بد نام کرنے والوں میں عشق ہمیشہ انگشت نما رہتا ہے، مگر اس شعر میں کس لطیف کنایے اور دلچسپ پیرایے کے ساتھہ واقعیت کو لیے ہوے خود حسن کے وجود کو رسوائی کا باعث قرار دیا ہے، یعنی نہ وہ انسانی شکل میں جلوہ گری کرتا نہ طالب عشق بنتا اور نہ بد نام ہوتا، اس مفہوم کو اگر مسئلۂ وحدت فی الکثرت کے سلسلے میں پھیلایا جاے تو صوفیانہ رنگ جھلکنے لگے گا۔

شعر نمبر (۲) کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے، حالانکہ سینک کے اوٹ پہاڑ ہے، جب تک دیکھنے والا نہیں ہوتا اشیاے دیدنی ایک وجود معطل رہتی ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ بھونڈی سی بھونڈی صورت والا بھی زمین پر رہ کر نور خرشید کو پا مال نہیں کرتا، چہ جاے کہ وہ جمال جو مظہر کائنات ہو، کیا اب بھی اس مضمون کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے؟ مذاق سلیم ایسے اشعار کو سہل ممتنع کہتا ہے —

شعر نمبر (۳) حسن حقیقی یا وجود حق کا عام و بے حجاب ہونا مسلمۂ یقینیات سے ہے مگر چوں کہ دیکھنے والے نیرنگ مظاہر کے لاتعداد نظاروں سے چشم امتیاز کھوئے ہوے ہیں اس لیے اُن کی حیرانی کو خصوصیت سے نقاب بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کا جلوہ تو عام ہے مگر حجاب حیرانی میں چھپا ہوا ہے۔

شعر نمبر (۴) بادی النظر میں یہ شعر بہت ہلکا دکھائی دیتا ہے، مگر جب حسن اور اُس کی اداؤں کے اثر پر نگاہ ڈالی جاے اور سوچا جاے تو اُس کے سامنے کوئی معاملت، کوئی عبادت نہیں ٹھہر سکتی شیخ (سعدی) نے قحط کی انتہا ے تکلیف کو ترک عشق سے ثابت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خواہش شکم وہ دوزخ ہے جس نے فردوس محبت کو بھلا دیا :—

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

جنون عشق گویا وہ پڑھا جن ہے کہ جب تک آتیں قل ھو اللہ نہ پڑھیں کسی عمل سے نہیں اُترتا - یہاں بھی قریب قریب وہی معاملہ ہے، جان و مال، عزت و ناموس، غرض کہ عزیز سے عزیز چیز (عبادت خلوص) کے آگے ہیچ ہے، مگر نظارۂ جمال وہ برق جاں سوز ہے جہاں ارکان عبادت بھی سر بسجود ہیں، انسان تو انسان خود (انسان گر) بھی اس کی اداؤں پر مائل ہے " اللہ جمیل ویحب الجمال*" - اور اگر صوفیاے کرام کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاے تو اس نگاہ کے جلوے وہ کرشمے دکھاتے ہیں جن کو دیکھتے وقت حضرت مولیٰ علی (ع) نے اپنے پاے مبارک کے زخم سے تیر نکالنے کا حکم دیا تھا —

شعر نمبر (۵) سورج کو (سرج) کہہ دینے پر ہنسنا نہ چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ آفتاب و حسن کی معمولی تشبیہ میں کیا ندرت پیدا کی گئی ہے، سب جانتے ہیں کہ آفتاب سے زیادہ کوئی روشن چیز نہیں اور کم نظری سے یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ اس تشبیہ میں شاعرانہ اغراق و غلو کے سوا کچھ نہیں، لیکن جب اس تشبیہ کو اس حقیقی مفہوم میں ڈھالا جاے کہ (حسن منتخب، (نور خدا) ہے اور اُس کے حسن لازوال کے سامنے سورج نقطۂ موہوم ہے تو بےساختہ ہر زبان "صل علیٰ" کہہ اُٹھےگی -

بقیہ اشعار کی شرح ناظرین کے مذاق سلیم پر چھوڑی جاتی ہے اور آئندہ بھی خال خال اشارہ کیا جائیگا، کیوں کہ اصل مقصد ذہن کا متوجہ کرنا تھا، وہ اس معمولی تشریح سے حاصل ہوگیا، اس انداز سے ہر سخن آشنا

---

* اللہ حسین ہے اور حسن والوں کو دوست رکھتا ہے —

لطافت مضمون اور پاکیزگی تخیل سے رو شناس ہوسکتا ہے،
لیکن (ولی) کے کلام کا تبصرہ و نقد ہمیشہ یہ سمجھکر
کیا جاے کہ جس وقت یہ اشعار کہے گئے ہیں، اُس
زمانے میں (میر)، (درد)، (غالب) موجود نہ تھے، بلکہ یہ
ترانہ گایا جاتا تھا :—

من ز فراقت جوگی بھیا* کانّو مندرا التکن کیا†
گشت کنم ھردیس بدیسا ساپے پہنچا پاوےجی

نتائج عشق

(مضطرب) عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
تپش دل نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے
عشق کے ہاتھہ سے ہوے (دل ریش)
جگ میں، کیا بادشاہ، کیا درویش
لالۂ و گل مجھہ سے (لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد)
گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے (خوں مجھے)
گریۂ و گرد ملامت سے (ولی)
(خانۂ عشق کو تعمیر کیا)
(ولی) جو عشق بازی کی حقیقت سے نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گُل باغ ندامت ہے
جو ہوا راز عشق سے آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے
گر عشق میں آیا ہے تو، اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابیء سیماب کو
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

---

* ہوا † کیا

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جی دیا
اُس کا کفن ہو رشتۂ شمع نگاہ سے

عشق کی راہ کے مسافر کو
ہر قدم تجھہ گلی میں منزل ہے

معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
دیکھہ! حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی

شراب شوق سے سرشار ہیں ہم
کبھی بے خود کبھی ہشیار ہیں ہم

کیا مجھہ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

آخری شعر میں عشق و آتش کی تشبیہ' معشوق و گل کی نسبت اور ردیف کی مضبوطی جو اساتذۂ قدیم کا امتیازی رنگ تھا' داد کے قابل ہے۔

خصوصیات عاشق

آہ سے عاشق کی عارف بوجھتے ہیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سے صراف تقریر طلا

آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے کیا ہے مکان آج

نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت

کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونیں سے
پلک کی لیکھے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھہ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشائے راز کرنا

رکھوں جس خواب میں تجھہ لب اُپر لب
مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب

گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا
وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل
محبت ہے وفا بن سست بنیاد
بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھہ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا
عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھہ کھینچے
کہ مجکو کاہ تن عشق نے کیا ہے نحیف
میں عشق سے کیا ہوں تجھہ دل کو نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں* ہے آہن گداز کرنا

معشوق مع شان ادا و خصوصیات

تو سر سے قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا
اُتھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستاں سرا، لیکن
دیا ہے تجھہ کو اے یاقوت لب! سر خط غلامی کا
نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ہے آج فوج شام لے کر
ترا خط خوف میں ہے ہات سے مقرض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت
سنا ہوں خضر کے دل سے یہ حرف تازہ و تر
بہار سبزۂ خط ہے بہار ناز و ادا
بے خبر ہیں تجھہ گلی سے اس سبب اے گلبدن
بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن
نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا

---

* تا

غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
نہیں یہ خط بہ گرد لعل سی نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش
سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست
نشہ بخشی میں مے سے بہتر ہے
تجھ لبوں کی مفرح یاقوت
ترے جو قد سے رکھا نیشکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست، کیا اُس کا بند بند جدا
خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہرباں ہے دام صیاد
بسکہ بے درداں ہوے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ سارا مار ہے
اعجاز حسن دیکھ کے وہ روے باعرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سے آب آج
آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
بوتی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
جامہ زیبوں کو کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر
تصویر بنائی ہے تری نور کو حل کر
لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سے دست نگارین نگار کا
اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجاے قدح

تیرے لب کے حقوق ہیں مجھپر
کیوں بھلا دوں میں دل سے حق نمک

تجھ زلف حلقہ دار سے مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ھے
بلاے عاشقاں ناز و ادا ھے

ھندوے زلف پری رو ھے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکو سودے میں اگر سودا کروں

دیکھ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ھے

لب تمھارے ھیں شفا بخش (ولی) ھے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

ھر سحر تجھ نعمت دیدار کی
آرسی کو اشتہاے صاف ھے

عدم ھے تجھ دھن کا جگ میں ثانی، اے پری پیکر!
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ھے تو عنقا ھے

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

* بیاں زلف بدیعی سے ھے سعد الدین کا مطلب
ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کو

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ھے جو خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ھے بلال +

---

* مطول ملا سعد الدین تفتازانی کی مشہور درسی کتاب ھے، جس میں معانی و بیان اور بدیع کا مذکور ھے —

+ حضرت بلال آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے غلام ھیں، جو حبشی الاصل تھے — کیا نادر تشبیہ دی ھے —

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سے اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا

موسی جو آکے دیکھے تجھ نور کا تماشا
اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

کیا تری زلف کیا ترے ابرو
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

زندہ کرنا استخواں کا گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھ ناز کا اعجاز ہے

ترے مکھ پر اے نازنیں یہ نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ہزار بلبل مسکیں کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھ میں لیے ہے نگہ کا عصا بلند

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی؟
کہ دل سے تاب، جی سے صبر، سر سے ہوش لے جاوے

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُسکو
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرانی

یہ در سے تیرے جو نور چمکا، سو اُس سے تارے ہوے منور
یہ چاند تجھ حسن کا جو نکلا، فلک نے تجھ سے اُچک لیا ہے

انصاف بیں نگاہیں دو سو برس پہلے کی شاعری کا خیالی اندازہ کرتے ہوے دیکھیں کہ ان اشعار میں خیالات کی تازگی، مضامین کی رفعت، روز مرہ و محاورات کی سلاست اور ان سب باتوں کے ساتھ نتیجۂ شاعری یعنی (درد و اثر) کیا نمایاں حیثیت رکھتا ہے —

تضحیک واعظ و محتسب

ایشیائی شعرا کے کلام میں جہاں بیسیوں بندھے ٹکے مضمونوں کی جگالیاں ہوتی رہتی ہیں وہاں واعظ و محتسب اور دوسرے مذہبی نمایندوں پر گالیاں بھی ضرور پڑتی ہیں، جس طرح ہندوستان کے مہذب سے مہذب، اور شریف سے شریف پرانے گھرانوں میں منجملہ دیگر رسوم کے میراثنوں کی گالیوں اور ٹونوں کے بغیر شادی بیاہ کی تقریبیں سونی اور بے رونق سمجھی جاتی تھیں اسی طرح شعرا کی غزلیں گویا ناتمام رہتی ہیں جب تک کسی مشیخت مآب کو دو چار صلواتیں نہ سنائی جائیں، اور یہ بدعت ہندوستان کی نہیں ہے بلکہ شعرائے ایران کی اُپج ہے - (سعدی) و (حافظ) اور (عمر خیام) جیسے مصلح و صوفی و فلسفی اسی رنگ میں رنگے ہوے ہیں - پھر غریب اُردو کی کیا مجال تھی کہ پابند تقلید ہوکر اس روش کو چھوڑ دیتی، ممکن ہے کہ ابتداً اُردو نے اس تفرج گاہ میں یہ کہکر قدم اُٹھایا ہو :—

من نیز بفاقہ فاقہ راندم
خود را بغبار شاں رساندم

مگر اس وقت فارسی و اُردو دونوں زبانوں کی ہجو گوئیاں اگر جمع کی جائیں تو غالباً اُردو ہی اس ہجو گوئی میں چار ہاتھہ آگے نظر آے گی —

یہ واقعات ہیں کہ ہر پاک سے پاک گروہ میں چند ایسی ناپاک ہستیاں شامل ہوجاتی ہیں جو ایک مچھلی کی طرح سارے تالاب کو گندہ کردیتی ہیں، جب نفس عبادت کو بجاے وسیلۂ معاد، ذریعۂ معاش بنالیا جاتا ہے تو نفسانیت کی کُنجی ہوا و ہوس کے دروازے کھول دیتی ہے، جہاں ایک نہیں سیکڑوں رنگ آمیزیوں کی ایسی صورتیں نظر آنے

لگتی ہیں، جو اُن نفس پرستوں کو یکرنگی حقیقت سے بہت دور ہٹادیتی ہیں۔ اگرچہ وہ ریا کاری اور جامۂ سالوسی سے بہت کچھہ روغن قاز ملتے رہتے ہیں، مگر نظر باز دھوکا نہیں کھاتے اور منہ پر کہہ دیتے ہیں:—

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اسی ریا کاری و غداری کو دیکھکر اس گروہ کی سچی عظمت دل میں نہیں رہتی اور بے محابا زبان کھل جاتی ہے — یہی اسباب وو جوہ ہیں جن سے ملامت واعظین کی بنیاد قائم ہوئی، مگر اختلاف مذاق اور انقلاب زمانہ، یا یوں کہا جاے کہ وقعات و کثرت وقوع نے ہمیشہ اس مذاق کو مختلف رنگوں میں ظاہر کیا ہے، اُردو کے ابتدائی عہد میں واعظ و محتسب کے مذہبی اقتدار کو اتنا پامال نہیں کیا گیا کہ وہ مزاح و مذاق کی حد سے گزر گیا ہو، البتہ (میر) اور (سودا) سے اب تک اس صنف میں جس قدر غلیظ مواد جمع ہو گیا ہے وہ تفریح و تفضیح سے گزر کر استہزا و تمسخر بلکہ فحاشی وعریانی کی حد سے بھی متجاوز ہو گیا ہے، اگرچہ تمام شعراے اُردو کے کلام میں کم و بیش ایسے اشعار بھی ملیں گے جو مناسب پیرایے میں موزوں کیے گئے ہوں، نیز متوسطین و متاخرین میں بعض سخن سنجوں نے (انشا) و (مصحفی) جیسی فحش گوئی نہیں کی ہے، ان کے سوا غالب حصہ ایسا ملے گا جس کا لب و لہجہ سوقیانہ اور مذاق بالکل عامیانہ ہے - (ولی) نے اپنے فضل تقدم کی رعایت سے جہاں اور مفید باتیں بتائی ہیں، وہاں یہ فخر بھی انہیں حاصل ہے، اُن کے دیوان میں نسبۃً ایسے اشعار کم ہیں - اور جہاں کہیں واعظ و محتسب کی خبر لی گئی ہے، نہایت متانت اور مہذب انداز سے لی گئی ہے۔ دیکھنے میں

ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے، مگر ایسی گہری چٹکی لی ہے، جو نیل ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی اور جس سے اُن کی ملمع سازیوں کی ساری قلعی کُھل کر اصلی فطرت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ (ولی) نے اپنی خدا داد قوت آخذہ سے ہر موقع پر مناسب کام لیا ہے، اور جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھی ہے درستی مذاق کی کوشش کی ہے۔ اس موقع پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ بعض طبیعتیں خلقاً ایسی متین اور سادہ ہوتی ہیں جن کو شرارت و شوخی نہیں آتی، (ولی) جی بھی ایسے ہی ہوں گے اور اُنھوں نے اپنی اُفتاد مزاج سے اوروں کی طرح واعظ و محتسب سے ڈھول ڈھپا نہ کھیلا ہوگا، مگر یہ گمان غلط ہے، اُن کے کلام میں ایک جگہ نہیں بکثرت ایسے الفاظ، ایسے جذبات نمایاں موجود ہیں جن سے اُن کی شوخی طبع کا یقین ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت آیندہ ملیگا۔ یہاں زیر بحث (تضحیک واعظ) کا نمونہ لکھا جاتا ہے:-

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

سمجھکر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے، تحکم!

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بو علیء وقت
میرے سخن کے رمز کو پایا نہیں ہنوز

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

حقیقت سے تری مدت سے ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزوں سے نہ کر اظہار خامی کا

ہوا ہے صورت دیوار زاہد کُنج عزلت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

نہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا
صدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ھے

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد میں زاہد کو
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اُٹھ کر

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ھے جب سے مسجد میں
مؤذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ھے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھ دیکھ نور برھمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ھے

زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے ستی ریا کے نکلنا محال ھے

شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ھے

کہو زاہد سے جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ھے

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کو کروں تحریر

ان اشعار کے مضامین محض تفریحی اور مذاقیہ نہیں ہیں' بلکہ ہر شعر میں اخلاقی پہلو موجود ھے' اور پھر تشبیہات و استعارات کی ندرت نے لطف کو دونا کر دیا ھے - پہلے شعر میں ابر سفید کو جا نماز سے تشبیہ دی ھے' راقم حروف کے خیال میں یہ اچھوتی تشبیہ ھے-اسی طرح دانۂ تسبیح کا کوچۂ ریا بنانا نہایت پر لطف ھے- کاش یہی رنگ ان کے بعد بھی قائم رہتا تو آج ایشیائی شاعر پر بد اخلاقی کے بد نما داغ نظر نہ آتے--

صنائع و بدائع

سیدھی سادی بات کو کسی پردے میں بیان کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مختلف پیرایوں میں مخصوص اشارات و کنایات سے کام لیا جاے ' زور قابلیت نے اس میدان میں بڑی بڑی جولانیاں دکھائی ہیں ' ذکاوت و ذہانت نے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں کہ بجاے خود یہ بھی ایک جداگانہ فن بن گیا ہے ' اور بہت سی مطول و مختصر کتابیں اس شعبے میں تصنیف وتالیف ہوگئیں ' جن کی باضابطہ تدریس نصاب نظامیہ میں ہوتی ہے - نظم کے لیے اگرچہ اس کا التزام کوئی ضروری نہیں ' مگر جہاں تشبیہات و استعارات کا زیور عروس سخن کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے ' وہاں قدمامیں بکثرت اس گھڑنت کو بھی ذریعۂ زیبائش سمجھا جاتا ہے ' بعض آسان صنعتیں ایہام و تجنیس و مستزاد کے ناموں سے اس قدر مروج ہوئیں کہ گویا روز مرہ کا حسن بن گئی ہیں ' اور اس میں شک بھی نہیں کہ اکثر موقعوں پر اِن خصوصیات سے کلام میں ایک خاص دل آویزی و دل چسپی پیدا ہوجاتی ہے ' قافیہ و ردیف ' سجع و تلمیح بھی اسی ضمن میں شامل ہیں ' ان سب اقسام کی تفصیلی بحث کا یہاں کوئی موقع نہیں ' اس لیے صرف اُن دو چار نمونۂ صنائع پر اکتفا کی جاتی ہے ' جن کا وجود (ولی) کے کلام میں موجود ہے —

ردالصدرعلی العجز | اصطلاح عروض میں بیت کے مصرع اول کا پہلا ٹکڑا (رکن) (صدر) اور اسی مصرع کا آخر لفظ (عروض) اور اسی طرح دوسرے مصرع کا پہلا رکن [ابتدا] اور آخری رکن کا نام [ضرب] ہے ' اسی آخری ضرب کو [عجز] بھی کہتے ہیں ' اوراِن چاروں ارکان کے درمیان میں جو ٹکڑے (ارکان) ہوتے ہیں وہ (حشو) سے

موسوم ھیں—

اس معلومات کے بعد جاننا چاھیے کہ جس بیت میں صدر اور عجز لفظاً متحد ھوں اُسی صنعت کا نام ردالصدرعلی العجز ھے' یعنی وھی لفظ عجز میں وارد ھوا جس سے صدر کی ابتدا ھوئی - (ولی) نے مندرجۂ ذیل غزل میں اس التزام کے سوا پہلے مصرع کے رکن آخر (عروض) اور دوسرے مصرع کے رکن اول [ابتدا] کو بھی متحد کیا ھے' جس سے لطف بندش اور انداز ادا زیادہ دلچسپ ھوگیا ھے :—

[دلربا] آیا نظر میں آج میری [خوش ادا]
[خوش ادا] ویسا نہیں دیکھا ھوں دوجا [دل ربا]

[بے وفا] گر تجکو بولوں ھے بجا اے [نازنیں]
[نازنیں] عالم منیں ھوتے ھیں اکثر [بے وفا]

[کم نما] ھے نوجواں میرا برنگ [ماہ نو]
[ماہ نو] ھوتا ھے اکثر اے عزیزو [کم نما]

[مدعاے] عاشقاں ھر آن ھے [دیدار یار]
[یار کے دیدار] بن دوجا عبث ھے [مدعا]

[کیمیا] عاشق کے حق میں ھے نگاہ [گُل رخاں]
[گُل رخاں] سے جگ کے پایا ھوں ولی یہ [کیمیا]

ایک جگہ اس دو آتشے کو سہ آتشہ بلکہ بلحاظ ارکان چھار آتشہ کیا ھے' جس کا خلاصہ یہ ھے کہ دونوں مصرعے بحرفہ موزوں ھوے ھیں اور دونوں کے الفاظ و معانی یکساں ھیں' گویا ایک مصرع کو پورا شعر بنایا ھے :—

[مجکو ھے) [دار الامن] [پیو کا] [نقش چرن]
[پیو کا] [نقش چرن] [مجکو ھے] [دارالامن]

[پیو کا] [شیریں بچن] [مجکو ھے] [آب حیات]
[مجکو ھے] [آب حیات][پیو کا] [شیریں بچن]

(اے مہ) (سیمیں بدن) (مکھہ کو) (اپس کے دکھا)
(مکھہ کو) (اپس کے دکھا)(اے مہ) (سیمیں بدن)

(مجھہ سے گیا (ما ؤ من) (دیکھکے) (تیرے نین)
(دیکھہ کے) (تیرے نین) (مجھسے گیا) (ما ؤ من)
(تجھسے لگی) (ھے لگن) (اے گل) (باغ حیا)
(اے گل) (باغ حیا) (تجھسے لگی) (ھے لگن)
(زلف تری) (برھمن) (مکھہ ھے) (ترا آفتاب)
(مکھہ ھے) (ترا آفتاب) (زلف تری) (برھمن)
(دستۂ گل) (ھے سخن) (سن یہ بچن) (اے ولی)
(سن یہ) (بچن) (اے (ولی) [دستۂ گل] (ھے سخن)

تجنیس | تجنیس بھی اس فن میں ایک خاص صنعت ھے اور وہ لفظی ومعنوی دونوں طرح آتی ھے ، کتب متعلقہ میں اِس صنعت کی بہت سی قسمیں مذکور ھیں ، منجملہ اور اقسام کے (تجنیس مکرر) بھی ایک قسم ھے ، جس میں بلحاظ حروف دو لفظوں کی تکرار ھوتی ھے، مگر معناً مغائر ھوتے ھیں ، دو ایک غزلیں اس صنعت میں بھی (ولی) نے کہی ھیں، جن سے دو چار مثالیں لکھی جاتی ھیں :—

اے ستمگر عاشقوں پر یوں نہ کر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت میں ھے یک (مثقال) (قال)

خط نہیں آغاز، تجھہ رخسار کے یہ آس پاس
حسن کے لینے کو آئے ھیں [باستقبال] [بال]

ھر مرغ دل کو آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے گر بھر کر نظر تجھہ زلف کے (خدام) (دام)

تجھہ زلف نے جو دائرے باندھے ھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کے کُئی صاحب [اسلام] [لام]

مستزاد | لغوی معنی زیادہ کیا ھوا ، اصطلاح شعرا میں اُس غزل کو کہتے ھیں جس کے ھر مصرع پر ایک موزوں فقرہ بڑھایا جاے ، (مجمع الصنائع) وغیرہ میں لکھا ھے کہ مستزاد وہ کلام ھے جس کے ھر مصرع یا بیت کے بعد ایک فقرۂ (نثر) بڑھایا جاتا ھے - مگر اس وقت تک جتنی مثالیں

فارسی اور اُردو میں دیکھی گئیں اُن میں کہیں فقرۂ مستزاد ناموزوں نہیں پایا گیا ' عموماً فقرۂ مستزاد اصل شعر کے وزن پر دو اجزاے عروضی سے مرکب کیا جاتا ھے ' البتہ [ولی] کے کلام میں ذیل کا مستزاد ایسا ملا ھے جس کا فقرۂ مستزاد دوسرے وزن میں اور اصل شعر اور تقطیع میں ھے ' اگر اس میں کاتب و غیرہ کی تحریف شامل نہیں ھے تو یہ پہلی مثال ھے : —

گئے رات معراج وہ عرش پر (بلغ العلیٰ بکمالہ)
کُھلے پردے سب بھید کے سر بسر (کشف الدجیٰ بجمالہ)
ھوئی حق کی اُن پر سو حب کی نظر (حسنت جمیع خصالہ)
ھوا حکم حق کا مُحباں اُپر (صلوا علیہ و آلہ)

اصل بیت اور مستزاد کے اختلاف اوزان کی وجہ اس کے سوا خیال میں نہیں آتی کہ بعض اھل فن نے فقرۂ مستزاد کی تعریف میں لکھا ھے کہ " وہ بڑھایا ھوا فقرہ [سجع] ھو - " اور سجع کی قسموں میں ایک قسم (متوازی) ایسی بھی ھے جو موزوں و مقفیٰ ھوتی ھے - اس لحاظ سے یہ مستزاد اس تعریف کے موافق کہا گیا ھے - اگرچہ اصل شعر کے وزن سے الگ ھے مگر نا موزوں نہیں ' بہر حال مستزاد کے لیے کوئی بحر مخصوص مقرر نہیں ' جس بحر میں غزل کہہ سکتے ھیں اُس میں مستزاد بھی کہا جا سکتا ھے ' ھاں اُس کے اجزا کو کبھی ایک بار ' کبھی دو بار ' کبھی (میر انشاءاللہ خاں) کی طرح اس سے زیادہ ھر مصرع یا پوری بیت کے بعد لاتے ھیں ' مزید تعریف اور مثالوں کے لیے عروض و قوافی کی کتابیں پڑھنی چاھییں ' یہاں [ولی] کے چند شعر مثالاً درج ھوتے ھیں : —

معلوم نہیں کن نے مرے دل کو لیا ھے ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ھے ان موکھراں میں
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کو کہو کن نے کیا ھے جادو نظراں میں

تنہا نہیں سرشار (ولی) شوق سے تیرے — اے ساقی بدمست
تجھہ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ھے — ھے بیخبراں میں
بے تاب کیا شوق نے مجھہ دل کو بدن میں — گل پیرھناں کا
جوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں — رنگیں دھناں کا
رکھتا ھے محبت کا سدا داغ جگر پر — ھر لالۂ رنگیں
تجھہ عشق سے کیا حال ھے تک دیکھہ چمن میں — خونیں کفناں کا
فرھاد کی آتی ھے صدا روح صبا ھو — مجھہ شعر کو سنئے
مذکور ھے از بس کہ (ولی) میرے سخن میں — شیریں سخناں کا

غزل مسلسل | غزل کے متعلق عام خیال اور رواج یہی ھے کہ اُس کا ھر شعر ایک جدا گانہ مضمون رکھتا ھے ' اگرچہ بلحاظ تخئیل کُل غزل میں اِسی قسم کے مضامین ھوتے ھیں جن کو حسن و عشق ' فراق و وصال ' گل و بلبل سے تعلق ھو ' مگر جو مطلب بیان کیا جاتا ھے وہ ایک ھی شعر میں ختم ھو جاتا ھے ' اِس زمانے کے تعلیم یافتہ اصلاح خیالات اور ترمیم بیانات کی رائے کے ساتھہ ' یہ بھی کہا کرتے ھیں کہ اگر غزل میں مسلسل مضامین لکھے جائیں تو ایک دلچسپ اور نئی اور آسان بات پیدا ھو جائے گی ' اُن کو معلوم رھنا چاھیے کہ اِس راہ (شاعری) میں اگلے موجدوں نے ھر روش کی داغ بیل ڈال دی ھے ' اب اُس پگ ڈنڈی کو وسیع و کشادہ کرنا اور موزوں طریقے سے صاف ' ستھرا رکھنا اخلاف کا کام ھے - فارسی میں (دقیقی) وغیرہ نے کچھہ مسلسل غزلیں کہی ھیں ' اور جناب (ولی) نے بھی کہیں کہیں یہ نمونے دکھائے ھیں - چناں چہ ایک غزل کا نمونہ یہ ھے :—

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے سجیہ طرف
ہر پلک کو دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہر بانی اُس کی دستاویز کر

کہہ اپس کی نرگس بیمار کو
عاشقوں کے خون سے پرهیز کر

اے (ولی) آتا ہے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سے رنگ آمیز کر

غزل کے متفرق اشعار

فخر شاعرانہ

فخر و تعلی بھی شاعروں کی میراث میں داخل ہے ' اس معاملے میں عرب سب سے بڑھے چڑھے نظر آتے ہیں ' اُن کو اپنے نسب ' اپنی شجاعت اور زبان پر اتنا دعویٰ تھا کہ عجمی تو بقول اُن نے گونگیے تھے ' خود عرب کا ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اپنے سامنے ہیچ سمجھتا تھا ' ایران چوں کہ عرب کا مفتوح تھا اس لیے اُس کو اُن تعلیوں کا نمایاں موقع نہیں ملا ' جو عرب کے لیے مخصوص تھیں ' البتہ سخن فروشیوں کے فرضی میدانوں میں بڑے دم دھاووں سے لفاظیاں کی گئی ہیں - یہ عجیب بات ہے کہ زبانی گفتگو میں مشرقی مذاق کے بڑے بڑے قابل نہایت انکسار سے اپنے عجز و نا قابلیت کا اعتراف کرتے ہیں ' مگر شاعرانہ بلند پروازیوں کے ساتھہ جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں وہاں اکثر اتنے اونچے جاتے ہیں کہ اُن کی زبانی سنی ہوئی پستی پر بے ساختہ ہنسی آتی ہے - راقم حروف نے اپنے اسلاف کرام میں مفتی سید امیر حیدر بلگرامی نبیرۂ حضرت (آزاد) بلگرامی کے واسطے سے ایک حکایت سنی ہے - کہ " اُنیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں جب کہ وہ دارالسلطنۃ کلکتے کے مفتی تھے ' کسی جلیل‌القدر انگریز نے ایک عالم و فاضل کی خواہش کی -

مفتی صاحب نے کسی قابل اور مستند مولوی کو اُن کے پاس بھیجا، صاحب بہادر نے اپنے تعلیمی مذاق کے مطابق مولوی صاحب سے کار کردگی کی سند (سارٹیفکٹ) چاہی اور قابلیت کا حال پوچھا، مولانا نے اپنے جبلی تکلف سے فرمایا کہ "یہ کُندۂ نا تراش و ہیچ میرز محض کودن ہے، الف کے نام بے بھی نہیں جانتا" صاحب بہادر یہ جواب سن کر مبہوت ہو گئے اور مفتی امیر حیدر صاحب کو لکھا کہ ہم نے ایک قابل آدمی آپ سے مانگا تھا، افسوس ہے کہ آپ نے اُس کی جگہ ایسا نا قابل شخص بھیجا جو خود اپنے منہ سے اپنے آپ کو جاہل بتاتا ہے"- انگریزی عمل داری کا ابتدائی زمانہ تھا - اُنھیں (انگریزوں کو) کیا معلوم کہ یہاں کا مذاق گفتگو اور علم مجلس کیا چیز ہے - بہر حال اسی قسم کے اثرات اُردو شاعری میں موجود ہیں اور تقریباً کوئی بلند پرواز شاعر اِس معراج تفاخر سے محروم نہیں، بایں ہمہ اس انداز گفتگو سے کم از کم اتنا سراغ ضرور چلتا ہے کہ گوینده اپنے زمانے کے نمایندوں میں ہے، کیونکہ جب تک مقابل میں کوئی حریف نہیں ہوتا فطرتاً لاگ کی آگ نہیں سلگتی، ایسی باتیں اُسی وقت زبان پر آتی ہیں جب کہ کہنے والا اپنی امتیازی حیثیت قائم کر لیتا ہے، چنانچہ (ولی) کہتے ہیں :-

(ولی) تجھ شعر کو سن کر ہوے ہیں مست اہل دل
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

اے (ولی) مجھ سخن کو وہ پہنچے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی!
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ہوا

(ولی) تو بحر معنی کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

(ولی) تجھہ طبع کے گلشن میں جو کُئی سیر کرتے ھیں
وہ تحفہ لے کے جاتے ھیں گل اشعار ھر جانب

بانگ بلند بات یہ کہتا ھوں اے (ولی)
اس شعر پر بجا ھے اگر مجکو ناز ھے

کہتے ھیں شاعران زمن مجکو اے (ولی)
ھرگز ترے کلام میں ھم کو نہیں ھے شک

ھر سخن تیرا لطافت سے (ولی)
مثل گوھر زینت ھر گوش ھے

یوں تجھہ سخن میں نشۂ معنی ھے اے (ولی)
جیوں رنگ و بوے مے سے ھے لبریز ایاغ گل

گرچہ پابند لفظ ھوں لیکن
دل مرا عاشق معانی ھے

ھم پاس آکے بات (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم

(ولی) شعر میرا سراسر ھے درد
خط و خال کی بات ھے خال خال

شکوۂ نا قدری | با کمالی کی ایک دلیل یہ بھی ھے کہ اکثر اھل کمال سے زمانے نے نا موافقت کی ھے اور سب نے ناقدردانی کا رونا رویا ھے۔ ولی بھی انسان تھے اور پھر با کمال، کیوں نہ محسود بنتے، کہتے ھیں:—

ولی، تیرے سخن یا قوت سے رنگیں ھوے لیکن
خریداراں، جہاں بہیتر کہاں ھیں آج جوھر کے؟

(ولی) رکھتا ھوں سینے میں ھزاروں گوھر معنی
دکھاؤں اپنے جو ھر کو اگر کُئی جوھری آوے

سخن شناس کے نزدک نہیں ھے کم زیزہ
کسی کے مطلب رنگیں کو جو کیا ھے شہید

موجد ھونے کا احساس | اگرچہ ذیل کے اشعار فخر وتعلی کی فہرست میں شامل ھیں، مگر

چوں کہ اُن سے (ولی) کے اِس احساس کا پتا چلتا ھے کہ وہ بھی اپنے آپ کو مخترع اور موجد سمجھتے تھے، اِس لیے اِن اشعار کو سلسلۂ مذکور سے جدا لکھا گیا :—

اس شعر کی یہ طرح نکالا ھے جب (ولی)
یہ اختراع سن کے رھے دل میں سب عجب

جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ھوے باسی
جب شعر (ولی) تیرا یہ تازہ ھوا تازہ

امید مجکو یوں ھے (ولی) کیا عجب اگر
اس ریختے کو سنکے ھو معنی نگار بند

(ولی) ارباب معنی میں ھے اُس کو عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کو جو کُئی کرسی پہ بٹھلاوے

عجب نہیں جو حقیقت پر آفریں بولے
(ولی) جوکوئی سنے اس وضع کی یہ تصنیف

اخلاق و موعظت

فرضی اور خیالی کنایات و استعارات کا بادل مشرقی آسمان شاعری پر اِس طرح چھایا ھوا ھے کہ بادی‌النظر میں چمکتے ھوے ستارے دکھائی نہیں دیتے، حالانکہ جس سچی اور فطری شاعری کو موجودہ زمانے کا ایجاد بتایا جاتا ھے، یہ اُسی وقت سے موجود ھے، جب سے گل و بلبل کا افسانہ چھڑا ھوا ھے، چونکہ خصوصیت کے ساتھ جدا گانہ عنوانوں کے تحت میں نمایاں نہیں کیا گیا اس لیے عام نگاھوں کو امتیاز نہ ھو سکا۔ دیکھیے (ولی) نے اس رنگ کو یوں ظاھر کیا ھے :—

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ
آخر ھے روزہ دار کو اِک روز عید یاں

مجکو پہنچی ھے آرسی سے یہ بات:-
صاف دل وقت کا سکندر ھے

پایا ھوں (ولی) سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر میرے لیے ارض و سما ھے

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال
(ولی) میری تواضع سے رقیب سنگ دل دائم
پشیماں ہے، خجل ہے، منفعل ہے، سخت رسوا ہے
طمع مال کی سر بسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سے ٹال
معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام نہیں
دیکھ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
سب کام اپنے سونپ کے حق کو نچنت رہ
ہے یہ تمام مقصد گفت و شنید یاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھے آب خضر
دامن تلے ہے رات کے روز سفید یاں

غزل کے مضامین متفرق

کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دہن کی نکتہ دانی کا
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ، شمع گریاں ہے
سنا ہے جب سے آوازہ تری روشن بیانی کا
عزیزو! بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا
[illegible]یا شراب جلوۂ ساقی سے مست کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
بات رہ جائے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی
بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہے غریب
بھول جاتا ہے وہ سب کچھ دیکھ صورت یار کی
نہ جاوے ملک بے تابی سے یک لحظہ کبھی باہر
[illegible] بے قراری میں گڑا ہے نال عاشق کا

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جی میں
مشکل ہے جی سے تجکو اب امتیاز کرنا

زندگی زریں لباسوں کی گئی بازی میں سب
ہیں یہ جگ کے گنجفے میں صورت مہر طلا

گر آبرو کی ہے خواهش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

لذت معنی نہیں کچھ لذت صورت سے کم
حرف با معنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کو
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

اپنے دل پرخوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
کھ چرخ! اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کو

جس کو بے تاب دیکھتے ہیں، اُسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں

نظر میں نہیں ہے مردوں کی، صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں

تجربے سے ہوا مجھے ظاہر
ناز مفہوم بے نیازی ہے

کثرت اسباب دل لینے کو کچھ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سے کر اے صنم مفتوں مجھے

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

دیکھا ہے اِک نگہ میں حقیقت کے ملک کو
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
نصیب جس کو ہوا ہے حصار خاموشی

عجب کچھ لطف رکھتا ہے، شب خلوت میں، گلروسے
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کُھلا ہے باب سخن

اے [ولی] تیغ غم سے خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

قصیدہ جس طرح قصیدے کے لغوی معنی پختۂ و مغز کے ہیں، اسی طرح کالبد سخن میں اِس کو رأس‌الاعضا بلکہ روح و رواں سمجھا جاتا ہے، اِس صنعت میں شعرا نے بڑی بڑی طباعیاں دکھائی ہیں، شاعر کی جامعیت و قابلیت کا سارا نچوڑ اسی صنف سخن پر ہوتا ہے —

قصیدے کی خصوصیات میں شوکت الفاظ کے ساتھ ساتھ تمہید و تشبیب اور مخلص جس کو گُریز بھی کہتے ہیں، خاص باتیں ہیں۔ (تشبیب) کسی بہاریہ مضمون سے مراد ہے - اور تمہید لکھتے لکھتے خاص دل فریب انداز سے اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو جانے کو (گُریز) یا (مخلص) کہتے ہیں —

جس طرح غزل کے اشعار ابتدا میں ۵ - ۷ - سے زیادہ نہیں ہوتے تھے، اسی طرح قصائد بھی طولانی نہیں کہے جاتے تھے، مگر رفتہ رفتہ غزلوں کی طوالت اکیس اکیس شعروں تک پہنچ گئی، اور قصیدے کا نمبر سیکڑوں سے متجاوز ہوگیا —

قصیدہ گوئی کی مشاقیاں اور اُس میں خاص توغل، سلاطین و اُمرا کی دربار داریوں اور خوشامد سے وابستہ ہیں، ہمارے (ولی اللہ) کو اس کا موقع نہیں ملا کہ وہ کسی دنیادار بادشاہ و منصب دار کی جھوٹی سچی مدح گُستری کے لیے قلم اُٹھاتے، جہاں تک اُن کے حالات و کلام سے اندازہ کیا گیا، وہ نہایت قانع اور درویش صفت معلوم ہوتے ہیں- سارے کلام میں صرف ایک جگہ بادشاہ وقت کا نام آیا ہے اور وہ بھی تغزل کے رنگ میں :—

دل (ولی) کا لے لیا دلی نے چھین
جا کہو کوئی (محمد شاہ) سے

خوشامد و تعریف کی بجائے، بکثرت اُن کے اشعار قناعت و توکل کا پہلو لیے ہوے دیکھے جاتے ہیں:—

(ولی) کو نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نہیں دیکھتے زر طرف

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے (ولی) کو

البتہ اُن کی عاشق مزاجی اور حسن پرستی نے، چند ایسے لوگوں کو ضرور چن لیا تھا، جن کے حسن صورت یا حسن سیرت پر وہ فریفتہ تھے - مگر اُن مطبوع نظروں کے لیے بھی کوئی قصیدہ نہیں لکھا، دو چار غزلوں میں اُن کی تعریف آمیز صراحت کی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ باہم اُن سے دل کا لگاؤ یقیناً تھا۔ سید معالی، گوبند لال، امرت لال، کھیم داس، محمد یار خاں، محمد مراد) کے نام جا بجا غزلوں میں پاے جاتے ہیں، بلکہ ایک آدہ غزل میں تو بعض ناموں کو ردیف قرار دیا ہے - مثلاً دو چار شعر لکھے جاتے ہیں:-

ترا قد دیکھہ اے (سید معالی)
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

(۱) ہوا تیرے خیالاں سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

ہوے معزول خوباں جگ کے، جب سے
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

غرض کہ ساری غزل اِنھیں سید صاحب کے حسن و جمال کا آئینہ ہے—

(۲) ہے خوش قداں میں آج کہاں گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

خوباں جہاں کے غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال
کر اِس دعا کو ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال (گوبند لال)

ایک دوسری غزل کے مقطع میں کہا ہے :-

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھہ سے (ولی)
اک بار اس غزل کو سنے گر گوبند لال

(۳) شمع بزم وفا ہے (امرت لال)
سرو باغ ادا ہے (امرت لال)
اے (ولی) کیا کروں بیاں اُس کا
لطف میں دلربا ہے (امرت لال)

(۴) ہے بسکہ آب و رنگ حیا (کھیم داس) میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

(۵) مقصود دل ہے اُسکا خیال اے (ولی) مجھے
جیوں مجھہ زباں کا ورد (محمد مراد) ہے

(۶) کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان
حسن کی دہلی کا صوبہ ہے (محمد یار خاں)

اب اِس کو قصیدہ گوئی سمجھو، یا دل کا لگاؤ، غرض کہ اِن چند عاشقانہ نیازمندیوں کے سوا کسی اور دنیا دار کے آگے اُن کا سر نیاز جھکا ہوا نظر نہیں آتا، اُن کے دیوان میں (۶) مدحیہ قصائد اور (۱) ترجیع بند ہے، جو حمد و نعت اور منقبت یا مدح مرشد طریقت پر مشتمل ہے —

(ولی) کی یہ خصوصیت بھی نظر انداز کردینے کے قابل نہیں کہ اُنھوں نے اپنے ما قبل و ما بعد، سخن سراؤں کی طرح (ہجو گوئی) میں زبان کو خراب نہیں کیا۔ خیال ہوتا ہے کہ جو آزاد مزاج کسی مرغ زرین کے دام خوشامد میں نہیں پھنستا وہ ایسے لوگوں سے کبیدہ و متنفر ہوکر خوشامد کی جگہ بقول فردوسی :-

چو شاعر بر نجد بگوید هجا

کا مصداق بن جاتا ہے، مگر، اِس پاک نفس نے حمد و نعت ومنقبت کے سوا اگر کسی اور کی مدح سرائی کی ہے تو اپنے پیران سلسلہ کی، جن کی عظمت نہ صرف بیعت و مریدی کے سبب سے کی جاتی ہے، بلکہ اُن بزرگوں کی ذاتی قابلیت و ریاضت ہر طرح اس کی مستحق ہوتی ہے—

(ولی) غزل کی طرح قصیدے میں کوئی خاص امتیازی حیثیت نہیں رکھتے، پھر بھی جتنے قصائد اُنہوں نے کہے ہیں، اُن سب سے ترفع خیالات، شوکت الفاظ، اور زور طبیعت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔سب قصائد قریب قریب اُس زمانے کے کہے ہوے معلوم ہوتے ہیں جب کہ اُنھوں نے دھلی کا سفر نہیں کیا تھا، کیوں کہ اُن اشعار میں دکنی الفاظ اور اجنبی ترکیب ومحاورات بکثرت موجود ہیں، حالاں کہ اُن کی اکثر غزلیں ایسی ہیں جو نامانوس ترکیب اور دکنی روز مرہ کی بھنات سے پاک ہیں، اور وہ یقیناً سفر دھلی کے بعد مذاق و پسند کا لحاظ کرتے ہوے کہی گئی ہیں - چند قصیدوں کا انتخاب لکھا جاتا ہے—

مثنوی کی بحر میں ۱۲۳ شعروں کا ایک قصیدہ ہے جس میں حمدونعت اور منقبت کے بعد تصوف کے مذاق پر معشوق حقیقی سے مخاطبت کی گئی ہے - چند سریع‌الفہم اشعار پیش کیے جاتے ہیں، جو محاورات کی اجنبیت سے مانوس نہیں :—

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدا ے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اِس اُپر متفق ہیں اهل ملل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے
وہ ہے سلطان بار گاہ ازل

بعد حمد خدا ے بے ھمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ھمت کی ھے ترازو میں
دوجہاں مثل دانۂ خردل*
اُس کی مجلس میں آ ھوا ھے کھڑا
صف آخر میں جوھر اول

بعد اُس آفتاب انور کے
چار ھیں اھل علم و اھل عمل
ھیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا اِن سے ھے مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کو اِن چار ذات سے ھے بل
ھیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول

بعد اِن کے ھیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل
ہر دو سلطان کشور کونین
ہر دو مقبول شاہ روز ازل

ایک کا تن ھوا ھے اطلس سبز
ایک خوں سے زمیں کیا مخمل
گُل دنیا کو زیب تاج نہ کر
ھے یہ سر پا تلک مخیل و دغل

ایک گھر میں رھے نہ نچلی یہ
طالب یار نو ھے یہ چنچل
یہ ھے پالغز طامعان و حریص
اکثر اِس دیکھکر گئے ھیں پھسل

---

* رائی
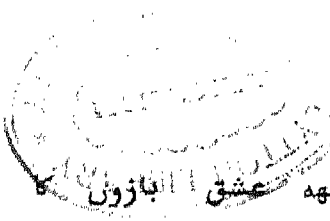
ترک کر سب کو بات میری سن
حرف شیریں ہے بہ ز شیر و عسل
مرتبہ بوجھہ عشق بازوں کا
یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول
اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

(۲) نعت شریف میں اُنتیس شعر کا قصیدہ ہے:—

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے
ہو فنافی اللہ دائم یاد یزدانی کرے
مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کُئی
مثل اسماعیل اول جی کو قربانی کرے
وہ ہی پاوے مطلب "راضیۃ مرضیۃ"
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے
زندگی پاوے ابد کی جگ منیں وہ خضر وقت
جو اپس کو فدویٔ محبوب سبحانی کرے
یا محمد دو جہاں کی عید ہے تجھہ ذات سے
خلق کو لازم ہے جی کو تجھہ پہ قربانی کرے
جس مکاں میں ہے تمہاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وہاں اقرار نادانی کرے
کیا ملک، کیا اِنس و جاں، یہ جگ میں ہے کسکو سکت
خط بنا تجھہ مکھہ کے جو تفسیر قرآنی کرے
دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آئے شوق سے
جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

(۳) حضرت مولا مرتضیٰؓ علی علیہ السلام کی منقبت میں (۴۳) شعر کا قصیدہ ہے:—

هر ایک رنگ* میں جو دیکھا هوں چرخ کے نیرنگ
هوا هوں غنچه صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر ہوے ہیں جہاں
اُڑا ہے اُن کی تجلی سے عاشقاں کا رنگ

یه عاشقاں کے جلانے کوُ مستعد ہیں مدام
گوا† ہے اُس کے اُپر نور شمع' حال پتنگ

سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل
ورائے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ

هوا رباب رگاں خشک و استخواں بے مغز
یه حال دیکھه کے مجلس میں دنگ ہے مردنگ

یه آسمان ستمگر کی سرکشی دیکھو
تمام خلق سے لڑتا ہے آپ ہوکے اکنگ

جگت کے دیکھه کے حالات لا علاجی سے
ہوے ہیں گوشه نشیں اهل دانش و فرهنگ

ہو دستگیر مجھے یا (علی) ولی الله
که اس فلک نے کیا ہے کہاں مجکو تنگ

خدا نے فضل سے اُس کو کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلعے کی کھینہ‌ایک النگ

(۴) حضرت شاہ وجیه‌الدین علوی گجراتی قدس سرہ (المتوفی سنه ۹۹۸ ھ) کی مدح میں سینتالیس شعر کا قصیدہ ہے - اِسی پر انتخاب قصائد ختم کیا جاتا ہے' اِن مختلف مردف و مقفی زمینوں کے اشعار بتاتے ہیں که (ولی) کا زور طبع اس میدان میں بھی خاص قوت رکھتا ہے - باقی قصیدے بھی اِسی رنگ میں ہیں: —

---

* باخفائے نون † گواہ —

ہوا ہے خلق اُپر پھرکے فضل سبحانی
کیا ہے ابر نے رحمت سے گوہر افشانی
تمام پات ''یسبّح بحمدہ'' کے بحکم
زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سُبحانی
قطار قطرۂ شبنم سے آج سبزۂ خضر
لے سُبحہ ہاتھہ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی
ہر اک طرف جو ہوئي بسکہ ریزش باراں
کیا ہے آج تفرّج نے جوشِ طوفانی
اِس آب روح فزا کے کمال لطف کو دیکھہ
چُھپا ہے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی
ہوئی ہے غنچہ نمن جگ کو بسکہ جمعیّت
عجب ہے اب رہے سنبل منیں پریشانی
ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر
ہر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سے
ہر ایک پھول کی پکھڑی کو رنگ مرجانی
تمام ملک ہوا حق کے فضل سے آباد
رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی
زہے بہار حلاوت، زہے بہار طرب،
کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی
چراغ گرد یہ روضے کے جو ہوے روشن
ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی
ہوا ہے بسکہ طراوت سے یہ مکاں سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ ریحانی
چراغ یاں کے ستارے نمن ہیں گرداں نت
دیے ہیں چرخ کو تعلیم سبحہ گردانی
ہوا ہے گنبد پُرنور آج طبلۂ مشک
زبس کہ عود و عبیر کي ہوئی فراوانی

وہ جسم، روح، اور اُس کا ہے جسم، مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی
تجھ آستانِ مبارک پہ مثلِ نقشِ قدم
رکھے ہیں سیس چہ ایرانیء و چہ تورانی
فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی
ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کو ہے تماشے سے اُس کے حیرانی
ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے اُن کو حضرت داؤد کی خوش الحانی
کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی
نئے قلم ہے مرا نیشکر سے شیریں تر
کیا ہوں بسکہ حلاوت سے شکّر افشانی

ترجیع بند | ترکیب بند کی طرح یہ بھی نظم کی ایک قسم ہے، جس میں چند بند کہے جاتے ہیں، ہر بند کے آخر میں ترکیب بند کے خلاف بطور تضمین ایک شعر کی گرہ بار بار لگائی جاتی ہے، گرہ کا شعر جو مطلع ہوتا ہے، اُن قوافی و ردیف سے جدا ہوتا ہے، جس کا التزام بند کے اشعار میں کیا جاتا ہے، اختیار ہے کہ گرہ کا شعر کسی دوسرے شاعر کا کہا ہوا شامل کیا جاے یا اپنا مصنفہ، ہر بند غزل کی طرح مطلع سے شروع ہوتا ہے اور آخر شعر میں بطور اِخبار ایسا اشارہ کیا جاتا ہے جس کا مضمون تضمینی (گرہ) شعر سے مل جاے، بندوں کی تعداد شاعر کی مرضی پر ہے، اسی طرح ہر بند کے شعروں کا شمار بھی کہنے والے کی راے سے وابستہ ہے، (ولی) نے دو ترجیع بند کہے ہیں ایک عاشقانہ رنگ میں، دوسرا شاہ وجیہ الدینؒ کی مدح میں - دونوں کے نمونے دکھاے جاتے ہیں - پہلے ترجیع بند میں سات بند ہیں،

اور ہر بند سات شعروں پر ختم ہے - دوسرے میں پانچ بند، اور ہر بند دس شعروں پر مشتمل ہے :—

مرے دل میں وہ سروِ گل فام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رُخِ روشن و زلف مشکیں یار
مجھے یاد ہر صبح ' ہر شام ہے

سدا تجھ پری رو کی خدمت منیں
یہی درد منداں کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بےخور وخواب ہوں

کہاں ہے عزیزو! وہ رشک پری ؟
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہاں ہے وہ گلزار باغ وفا ؟
کہ ہے شان جس کی سدا دلبری

کہو جاکے میری طرف سے اُسے
تخلص ہے جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بےتاب ہوں
ترے عشق میں بےخور و خواب ہوں

ترے ابرووں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم سے بدر کا اِتصال

تمنا نہیں اور کچھ دل منیں
سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

(۲)

اے تو مقبولِ سرورِ عالم
اے تو فہرستِ دفترِ عالم
جلوہ گر تو ہے آفتاب یقیں
تجھسے روشن ہے پیکر عالم
ہے زمیں پر یہ آستانِ شریف
مرجعِ خلق و منظرِ عالم
اِس زمانے میں حق نے تجکو کیا
مہترِ خلق و بہترِ عالم
اے امامِ جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہ الدیں)
اے شہِ بحر و بر ہے تجھہ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر
آسماں سے اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر
ہے سزاوار انجمن میں تری
زُہرہ آوے اگر ہو خُنیا گر
دوجہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھہ پہ یک کرم کی نظر
اے امامِ جمیعِ اہلِ یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہ الدیں)

قطعہ | اصل میں قصیدے یا غزل کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، اِسی واسطے (قطعہ) نام رکھا گیا۔ کم از کم دو، زیادہ سے زیادہ، بیس تیس اشعار تک تعداد ہوتی ہے۔ مطلع کا اختیار ہے۔ کہا جاے یا نہ کہا جاے، اشعار ایک ہی مضمون کے مسلسل ہوتے ہیں، قصیدے کی طرح تمہید وتشبیب ضروری نہیں۔ رباعی کے سوا ہروزن عروضی میں قطعہ کہنے کا دستور ہے۔ اس کے اِعراب میں اِہل لغت

کا اختلاف ھے، اکثر متقدمین قاف کو مکسور (زیر) اور بعض متآخرین مفتوح (زبر) کہتے ھیں - (ولی) نے فراق گجرات میں (۱۴) شعر کا قطعہ کہا ھے، جس کے چند اشعار اور نمونوں کے ساتھ یہاں درج ھوتے ھیں :—

(۱)

گجرات کے فراق سے ھے خار خار دل
بے تاب ھے سینے منیں آتش بہار دل

اِس سیر کے نشے سے اول تر دماغ تھا
آخر کو اس فراق میں کھینچا خمار دل

میرے سینے میں آکے چمن دیکھہ عشق کا
ھے جوشِ خوں سے تن میں مرےلالہ زار دل

حاصل کیا ھوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ھے مجھہ شکست سے صبح بہار دل

ھجرت سے دوستاں کی ھوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرھن کو کیا تار تار دل

ھر آشنا کی یاد کی گرمی سے تن منیں
ھر دم میں بے قرار ھے، مثل شرار دل

مجمر* نمن ھوا ھے بدن سوزِ ھجر سے
اِسپند کی مثال ھے آتش سوار دل

افسوس ھے تمام کہ آخر کو دوستاں!
اِس مے کدے سے اُٹھکے چلا سدہ بسار دل

لیکن ھزار شکر (ولی) حق کے فیض سے
پھر اُس کے دیکھنے کا ھے اُمید وار دل

(۲)

نگاہ تیز، پلک تیز، غمزہ تِسپر تیز
ھوے ھیں دل کے لیے یہ تمام نشتر تیز

---

* انگیٹھی

رقیب پر جو چلے بس تو اُس کو چاک تو کر
پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز

(۳)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا
نورِ حق تھا حجاب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا
یہ تماشا حباب میں دیکھا

مخمس | اپنے یا کسی دوسرے کے شعر پر تین مصرع تضمین کیے جاتے کو مخمس کہتے ہیں۔ اور ایسا قریب قریب تمام شعرا نے کیا ہے۔ (ولی) کے دیوان میں (۱۲) مخمس ہیں، مگر سب اپنی غزلوں پر، چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ مخمس جن کے شعر آخر میں کوئی تخلص نہیں، ممکن ہے کہ (ولی) کے نہ ہوں:—

(۱)

ناز سے آ تجھے ادا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہوں میں ہوں خدا کی قسم
مان اِس صادق آشنا کی قسم

دل کو تجھ عشق سے ہے نمناکی
لیکن اُس سے نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

(۲)

صنم میرا سخن سے آشنا ہے
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

سخن داں آشنا فضل خدا ھے
نہ تنہا حسنِ خوباں دل ربا ھے
ادا فہمی ' سخن دانی ' بلا ھے

صف مژگان خوباں مل کے یکسر
اُٹھے ھیں عاشقاں پر کھینچ جدھر
ادا کا ہر طرف اُمڈا ھے لشکر
نہیں وھاں آب غیراز آب خنجر
شہادت گاہِ عاشق کر بلا ھے

وفا ھے بادشاہِ عاشقی میں
تحمل ھے سپاہِ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہِ عاشقی میں
رھی آتے ھیں راہِ عاشقی میں
کہ جن کو اِستقامت کا عصا ھے

رُباعی رباعی کی تاریخ ولادت (سنہ ۲۵۱) دوسو اِکا ون ھجری میں ' سلطان یعقوب بن لیث صفّار کے لڑکے سے وابستہ ھے ' یعنی وہ گولیاں کھیل رھا تھا اور اُس کی چند گولیاں ڈھلک ڈھلک کر ایک جگہ جمع ھورھي تھیں ' آخری گولی کچھ رُک رُک کر ڈھلک رھی تھی ' جس سے وہ لڑکا دل گرفتہ تھا ' کہ یکایک وہ بھی کسی وجہ سے اپنی ھم جنسوں کی طرف تیزی سے چلنے لگی ' اسی خوشی میں اُس کی زبان پر یہ مصرع جاری ھوا " غلطاں غلطاں ھمی رود تا لب گو " باپ نے اِس موزونیت کا ذکر شعرائے عصر سے کیا ' شناوران سخن نے ھر بحر میں غوطے لگائے ' آخر (بحر ھزج) میں اس کا تھل بیڑا لگا ' اور (رود کی) نے اس پر تین مصرع اور بڑھائے ' رباعی کا نام (ترانہ) بھی ھے اور (چہار بیتی) و (دوبیتی) بھی کہتے ھیں - عروضیوں نے چوبیس وزن اِس کے لیے مخصوص کیے ھیں ' اور یہ التزام مروّج ھے کہ اِن اَوزان میں رباعی کے سوا اور نظم نہ کہی جاے '

مگر چوں کہ ہر کُلیّے میں استثنا کی پچّر لگی ہوتی ہے اِس لیے یہ التزام کہیں کہیں ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ (فرّخی) نے رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا ہے، اور دوسروں نے بھی تھوڑا بہت یہ التزام توڑا ہے۔ چاروں مصرعوں میں آخر مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے، اور اُسی کو زوردار بنانے کے لیے، تین مصرع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ قدما اکثر چاروں مصرع ہم قافیہ رکھتے تھے، مگر پھر تیسرا مصرع قید قافیہ سے آزاد ہوگیا۔ اور اب عموماً یہی تعامل ہے کہ رباعی کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا غیر مطلع ہوتا ہے۔ (ولی) کی (۲۶) رباعیاں دستیاب ہوئی ہیں، دوچار نمونتاً لکھی جاتی ہیں:—

(۱)

اے ! جیو دوعالم کا ترے مکھ پہ فدا
محتاج تری ذات سے سب شاہ و گدا
مجھ عاجز بے کس پہ نظر رحم سے کر
اے ناظرِ ہر ناظر و منظورِ خدا

(۲)

مے خانۂ جگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھ سے عالم نے قدح نوش کیا
اُس سیّد عالم کو جو دیکھا یکبار
یکبار گی عالم کو فراموش کیا

(۳)

یہ ہستی موہوم دِسے مجکو سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کو نہ ہرگز کر بند!
آپس کو نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۴)

رکھ دھیان کو ہر آن تو معبود طرف
رکھ سیس کو ہرحال میں مسجود طرف

معدوم کو موجود سے کیا نسبت ہے
اولیٰ ہے کہ مائل ہو تو موجود طرف

(۵)

رکھتا ہوں میں دل میں آرزو جاں کاہ ہنوز
وہ شوخ نہیں اِس سے ہے آگاہ ہنوز
تجھ غم سے ہے گرچہ چشم پُر آب و لے
سینے میں بجا ہے آتش آہ ہنوز

مثنوی | نظم کی تمام اصناف میں مثنوی ایک خاص حیثیت رکھتی ہے، اِس کی وسعت، اِس کی ہمہ گیری، اور اِس کے فوائد، سب سے زیادہ اور سب پر حاوی ہیں - جذبات انسانی، مناظر قدرت، تاریخی واقعات، جس خوش اسلوبی اور روانی سے مثنوی میں سما سکتے ہیں، اُن کی اُتنی گنجائش کسی صنف سخن میں نہیں - زندگی کے تمام سوانح، رزمیہ ہوں یا تاریخی، عشقیہ ہوں، یا اخلاقی، فلسفیانہ ہوں یا افسانہ، غرض کہ تخئیل کی کھپت مثنوی میں ہوتی ہے - اِس آسانی اور وسعت کا اصلی سبب یہ ہے کہ مثنوی میں بلحاظ قافیۂ وردیف ہر شعر جدا گانہ ہوتا ہے۔ قصیدۂ و غزل کی طرح ایک ہی قافیے پر اس کی بنیاد نہیں ہوتی- اشعار کی تعداد بھی محدود نہیں، ایک سے ہزار بلکہ لاکھوں تک اختیار ہے- مثنوی کا (موجد) بھی (رود کی) ہی کو سمجھنا چاہیے-

قدیم سے اِس صنف سخن کے لیے، چند بحریں مخصوص ہیں- موجودہ زمانے میں اگرچہ بعض اہل قلم نے دوسری بحروں میں بھی مثنویاں کہی ہیں، مگر اب سے پہلے فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں، جس کِسی نے مثنوی کہی ہے، مقررہ سات بحروں سے الگ نہیں کہی - مثنوی کی بحروں میں، قصائد وغزلیات کا وجود تو عموماً آج تک ملتا ہے، مگر دوسری بحروں میں مثنوی نایاب سی ہے - شناخت کے لیے اُن مخصوص سات بحروں کے اوزان لکھے جاتے ہیں : - ۱۳۰۹،۱۲،۱۱

(۱) هزج مسدّس اخرب مقبوض محذوف:—
مفعول مفاعلن فعولن،
مثال (ع) اے درنگ و بوئے تو ز آغاز
(۲) سریع مسدس مطوی موقوف:—
مفتعلن مفتعلن فاعلات،
مثال (ع) هست کلید درِ گنجِ حکیم۔
(۳) متقارب، مثمّن، مقصور:—
فعولن فعولن فعولن فعول،
مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—
(۴) رمل، مسدس، مقصور:—
فاعلاتن فاعلاتن فاعلات،
مثال (ع) بشنو از نے چوں حکایت می کند۔
(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—
فاعلاتن مفاعلن فعلن،
مثال (ع) السّلام اے ائمّۂ اطہار۔
(۶) هزج، مسدس، محذوف:—
مفاعیلن مفاعیلن فعولن،
مثال (ع) الٰہی غنچۂ اُمیّد بکشا۔
(۷) رمل، مسدس، مخبون:—
فاعلاتن فعلاتن فعلن،
مثال (ع) متحشم زادۂ از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور شاهدوں سے پتہ چلتا هے کہ شہادت کربلا کے بیان میں (۵۵ مجلس) (ولی) کی مثنوی کا نام هے، جس کی تاریخ اختتام اِس دیوان کے آخر میں درج هوئی هے۔اِس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ کُلیات میں صرف (۷۸) شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب هوے هیں، اوراِسی مثنوی (۷۸ اشعار) کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا هے، هم نے اِن اشعار کو ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا هے،

پہلے حصے میں مناجات اور حمد و نعت کے اشعار ہیں، دوسرا حصہ شہر (سورت) کے بیان میں ہے۔ ممکن ہے کہ حصۂ اوّل (دہ مجلس) کا ٹکڑا ہو، اور یہ قیاس اِس لیے ہوتا ہے کہ مثنوی کی تاریخِ اِختتام بھی اِسی بحر میں کہی گئی ہے، نیز اسلوب بیان بتاتا ہے کہ کسی خاص کتاب کی تمہید ہے، اسباب تحقیق مسدود کیا، مفقود ہیں، اس لیے خیالی گھوڑے دوڑانے کے سوا اِس میدان میں اور کیا ہوسکتا ہے۔—

(سورت) کی تعریف میں جو مثنوی کہی گئی ہے، اگرچہ وہ بہت مختصر ہے، مگر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اِس کا قائل پختہ گو اور شاعرانہ مصوری سے اچھی طرح ماہر ہے۔ اسی مثنوی کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں:—

عجب شہروں میں ہے پُرنور اِک شہر
بلا شک ہے وہ جگ میں مقصدِ دھر

رہے* مشہور اُس کا نام (سورت)
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

کنارے اُس کے اک دریاے (تپتی)
کہ دنیا دیکھنے کو اُس کے تپتی

عجب قلعہ ہے واں ایک با قرینہ
انگوٹھی میں دنا† کی جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ہے واں
کہ دائم گُلرخاں کی ہاٹ ہے واں

رہے اُس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ واں ہوتا ہے ہر شام

کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے سے مجھ اُپر ریز

---

* (ن) اہے (ہے) † دنیا

شرافت میں ہے یہ جیوں باب مکہ
تو ہے سب ملک پر اِس کا جو سکّہ

اگر* دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

کہ اُس بھیتر کئے ایسے ہیں تُجّار
کہ قاروں کو نہیں اُن کے نزک بار

اِتی آتش پرستاں کی ہے بستی
سِکھے نمرود واں آتش پرستی

فرنگی اِس میں اتنے ہیں کُلہ پوش
عدد داں جن کی گنتی کے ہیں بے ہوش

وہاں ساکن اِتے ہیں اہل مذہب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابنائے آدم
ولے بینش میں رنگا رنگِ عالم

بھری ہے صورت و سیرت سے (سورت)
ہر اک صورت ہے واں انمول صورت

ختم ہے امرداں پر رُو صفائی
ولے ہے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ہے ہراک قدم میں
چُھپا اِندر، سبھا کو لے عدم میں

کِشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل
رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

ہزاراں اِس سبب شیدا ہیں بلبل
کہ واں ہے غنچۂ لب دائما گُل

رہے واں عاشقاں کو عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

* اگرچہ

کسی کو نہیں نظر بازی بنا چین
کُھلے ہیں رات دن سب غُرفۂ نین

شہر بہیتر جو آوے نہان کا دن
ھدو* کی قوم کے اشنان کا دن

ھر اِک جانب دکھوں† میں فوج در فوج
تجلّی کے سمندر کی اُٹھے موج

نین کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک
یہ طَے کر سہج میں موج خطر ناک

مہرباں ھوکے اے ساقیِ کوثر
کرم سے کشتیٔ تے مجکو دے بھر

اپس کے لطف سے کر دے عطا تے
جو اِس نشئے میں دریا کو کروں طَے

عبث باتاں سے بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سے اپنے کاھلی تو

اِن اشعار سے تاریخی مذاق رکھنے والے سراغ لگاسکتے ھیں کہ (دورعالمگیر) میں شہر سورت کس تہدن، کیسے چال چلن، اور کیسی مخلوق سے آباد تھا۔اور یہی مثنوی کے بیان کی اصلی تعریف ھے—

آخری تین شعروں سے یقین ھوتا ھے کہ یہ حصہ بھی، کسی بڑی تالیف کا جزو ھے، کیا عجب ھے کہ (دہ مجلس) سورت ۰ کے قیام میں تصنیف کی ھو، اور جس طرح عام مصنفین کا دستور تھا کہ حمد و نعت و مناجات کے بعد، سببِ تالیف اور مقامِ تالیف کا اظہار کرتے ھوے خاص خاص تعریفیں بھی لکھہ دیتے تھے، اِسی طرح ممکن ھے کہ یہ اشعار بھی اُسی سلسلے کی کڑیاں ھوں—

یہاں تک جناب (ولی) کی تمام اقسام نظم کا بالترتیب

---

* ھندو †دیکھوں

نمونہ دکھایا گیا اور ضمناً اُن متعلقات کی تشریح و تفصیل بھی موقع موقع سے ہوتی گئی، جن کے نہ ہونے سے سارے عنوانات و بیانات گنجلک رہتے - اب صرف دو چار خاص باتیں رہ گئی ہیں، جن کے بعد (تمت بالخیر) سمجھنا چاہیے - اُن بقیہ امور میں سب سے زیادہ یہ امر ثابت کرنا ہے کہ (ولی) فی الحقیقۃ (دکن) کے باشندے تھے، اور چوں کہ اُن کے کلام میں اس زمانے کی بول چال اور متروکات کا پتا نہ تھا اِس لیے اشد ضرورت ہے کہ تمام ایسے الفاظ کی فرہنگ بنادی جاے جس سے اجنبی کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھہ ہی اس کے جہاں جہاں انداز بیان اور کہنگی زبان کے نمونے پاے جاتے ہیں، اُن سب کا فرق اور سبب بتاکر آیندہ کے لیے یہ دقت مٹادی جاے کہ (ولی) کے کلام کا مطلب سمجھنے والے مفقود ہیں - یہ ممکن ہے کہ بُعد زمانی اور لفظی متروکات کی وجہ سے بعض الفاظ کا مفہوم کسی کی سمجھہ میں نہ آسکے، مگر یہ خلاف قیاس ہے کہ اُس علمی زمانے کے قادرالکلام شاعر کو غلط گو مان لیاجاے اور کسی ناقل نا عاقل کو اُس کی کم سوادی سے اصلی ملزم نہ ٹھیرایا جاے، راقم حروف کو اکثر قلمی نسخے اِس دیوان کے ایسے ملے ہیں جو حساب نویس کایستھوں اور متصدیوں کے نقل کردہ ہیں، جن میں بکثرت عربی، فارسی املا کی صریحی غلطیاں موجود ہیں، اس یقینی قیاس پر دوسری فروگزاشتوں کو بھی «چوں مدبحساب اندر» کیوں نہ سمجھاجاے —

ولی یقینی دکنی تھے — یہ گفتگو اس سے پہلے عنوان وطن میں چھیڑی جاچکی ہے مگر وہاں (ولی) کے صرف دو ایک شعر اور بعض تذکروں کی تلخیص کے سوا مزید شہادت فراہم نہیں کی گئی - اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اِس جگہ (دیوان ولی) سے ایسے الفاظ منتخب کیے جاتے ہیں جو (دکن) کے سوا دوسرے کسی صوبے میں بولے

نہیں جاتے —

جو حضرات ملک دکن کی سیر کیے ہوئے ہیں اور جنھوں نے حیدرآباد اور اضلاع دکن میں رہکر خاص و عام کی گفتگوئیں سنی ہیں اور ساتھ ہی اُس کے وقتاً فوقتاً ہند کے دوسرے صوبوں میں گھومے ہیں وہ تصدیق کریں گے کہ یہ الفاظ و محاورات اور ایسی ترکیبیں تنہا صوبۂ دکن کی بول چال ہیں —

بارھویں صدی ہجری کے وسط و آخر میں جو شعراء گزرے ہیں اور جن کا شباب بوڑھے (ولی) کے بعد شروع ہوا ہے اُن دکنی سخن گویوں نے بھی اپنے ملکی محاورات کا استعمال کیا ہے مگر (ولی) سے بہت کم' اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُن متعاقبین کے زمانے میں (دآلی) کی زبان اور خاص خاص محاورات و متروکات کا اثر عام ہوچکا تھا' بخلاف عہد (ولی) کے کہ اُس وقت اُن کو صرف اپنی دیسی زبان سے علاقہ تھا' چناں چہ ایسی متعدد غزلیں (ولی) کے دیوان میں موجود ہیں' جن سے اُس دکنی زبان کی ترجمانی کا حال کُھلتا ہے جو (ولی) سے پہلے (نصرتی) وغیرہ بول گئے ہیں۔اُن غزلوں کی بندشیں اور اُن محاورات کی بہتات کسی غیر دکنی کے کلام میں نہیں ہوسکتی۔(سورت) یا (احمدآباد) کا باشندہ تفریحاً دوسرے صوبوں کے روز مرہ کی نقالی کرسکتا ہے' مگر کہیں کہیں' نہ کہ باے بسم اللہ سے تاے تمت تک ہر غزل' ہر قصیدے' ہر مثنوی میں اُن الفاظ کو بولتا چلا جاے' جو اُس کی مادری زبان میں داخل نہیں۔اور اگر ایسا کوئی کرسکتا ہے تو آنے والی نسلیں ہرگز ایسے شاعر کو اُس ملک سے جدا نہ سمجھیں گی جہاں کے محاورات اُس نے لکھے ہیں۔(ولی) کے دیوان میں ٹکسالی یعنی (شاہجہاں آبادی) اُردو کے نمونے بھی بافراط موجود ہیں مگر چونکہ ہر غزل اور ہر صنف سخن میں جا بجا دکنی لب و لہجہ اور ترکیب موجود ہے' کوئی

مبصّر اُس کو شاہجہان آبادی اُردو نہیں کہہ سکتا - ردیف الف میں مسلسل (۴) غزلیں ایک ایسی ردیف اور ترکیب میں لکھی گئی ہیں جن کے صحیح معنی و مفہوم (دہلی) و (لکھنؤ) کے باشندے نہیں سمجھہ سکتے - اُن غزلوں کو پڑھکر کوئی یقین نہیں کرسکتا کہ "مفلسی سب بہار کھوتی ہے" کہنے والا ایسا کہے گا - لکھتے ہیں :-

کتاب حسن کا یو مکھہ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سے اِس کا ابتدا دستا
تو اب ہے جو سینہ* شاد دستا
مطلب ہے کہ بامراد دستا
جو تل تجھہ مکھہ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھہ† چاہ زمزم کا اثر دستا
طاق ابرو مجھے حرم دستا
محرم اُس کا عرب عجم دستا

اس (دستا) کو دیوان ولی کا مقابلہ کرتے وقت بعض احباب نے کاغذ کا (دستا) سمجھا اور بہت دیر تک اپنے خیال کی تائید میں معنی پہنائے گئے، مگر جب کسی طرح جوڑ نہ لگا تو اِس خیال سے ہٹنا پڑا، (دستا) بکسر دال نظر آیا کا مترادف ہے، اِس کا مصدر پرانی بھاشا میں (دیسنا) (بیاے معروف) ہے، (ولی) کے دیوان میں اِس کے مشتقات (دسا، دسے) اکثر مستعمل ہوے ہیں، بعض دیہاتی گنواروں سے کہیں کہیں صوبۂ متحدہ آگرۂ و اودہ میں بھی اِس مصدر کو بتغیر تلفظ سناگیا ہے—

ایک غزل کا شعر ہے:-

تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں
تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل (بولنا)

---

* دل † مجھے

یہ(بول کے بولنا) خاص دکنی روز مرہ ہے، کما لا یخفیٰ علی السائر۔
دوشعر اور سنیے :—

ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھہ بن سجکو یہ گھر بار کرنا کیا
تمھیں ملنے سے اپنے گر سہاگن ناکرو گے مجھہ
توچُوڑا گجگری کا ہور کریلا دھار کرنا کیا

اِس غزل کی ردیف بھی دکنی لہجے کا پتا دے رہی ہے (بیگی) جلدی کے معنی میں خاص وھاں کی بولی ھے، (گجگری، چُوڑا) اور (کریلا دھار) چُوڑے اور چوٹی کی خاص بناوٹ اور وضع کو صوبۂ دکن میں کہتے ھیں —

بالاستیعاب دیوان کے دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ بہت سی بول چال اور بندشیں ایسی ھیں جن کا اثر ھندوستان کے دوسرے صوبوں میں نہیں، یہ الفاظ جہاں جہاں دیوان میں آے ھیں، التزام کیا گیا ھے کہ اُن کے تحت میں موجودہ محاورے کی مطابقت سے معنی لکھہ دیے جائیں، نیز جدا گانہ فرہنگ بھی مزید تشریح کے ساتھہ بنادی گئی ھے - اور جہاں تک اصلی معنی و مفہوم تحقیقات سے دریافت ھوسکے ھیں عام فہم اُردو میں جا بجا لکھہ دیے گئے ھیں، جہاں عدم واقفیت سے مجبوری نظرآئی ھے، اُس کو آیندہ تحقیقات پر چھوڑ دیا ھے - (نکو) نہیں کی جگہ (باتاں، لوگاں، پلکاں) اور اِس قسم کی ھر جمع خاص دکنی روز مرہ ھے - (تجھہسار، تجھہ سری) یعنی (تجھسا) یا (تیراسا) (کنے)، پاس کی جگہ اور (ھور) (با خفا و اظہار واو) بجاے اور پنجاب وغیرہ میں سنا جاتا ھے، مگر دکن کا عام محاورہ ھے غرض کہ ایسے سیکڑوں ثبوت ھیں، جو (ولی) کے (دکنی) ھونے پر شاھدعادل ھیں —

ولی کے ہم نام اور اُن کا خلط ملط -

باہم ایک دوسرے کا ہم‌نام ہونا کوئی نئی اور عجیب بات نہیں' مگر اشتراک نام کے ساتھہ فن کا مشترک اور حالات کا غیر منضبط ہونا اخلاف کو بہت متردد بنا تا ہے - (ولی) کے متعلق جہاں بات بات میں بیسیوں اختلافات ہیں' وہاں ایک گڑ بڑ یہ بھی ہے کہ شرکت اسمی کی وجہ سے اُن کا کلام دوسروں کے ساتھہ اور دوسروں کا اُن کے ساتھہ بعض بدمذاقیوں سے منسوب کردیا گیا ہے - اس کا سبب کچھہ تو یہ ہے کہ دو مختلف کلاموں پر پورا عبور نہ ہونے سے امتیاز مذاق نہیں کیا جا سکتا اور خفیف سی یکسانی دھوکا دے کر یقین دلادیتی ہے کہ یہ شعر فلاں شاعر کا ہے - مثلاً یہ جان لیا ہے کہ (ولی) دوسو برس پہلے کا شاعر ہے اور اُس کے کلام میں نامانوس اور اجنبی' پرانے الفاظ زیادہ مستعمل ہوتے ہیں' اب جہاں کوئی غیر معروف لفظ کسی کلام میں نظر پڑا اور قائل کا نام نہ معلوم ہوا تو قیاس کرلیا گیا کہ یہ (ولی) کا شعر ہے — دوسرا بڑا سبب متقدمین کے صحیح حالات کا موجود نہ ہوناہے' اِس اختلاط و اختلاف کی یہ نوبت پہنچی ہے .کہ ایک باخبر صاحب قلم کا یہ خیال سنا گیا کہ (ولی دکنی) سے پہلے ایک (ولی) اور بھی گزرے ہیں اور وہ بھی ریختہ گوئی میں مشاق تھے' اُن متقدم (ولی) کا وطن (بیجاپور) بتایا جاتا ہے —

یہ اور اس قسم کے دوسرے اخبار تاریخی شہادت کے سوا کوئی ذریعۂ یقین نہیں رکھتے' اگر ایسا ہے کہ ہمارے (ولی اللہ) سے پہلے بھی کوئی ریختہ گو (ولی) گزرے ہیں تو کسی کو انکار نہیں ہوسکتا ' اس تجزیۂ و تصدیق سے پہلے تمام تذکروں کی تحقیقات پر نظر ڈالنی چاہیے' اُس کے بعد جو بات قرین قیاس ہوگی' ماننی پڑے گی - جس قدر تذکرے راقم حروف کو دستیاب ہوے ہیں' اُن کا اقتباس

حسب ذیل ھے :—

(۱) (ولی) تخلص میرزا محمد ولی نام ، متوطن شاہ جہاں آباد کے ، بھتیجے ھیں شاہ اسرارالله صاحب ارشاد کے۔علی ابراھیم خاں مرحوم نے "گلزار ابراھیم" میں لکھا ھے احوال اس خجستہ کردار کا کہ جوان آزاد حال اور دوست ھے اس خاکسار کا - سنہ (۱۱۹۴) گیارہ سو چورانوے ھجری میں بلدۂ (مرشد آباد) کے اندر جاے قرار رکھتے تھے ' اور بیشتر شغل اشعار' زبان ریختہ میں اُنھوں نے بہت کچھہ کہا اور دیوان بھی اُن کا منتظم ھوا ھے - یہ منتخب افکار اُس ستودہ اطوار کا ھے:- (گُلشن ھند)

نشۂ مے سے مرا پژمردہ دل گلشن ھوا
یہ چراغ مردہ فیض آب سے روشن ھوا

آہ کا اُس کو کچھہ اثر نہ ھوا
میرے اِس نخل میں ثمر نہ ھوا

کیا تھنا اُس شکر لب سے تو رکھتا ھے (ولی!)
ھوگیا فرھاد کا شیریں سے آخر کام تلخ

چاھے کیوں کر نہ یہ جی تن سے نکل جانے کو
پھر نہ آیا جو گیا اُس کی خبر لانے کو

ھجر کی' مار ھی ڈالے ھے شب تار مجھے
کب دکھاوے گا خدا صبح رخ یار مجھے

جس جگہ عشق' رخش تاختہ ھے
وھاں رستم حواس باختہ ھے

فیم نگہ نے تری قتل کیا اِک جہاں
یار سرے مت کہیں بھرکے نظر دیکھنا

زندگی کی اُسنے کچھہ لذت (ولی) جانی نہیں
جس کے دل میں درد عشق دلبر جانی نہیں

اِن بزرگ کا حال ڈاکٹر (فیلن) نے "طبقات شعراے ھند" کے طبقۂ چہارم میں لکھا ھے' یہ تذکرہ "دی ٹاٹسی" سے ترجمہ

کیا گیا ھے۔ نیز نواب مصطفی خاں (شیفتہ) نے (گلشن بیخار) میں، اور نساخ نے (سخن شعرا) میں، اور باطن نے (گلستان بیخزاں) میں گلشن ھند کا خلاصہ درج کیا ھے—

(۲) (سخن شعرا) میں نساخ نے پانچ ولیوں کا ذکر کیا ھے، (۱) ولی دکنی، (۲) ولی دھلوی ثم مرشدآبادی، جن کا ذکر ابھی گزرا - اِن کے بعد (شیخ ولی محمد، ولی) رفیق و مصاحب نواب بہادر جنگ والی بہادر گڑہ شاگرد (نصیر)۔ اور (مولوی اللہ جان، ولی) باشندۂ دھلی، شاگرد مرزا نوشہ (غالب)، اور (علی محمد خاں، ولی) باشندۂ لکھنؤ، شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخ کا مذکور ھے، جن سے زمانۂ (ولی) دکنی کا کوئی تعلق نہیں - (۳- ولی رام، ولی) - قوم کایستھ سکنۂ شاہ جہاں‌آباد جو شاہ زادۂ (داراشکوہ) کے مشیر خاص تھے اور علم عربی و فارسی اور ھندی میں مداخلت تمام رکھتے تھے، چنانچہ اُن کے شعر ھر زبان میں ملتے ھیں، اور صوفی صافی مذھب تھے، اُن کو اول شاعر اُردو زبان کا حضرت (جوھر) نے لکھا ھے اور عجب نہیں کہ ایسا ھی ھو، کیوں کہ اُن کے کلام سے ابتدائی حالت اِس شاعری کی معلوم ھوتی ھے اور جو (ولی گجراتی) موجد شعر اُردو کا مشہور ھے، سو اُس کا موجد ھونا تحقیقات سے ثابت نہیں، مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اُس زبان کا ھو-(ولی رام) کے یہ تین شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ھیں، جو ڈھائی سو برس اول کی اُردو کے ھیں :-

(آثارالشعراے ھنود)

تو مہماں آمدی اینجا شدی خود خانۂ خاوند
تو اپنے آپ کو بھولا کسی کو نا پچھانا ھے*

شراب سرخ می نوشی، اجل کردی فراموشی
مروں کو دورمت سمجھو عجب یہ تک بہاناھے

---

* پہچانا

قبا ؤ چیرهٔ رنگیں همه از تن تو بکشایند
دهیں گے* کفن کی چادرجو تیرا خاص بانا هے

مسطورۂ بالا انتخاب نے کہیں (ولی ' بیجا پوری) کا پتا نہیں بتایا' ممکن هے که شاہ جہاں کے زمانے میں شاهزادگان شاهجہانی کی آمد و رفت نے اِن (ولی رام) کو بھی بیجاپور تک پہنچا دیا هو' اور کسی تذکرے یا یاد داشت میں اِس کا ذکر یا نام آگیا هو اس بنأپر ان ولی کو بیجاپوری کسی نے لکھه دیا هو تو عجب نہیں - کیونکه (ولی رام) کا سرکار دارا شکوہ سے وابسته هونا ثابت هے —

مرشد آبادي (ولی) میرزا رفیع (سودا) کے معاصر تھے اور جتنے اشعار تذکرۂ گلشن هند میں درج هیں اُن سے کسی طرح کسی اجنبی کو بھی اشتباہ نہیں هوسکتا که یه (ولی دکنی) کا کلام هے - (ولی رام) کا حال تذکرۂ آثار الشعراے هنود میں لکھا هے - یه تذکره دیبی پرشاد (بشاش) ساکن قدیم بھوپال ' حال وارد اجمیر (مارواڑ) کا مرتّبه هے ' جو سنه (۱۸۸۵) اٹھارہ سو پچاسی عیسوي میں دهلی کے مطبع رضوی میں چھپا هے —

اس تخلص (ولی) کے کئی بزرگ فارسی گو بھی گزرے هیں جن میں (ولی رام) بھی شامل هیں - تذکرۂ (یدبیضا) میں میر (آزاد) بلگرامی نے (ولی) دشت بیاضی (متوفی سنه ۹۹۹ ھ) کے بعد ان هندو (ولی) کا ذکر بھي کیاهے ' لکھتے هیں : - "از قوم هنود است' از جملۂ سنشیان سر کار (دارا شکوہ) بودہ و باثر صحبت و تربیت ملا شاہ (بدخشی) باصطلاحات صوفیه آشنا شدہ ' چنانچه جزو اشعارش از مثنوی وغیرہ در رنگ تصوف بنظر آمدہ' اگرچه شاعریت او رتبۂ ندارد' اما بعض سخنانش خالی از خیالے نیست" —

* دینگے

اس تصدیق کے بعد حسب بیان (بشاش) وہ ریختہ گوئی بھی کرتے ہوں تو عجب نہیں اور زمانے کے احاظ سے دس پانچ برس پہلے (ولی دکنی) سے گزرے ہوں تو ممکن الوقوع ہے، مگر نمونۂ کلام بتاتا ہے کہ اُس وقت تک (دلی) میں ملمع سازی کے سوا ٹکسالی اُردو کا سکہ نہیں چلا تھا - بہر حال راقم حروف کی تحقیق میں مذکورۂ بالا اسما کے علاوہ دوسرا ریختہ گو (ولی) ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی احمد آبادی یا بیجاپوری گزرا ہے تو بقول مرزا غالب:

"ہے (ولی) پوشیدہ اور کافر کھلا"

دکنی اور دھلوی غزلوں کا تقابل

اگر چہ فی نفسہ مضامین کی خوبیاں ہی شعر و سخن کی قدر بڑھاتی ہیں، مگر عام رجحان کے لیے ہر کلام کی نمود، نام سے وابستہ ہوتی ہے - ایک ناواقف کے سامنے اگر بغیر نام بتائے کسی کا کلام پڑھا جائے تو اُس کی وقعت اُتنی نہیں ہوتی، جتنی نام جاننے کے بعد ہوا کرتی ہے - عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک نام برآوردہ کے قلم سے نکلی ہوئی معمولی تصنیف بھی غیر معمولی اشاعت پا جاتی ہے اور غیر معروف اهل قلم کی جاں کاہ محنت داد تک سے محروم رہتی ہے —

اس گفتگو سے غرض یہ ہے کہ (ولی) کی کہنگی مذاق اور عدم مزاولت کلام سے سننے والے اُن کے اشعار کو بلحاظ اخلاق ادب محض تبرّک سمجھتے ہیں اور اُس زمانے کی چند سست بندشوں کو مد نظر رکھتے ہوے "اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ اِنھیں کچھ نہ کہو"- کہکر دیوان کو بالاستیعاب نہیں دیکھتے، اِس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ دور عالمگیر کی اُردو ہمارے لیے اجنبی ہے، مگر یہ غلط ہے کہ وہ صحیح اور قابل قدر نہیں —

(ولی) کی عمر کا قریب قریب سارا حصہ دکن و گجرات

ہی میں گزرا ہے اس لیے بہت ممکن تھا کہ اُن کے تمام اشعار (نصرتی) وغیرہم کی طرح از سر تا پا دکنی محاوروں کا لباس پہنے ہوتے - لیکن اہل نظر دیکھیں گے کہ عالمگیری اُردو کا جو اثر شاہجہاں‌آباد میں تھا وہی اورنگ‌آباد و احمدآباد میں پایا جاتا ہے - بلکہ بعض وہ محاورات و الفاظ جن کا وجود اب تک دکن میں موجود ہے' اُس زمانے کی اُردوے شاہجہانی میں بھی پاے جاتے ہیں —

اِس یکرنگی و مساوات کا ثبوت ذیل کے نمونوں سے ملے گا - چوں کہ (ولی) کا ایسا ہم عمر و ہم عہد دلی میں نہیں ملتا' جس نے (ظہوری و فیضی) یا (میر و مرزا) اور (ناسخ و آتش) کی طرح ایک ساتھہ ایک وقت میں مشق سخن شروع کی ہو' اِس لیے اُن اساتذہ سے تقابل کیا جاتا ہے جو (ولی) کے آخری اور دلی کے دور اولین میں نامور ہوے ہیں - ایسے مشاہیر میں اِس جگہ (شاہ مبارک آبرو) اور شاہ (حاتم) کو پیش کیا جاتا ہے - ان بزرگوں نے اکثر غزلیں (ولی) کی ہم طرح کہی ہیں' دو چار نمونے درج کیے جاتے ہیں' جن سے اگر تخلص الگ کر دیا جاے تو عام مذاق کو اِن دہلوی اور دکنی اشعار میں امتیاز نہیں ہو سکتا :—

آبرو

مست دل ہے مدام تجھہ لب کا — جام صہبا ہے نام تجھہ لب کا
دل کے غنچوں کو کھول جب دیکھا — شوق پایا تمام تجھہ لب کا
مہر لبہا ہوا حلاوت سے — حرف گویاں کو نام تجھہ لب کا
(آبرو) آب زندگی سے لذیذ — جان اپنا ہے جام تجھہ لب کا

ولی

روح بخشی ہے کام تجھہ لب کا — دم عیسی ہے نام تجھہ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز — آب حیواں سے جام تجھہ لب کا

غرق شکر ھوے ھیں کام و زباں — جب لیا ھوں میں نام تجھہ لب کا
سبزۂ و برگ لالہ رکھتے ھیں — شوق دل میں دوام تجھہ لب کا
ھے (ولی) کی زباں کو لذت بخش
ذکر ھر صبح و شام تجھہ لب کا

آبرو

جو کہ محرم ھے عشق بازی کا — دل سے عاشق ھے جاں گدازی کا
ھر گدا گوشۂ قناعت میں — شاہ ھے ملک بے نیازی کا

ولی

شغل بہتر ھے عشق بازی کا — کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ھر زباں پر ھے مثل شانہ مدام — ذکر اُس زلف کی درازی کا

آبرو

اب تلک کھینچ کھینچ جور و جفا — ھر طرح دوستی نبا ھی ھے
طور کیا پوچھتے ھو کافر کا — شوخ ھے، بانکا ھے، سپاھی ھے
(آبرو) کیوں نہ ھو رھے خاموش — درد کہنے کی یاں مناھی ھے

ولی

تجکو خوباں میں بادشاھی ھے — سر اُپر سایۂ الہٰی ھے
قتل عشاق پر بندھی ھے کمر — غمزۂ تیغ زن سپاھی ھے
نو خطاں کی طرف نہ جا زاھد! — زاھد و تقویٰ کی واں مناھی ھے
عشقبازاں میں ھے (ولی) ثابت — طالب گُل رخاں کماھی ھے

دوچار اشعار ایسے بھی لکھے جاتے ھیں، جن میں بعض محاورات دکن اور بکثرت (ولی) کا انداز بیان موجود ھے:—

سخن سنجاں میں ھیگا (آبرو) آج
نہیں شیریں زباں (شاکر) سری کا

ان لباں کو یقین مصري جان
راست کہتا ہوں اِس میں مت شک کر

برہ کی راہ میں جو گئی گرا سو پھر نہ اُٹھا
قدم پھرا نہیں یاں آکے دستگیروں کا

لائی ہے جب سے بات چمن کی زباں اُپر
رنگیں ہوا ہے تب سے بیاں عندلیب کا

سفارش سے سراسر کش نپٹ بیزار ہوتا ہے
زیادہ ضد پکڑنا باعث آزار ہوتا ہے

بڑھے ہے دن بدن تجھہ مکھہ کی تاب آہستہ آہستہ
کہ جیوں کر گرم ہووے آفتاب آہستہ آہستہ

جلتے تھے تجکو دیکھہ کے غیر انجمن میں ہم
پہنچے تھے رات شمع کے ہوکر برن میں ہم

آتی ہے اُس کی بو سی مجھے یاسمن میں آج
دیکھی جو ہے اُداسی سجن کے بدن میں ہم

کیوں کر نہ ہووے کلک ہمارا گہر فشاں
کرتے ہیں (آبرو) جو تخلص سخن میں ہم

پریشاں ترھے تیری زلف سے احوال عاشق کا
سیہ دونا ہے آنکھوں سے یہ ماہ و سال عاشق کا

ترے رخسار سیمن پر جو مارا زلف نے کنڈل
لیا ہے چھین یارو اژدھا نے مال عاشق کا

ولی

کیا مجھہ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کو کرتی ہے گُلاب آہستہ آہستہ

ادا وُ ناز سے آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سے
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

جیوں گل شگفتہ روھیں سخن کے چمن میں ھم
جوں شمع سر بلند ھیں ھر انجمن میں ھم
ھم پاس بات آکے (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم
دو جگ ھوے ھیں دل سے فراموش اے (ولی)
رکھتے ھیں جب سے یاد سری جن کی من میں ھم
تری زلفاں کا ھر تار سیہ ھے جال عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سے ھوا احوال عاشق کا
(ولی) یہ مصرع رنگیں ھوا ھے ورد جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

حاتم

یار کا مجکو اس سبب ڈر ھے
شوخ ظالم ھے اور ستمگر ھے
دیکھ سرو چمن ترے قد کو
خجل ھے، پا بگل ھے، بے پر ھے
حق میں عاشق کے تجھ لباں کا بچن
قند ھے، نیشکر ھے، شکر ھے
کیوں کہ سب سے تجھے چھپا نہ رکھوں
جان ھے، دل ھے، دل کا انتر* ھے
مارنے کو رقیب کے (حاتم)
شیر ھے، ببر ھے، دھنتر ھے

ولی

مکھ ترا آفتاب محشر ھے
سوز اُس کا جہاں میں گھر گھر ھے

---

* بھید

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شہد و شکّر ہے

اے (ولی) کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

رگ جاں سے ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

قد سے تیرے کبھی نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

حاتم

کاملوں میں یہ سخن مدت سے مجکو یاد ہے
جگ میں بے محبوب جینا زندگی برباد ہے

بندگی سے سرو قد کی یک قدم باہر نہیں
سرو گلشن بیچ کہتے ہیں مگر آزاد ہے؟

بے مدد زلفوں کے اُس کے حسن نے قیدی کیا
صید دل بے دام کرنا صنعت اُستاد ہے

خلق کہتی ہے بڑا تھا عاشقی میں کوہ کن
تجھ لب شیریں کی حسرت میں ہر اِک فرہاد ہے

دل نہاں پھرتا ہے (حاتم) کا نجف اشرف کے گرد
گو وطن ظاہر میں اُس کا شاہجہان آباد ہے

ولی

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بیداد ہے

کیوں نہ ہو فوّارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے

حرف شیریں اُس ستی هوتے هیں هر دم جلوہ گر
اهل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرهاد هے
اِک گهڑی تجهه هجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و دمساز میری آہ هے' فریاد هے
سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے (ولی)
باوجود خود نہائی کس قدر آزاد هے

اِن چند غزلوں کے دیکھنے سے اندازہ هوگیا هوگا که شاهجہان‌آبادی مستان سخن کے دور اولیں میں بهی اُسی کشید اول کا ساغر چل رها هے جس کو (ولی) سے پیر مغاں کے متبرک هاتهوں نے بهرا تها—

متروکات ومحاورات کے لحاظ سے یه رنگ کم و بیش پون صدی تک چهایا رها اُس کے بعد اگرچه بعض بعض پرانے الفاظ مجددین طبقۂ دوم نے استعمال میں رکھے' مگر طرز ادا اور شان تخیل ایسی دلچسپ و بلند پیدا کی جن کی نظیر اِس وقت تک نظر نہیں آتی - خصوصاً میر تقی (میر) اس شعر بازی میں سب سے میری تسلیم کیے جاتے هیں اور حقیقت میں میر صاحب کے متعلق (ناسخ) و (غالب) کا حسن اعتقاد سب کے لیے استناد هے (ع)'' آپ بے بہرہ هے جو معتقد میر نہیں '' میر تقی (میر) اور ولی الله (ولی) کا مقابله جوان اور بوڑهے کی کشتی سے کم نہیں پهر بهی دونوں کی هم‌طرح ایک ایک غزل کے چند شعر لکهکر دکهایا جاتا هے که میر صاحب کے الفاظ کا کَس بل' بیان کاسڈول پن' خیالات کی زقندیں' نوجوان پہلوانوں کی طرح هیں' مگر اُستادوں کے اکسٹهویں پیچ کی طرح (ولی) نے بهی اپنے فضل تقدم کا رکهه رکهاؤ مد نظر رکها هے —

میر

منہ دھونے اُس کے آتا تو ہے اکثر آفتاب
کھاویگا آفتابہ کوئی خود سر آفتاب
سر صدقے تیرے ہونے کی خاطر بہت ہی گرم
مارا کرے ہے شام و سحر چکر آفتاب
اُس رخ کی روشنی میں نہ معلوم کچھہ ہوا
مہ گُم کدھر ہوا ہے، گیا کیدھر آفتاب
نازک مزاج ہے تو، کہیں گھر سے مت نکل
پھرتا ہے دو پہر کے تئیں سر پر آفتاب
روشن ہے یہ کہ خوف ہے اُس غصہ ور کا (میر)
نکلے ہے صبح کا نپتا جو تھر تھر آفتاب

ولی

کیا ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھہ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب
دیکھا جو تجکو آپ سے روشن جہان میں
شرموں لیا نقاب زریں سر پر آفتاب
گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول
تجھہ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب
تجھہ مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جوں شپّر آفتاب
جگ میں (ولی) سو کس کو برابر ہے ترے
ذرے سے ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

---

* فارسی میں آفتابہ یا آفتاب خوردن متاثر ہونے اور رنج و تعب کھینچنے کے موقع پر مستعمل ہے، اُسی کا ترجمہ ہے - باقی تلازمۂ آفتابہ و چلمچی، معمولی بات ہے—

محاورات قدیم اور غلط الفاظ کا استعمال

(ولی) کے انتقال کو آج (۱۸۳) برس گزر چکے، اِس وقت جو لوگ اُن کی بول چال اور لفظی استعمالات پر معترض ہوتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں، ایک (اُردو) ہی نہیں، ہر زبان کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے؛ کسی زبان کو لے لیجیے اور سو برس بعد کی زبان سے اُس کا مقابلہ کیجیے، الفاظ، ترکیب اور حرکات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آے گا۔

فارسی میں (رودکی) سے (فردوسی) بلکہ (نظامی) تک جن الفاظ کا استعمال بے تکلف روا تھا، اُن کا پتا سعدی، راجو، حافظ کے کلام میں نہیں —

(رودکی) نے (انار) کو (نار) باندھا ہے اور (دانے) کی تصغیر (دانککے) لکھی ہے، جو اُن کے بعد متروک الاستعمال ہے:-

زلف ترا جیم کہ کرد آں کہ او خال ترا نقطۂ آں جیم کرد
از دھن تنگ تو گویا کسیے (دانککے نار) بد و میم کرد

(فردوسی) کا شعر ہے:—

جوانیش را خوے بد یار بود (ابا) بد ھمیشہ بہ پیکار بود

(دقیقی) کہتے ہیں:

درفشان بسیار افراشتہ سر نیزھا زابر بگزاشتہ

(نظامی) سمرقندی کا مقولہ ہے:

بسا کاخا کہ محمودش بناکرد کہ از رفعت ھمی بامہ نذا کرد

پھر (دقیقی) کہتے ہیں:

چناں شد ز بس کشتہ آں رزم گاہ
کہ بروے نہ (تانست) رفتن نگاہ
لب و یاقوت رنگ و نالۂ چنگ
مئے خوں رنگ و کیش (زر دھشتی)

(عنصری) کا قول ہے:

کسیے کہ زندہ بماند است ازاں ھزیمستاں
اگرچہ تنش درست است ھست چوں بیمار

ان اشعار میں نشان کئے ہوئے الفاظ کو دیکھنا چاہئے کہ ابا (با) بزیادتیء الف اور درفشان باعلان نون کہا گیا ہے اور نتوانست کی جگہ (نہ تانست) زردشت کو (زردہشت) اور کاخ کو (کاخا) اور تنش (بفتح نون) کو (تنش) بسکون نون لکھا ہے۔ اسی طرح جا بجا ملتان (شہر) کو (مولتان)، پر کو پرّ زاغ باندھا ہے۔ یہ اُس زبان کا حال ہے جس کی تربیت و نگہداشت ابتدائے عمر سے شباب، بلکہ کہولت تک خلفائے عباسیہ اور شاہان مغلیہ کی آغوش سلطنت اور سایۂ دولت میں ہوئی ہے۔ اُس کے مقابل وہ منتشر اور بازاری زبان جو شکم پری کی ضرورتوں اور مجبوریوں سے اجنبیوں کی منہ بولی بیٹی بنی ہو، فارسی داں شعرائے ہند کی نقل مجلس رہی ہو اور جس کو کبھی اپنے اصلی وارث سلاطین کی حضوری نصیب نہ ہوئی ہو کیا پنپ سکتی ہے اور کس طرح اپنی فصاحت و سلاست کا ثبوت دے سکتی ہے۔ یہ بھی سلطنت برطانیہ کی برکت ہے کہ آج ہم اس روانی سے اُردو بول رہے ہیں ورنہ خدا جانے کب کی پہاڑی بولیوں کی طرح نیست و نابود ہو گئی ہوتی۔ اب سے پچاس برس پہلے تک جب کہ (عود ہندی) اور (اُردوے معلاے غالب) جیسی دل آویز و سلیس اُردو پیدا ہو گئی تھی، عموماً ہندوستان کے پڑھے لکھے روز مرہ کی باہمی خط و کتابت فارسی میں کیا کرتے تھے، بلکہ آج بھی ہمارے اطبائے یونانی جو اپنے بیماروں سے اُردو میں بات چیت کرتے ہیں اور نسخے کی ترکیب استعمال بھی اُردو ہی میں بیان فرماتے ہیں، جب نسخہ لکھکر دیتے ہیں تو اُس میں وہی آمیختہ و بیختہ و ریختہ کا آموختہ دھرایا جاتا ہے۔ چشم بدور ابھی ایسے لوگ موجود ہیں اور خدا تا دیر اُن کو سلامت رکھے جو اُردو کی ترکیبوں اور قواعد سے با وجود عربی و فارسی دانی کے محض نا آشنا ہیں اور اُن کو (آبرو) و (حاتم) اور (میر و میرزا) کی پرانی

اُردو کے استعمال پر ذرا بھی اچنبا نہیں ہوتا ؛ اگر ٹوکا جاے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اُردو ہے جس کا مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ اُردو میں غلط سلط سب استعمال جائز ہے - اِس زمانے تک اُن بوسیدہ خیالات کا تازہ رہنا بغیر کسی سبب کے نہیں ہو سکتا، وہ سبب یہی ہے کہ اُردو کی ابتدا عموماً معمولی بازاری لوگوں سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک اُنھیں کے دماغوں، اُنھیں کی زبانوں میں گھومتی پھرتی رہی، جب پڑھے لکھوں نے تھوڑا بہت منہ لگایا تو وہی الفاظ جن حرکات و تراکیب سے بازاریوں کی زبانوں پر جاری تھے، صحیح سمجھے گئے اور ایک عرصے تک اُن کی صحت و عدم صحت کی طرف علمی نگاہیں نہیں اُٹھائی گئیں (مرزا داغ). جیسے فصیح الملک کی زبان سے بے تکلفانہ بول چال میں خود ہم نے اپنے کانوں سے : آتیاں، جاتیاں اور تخت) (بفتح خا) وغیرہ جیسے الفاظ سنے ہیں، یہ سب اِنہیں موروثی خیالات کا متعدی اثر ہے جو صدیوں تک دماغوں میں گھومتا رہا ہے —

(ولی) کے کلام میں غیر فصیح الفاظ تین قسم کے ملتے ہیں- ایک ایسے جو صورۃً صحیح ہیں مگر تلفظاً گھٹا بڑھا کر بولے گئے ہیں- دوسرے وہ جو خالص دکنی یا ٹھیٹ ہندی بھاشا یا بالکل ابتدائی اُردو میں شمار ہوتے ہیں- تیسرے وہ عربی و فارسی الفاظ جو کہیں بسکون، کہیں بتحریک مستعمل ہوے ہیں- ان کے علاوہ ایک آدھ جگہ ایسے الفاظ بھی بندھ گئے ہیں جو معنیً غلط ہیں- یہاں اِن سب قسموں کے نمبروار چند نمونے لکھے جائیں گے، باقی تمام الفاظ کی فرہنگ جداگانہ بنادی گئی ہے، نیز ایسے اجنبی اور غیر معروف الفاظ جہاں کہیں دیوان میں واقع ہوے ہیں اُن کے تحت میں موجودہ اُردو میں مترادفات لکھ دیے گئے ہیں- اس مقدمے کے ساتھ پورا سرمایۂ دیوان موجود ہے اس لیے مثالوں کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا —

(۲) اوپر ' یا پر کی جگہ (اُپر)' سے کو (ستی)' (سیتی' (سیں)' (سوں) کہا ھے - اِسی وجہ سے ردیف نون میں وہ غزلیں لکھی گئیں جن کی ردیف (سیں)' (سوں) (سے) واقع ھوئی ھے- اگرچہ سے اور سیں' سوں کا وزن عروضی ایک ھے مگر قدیم روش تحریر دکھانے کے لئیے نون کی ردیف میں یہ غزلیں درج ھوئی ھیں - یہی حال (کوں) (کو) کا ھے - (تجھہ)' (مجھہ)' تیرے میرے کے مترادفت ھیں- جس طرح اس زمانے میں پیار)' (پیاس)' (کیا)' (بیاہ) وغیرہ کو یاے تحتانی سے لکھہ کر (پار)' (پاس)' (کا) (باہ)' کا ھم وزن پڑھتے ھیں اسی طرح اُس زمانے میں عموماً (لکھا)' (لا)' (بولا)' وغیرہ کو (لکھیا)' (لیا)' سنیا ' لکھتے مگر وزن میں وھی دو حرف رھتے تھے - نیز اس کے برعکس (دنیا)' (دریا) وغیرہ بعض فارسی الفاظ لکھتے تحتانی کے ساتھہ مگر پڑھتے بحذف تحتانی مثلاً:-

شہر سے ھے وہ ھم بازو ھمیشہ
(دریا) سے ھے وہ ھم پہلو ھمیشہ

عجب قلعہ ھے واں اک باقرینہ
انگھوٹھی میں (دنیا) کی جیوں نگینہ

نہیں ' کوئی ' ھوئی ' کو جا بجا (فع) کے وزن پر کہا گیا ھے ' سینے کو (سنا) میں (ظرف) کو (منیں)' (موں)' تسبیح کو (تسبی)' نزدیک کو (نزیک) یا (نزک)' رنگ کو بر وزن (رگ)' جنگل کو بر وزن (جگل)' سورج کو (سرج' میٹھے کو (متھا)' لے جانے کو (لجانے)' بتّی کو (بتی) غیر مشدد' اتنا کو (اتا)' چاھے کو (چہے)' جہاں' (جس جگہ) کو جاں ٹوٹا کو (تتا)' لگی کو (لاگی)' جلائے یا جلے کو (جالے)' چاند کو (چند)' دیوانہ کو (دوانہ)' کہلاؤں کو (کہاؤں' دیکھنے کو (دکھے)' باندھے کو (بندھے' بندھا)' آنسو کو (آنجھو' انجھو' انجھواں)

پھکھا کو (پھا کھا) فاس کو (فاگی)—

(۲) بوجھو (سمجھو) کیتا (بیاے معروف : کرنا) پرت پریت (محبت) نین (بتحریک اوسط) نین (بسکون اوسط) نیناں، اور انکھاں، انکھیاں (آنکھ آنکھیں) پیا، پی، پیو، پیتم، سری جن، سجن، ساجن، لالن، سندر، (خطابات معشوق) جن نے، اُن نے (جس نے، اُس نے) انیندی نین (خماری آنکھ) دوجا، دجا (دوسرا) جگ، جگت، (زمانہ) ھور بروزن ھر- نیز ھور بروزن غور (اور) دیکھکر، آکر، جا کر، ھوکر وغیرہ کی جگہ صرف (دیکھہ، آ، جا، ھو،) جی، جیو، من، (دل، جی) کنے، کن (پاس) تیں، توں (تو) تک (ذرا) نت (ھمیشہ) اپس، اپس کا (اپنا) نس دن (رات دن) درس درس (دیدار) بچن (بات) درپن (آئینہ) کیوں کہ (کس طرح) جوں کر، بجیوں کر (جس طرح) بھیتر، بھتر، (اندر) نمن نمط (طرح) برہ، برھا (فراق) بن، بنا (بغیر) گھت (خاطر) پھر کے (دوبارہ) تونچھہ وونچھہ (وہ، وھی، توھی، تیرا) وھانچھہ (وھاں ھی) رین رین (رات) تسپر (اُس پر) جات ھوں (جاتا ھوں) کہنی ھے (کی ھے) سیس (سر) پیر (درد) بسونا (بھولنا) ستنا (ڈالدینا، پھینک دینا) نہیچھہ (نہیں) اچھنا (رھنا) چپ (فضول،) یہ سب پرانی بھاشا کے الفاظ ھیں - جن کا دھلی ولکھنؤ اور اُن کے اطراف میں عرصے سے وجود نہیں-

(۳) طبع (بفتح با) شہر، مہر باں (بفتح ھا) داوات۔ فکر، ذکر (بفتح کاف) کفر (بفتح فا) غرض، بسکون را) صحن (بفتح حا) ثلث (بفتح لام) اصل نقل (بفتح اوسط) جام نین (باضافت فارسی) اُتر، پڑہ پکڑ کا قافیہ - شمع سقوط عین) ، مدح (بتحریک اوسط) یہ اور ایسے بکثرت الفاظ ھیں جو لغت کی مقررہ حد سے تجاوز کیے ھوے ھیں-ایسی بندشیں اور ترکیبیں جو ابتدائی زبان میں رائج تھیں بہت ھیں - مثلاً :—

زنجیہ غمزۂ خرن خوار سے اتر کون سکے گا

تجھ ناز ستمگر سے جھگڑ کون سکے گا

ترے غم میں مری نیناں سے گر جاری ھو جیحوں اُتھ
کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ وھاموں اُتھ

سجن تجھ بن ھمن گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ رشن کو روشن کر نہیں گنتے

ایک جگہ لفظ [تظلم] جو روستم کے معنی میں لکھ گئے حالاں کہ بمعنی فریاد ھے :—

نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تظلم

کہیں کہیں یاے معروف ومجھول کو ھم قافیہ کر دیا ھے —

جس کو لذت ھے سجن کے دید کی
اُس کو خوش وقتی ھے صبح عید کی

اِنھیں قافیوں میں کہتے ھیں:—

دل مرا موتی ھو تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ھے باتاں بھید کی

زائے ھوز اور ضاد ضطع اور س اور ص کو باھم قافیہ کیا ھے :—

ھر زباں پر ھے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا

تو دکھا کر اپس کے مکھ کی کتاب
عـالم کھو یا ھے دل سے قاضی کا

کشن کی گوپیوں کی نہیں ھے یہ نسل
کہ ھیں سب گوپیاں رہ نقل یہ اصل

اِن سب فرو گزاشتوں کے ساتھ صحیح الفاظ کا استعمال بھی بکثرت موجود ھے - اگر اِس جگہ منیں ' سیں ' ستی - مجھ ' تجھ - سری جن ' سجن یا شمع جمع وغیرہ کا استعمال کیا ھے تو پچاس جگہ میں ' سے ' مجھے تجھے ' یار ' شمع ' جمع بھی لکھا ھے ' جس سے معلوم ھوتا ھے کہ غلط

الفاظ کا استعمال ابتداءً کیا اور پھر ترک کردیا۔ یا یہ کہ دونوں ترکیبوں کو صحیح سمجھا جاتا تھا - غرض اِس وقت کے اکثر مترادفات کا وجود بھی اُس وقت موجود تھا —
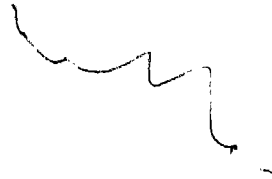
فرہنگ دیوان ولی

جس طرح دیوان کے پڑھنے سے پہلے فرہنگ کا پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح فرہنگ کے دیکھنے سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کرلینا لازمی ہے:-

(۱) دیوان کی کتابت عموماً اُسی روش اور املا پر رکھی گئی ہے جس طرح ولی کے زمانے میں تھی یا اُن پرانے لکھے ہوے دیوانوں میں دیکھی گئی جن سب کی یہ ایک مکمل نقل ہے --

(۲) وہ الفاظ جو اپنی کتابت کے لحاظ سے شعر کو ناموزوں بناتے تھے اُن کی روش تحریر عام آسانی کے خیال سے تلفظ پر رکھی ہے - مثلاً کوئی بر وزن ت-ئی فصیح اور صحیح لفظ ہے (ولی) نے اس کا استعمال بکثرت بر وزن 'کُی' (فع) کیا ہے' لہذا اس کو 'کُئی' لکھکر تحت میں 'کوئی' بھی لکھدیا ہے - اسی طرح 'نہیں' بر وزن زمین (فعل) صحیح ہے مگر ولی نے اکثر صرف 'نا' کے ہم وزن نظم کیا ہے - اس (نہیں) کی کتابت میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھی ہے کہ جہاں 'نا' کے ہم وزن ہے وہاں ہاے ہوز میں شوشہ نہیں لگایا البتہ دوسری قسم کی نہیں کو شوشہ دار لکھا ہے- پھر بھی احتیاطاً جو نہیں 'نا' کے وزن پر ہے اُس کے نیچے 'نا' لکھدیا ہے--

(۳) سوں' کوں' توں' جن کا وزن عروضی تلفظ سے نہیں بگڑتا سے کو' تو' کی جگہ لکھے گئے ہیں اور ان ردیفوں

میں جو غزلیں ہیں وہ ردیف نون میں درج ہوئی ہیں
تاکہ پرانی روش تحریر معلوم ہوتی رہے —

۴ - عین اور ہاے ہوز (ہ) کے گرا دینے کا رواج قدما میں بکثرت تھا جس کا اثر (میر) و (مرزا) کے بعد تک رہا ہے' اس کی وجہ بزرگوں کی نا واقفیت نہ سمجھنی چاہئے بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ (الف) کی طرح یہ دونوں حروف بھی حلقی ہیں اور ہندی بول چال میں ع کا تلفظ مماثل ہمزہ ہے اور ہاے ہوز بھی الف سے قریب المخرج ہے اس لیے جس طرح الف سے متصل حرف ما بعد کا سقوط آج تک جائز ہے اسی طرح اُس وقت 'ع' اور 'ہ' کا گرا دینا بھی معیوب نہ تھا - اس کی شناخت کتابت میں نہیں ہوسکتی - ناظرین اس موقع کو خود سمجھ سکتے ہیں —

(۵) بعض ایسے الفاظ جن میں 'و' یا 'ی' واقع ہے' اُن کو بمجبوری نظم بغیر واو و یا نظم کیا ہے جیسے اوپر کو 'اُپر' یا 'دوجے' کو 'دجا' اور 'بھیتر' کو 'بھتر' ایسے موقعوں پر تلفظ کا لحاظ کرتے ہوے واو اور یاے تحتانی کو نہیں لکھا ہے بلکہ پیش یا زیر اور زبر پر اکتفا کی ہے —

(۶) 'دریا' اور 'دنیا' کو دو چار جگہ 'درا' اور 'دنا' کے وزن پر نظم کیا ہے —

الف

آ : اُردو کا صیغۂ امر حاضر۔ فارسی صیغۂ (بیا) کا ترجمہ اُردو کے روز مرہ میں امر حاضر کے دو صیغے مل کر فعل حال کا مفہوم ظاہر کرتے ہیں۔ ان دونوں امر حاضر میں دوسرا امر (کر) ہوتا ہے۔ جیسے آکر، جاکر، پاکر، اٹھاکر۔ قدما اکثر (کر) کو محذوف کر دیتے تھے۔ چنانچہ اس کی مثالیں بکثرت دیوان ولی میں موجود ہیں۔ اب یہ ترک متروک ہے۔ دہلی کے فصحا اکثر بضرورت نظم اور فصحائے لکھنؤ بالعموم (کر) کی جگہ (کے) (آکے، جاکے) استعمال کرتے ہیں۔ یہاں (آ) بجائے آکر کہا گیا ہے۔

آدھار : ہندی بھاشا کا لفظ ہے۔ بمعنی غذا، خوراک، ادھار بغیر مد بھی بولتے ہیں۔

آگل : بظاہر آگے (پیش) کا مترادف ہے۔

آل : ہندی بھاشا۔ تری، نمی، سیلابی۔

آنجھو : انجھو۔ انجھواں۔ آنسو، اشک، پرانی تحریروں میں جیم عربی و فارسی (ج، چ) اور الف کے مد و قصر سے دیکھا گیا۔

اُپاسی : روزہ دار، بھوکا، صاحب فاقہ، ہندو اکثر بولتے ہیں۔

اُپراں : اُوپر، بالا۔

اُپر : اُوپر کا مخفف، پر، بر، کا ترجمہ۔

اپس : الف مقصورہ کے ساتھ۔ (اپنا، اپنے، کبھی آپس، باہم) کی جگہ بھی بولتے تھے اب متروک ہے۔

اُتال: [illegible] ، ٹوٹ پھوٹ ، دکن

اور نواح دکن کی پرانی بول چال ہے - اتاول کا بگڑا ہوا لفظ ہے - اُتاولی جلدی کے موقع پر عوام ہند کی بول چال ہے -

اِتّا - اِتّا - اِتّی - اِتّی - اتنا، اتنی، اِس قدر -

اِتّاھچھ : اتنا ھی، اسی قدر، خاص دکنی بول چال ہے -

اُتر : راے ثقیلہ کے ساتھ - بجاے اُتر -

آجانا : اول الف مقصورہ - بمعنی انجان -

آتکل جانا : پرانی بول چال ہے یعنی پہچان جانا -

آجھوں لگ : ابھی تک -

اُچھایا : اُٹھایا -

اٹک : جگہ، مقام -

اچرج : تعجب، اچنبا -

آچھو - آچھے : رھو، رہے -

آدایاں : ادا کی جمع - اس قسم کی ھر جمع خاص دکنی ادا ہے -

آدھک : (ہندی بھاشا) - زیادہ، بہت -

اڑکا : یعنی اڑی -

ارجن : ایک قدیم پہلوان جو بڑا تیرانداز تھا -

اِسم : بفتح سین - اسم، نام اور دعا و وظیفہ -

اصل : بفتح یک اوسط باندھا ہے، صحیح صاد کے جزم سے ہے -

اکاس : سنسکرت کا لفظ ہے - صحیح آکاس بالف ممدودہ، بمعنی آسمان -

اِکنگ : ھندی بھاشا - بمعنی تنہا، یکرنگ -

اگن : ہندی بھاشا - آگ، گرمی -

اگے : بالف مقصورہ - آگے، پیش، پہلے -

اُلفت پکڑنا : پرانا محاورہ، اُلفت کرنا -

النگ : دو معنوں میں ولی نے لکھا ہے - اول بجاے سمت، جانب، دوم چھلانگ اور پھاند کے مفہوم میں -

ایا : بغیر مد بجاے آیا -

اندیشہ : بروزن ھمیشہ کہا ہے، صحیح بروزن ھم پیشہ -

الیمانی : تلوار کی ایک قسم ہے جو الیمان (شہر) کی بنی ھو اور بمعنی اھل الیمان -

اِمرت بچن : میٹھے بول،

شہریں سخنی۔
اُمنگ: بروزن پتنگ، صحیح ولی نے بعض موقعوں پر نون مخلوط کے ساتھ اُمگ کے ہم وزن نظم کیا ہے۔
انتر: راز۔ دل کا بھید۔
انکھاں: انکھیاں، انکھیں۔ بالف مقصورہ و نون مخلوط بروزن جہاں و ارماں وسوزن آنکھ کی جمع۔
اُنھوں کو: اُن کو۔ پرانی بولی ہے۔
اُنن کو: یعنی اُن کو۔
اُن نے: اُس نے۔ یہ بھی پرانی بول چال تھی۔
انچل: بالف مقصورہ بروزن اچل۔ بجائے آنچل۔
اوپر: پرکی جگہ، اب متروک ہے۔
اُوجھڑ: اصل میں ڈھال کی جھڑپ یا روک کوکہتے ہیں مگر ولی نے تلوار کی روک یا جھڑپ کی جگہ کہا ہے
اول: بتخفیف، بجائے اوّل
اھے (یا) اھی: بجائے رہے یا ہے۔ کے کہا ہے۔
انیندی نین: خماری آنکھ مد بھری آنکھ۔

ب

بادلی: بدلی، ابر۔ بادل۔
باڑا گھاٹ۔ شہر سورت کے کسی مقام کا نام ہے۔
باسی: در اصل باشی بمعنی باشندہ ہے۔
باٹ: بمعنی راہ
باج: سوا، علاوہ۔
باتاں: زبان دکن میں بات کی جمع۔
باختر۔ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ زیادہ تر مشرق (پورب) اور کبھی مغرب کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔ مفصل شرح فارسی لغات میں دیکھنی چاہئے۔ اور ملک خراساں کے ایک شہر کا نام بھی ہے۔
باسک۔ سانپوں کا بادشاہ۔

بان : (هندی بھا شا) تیر و خدنگ - اور ایک قسم کی هوائی' جو پرانے زمانے کے آلات حرب میں شامل تھی -

باندھیا : اس قسم کے اکثر الفاظ کا املا یاے تحتانی کے ساتھہ لکھا ھے در اصل (باندھا) ھے -

بٹ مار : هندی بھاشا' رهزن لٹیرا -

براگی : بتخفیف یا بعد باے موحدہ' بمعنی بیراگی -

بالے بال : بال بال' ایک ایک بال -

برہ یا برھا : (هندی بھا شا') هجر' فراق -

بتا : بوتہ' بواو مجہول فارسی والے سونا چاندی گلانے والی گھریا کو کہتے هیں - ولی نے بحذف واو کہا ھے -

بستار : ساز و سامان' طول کلامی' دفتر -

بسار' بسرا' بسرنا : بھول' بھولا' بھولنا -

بچن - هندی بھا شا میں بات اور قول کو کہتے هیں -

بکتری : بکتر - لوھے کے جالوں سے بنی هوئی زرہ کو کہتے هیں' لباس جنگ

بکسنا : نکلنا' کھلنا -

بل بل : عورتوں کی زبان میں قربان -

بل جانا : قربان جانا -

بُوجھہ : سمجھہ' عقل -

بن' بنا : بغیر' سوا -

بلی - بروزن ولی' پہلوان' قوی' بل والا -

بُوجھنا' بوجھو : سمجھنا' سمجھو' جانا -

بولیا : بولا' کہا' یہاں بھی باندھیا (باندھا) کی طرح یاے تحتانی کتابت میں زیادہ ھے - ماضی مطلق کے تلفظ اور تحریر میں یہ استعمال عام تھا -

بولنا' بواو : کہنا' کہو -

بھباس : ایک راگنی کا نام -

بھار : بر وزن بار' باھر -

بھیتر : بھیتر' اندر' بھیتر بھی اب متروک الاستعمال ھے -

بھجنگ : کالا سانپ -

بُہار : جھاڑ -

بھنوَر : بھونرا، بروزن چلور
بھبوتی: بھبوت یعنی وہ راکھہ جس کو جوگی اور سنیاسی بدن پر ملتے ہیں —
بھوجن : کھانا، اُلش —
بیاضی: عمدہ اور منتخب اشعار —
بھوئیں: بھوم، زمین —
بید : بیائے مجہول، حکیم طبیب —
بید : بیائے مجہول، ھندووں کی مذھبی کتاب، اصل میں وید ھے - ان دونوں بیدوں کو ولی نے بیائے معروف عید کے ھم وزن نظم کیا ھے - مگر اب یہ بندش متروک ھے —
بیجلی: بجلی، برق —
بیگ، بیگی : بروزن نیگ نیگی، جلد، فوراً ، یہ بول چال خاص دکن و نواح دکن کی ھے اور اب تک اھل دکن بولتے ھیں —
بےمروت کر: بےمروت جان کر، بےمروت سمجھکر ، یہاں (کر) معناً زاید ھے، مگر (ولی نے اکثر الفاظ کے ساتھہ اس (کر) کی پیچر لگائی ھے - جس کا ذکر اپنے اپنے موقع پرھوگا —
بھڑنگ : سادہ لوح - سیدھا سادہ —

پ

پات : ھندی بھاشا - پتّا، پتے - برگ —
پاتال: تحت الثریٰ - زمین کے نیچے —
پائنام : اُردو لفظ ھے، بمعنی نامزد - تحت میں،
پتنگ: یعنی پتنگ (پروانہ) ولی نے نون مخلوط سے نظم کیا ھے -
پتیانا: اعتبار کرنا پتیارا (بیائے مخلوط) بھی اسی سے ھے —
پتی : پتّی - بغیر تشدید نظم ھوا ھے —
پُوچھن ھاری : پوچھنے والی —
پُوچھو، پُچھوا ھوں: پوچھو اور پوچھا ھوں، کا بدل —

پچھے: یعنی پیچھے - پس —
پرت: پریت (محبت) کا مخفف —
پربت: پہاڑ —
پران: عوام دیہاتی اب بھی جان کے معنی میں بولتے ہیں —
پتا: پتّا، کلیجا - بغیر تشدید کہا ہے —
پر بسی: پرایا بس، بے بسی -
پروانگی: دکنی روزمرہ میں بمعنی اشتہار و اجازت مستعمل ہے - میر انیس کے کلام میں بھی موجود
پرم: پریم کا مخفف - محبت، پیار —
پرکھنے: یعنی پرکھنے کو —
پشانی: پیشانی —
پکار: قُل، آواز —
پگ: پانوں —
پُو: واو معدولہ - بجائے پہ، پر —
پُور، پُر: پہلا لفظ بمعنی طفل اور پُرا (دیکھو) اور دوسرا پُرے کا مخفف —
پنتھ: طریق - مذہب —
پھاندا: پھندا —
پھر کر، پھر کے: از سر نو، دوبارہ —

پھکا: پھیکا —
پھول بن: گلزار، باغ، پھولوں کا جنگل —
پہر: پہن - پرانی اور قدیم بولی ہے، بسکون ھا بھی کہا ہے
پھونچ، پھونچنی: بر وزن چونچ - ھائے مخلوط کے ساتھ پُہنچنی کی جگہ موزوں کیا ہے —
پھنلگ: بر وزن پتنگ - درخت کی وہ ٹہنی جو سب ٹہنیوں سے اونچی ہو —
پی، پیو، پیا: بر وزن فع و فاع و فعل - معشوق —
پیر (یا) پیڑ: ھندی بھاشا، بمعنی درد —
پیتم: (ھندی بھاشا) - صحیح پریتم ہے، معشوق، بہت پیارا، عزیز —
پیوے: پیئے

ت

تال ، تھاپ: گاتے وقت ھاتھہ پر ھاتھہ مارنا - یا مجھورے کی جوڑی -

تان میں آنا (یا) گانا : گانے لگنا - گانا -

تاج سری : سری مثل اور مناثلت کے لیے اھل دکن بولتے ھیں - مثلاً تمھارے سری کا -

تپتی (یا) تبتی : شہر سورت میں ایک دریا ھے -

تجھہ : تیرے - تجھے -

تجھہ سار : سری کی طرح سار بھی اھل دکن کے روز مرہ میں مثل کے معنے میں شامل ھے -

تجے : سوم - تیسرے -

تُرنگ : ھندی میں گھوڑے کو کہتے ھیں -

تدھاں : قدیم بولی میں تب کی جگہ بولتے تھے -

تروار : (ھندی بھاشا) - تلوار

ترے پہ : تجھہ پر

تس سوں : اس لئے ، اس وجہ سے

تسپر : اُس پر ، جس پر

تسبی : تسبیح

تصویر کرنا : تصویر بنانا ، پرانا اور متروک محاورہ ھے

تکڑی : ترازو ، تک

تل : تلے ، نیچے

تل مل : بظاھر تلملا نے سے ماخوذ معلوم ھوتا ھے ، جس کے معنی بے قرار ھونے کے ھیں -

تُمنا : تم ، تم کو

تن کے : اُن کے ، جن کے

توں : بجائے تب ، تو

توں : تو (ضمیر مخاطب) املا میں نون زیادہ ھے

تئیں : بر وزن فع ، صحیح تئیں ، بر وزن فعل - بمعنی کو

تیں : تو ، تونے

تیوں تیچھہ : تو ، تیرے ، تو ھی تجھہ سے ، یہ خاص اھل دکن کی بول چال ھے -

ٹ

ٹٹے، ٹٹا : ٹوٹا، شکستہ

ٹک : ذرا، خفیف

ٹھاٹ : ساز و سامان، ارادہ، قصد

ٹھاؤں : جگہ، مقام

ٹھٹ : بھیڑ

ٹھور : جگہ، پناہ

ث

ثلث : بتحریک لام لکھا ہے صحیح بسکون لام ہے جو خط کی ایک قسم ہے

ج

جات : جاتا کا مخفف

جال : جلا کر

جالا : جلایا، جال

جالے : جلاے

جامۂ دودامی : اُردو زبان کی فارسی ہے

جاں : باخفاے نون - جہاں کی جگہ

جپ کرنا : عبادت کرنا

جتے : بر وزن ستے (فعل) بغیر تشدید جتلے کی جگہ

جگ، جگت : دنیا، جہان، عالم

جل : پانی

جلبل : غصے کی حالت، جل جلا کر

جل پور : پلگھٹ، پانی کی جگہ

جمدھر : چھری، کٹار، ایک قسم کا خنجر -

جم جم : ہمیشہ، سدا -

جنگل : نون مخلوط کے ساتھ بر وزن (بگل) نظم کیا ہے - بمعنی جنگل، صحرا

جن نے : جس نے

جنے : جن نے، جس نے، جو

جوت : (بوا و مجہول) - روشنی، نور

جودھا : پہلوان، شجاع

جوکھنا : تولنا، وزن کرنا

جھاڑ : دکنی زبان میں درخت کو کہتے ہیں

جُھانجھ : بیخودی، بے تابی غناتا

جھٹا : جھوٹا، کاذب

جھڑ : جھڑی، سلسلہ
جھلجھلات : غصہ، غیظ و غضب
کا اثر، چمک، دمک
جھلجھل کرنا : چمکنا
جھلکار، جھلکاں : جھلک، چمک

جی باندھنا : دل لگانا
جیوں : بر وزن جوں، مثل، جیسے، جب سے
جیوں کہ، جیوں کر : جس طرح، جیسے --
جیوں کا : جیسا، کہانا

چ

چا کھا: چکھا۔
چبل: طفل مزاج، شوخ -
چپ ; فضول، یونہیں، دکنی روزمرہ ہے -
چتڑنا، چتڑا: بننا ٹھننا، کھیلنا ٹچنا، لکھنا۔
چتھیا: یاے تحتانی زائد : چڑھا، ڈال کا املا بھی قدیم ہے -
چرن: سنسکرت میں پاؤں اور قدم کو کہتے ہیں -
چکرت : چکر، گردش -
چنچل: شوخ، بے قرار، اصل میں حنظل کے ہم وزن ہے مگر ولی نے نون مخلوط سے بروزن بچل موزوں کیا ہے -
چند : هندی میں ڈھال کے پھول کوچاند کہتے ھیں، غالباً اُسی کا مخفف چند ھے —

چندر - چند: چندر بروزن بَدَر بدون مخلوط (چاند)
چھبیلا: چھب والا، خوش وضع -
چھند بھری: نازوں بھری—
چہے: چاہے کا مخفف —
چیتل: صحرائی جانور، جو ہرن کی طرح ہوتا ھے، مگر ولی نے چیتے سے مراد لی ھے —
چیرا: بروزن ھیرا، ایک قسم کی منقش پگڑی - اُس پر زری کا کام بھی ہوتا ھے ولی نے اکثر اِس لفظ کو لکھا ھے—

ح ، خ

حرامی : عربی میں چور اور
قزاق کو کہتے ہیں -
حرب : بتحریک اوسط کہا ہے،
صحیح بسکون ہے -
حسامی: تلوار یا اور ایک
کتاب کا نام ہے -
حسن: بتحریک اوسط موزوں
کیا ہے، اصل میں حسن
بسکون سین ہے -
حشر: بفتح شین باندھا ہے،
صحیح سکون سے ہے -
حکم: کاف کو متحرک کہا ہے
صحیح بسکون -

حلوۂ بےدود: نرم چارہ، دراصل
صحیح حلوائے بےدود ہے، ولی
نے بجائے الف ہائے ہوز لکھی ہے -
ختم: بتحریک اوسط موزوں کیا
ہے، ورنہ صحیح ختم بسکون
تا ہے -
خلق: بفتح لام کہا ہے، صحیح
بسکون ہے -
خُنیا گر: فارسی لغت ہے،
ناچنے گانے والا -
خوبی: بر وزن بنی (فَعَل)
کہا ہے -
خوش باس : خوشبو -

د ، ڈ

دان: خیرات ، پُن ، صدقہ -
داوات : بجائے دوات -
دح : بظاہر د و حے (باغ)
کا مخفف معلوم ہوتا ہے
صاحب منتخب نے اُس
جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی
چیز پوشیدہ ہو، نیز عربی میں
دَحی پھیلاؤ اور فراخی کا
مفہوم بھی رکھتا ہے -
درپن : آئینہ -
درس، درس: دونوں طرح یعنی

بتحریک و سکون اوسط
اکثر لکھا ہے، اور پڑھنے اور
دیکھنے یعنی دیدار وسبق
دونوں معنوں میں مستعمل
ہوا ہے -
درشن : دیدار ، زیارت -
دریا : تلفظ میں یائے تحتانی
مخلوط ہے، دریا، بروزن درا
نظم ہو ہے -
دراڑ: شگاف، رخنہ -
دسنا، دیسا، دِستا، دسنی :

دکن اور نواح دکن میں
دسنا دیکھنے کے معنی میں
بولتے ہیں، باقی دسنا کے
مشتقات ہیں –
دکھا، دکھو، دکھے: دیکھا،
دیکھو، دیکھے کے مخففات۔
دکھ سرو: دکھ مٹانے والا –
دل باندھنا: دل لگانا –
دُنوں: دونوں ۔۔
دنتن: بلون مخلوط، دانت –
دنی: دنیا ۔
دنیا: دریا کی طرح یہاں بھی
یائے تحتانی مخلوط ہے،
صحیح گنیا کے ہم وزن ہے۔
دودھڑ: دودھڑ دوپارہ۔
دوجا، دجا، دوجے، دجے: دوسرا
دوسرے، کہیں تلفظ میں
واو معروف ہے، کہیں ندارد
دوے: دیوے کا مخفف (دے)

دھرم دھاری: ایمان والا، غالباً
دھرم چاری اسی معنی
میں بولتے ہیں -
دیا: مہربانی - بخشش –
دیدار دینا: صورت دکھانا
دیکھ: دیکھکر
دنیال: بلون مخلوط، بروزن
وبال کہا ہے - صحیح کنگال
کے ہم وزن ہے
ڈیول: دیوی کی جگہ -
مندر -
دیوے: دیا (چراغ) کی
جمع
دئی: دی
ڈبی، ڈبے: ڈوبی اور ڈوبے کا
مخفف
ڈسیلا: ڈسنے والا

ر، ز

راکھنا، راکھوں: رکھنا، رکھوں
رام کلی: ایک راگنی کا
ہندی نام –
راوت: بہادر - شجاع
راون: لنکا کے راجہ کا نام۔
ہندوؤں کا مشہور شخص

جو سیتاجی کو لے گیا تھا
رتن: ہیرا
رج: خاک - جذبات شہوانی
پیدا کرنے والی قوت –
رسوئی: ہندوں کی زبان میں
کھانے کو کہتے ہیں –

رل جانا: مل جانا -
رنگ و رس: رنگ و روغن-
رنگ، رنگوں : بر وزن رگ و
رگوں یعنی مخلوط نون کے
ساتھہ نظم کیا ھے-
روز : روزینہ- وظیفہ-
رھس: شوق - اُمنگ-
رین، رَین: یاے تحتانی کے
سکون اور زبر سے موزوں
کیا ھے -اور دونوں سے مراد
رات ھے-
زخم : 'خ' کے زبر سے کہا ھے
مگر صحیح جزم ھے-
زرینہ: لباس زریں
زلف: زلف کے لام کو بفتح کہا ھے
مگر جزم صحیح ھے -
زنجیر کرنا: قید کرنا، جکڑنا

س، ش

ساجن، سجن: معشوق- دلبر-
سال: کانٹا - مگر ولی نے سل
کی جگہ لکھا ھے -
سار: طرح-
سباقت: سبقت -
سُتے: سوتے ھوے - (خوابیدہ)-
ستی، سیتی، سوں: سے-
ست، ستا، ستنا: ڈال دینا
چھوڑنا، ترک کرنا،
بُھلا دینا - حسب موقع ان
معنوں میں استعمال
کیا ھے-
ست دینا: چھوڑ دینا، بھلا
دینا، پھینک دینا-
سج: دھج - ادا، شان-
سحر: جادو- بفتح حا نظم
ھوا ھے - صحیح سحر
بسکون حا ھے-
سداں: سدا - ھمیشہ-
سدھ ستنا: عقل جانا- بیخود
ھوجانا-
سرج - سورج کا مخفف-
سرجنا : پیدا کرنا
سرچنا، سرچا: پھولانا - پھیلا
سری جن: معشوق - ساجن-
سری کا : طرح کا - سار - مثل-
جیسے تجھہ سری کا
(تجھسا) دکنی زبان ھے-
سرکہ پیشانی: فارسی محاورہ ھے،
بمعنی بددماغ - ترشرو،
سکل : کل، تمام پرانی بولی ھے
سُکھا: سوکھا کا مخفف-

سکھاں، سکھیاں، سکھی: دوست
همجولی - ساتھی —
ساونی، ساونلی: (صفت
معشوق) نمکین، ملیح -
سانولی —
سمرن: تسبیح - وظیفه - رٹ -
سناسی، سنیاسی: جوگی - فقیر -
هندو فقیروں کا ایک پنتھ —
سِنا: سانا (بھرنا - لتھیڑنا) کا
مخفف -
سِنا: سینه - چھاتی —
سنتا: کنجوس، خراب حال
سندر: معشوق یار، حسین،
سنسار: دنیا، جہاں
سنگات: نون مخلوط کے ساتھ
نظم ہوا ہے - ساتھی،
سنگت، رفاقت
سنگرام: نون مخلوط - بمعنی
جنگ وجدال - سنسکرت
کا لفظ ہے
سنگل: زنجیر --
سنگم: ساتھی - ساتھ - همراه -
همراهی
سنیا: یائے مخلوط - سُنا
سنیا، سنا: کتابت میں یائے
مخلوط زائد ہے، سنا
سانا، (بھرنا، لت پت
کرنا) سوں: سے

سہاگن: شوہر والی عورت
سہج: آسان، سہل
سہلیاں: لام کے جزم سے بمعنی
سہیلی - اور سہیلیاں نظم
کیا ہے —
سیس: هندی میں سر (فرق)
کو کہتے هیں —
شرم: بفتحہ را کہا ہے - صحیح
بسکون ہے —
شعر: غزل معنی کے میں —
شفا: بوعلی سینا کی کتاب
(قانون شفا) کا نام ہے —
شکر بچن: میٹھے بول —
شکل: بفتحہ کاف کہا ہے،
صحیح بسکون ہے —
شمسیه: منطق کے ایک
رسالے کا نام ہے —
شوقوں: شوق میں —
شیرنی: شیرینی - مٹھائی —
شیریں بچن: سخن شیریں —

ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق

صافی : صاف - صفائی --
صحن : متحرک الاوسط کہا ہے' صحیح صاد کے جزم سے ہے -
صفا ' صفے : صفحہ - صفحے -
صورت پکڑنا : شکل اختیار کرنا - صورت بروزن تربت بھی کہا ہے --
ضیف : ضعیف کی جگہ -
طبع : متحرک الیا بجائے' طبع (بائے ساکن)
طرت : بسکون رالکھا ہے - صحیح بالفتح ہے -
طنبورا : نون مخلوط - ایک قسم کا ستار جس میں تونبا لگایا جاتا ہے - تانے قرشت سے بھی لکھتے ہیں -
ظلم : بہ فتح لام کہا ہے - صحیح بہ سکون ہے -
عرق : بہ بسکون رانظم کیا ہے صحیح بالفتح ہیں --
عقل : صحیح بہ سکون عین ہے -
عنبر : نون مخلوط بروزن اثر' صحیح عنبر بروزن قنبر (فعلن) مشہور خوشبو --

عہد : بہ تحریک اوسط نظم کیا ہے ' صحیح بہ سکون ہے -
غصہ ' غصے : بغیر تشدید صاد - بجائے غصہ - غصے (مشدد)
غیر : بجز - سوا - علاوہ -
فائدۂ فواد : تصوف و اخلاق کی کتاب کا نام ہے - مرتبۂ حسن دہلوی معاصر امیر خسرو -
فجر : بہ فتح فا کہا ہے صحیح بہ سکون ہے -
فرع : بفتح را کہا ہے - صحیح بہ سکون -
فکر : بفتح کاف کہا ہے' صحیح بسکون ہے -
فوارا ' فوارے : بغیر تشدید واو - صحیح فوارہ مع تشدید واو
قانون : ایک باجا جس میں ایک تختے پر بہت سے تار لگے ہوتے ہیں - نیز شیخ بوعلی سینا کی ایک کتاب کا نام ہے -

قبر : بتحریک با، صحیح قبر
(بسکون با)
قدر : بفتح دال صحیح- ولی
نے (بسکون دال) کہا ہے —

قلا' قلے : قلعہ - قلعے —
قوال : بغیر تشدید واو نظم
کیا ہے- صحیح بہ تشدید —

ک

کال : وقت' ورقحط کے سوا' سانپ'
تاریک اور قضا کے معنی
میں بولا جاتا تھا —
کاسی : کاشی (شہر الہ آباد)
کاں : کہاں کا مخفف —
کاورودیس : کامرو بنگال کے
ایک شہر کا نام ہے - جہاں
جادو کا زیادہ رواج ہے —
کُبل : سخت' دشوار - دکنی
زبان کا لفظ ہے —
کپٹ : حسد' رنج —
کتّے : کتلے' کس قدر - بغیر
تشدید بھی کہا ہے —
کتّا : ہلاک کرنے والا زہر' زہریلا
کٹک : سنسکرت میں لشکر
کو کہتے ہیں —
کتّھا : کنتھا' مالا - نون
مخلوط سے لکھا ہے -
کٹیلا : صفت معشوق -
کدھاں : کب
کدھی : کبھی

کرا : اِس کا استعمال بطور
حشو زوائد قدیم بول
چال میں تھا - جس سے
ہو کر یا بن کر کا مفہوم
سمجھا جاتا تھا —
کر کر : پرانی زبان ہے' اب
صرف کر' یا کر کے بولتے
ہیں —
کرسکے : کرے —
کریلا دھار : دکن میں چوٹی
کی خاص وضع کو کہتے
ہیں —
کرے ہے' کرے : کرتا ہے -
یہ بھی پرانی بولی ہے
کہیے —
کراڑ : کنارہ —
کسل : عربی کا لفظ ہے' بمعنی
تکلیف' تکان —
کسو : کسی' پرانی زبان ہے -
کسوت : لباس —
کشن : صحیح کشن (بسکون

شین) یاکرشن- کنھیاجی کا نام جو ھندوؤں کے اوتار ھیں ۔

کل کل : کاؤ کاؤ ، بک بک ۔

کلول : مصیبت ، بلا ۔

کن ، کنے : پاس ، قریب ۔

کن نے : کس نے ۔

کنوّاں : چاہ بر وزن فعلن کہا ھے ۔

کُوں ; کو ، املا میں نون زائد ھے ۔

کوّں : بروزن (فع) کہوں ۔

کھاں : کان ، معدن ۔

کہاؤں ، کہانا : کہلاؤں ، کہا جانا

کھسلنا : پھسلنا ، جگہ سے ھٹنا ، سرکنا ۔

کُہستان : کوھستان کا مخفف ۔

کھنڈ : زمین یا مکان کا حصہ ۔

کھلیا : یائے مخلوط جوزائد ھے کھلا ۔

کھو : ہائے مخلوط ، کہو کی جگہ ۔

کُئی : کوئی ، ولی نے بکثرت بر وزن (فع نظم کیا ھے ۔

کیتا : کرتا کی جگہ کہا ھے ۔

کینک : اصل میں کئی ایک تک ھے ۔

کیوں کہ : کیوں کر ، کس طرح دھلی میں اب تک پرانے آدمی بولتے ھیں ۔

کیفی ، کیفے : کرنی ، کرنے کی جگہ ۔

گ

گاڑرست : گاڑ رکھہ ۔

گال : گلا ، گیا کی جگہ گال ، گھا کہا ھے ۔

گُپتی : وہ تلوار جو لکڑی میں چھپی ھوتی ھے ۔

گھت : خاطر ، من ۔

گجگری کا ، جوڑا : جوڑے کی ایک دکنی وضع ھوتی ھے ۔

گرم : بفتح اوسط کہا ھے ، صحیح بسکون ھے ۔

گڑ : اصل میں گڑہ بمعنی گڑھی (مکان) ھے ۔

گھروا : گھر ۔

گگن : آسمان ۔

گلابہ : فارسی لفظ ھے ، یعنی گارا ۔

گل : مچھلی پکڑنے کا کانٹا ، سولی ۔

گوپی : کرشن جی کی سہیلی ،

گوش کرنا : سننا ۔

(ق)

گوشہ پکڑنا: گوشہ گیری

گھنا لے : گھونگھر والے ' گھنے

ہوے بال -

ل

لالن : صفت معشوق -

لٹ پٹا: البیلا' کج ادا' رنگیلا -

لٹاری : لٹیرا -

لٹک: ادا ' دھج -

لٹک کر (یا) کے چلنا : ادا سے چلنا ' جھوم کر چلنا -

لجا ' لجاویں: لیجا' لے جائیں -

لگ ; تک کی جگہ بولتے بولتے تھے -

لگن : محبت ' لاگ -

لگنا: نظر آنا ' معلوم ہونا -

لوم : لومڑی -

لون: نمک ' نون (نون سے بھی کہتے تھے -

لوھو : لہو ' خون -

لیلاوتی : ہندی کا لفظ ہے ' اس کے کئی مفہوم ہیں: (۱) ہندوستان کے ایک راجہ کی بیٹی ' (۲) عیش کرنے والی عورت (۳) علم حساب و ہندسہ کی کتاب جس کا ترجمہ فارسی میں فیضی نے کیا ہے ' ولی نے نمبر (۳) کے معنی میں لکھا ہے -

م

ماس : گوشت

مان: (۱) عزت ' قدر (۲) غرور ' تمکنت ' اغماض

مانند : بروزن مانہ باندھا ہے صحیح آنند کے وزن پر ہے -

مت : بمعنی شاید (احتمال)

متی : بفتح اوسط کہا ہے - صحیح بسکون ہے -

مٹھا ' مٹھے : میٹھا ' میٹھے - شیریں -

مجھ : میں ' میرا ' میری ' میرے -

محل باندھنا : گھر بنانا -

مدھ ; شراب ' نشہ -

مت : مرهی - اصل میں مرہ
مع هائے هوز هے -
مکهه : منهه ، دهن -
من : جی ، دل ، خاطر -
منڈا : نون مخلوط ، بروزن مدا
بمعنی بند -
منڈل : ڈهول -
منسا : منشا ، اراده -
منگے ، منگا : چاہے ، چاها -
منگتا : مانگتا کا مخفف -
منگل : مریخ (ستاره)

منیں : میں - ظرف
من هرن : معشوق ، منوهر ،
موهن ، دل ربا ، من بهاوتا -
موهن : معشوق ، دلربا -
مرگ : هرن ، آهو -
موهنا : لبهانا ، فریفته کرنا
لے لینا -
مهربان : صحیح مهربان
(بسکون ها)
میا : مروت ، لحاظ ، محبت

ن

ناٹهه جانا : هٹ جانا اور ٹل جانا -
ناد : آواز -
نال : پاس - پنجاب میں بهی
بولتے هیں -
ناؤں : بروزن گاؤں ، نام -
نپٹ : نهایت ، بہت ، سراسر ،
پورا -
نت : همیشه ، مدام -
نچهل : پاک ، صاف -
نڈهرک : نڈر ، بے خوف -
نرمل : بے کدورت ، صاف -
نزک ، نزیک : نزدیک ، پاس -
نس : رات -

نکسنا : نکلنا ، ابهرنا -
نکو : نہیں ، خاص دکنی بول
چال ہے -
نکهه : ناخن ، ولی کے شعر
میں ادا اور طرح کا
مفہوم پایا جاتا ہے -
نگهر نگهٹ : نگوڑا ، هرجائی
نماز کرنا : نماز پڑهنا -
نمنا ، نمن : طرح ، مثل -
ننگا ، ننگے : بروزن نگا - نگے
(نون مخلوط) بمعنی برهنه
نہ : ناخن ، عوام هائے هوز سے
بهی بولتے هیں -

نورنین : نورچشم ' نورنظر۔
نہان ' نہانا : ہائے مخلوط سے' نہان اور نہانا (غسل) کی جگہ لکھا ہے ۔
نہیں : صحیح بروزن (فعل) مگرولی نے بکثرت نہ (فع) کے وزن پر موزوں کیا ہے ' خاص دکنی بول چال ہے۔
نہینچھہ : بضغطۂ ہائے ہوز بمعنی' نہیں' ہے خاص دکنی بول چال ہے۔
نیر : بروزن تیر - پلڑنی' آنسو۔
نین ' نیّن : بروزن چمن و میں - آنکھہ ۔
نینا ' نینن : آنکھیں ' آنکھہ۔
نیہ : بروزن فیہ ' محبت - نیہا بھی بولتے ہیں ۔

و ' ہ ' ی

وارم : غالباً دکنی زبان میں انار کو کہتے ہیں ۔
ورد : وظیفہ - اوراد ۔
وو : وہ - پرانی کتابت میں دونوں واو ہوتے تھے "اس" کے موقع پر بھی ولی نے وہ کہا ہے ۔
وھانچھہ : وہاں سے ' وہیں سے ' دکنی لہجے میں ہائے ہوز کو خفیف جھٹکے سے بولتے ہیں ۔
وُھچھہ ; وہی - یہ بھی دکنی بولی ہے ۔
وے : وہ ۔
ہاٹ : دکان ' بازار۔
ہٹیلا : ہٹ کرنے والا ' ضدی ۔
ہردا : دل ' جی ' من ۔
ہلاس : خوشی ' شادمانی -
ہمن ' ہمنا : ہم ۔
ہندو : صحیح بروزن بلدو (فعلن)یعنی اہل ہند۔
ہنس : صحیح بروزن انس' بلس' مگر ولی نے بس کے وزن پر نون مخلوط سے کہا ہے' ایک دریائی جانور کا نام ہے۔
ہو : ہوکر ۔
ہور : بواو مجہول ' نیز

بروزن پر ' اور (عطف) کی جگہ
دکنی بول چال ہے ـ
ہوگئی : بروزن ہوگی ـ
وے : ہووے کی جگہ ـ
ہیا : دل' کلیجا ' جرأت
ہے گی: ہے کی جگہ ' جہلا اب
بھی بولتے ہیں ـ

یو : یہ ' پرانا املا واو سے ہے
یوں کر : اس طرح
یونچھہ : اس لئے دکنی بولی
ہے ـ
یہ : اس ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(۱)
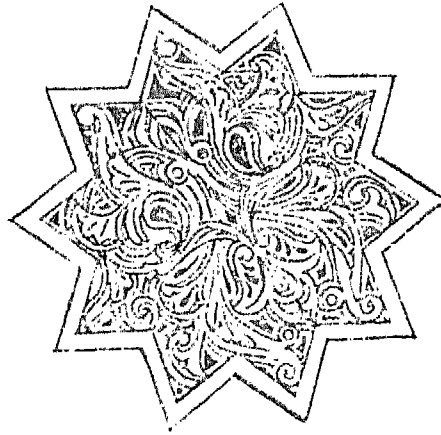
کیتا ہوں ترے نانوں کوں میں ورد زباں کا
کیتا ہوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا

جس گرد اُپر پاؤں رکھیں ترے رسولاں
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا

مجھ صدق طرف عدل سوں اے اہل حیا دیکھ *
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا

ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
یو بوجھ کے بلبل ہوں ہر اِک غنچہ دہاں کا

کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کوں
کھایا ہے جو کئی تیر تجھ ابرو کی کماں کا

جاری ہوے آنجھو میرے یو سبزۂ خط دیکھ †
اے خضر قدم! سیر کر اس آب رواں کا

کہتا ہے ولی دل ستی یو مصرع رنگین
ہے یاد تری مجکو سبب راحت جاں کا

---

* بمبئی کے چھپے ہوے دیوان میں یہ مصرع اس
اس صاد صداقت کی طرف اہل حیا دیکھ — شق
مرابی کا

† دیکھکر

(۲)

الہی! رکھہ مجھے تو خاک پا اھل معانی کا*
کہ کُھلتا ھے اسي صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

کیا یک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا

کتابت بھیجنی ھے شمع بزم دل کوں اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھہ جاں فشانی کا

عزیزاں بعد مرنے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ھوں
لکھا ھوں † پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا

چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع گریاں ھے
سنیا ھے جب سوں آوازہ تری روشن بیانی کا

پرت کی بزم میں تا سرخ روئی مجکو ھو حاصل
نین سوں اپنے دے ساغر شراب ارغوانی کا

بجا ھے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق
ھوا ھے ذوق موھن کو لباس زعفرانی کا

ترے مکھہ کی صفاے حیرت افزا لکھہ سکے کیوں کر
قلم ھے جوھر آئینۂ ناصاف مانی کا

رھے وہ مو کمر جیوں دیدۂ تصویر حیراں ھو
لکھے گر خامۂ مو سوں بیاں مجھہ ناتوانی کا

---

* یہ مطلع کسی اور قلمی یا مطبوعہ دیوان میں نہیں دیکھا گیا- صرف بمبئی کے مطبوعہ دیوان میں چھپا ھے-اگرچہ اس کی زبان بالکل صاف ھے مگر یہ خیال کر کے کہ ایک جگہ اُن کے نام سے منسوب ھے درج کر دیا گیا-

† میں نے لکھا

شراب جلوۂ ساقی سوں مت کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
ولی جن نے نہ باندھیا دل کوں اپنے نو نہالاں سوں
نہ پایا اُن نے پھل ہرگز جہاں میں زندگانی کا

—:0:—

(۳)
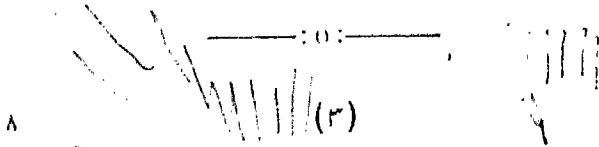
ہوا ہے دل سرا مشتاق تجھہ چشم شرابی کا
خراباتی اُپر آیا ہے شاید دن خرابی کا
کیا مدہوش مجھہ دل کو انیندی نین ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
خط شبرنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سوں
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا
نہ جاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجکوں
بغیر از ماہ رو ہرگز تماشا ماہتابی کا
نہ بوجھو اب ہوا ہے ہم سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا
پری رخ کو اُٹھانا نیند سوں بر جا نہیں عاشق *
عجب کچھہ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

---

* یہ شعر اس طرح بھی دیکھا گیا —
پری رو کو اُٹھایا نیند سوں برجا ہے اے عاشق
عجب کچھہ لطف رکھتا ہے نگہہ چشم شرابی کا

ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ھے
نہیں وہ آشنا اے یار ہرگز بے حسابی کا

———:o:———

۷ (۴)

نہیں سنتا کوئی احوال میری دل فگاری کا
کہوں کس سوں گریباں چاک کر دکھہ بے قراری کا
عجب نہیں اُتھکے بے تابی سوں سر مارے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ھمارے اشک جاری کا
ترے غم میں نکلتا ھے جو باھر نین سوں آنسو
دوجا گوھر کہاں ھے جگ میں کس کی آبداری کا
تری وو انتظاری ھے کہ جس حد ہوئر نہایت نیں
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا
ھوئی ھے آرسی جوگن ترے مکھہ کے تصور میں
بھبھوتی مکھہ پہ کیا * دم مارتی ھے خاکساری کا
کھڑا ھے راستی کے دم + میں یک پگ پر سوں جیوں جوگی
ترے قد سوں لگا ھے دھیان سرو جوئباری کا
ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاھی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے ‡ قلم معنی نگاری کا

———:o:———

۱۱ (۵)

طالب نہیں ماہ و مشتری کا
دیوانہ ھوا جو تجھہ پری کا

---

* لے + دم سادھے ‡ لے کر

یو غمزۂ شوخ ساحری نین
اُستاد ہے سحر سامری کا

تجھ تل سے اے* آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرہ پروری کا

کفار فرنگ کوں دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

تیرا خط خضر رنگ اے شوخ
سلطان ہے خشکی و تری کا

سوں سر سوں قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

خرشید سوں ہمسری کرے ہے
چیرا ترے سر اُپر زری کا

اے غنچہ نہ فخر کر کہ یو دل
تکمہ ہے پیا کی بکتری کا

پایا ہے جو کوئی دولت فقر
مشتاق نہیں سکندری کا

پھیکی لگے اُس کوں شان دولت
چاکھا جو مزہ قلندری کا

کہتا ہے ولی پکار یو بات
بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

———:o:———

* بقدر یک حرکت

۵ (۹)

یکایک مجھ دسیا یک شہ جواں اسوار تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا
نزک میرے کرم کر کر فصاحت ہور بلاغت سوں
کہاوہ * سرو قد مجکوں سخن یو سرفرازی کا
محبت یار بے پروا کی سینے میں ہے رات ہور دن
یہی مطلب ہے رات ہور دن نمازی ہور نیازی کا
مجھے بولیا کہ تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں†
تو بہتر یوں ہے جا دامن پکڑ عشق مجازی کا
سنیا ہوں جب سوں یہ نکتہ ولی شیریں سخن سیتی
لگیا ہے تب سوں شیوہ جی کو میرے عشق بازی کا

———:o:———

۷ (۷)

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا
ہوش کے ہاتھ میں عناں نہ رہی
جب سوں دیکھا سوار تازی کا
نیں دکھا کر اپس کے مکھ کی کتاب
علم کھویا ہے دل سوں قاضی کا

---

* اُس

† مجھے بولیا کہ گر عشق حقیقی سے تو واقف نہیں

۷

آج تیری نگہہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
گر نہیں راز فقر سوں آگاہ
فخر بے جا ہے فخر رازی کا
اے ولی سرو قد کوں دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

———:o:———

۷ (۸)

جگ منیں دو جا نہیں ہے خوب رو تجھہ سار کا
چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھہ رخسار کا
جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد نے صنم
ترک کر تسبیح کو ہے مشتاق تجھہ زنار کا
دل کو میرے تب ستی حاصل ہوا ہے پیچ و تاب
جب سوں دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھہ گلی کی خاک رہ جب سوں ہوا ہوں اے پیا
تب سوں تیرا نقش پا تکیہ ہے مجھہ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھہ کا چمن
پھر نہ دیکھیں زندگی بھر مکھہ کدھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے مجھہ آنجھو ستی پایا ہے فیض
ابر نیساں عبد ہے مجھہ چشم گوہر بار کا
ٹک اپس کا مکھہ دکھا اے راحت جان و جگر
ہے ولی مدت ستی مشتاق تجھہ دیدار کا

———:o:———

دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا
ہے مطالع مطلع‌الانوار کا

بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوق دل مشتاق ہے تکرار کا

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا

دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طرۂ طرار کا

جو سنیا تیرے دھن سوں یک بچن
بھید پایا نسخۂ اسرار کا

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
جا تماشا دیکھ اُس رخسار کا

آرسی کے ہاتھ سوں ڈرتا ہے خط
چور کوں ہے خوف چوکیدار کا

سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کی گرمی بازار کا

اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

—:o:—

(۱۰)

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار
ہے وظیفہ مجھہ دل بیمار کا

آرزوے چشمۂ کوثر نہیں
تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا

عاقبت ہوے گا کیا معلوم نہیں
دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا

کیا کہے* تعریف دل ہے بے نظیر
حرت حرت اُس مخزن اسرار کا

گر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحۂ و زنار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھہ رتبہ دیدۂ بیدار کا

اے ولی ہونا سرّی جن پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

---

(۱۱)

گر میری طرف ہو گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نور نظر کا

مقصود کا تیار کروں حلوۂ بے دود
تجھہ لب ستی گر ہاتھہ لگے تنگ شکر کا

اے نور نظر جب سوں تو آیا ہے نظر میں
پلکاں کو کیا شانہ ترے موے کمر کا

---

* کرے

مکھ کے دکھے بعد سکندر
بنا وے اگر آئینہ قمر کا
بجز آتش خاموش لب یار
زخم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

————:o:————

۷ (۱۲)

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڑھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا
اپس کی زلف کافر کیش کی جھلکار ٹک دکھلا
کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
سرج کوں گر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
کہ اُس کوں شوق ہے تجھ آستاں پر جبہہ سائی کا
مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم
کہ جیوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا
کرے تا تجھ پری رو سے طلب یک بوسۂ شیریں
لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا
جو کُئی تیری سیہ چشماں کوں سمجھا بے مروت کر
بھروسا کیوں کہ ہووے اُس کو تیری آشنائی کا
سجن کی انجمن میں تب ہوے ہر یک طبع شیریں
ولی چرچا اُچھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

————:o:————

۵ (۱۳)

زخمی ہے جلاد فلک تجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھ زلف عنبر بیز کا

تجھہ صاحب نیرنگ کی دیکھ
دل جا پڑے حیرت منیں نقاش کا

اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاوداں
جو جگ منیں بسمل ھوا تیری نگاہ تیز کا

تب سوں ھوا ھے دل مرا کان نمک اے با نمک
جب سوں سنیا ھوں شور میں تجھہ حسن شور انگیز کا

یوں شعر تیرے اے ولی مشہور ھیں آفاق میں
مشہور ھیں جیوں کر سخن اُس بلبل تبریز کا

———:o:———

۵ (۱۴)

گزر ھے تجھہ طرف ھر بوالہوس کا
ھوا دھاوا مٹھائی پر مگس کا

اپس گھر میں رقیباں کو نہ دے بار
چمن میں کام کیا ھے خار و خس کا

نگہہ سوں تیری ڈرتے ھیں نظر باز
سدا ان ھے خوف دزداں کوں عسس* کا

بجز رنگیں ادا دوجے سوں مت مل
اگر مشتاق ھے توں رنگ ورس† کا

ولی کوں تک دکھا صورت اپس کی
کھڑا ھے منتظر تیرے درس کا

———:o:———

* کوتوال
† روغن

ہ (۱۵)

کھلیا ھے گلزار رنگ ورس کا
ر جاں فزا سوں سینہ کُھلیا ھوس کا
تجھہ مکھہ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا رھس کا
سب دلبراں پہ حق نے تجکو دئی فضیلت
ھر مدرسے کے بھیتر چرچا ھے تجھہ درس کا
دریا میں بیم کے یہاں گرداں ھے کشتی عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ھے خس کا
ھر پھر ولی ترے کن آتا ھے جیوں کہ سائل
ترے مٹھے بیاں کا جب سوں پڑیا ھے چسکا

———:o:———

ہ (۱۶)

عیاں ھے ھر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُس کا
ھوا ھے مجکو شمع بزم یکرنگی سوں یو روشن
کہ ھر ذرے اُپر تاباں ھے دائم آفتاب اُس کا
کرے عشاق کوں جیوں صورت دیوار حیرت سوں
اگر پردے سوں ہوا ھو وے جمال بے حجاب اُس کا
سجن نے یک نظر دیکھا نگاہ مست سوں جس کوں
خرابات دو عالم میں سداں ھے وہ خراب اُس کا
مرا دل پاک ھے از بس ولی زنگ کدورت سوں
ھوا جیوں جوھر آئینہ مخفی پیچ و تاب اُس کا

———:o:———

۹ (۱۷)

سناوے گر کوی مجھہ مہربانی سوں سلام اُس کا
کہاؤں تا دم آخر بجاں منت غلام اُس کا

اگرچہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اُس کا

محبت کے سرے دعوے پہ تا ہو وے سند مجکوں
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خون دل سوں نام اُس کا

برنگ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اُس کا

کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھکر نیت خالص
ہوا ہے رام بن حسرت سوں جا لچھمن سوں رام اُس کا

ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میرے جنوں آگے
کہ جیوں ہے حسن لیلیٰ بے تکلف پائینام اُس کا

کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
جو دیکھے یک قدم پھر* سرو گلشن میں خرام اُس کا

زباں تیشے کی کر سمجھے زباں دوجے فصیحاں کی
اگر فرہاد دل جاکر سنے شیریں کلام اُس کا

ولی دیکھا جو اُن انکھیاں کے ساقی کن دو جام مے
ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہور خواہاں جام اُس کا

———:o:———

(۱۸)

روح بخشی ہے کام تجھہ لب کا
دم عیسیٰ ہے نام تجھہ لب کا

* پھر کر

حسن کے خضر نے کیا ابریز
آب حیواں سوں جام تجھ لب کا

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہے کلام تجھ لب کا

جنت حسن میں کیا حق نے
حوض کوثر مقام تجھ لب کا

رگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں
خط پرستاں پیام تجھ لب کا

سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں
شوق دل میں دوام تجھ لب کا

ہر گھڑی مجکو جاں دیتا ہے
جام جمشید جام تجھ لب کا

غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں
جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا

مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد
ساغر مے مدام تجھ لب کا

ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

———:0:———

۱۱ (۱۹)

تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سوں ہوا ہے حال عاشق کا

نہیں درکار تا بولے بیاں اپنی زباں سیتی
عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا

نہ جاوے ملک بے تابی سوں یک لمحہ کدھی باھر
زمین بے قراری میں گڑیا ھے نال عاشق کا

ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نہیں
تو اپنا مکھہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

اگر جاوے پیا کے مکھہ طرف بخت آزمانے کوں
کرے پتی کا تغافل اُٹھہ کے استقبال عاشق کا

پیا کے ابروے کج نے کیا ھے دل کو سرگرداں
کرو معلوم اس چوگان و گو سوں حال عاشق کا

جہاں جاتا ھوں وھاں آتا ھے سائے کے نمن* پیچھے
ترے برھا نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا

نہ ھووے چرخ کی گردش سوں اُس کے حال میں گردش
بجا ھے قطب کے مانند استقلال عاشق کا

کدھی دام محبت سوں خلاصی اُس کو ممکن نہیں
تری انکھیاں کے ڈورے سوں بنا ھے جال عاشق کا

نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماھیت
پرنگ ابر دریا بار ھے رومال عاشق کا

ولی یو مصرع رنگیں ھوا ھے ورد جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

———:o:———

(۲۰)

مجھہ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

دیکھا ھوں قد و زلف و دھن جب سوں پیو کا
کرتا ھوں تب سوں ورد الف لام میم کا

جنت میں کب دیئے ہیں وہ رضواں کو مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

پیو کے نزیک آنجھو کو میرے وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ہے در یتــــیم کا

کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلـــــسلۂ مـــــستقیم کا

———:o:———

۱۱ (۲۱)

کیا ہوں جب سوں دعویٰ شاہ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا

اُسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے* سوں
جو کئی دیکھا ہے تیرے برمنیں† جامہ دودامی کا

اُتھا زیحاں اگرچہ خواجۂ بستاں سرا لیکن
دیا تجھہ خط کوں اے یا قوت لب سرخط غلامی کا

پری رویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطراف حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا

ہوا جوہر شناس تیغ معنی اے ہلال ابرو
کہ جن نے درس پایا ہے تجھہ ابرو سوں حسامی کا

بسے فرہاد کے مانند کوہ بےستوں میں جا
اگر قصہ سنے خـــــــسرو تری شیریں کلامی کا

اگر تجھہ حسن کامل کی سنیں تعریف مہ رویاں
تمام آکر کریں اقرار اپنی ناتمامی کا

---

* پھندے † بغل میں

اگر تجھ حسن عالمگیر کو دیکھیں سخن فہماں
نہ لاویں پھر زباں اوپر بیاں خوباں نامی کا

لگے جیوں نخل ماتم سرو گلشن اُس کی انکھیاں میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھ خوش خرامی کا

حقیقت سوں تری مدت سوں ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا

ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھ اے ساقی
بیاض گردن مینا اُپر دیوان جامی کا

---:o:---

(۲۲) ۱۰

دل کو گر مرتبہ ہے درپن کا
مفت ہے دیکھنا سری جن کا

جامۂ زیبوں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

اے زباں کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیان روشن کا

حکمت عشق بوعلی سوں نہ پوچھ
نہیں قانوں شناس اس فن کا

آئینہ تجھ سے ہو کے ہم زانو
حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا

امن میں تجھ نگہ سوں ہیں بے ڈر
خوف نہیں مفلساں کوں رہزن کا

دل صدپارہ تجھ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

تجھ نگہہ سوں بشکل شان عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا
ہے مرے شعر میں تو فیض اُسے
جو کرے ورد اُسے اپس من کا
ٹک ولی کی طرف نگاہ کرو
صبح سوں منتظر ہے درشن کا

(۲۳) ہ
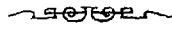
ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا
چین میں ہے شور جس کے ابروے پرچین کا
مکھ اُپر رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سن کر سخن تیرے لب رنگین کا
ہے ترے ہر مو سوں روشن جلوہ گر رنگ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیوے درس نیت تمکین کا
دیکھ تجھ پلکاں کوں بولیا عاشق جاں باز یوں
مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یو شاہین کا
صورت تسکیں نہیں دستی مگر اس حال میں
اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجھ غمگین کا

(۲۴) ہ
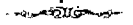
بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچیں کا
عجب نہیں ہے اگر ساقی فلک کا اے کہاں ابرو
تری مجلس میں لیاوے* جام روشن ماہ سیمیں کا

* لاوے

لکھیا اے ظالم خوں خوار و صیاد ،
تری مژگاں نے میرے دل اُپر مضمون شاہ

اُٹھے شیریں سدا اں تعظیم کوں اُس کی
اگر کُئی کوھکن بولے سخن تجھ عز و

ولی اُس طبع کا گلشن گل معنی سوں ہو روشن
جو کُئی دل کوں کرے مسکن سرے اشعار رنگیں کا

———:o:———

ہ (۲۵)

مجھ گوت میں اے نگھر گھت ھے شوق تجھ گھو نگھت * کا
دیکھیں سوں اٹ گیا دل تیری زلف کا لٹکا

کر یاد تجھ کپٹ کوں پڑتے ھیں اشک ٹپ ٹپ
مکھ بات بولتا ھوں شکوہ تری کپٹ کا

تجھ نین دیکھنے کو دل تھا تھکہ کر چکا تھا
غمزے کے دیکھ تپت کوں ناچار ھو کے تپت کا †

تجھ خط کے بن توجہ کُھلنا ھے اس کا مشکل
حلقے میں تجھ زلف کے جو جیو جا کے اٹ کا

ھرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ھوتا
گر تجھ میں اے ھتیلے ھوتا نہ طور ھٹ کا

———:o:———

ہ (۲۶)

نہیں شوق دل میں اُس کے کدھی لالہ زار کا
مشتاق جو ھوا ھے رخ آبدار کا

---

* بروزن گُھمت † رکا

لگتا هے مجکو پنجۂ خرشید رعشه دار
دیکھا هوں جب سوں دست نگاریں نگار کا
هر زرہ اُس کی چشم میں لبریز نور هے
دیکھا هے جن نے حسن تجلی بہار کا
طاقت نہیں کسی کوں جو یک حرف سن سکے
احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا
آوے ولی هماری طرف تیغ ناز لے
اُس شوخ کوں خیال اگر هے شکار کا

———:o:———

(۲۷) ۹

پڑیا هے لعل میں پر تو سجن تجهه مکهه کی لالی کا
بیاں هے مه سوں روشن تر تری صاحب کمالی کا
ترا قد مصرع برجستۂ دیوان خوبی هے
تری یو بیت ابرو شعر دستا هے هلالی کا
گئی هے خواب مخمل کی ترے پاؤں کی سرخی سوں
کہ جس کے عکس سوں رنگیں هوا هے نقش قالی کا
ترے لب کی حلاوت نے کیا مجهه طبع کو شیریں
هوا هے نقل مجلس ذکر مجهه شیریں مقالی کا
هوا مجهه دل کی جنت میں سوں هر یک آہ جیوں طوبیٰ
لٹک چلنا جو دیکھا بسکه میں سید معالی کا
نزاکت تجهه کمر کی دل نشیں هے اس سبب ساجن
هوا هے شہرہ عالم میں مری نازک خیالی کا
رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں
ترا یو قد هوا هے پهر کے باعث فکر عالی کا

۲۱

تری وہ طبع ہے ھموار اے ... تو کہا کر سکے گا
کہ جس میں نو برابر نہیں اثر ...
ولی تجھ شعر کو سن کر ھوے ھیں مست اہل ... ۵
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتکالی

---:o:---

۷ (۲۸)

بے تاب آفتاب ہے تجھ مکھ کی تاب کا
پیاسا ہے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا
تجھ مکھ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے
سب تن نین ہوا ہے سوجل پر حباب کا
تجھ حسن انتخاب کا لکھنے تھے جب حساب
موہوم یک نقطہ ہے سرج اُس حساب کا
ہے مدرسے میں چرخ کے خرشید فیض بخش
جب سوں لیا ہے درس ترے مکھ کتاب کا
مجلس ہے گرم چرخ کی تجھ آفتاب سوں
خالی ہے جام سرد اُپر ماھتاب کا
مجھ شوق سوں مدام لبالب ہے جام نین
شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا
تجھ شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی
نم ناک ہے تدھی ستی * دامن سحاب کا

---:o:---

۷ (۲۹)

عبث غافل ہوا ہے گا فکر کرپی کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا

---

* جبھی سے

لگتا اگر گُل ھے تو کر جیوں گل اُسے روشن
تحفہ ھے سالک کوں نزک حق کے لے جانے کا

ھر زرہ اُین کی لذت جسے دنیا کی ھے خواھش
دیکھا ھے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

نہیں یو آہ ھور زاری جو سینے ھور انکھاں میں ھے
سمجھ بے شک کہ افسوں ھے یہ اُس پی کے لبھانے کا

موے کو جیو بخشے آب حیواں بے گماں ھے جیوں*
نین میں تیو نچھہ پانی ھے سوتے† دل کے جگانے کا

برہ کی آگ میں دستا نہیں ھے فکر کچھہ دل کوں
کہ جیوں غم نہیں ھے ابراھیم کو آتش میں جانے کا

ولی تجکو رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رھے گر سگ ھو کر‡ دائم نبی کے آستانے کا

———:o:———

۵ (۳۰)

لاگی ھے لگن تم سے چھڑا کون سکے گا
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا

مارا ھے جو ظالم نے ادایاں سوں ھمن کو
اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا

ھے نقش کناری کا ترے جامے کے اُوپر
دامن کو ترے ھاتھہ لگا کون سکے گا

رھتے ھیں ھیا چاک تمھاری ھی گلی میں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا

---

* (نسخہ) موے کو جیو بخشا آب حیواں میں اثر ھے جیوں
† خوابیدہ ‡ بہ وزن گزر

مت مار ولی کوں میرا اتنا تو کہا کر
یو ناز ترا جگ میں اُٹھا کون سکے گا

:0:

۵ (۳۱)

تجھ غمزۂ خوں خوار سوں لڑ کون سکے گا
تجھ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا

تجھ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

پھرتی ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند ان انکھیاں کو پکڑ کون سکے گا

ہیں خضر کے چشموں سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اُس کو اُتر کون سکے گا

تجھ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
اس سحر کے طومار کوں پڑھ کون سکے گا

:0:

۷ (۳۲)

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہو گا
ہر ذرہ تجھ جھلک سوں جیوں آفتاب ہو گا

مت جا چمن میں لالن بلبل پہ مت ستم کر
گرمی سوں تجھ نگہ کی گُل گل * گلاب ہو گا

مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن
تجھ مکھ کی تاب دیکھے آئینہ آب ہو گا

نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کوں لے کر
سینے کا عاشقاں کے اب فتح یاب ہو گا

---

* گل کر

رکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھپر روا اے* ظالم
محشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ہو گا

مجکوں ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی
تیری انکھاں کے دیکھے عالم خراب ہو گا

ہاتف نے یوں دیا ہے مجکو ولی بشارت
اُس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ہو گا

———:o:———

۷ (۴۳)

اس قد سوں جس چمن میں وہ نو نہال ہو گا
کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہو گا

آوے گا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
شرمندہ اُس کے آگے آب زلال ہو گا

عالم میں جو ہوا ہے اُس کی بھواں کا طالب
اُس کے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا

ہے اُس کے حق میں ہر شب مانند روز محشر
جس کو فراق جاناں سینے کا سال ہو گا

معنی کے جو چمن میں ہے بلبل معانی
تجھ گل بدن کے دیکھے رنگیں خیال ہو گا

جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گُلرو
جس انجمن میں تجھسا صاحب جمال ہو گا

البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہو گا

---

* بیک حرکت

لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا
چشمہ ہے تری نین غزالاں سوں کہوں گا
انی دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی
ش تیا کشور ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا
تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں میں خوش الحاں سوں کہوں گا
زخمی کیا ہے دل تری پلکاں کی انی نے
یو زخم ترا خنجر و پیکاں سوں کہوں گا
مجھپر نہ کرو ظلم تم اے لیلی خوباں
مجنوں ہوں ترا غم میں بیاباں سوں کہوں گا
دیکھا میں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا
جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا*
یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھہ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا
قربان پری مکھہ پہ ہوئی چوب سی جل کر
یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا
بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز
چلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

---

* فرانس کے چھپے ہوے دیوان میں یہ شعر اس طرح ہے —
جلتا ہوں ترے غم کی اگن موں جو شب و روز
اس سوزش آتش کوں جا سوزاں سوں کہوں گا

(۳۵)

وہ صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
آتش عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

ناز دیتا نہیں گر رخصت گل چین
اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ

عیش ہے عیش کہ اُس مہ کا خیال روشن
شمع روشن کیا مجھ دل کے شبستان میں آ

یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا
اشک کرتے ہیں مکاں گوشۂ دامان میں آ

موج بے تابی دل اشک میں ہئی* جلوہ نما
جب بسی زلف صنم طبع پریشان میں آ

نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سوں
دفتر درد بسا عشق کے دیوان میں آ

پنجۂ عشق نے بے تاب کیا جب سوں مجھے
چاک دل تب سوں بسا چاک گریبان میں آ

دیکھ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لب لعل
رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحان میں آ

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

شیخ یہاں بات تری پیش نہ جاے گی کبھو
زہد کی چھوڑ کے مت† مجلس رندان میں آ

درد منداں کو بجز درد نہیں صید مراد
اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ

---

* ہوی † عقل

جانِ من غصۂ و غضب تاکے
(ولی) مشتاق پر کرم دستا

—— ۰ ——

۷ (۴۲)

مت آتش غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا
مشتاق ہوں تجھ درس کا تک درس دکھا جا
آزردہ نہ ہو، غصہ نہ کر، بات مری سن
ڈرتا نہیں یک بات کی سو بات سنا جا
جلتا ہوں میں مدت ستی اے حسن کے دریا
تک مکھ کوں دکھا، آگ مرے دل کی بجھا جا
خواہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ
یکبار کسو طرز سوں تک اسم بتا جا
جب اُس کی طرف جات ہوں کر قصد تماشا
کہتا ہے مجھے سوت رقیباں سوں کہ جا جا
جب بوسہ کیا لب سوں پری روکے طلب میں
غصے ستی بولیا کہ چلا جا بے چلا جا
مدت سوں (ولی) جھانجھ میں ہے ہاتھ سوں دل کے
اک بار تو آ عیش کی نوبت کو بجا جا

—— ۰ ——

۷ (۴۳)

ن پیس سرمہ ہوکے بسا تجھ نین میں جا
و بوے گل بسا ہوں ترے پیرہن میں جا
ہر تار میں زلف کے تری سیر جا کروں
باد صبا کوں ساتھ لیا ہوں چمن میں جا

آتش نے تجھه جمال کے جلوے کوں دیکھکر
کینی هے * زندگی میں آپس کی کفن میں جا

جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک
هو کر خجل سرج نے لیا هے گهن میں جا

رکھا هے تار تار کیا اُس کے شوق میں
هردم خیال باندهکے اُس کی نین میں جا

جو دیکھتے رقیب اسی حال کو تمام
دن رین جلتے رهتے وہ دوزخ اگن میں جا

مانند خوں عقیق (ولی) گل کے بہ چلیں
شہرت پڑے جو اشک کی میرے یمن میں جا

———:o:———

۸ (۴۴)

مت غصے کے شعلے سوں جلتے کوں جلاتی جا
ٹک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا

تجھه چال کی قیمت سوں نہیں دل هے مرا واقف
اے ناز بھری چنچل ٹک بھاؤ بتاتی جا

اس رین اندھیری میں مت بھول پڑوں تس سوں
ٹک پاؤں کے بچھووں کی آواز سناتی جا

سجھه دل کے کبوتر کوں پکڑا هے تری لٹ نے
یہ کام دهرم کا هے ٹک اس کو چھڑاتی جا

تجھه مکھه کی پرستش میں گئی عمر مری ساری
اے بت کی پجن هاری اس بت کو پجاتی جا

---

* کی هے

تجھہ عشق میں جل جل کر سب تن کو کیا کاجل
یہ روشنی افزا ھے انکھین کو لگاتی جا
تجھہ عشق میں دل چل کر جوگی کی لیا صورت
یکبار ارے موھن چھاتی سوں لگاتی جا
تجھہ گھر کی طرف سندر آتا ھے ولی دائم
مشتاق ھے درشن کا ٹک درس دکھاتی جا

———:o:———

۵ (۴۵)

غضب سوں چہرۂ رنگین بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ھے لالہ زار ناز و ادا
لکھا ھے صفحۂ ایجاد پر مصور صنع
قلم سوں موے کمرکے نگار ناز و ادا
چمن طراز نزاکت کیا ھے صنعت سوں
سہی قداں کا مکاں جوئبار ناز و ادا
سنا ھوں خضر سوں دل کے یہ حرف تازہ وتر
بہار سبزۂ خط ھے بہار ناز و ادا
ولی پڑیا ھے نظر جب سوں وہ کہاں ابرو
هزار دل سوں ھوا ھوں شکار ناز و ادا

———:o:———

۷ (۴۶)

دل کو لگتی ھے دلربا کی ادا
جی میں بستی ھے خوش ادا کی ادا
گرچہ سب خوبرو ھیں خوب ولے
قتل کرتی ھے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ہے گر بولوں
دشمن ہوش ہے پیا کی ادا

نقش دیوار کیوں نہ ہو عاشق
حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا

گل ہوے غرق آب شبنم میں
دیکھ اُس صاحب حیا کی ادا

اشک رنگیں میں غرق ہے نس دن
جن نے دیکھی ہے تجھ حنا کی ادا

اے ولی درد سر کی دارو ہے
مجکوں اُس صندلی قبا کی ادا

———:0:———

۵ (۳۷)

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا
سحر ہے سرو گل جبیں کی ادا

گر ہے مطلوب تجکوں نقش مراد
دیکھ اس کی بھواں کی چیں کی ادا

ہوش میرا نہیں رہا مجھ میں
جب سوں دیکھی ہے نازنیں کی ادا

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا

اے ولی دل کو آب کرتی ہے
نگہہ چشم شرمگیں کی ادا

———:0:———

(۴۸)

ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا
کیا ہوں خال اُپر جیو کوں سپند جدا

تجھے شمع کے برابر سوں کہہ سکوں کیوں کر
کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا

ترے یو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھہ اے ظالم
جلیا* سرج ہے جدا ہور گھٹتا ہے چند جدا

ترے لباں کی حلاوت کو رکھہ نظر بھیتر
شکر گُھلی ہے جدا اور گُھلا ہے قند جدا

ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا

ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیباں سوں
ہوا ہے دل مرا اب مجھہ سوں دل پسند جدا

نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھہ تو مجکوں
کہ اہل عیش جدے ہیں یو درد مند جدا

ترے یو مکھہ کی جھلک ہور زلف کی موج کوں دیکھہ
سرج ہے سرخ و بیتاب ہے سپند جدا†

ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھہ
خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

(۴۹)

ہے فیض سوں جہاں کے دل با فراغ میرا
مرہم کا نہیں ہوا ہے محتاج داغ میرا

* جلا
† ایک نسخے میں یہ شعر یوں دیکھا گیا
تری جھلک کو بہتر آپنے کے جو دیکھا ہے
شفق سرخ ہوکے بے تاب ہے سمند جدا

حرت اسباب سوں جہاں کے ھوں بے غرض سداں میں
دش بن تیل ھور بتی ھے روشن چراغ میرا
وہ ماہ جلوہ گر ہو دل کو کیا منور
ھے آج آسماں سوں اوپر دماغ میرا
مجھہ دل کے آچمن میں کریک نظر تماشا
داغاں کے ھے گلاں سوں روشن یو باغ میرا
از بسکہ زندگی میں یوں محو ھوں ولی میں
مشکل ھوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

———:O:———

۵ (۵۰)

ھوا ھے سیر کا مشتاق بے تابی سوں من میرا
چمن میں آج آیا ھے مگر گل پیرھن میرا
مرے دل کی تجلی کیوں رھے پوشیدہ مجلس میں
ضعیفی سوں ھوا ھے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ھے شوق مجکوں باغ کی گلگشت کا ھر گز
ھوا ھے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا
ھوا ھوں تجھہ جدای کے دکھوں اے نور عین دل
برنگ مردہ مک انکھیاں کا پردہ ھے کفن میرا
لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوای
اگر ھو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

———:O:———

۷ (۵۱)

دیکھا ھے جن نے تیرے رخسار کا تماشا
نہیں دیکھتا سرج کی جھلکار کا تماشا

اے رشک باغ جنت جب سوں جدا ہو توں
دوزخ ہے تب سوں مجکوں گلزار کا تماشا

بے قصد مجھ زباں پر آتا ہے لفظ تھکیں
دیکھا ہوں جب سوں تیری رفتار کا تماشا

رشتہ کوں بندگی کے ڈالیا اپس گلے میں
دیکھا جو تجھ صنم کے زنار کا تماشا

نرگس نمن رہے نہیں پل مار نے کی طاقت
آدیکھ اُس انکھاں کے بیمار کا تماشا

اُس مکھ کا رنگ اُڑ کر قوس قزح کوں پہنچا
دیکھا جو تجھ بھواں کی تروار کا تماشا

تب سوں ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑیا ہے
دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تماشا

---

(۵۲) ۷

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھ نور کا تماشا
اُس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

اے رشک باغ جنت تجھ پر نظر کیے سوں
رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا

روز سیاہ اُس کے موسو سوں جلوہ گر ہے
تجھ زلف میں جو دیکھا دیجور کا تماشا

کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحداں کوں منصور کا تماشا

ہے جس سوں یادگاری وہ جلوہ گر ہے دائم
چینی میں جاکے دیکھو فغفور کا تماشا

وہ سر بلند عالم ازبس ہے مجھ نظر میں
جیوں آسماں عیاں ہے مجھ دور کا تماشا
تجھ عشق میں ولی کے آنچھو اُمنڈ چلے ہیں
اے بحر حسن آدیکھ اس پور کا تماشا

———:0:———

۱۴

(۵۳)

زرد رو ہے جو کیا ہے فکر تسخیر طلا
مت ہو اے وحشی صفت زنہار نخچیر طلا
کیوں کرے آلودۂ زرجگ منیں صید مراد
ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا
گر غرض ہے تجکوں صافی باز رکھ دنیاسوں ہات
جز سیاھی نہیں ہے اے نادان تاثیر طلا
نہیں ہے حاصل غیر گردش جگ میں اُس کو رات دن
جیوں سرج لاگا ہے جس کے دل منیں تیر طلا
دیکھکر تجھ مکھ کے پرتوکوں اے رشک آفتاب
موج کی پانی نے ڈالی پگ میں زنجیر طلا
جب سنا تجھ حسن سوں دعوی کیے ہیں اختراں
گرم ہو نکلا سرج لے ھاتھ شمشیر طلا
شمع تیری بزم میں جس وقت ہووے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اپس کو کر کے گلگیر طلا
بوالہوس رکھتے ہیں دائم فکر رنگ عاشقاں
ہے محوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا
زندگی زربن لباساں کی گئی بازی منیں
ہے یو جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

آہ سوں عاشق کی عارت بوجھتے ھیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سوں صراف تقریر طلا

یوں زمین عشق میں ھے دام عاشق نام یار
نام شہ جیوں ھوتا ھے نس دن گلو گیر طلا

شکل تجھ بت کی جو مجھ دل میں ھوئی ھے منتقش
ھے سمندر کی نمط آتش میں تصویر طلا

یو کناري مکھ پہ تیرے اے زلیخاوش نہیں
سورۂ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا

اے (ولی) یو شعر ھے لبریز معنی سر بسر
ھے بجا اطراف اُس کے گر ھو تحریر طلا

—:o:—

(۵۴)

تیرے شکر لب کو اب مثل عسل بولنا
بلکہ عسل ھے نقل اُس نوں اصل بولنا

تجھ قد و قامت اگے سرو ھوا سر نگوں
تجھ سے رواں سرو اگے سرو کو شل بولنا

مکھ کي صدف پر تري در ھے مبارک بچن
در سمندر اُسے سب کی عقل بولنا

بات کی مجلس منیں میرا سخن تو تجھ ھے
جگ میں مسیحا تجھے جب سوں سبل بولنا

مور ضعیف ھے (ولی) خاک قدم بہار اُسے
بلکہ ضعیفی منیں اُس نہیں بل بولنا

—:o:—

۵ (۵۸)

جب صنم کو خیال باغ ہوا
طالب نشۂ فراغ ہوا
فوج عشاق دیکھ ہر جانب
نازنیں صاحب دماغ ہوا
رشک سوں تجھ لباں کی سرخی کے
جگر لالہ داغ داغ ہوا
دل عشاق کیوں نہ ہوں روشن
جب خیال صنم چراغ ہوا
اے ولی گلبدن کوں باغ میں دیکھ
دل صد برگ باغ باغ ہوا

---:o:---

۱۰ (۵۹)

جلوہ گر جب سوں وہ جہاں ہوا
نور خرشید پائمال ہوا
فیض تشبیہ قد دلبر سوں
سرو گلشن منیں نہال ہوا
نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا
یاد کر تجھ بھواں کی بیت بلند
ماہ نو صاحب کمال ہوا
دیکھ کر تجھ نگاہ کی شوخی
ہوش عالم رم غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سوں
عکس آئینۂ خیال ہوا

وصف میں تجھ بھواں کے ہر مصرع
ثانی مصرع ہلال ہوا

جن نے دیکھی ہے تجھ نگہ کی تیغ
پھر کے جینا اُسے محال ہوا

ہجر کی زندگی سوں موت بھلی
کہ جہاں سب کہیں وصال ہوا*

غزل مجنوں کے بعد مجکوں ولی
صوبۂ عاشقی بحال ہوا

———:o:———

۷ (۶۰)

جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
عالم میں اُس کا نام جواہر رقم ہوا

نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ہے جن نے دل
وہ دائرہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا

تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھ قلم
مشہور جگ کے بیچ عطارد رقم ہوا

طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ داد خواہ
جس بے گنہ پہ تیری نگہ سوں ستم ہوا

---

* بعض تذکروں میں یہ شعر حاتم سے منسوب ہے اور بہ ظن غالب اُنہیں کا معلوم ہوتا ہے۔ دو ایک دیوانوں میں ولی کا نام دیکھکر احتیاطاً یہاں لکھ دیا گیا——

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا
جن نے بیاں لکھا ہے ترے رنگ زلف کا
اُس کو خطاب غیب سوں مشکیں رقم ہوا*
شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ہوا

---:O:---

۵ (۶۱)

تصویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیراں ہوا
تجھ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا
ابرو کی کشتی مت چھپا اس وقت اے دریاے حسن
تجھ نین کی گردش ستی عالم منیں طوفاں ہوا
نہیں خال تیرے مکھ اُپر یہ دل ہے اُس کا اے صنم
تیری زلف کوں دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا
سنبل پڑیا ہے دام میں تجھ زلف کے اے گلبدن
تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قربان نا فرماں ہوا
وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم جیوں ولی
تجھسے کماں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

---:O:---

۶ (۶۲)

عشق سوں تیرے صنم جیو پہ طوفاں ہوا
مسکن اشک نین ساحل داماں ہوا

---

* ایک جگہ یہ شعر یوں دیکھا گیا۔
جن نے بیاں لکھا ہے مرے رنگ زرد کا
اُس کو خطاب غیب سوں زریں قلم ہوا

درد سوں آیا مری شام پہ روز سیہ
صبح کا مجھہ حال سوں چاک گریباں ھوا

کنج میں تجھہ زلف کے جن نے کیا ھے مقام
اُس کا تتّا* بوریا تخت سلیماں ھوا

بسکہ ھے اے نور عین تجھہ مذیں انسانیت
عشق سوں تیرے صنم صورت انساں ھوا

جب سوں ترے مکھہ کی یاد کرتا ھوں اے گلبدن
تب سوں ھر اک زخم دل باب گلستاں ھوا

تیری انکھاں کے اگے کیوں کہ ھر اک آسکے
ھر نگہہ ھے چوبدار ھر مژہ درباں ھوا

جگ کے دل اے برھمن کانپتے ھیں مثل بید
جب سوں یہ ھندوے خال دشمن ایماں ھوا

تب سوں ولی کی زباں تیز ھے تجھہ وصف میں
تجھہ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں ھوا

——:o:——

۵ (۶۳)

وہ مرا مقصود جان و تن ھوا
جس کا مجکوں رات دن سمرن ھوا

مثل مینائے شراب بزم حسن
حوض دل تجھہ عکس سوں روشن ھوا

نور کا ھے گنج تیرا یو جہاں
حسن کے گوھر کا توں معدن ھوا

* تُوتا

بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے
دل مرا صافی سوں جیوں درپن ہوا
جو ولی ہے مرجع ہر جزو و کل
وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

———:o:———

۵ (۶۴)

ہر انچھو تجھ غم میں اے رنگیں ادا گلگوں ہوا
غیرت گلزار جنت دامن پرخوں ہوا
ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند
جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
رات دن انچھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر
اے برہمن دیکھ تجکوں بید خواں مجنوں ہوا
گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا
ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھ نگاہ بادا سوں جب ولی مفتوں ہوا

———:o:———

۷ (۶۵)

تجھ لب متّھے کوں دیکھ پھکا انگبیں ہوا
چین جبیں کوں دیکھ خجل نقش چیں ہوا
مجھ دل کے دائرے میں سویدا نہ بوجھ توں
تجھ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا
مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
وہ نقش پا کہ زینت روے زمیں ہوا

تو جاں رہا وہاں سوں تجھے دیکھتا ہوں میں
تجھ مکھ کے دیکھنے کوں یو دل دوربیں ہوا

تجھ زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے
عنبر سوں موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا

پی کی گلی نگاہ کرو* ہے عجب مکاں
اس اشرف الہکاں میں یو دل جا مکیں ہوا

ہے آج جگ میں مجکو ولی دستگاہ جم
اُس کا خیال دل منیں نقش نگیں ہوا

———:O:———

ہ (۶۶)

تخت جس بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا
سر اُپر اُس کے بگولا تاج سلطانی ہوا

کیوں نہ صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی
اپنے جوہر کی حیا سوں سر بسر پانی ہوا

زندگی ہے جس کو دائم عالم باقی منیں
جلوہ گر کب اُس کے آگے عالم فانی ہوا

بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں
غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا

اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نہیں رات دن
جگ منیں وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا

———:O:———

* دیکھو

ہ (۶۷)

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا
مدت ستی مشتاق ہیں عشاق جفا کے
بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا
جاری کیا ہوں جوے رواں اشک رواں سوں
افسوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا
جس غم منیں موزوں کیا ہے آہ کا مصر
وہ مصرع دلچسپ پریزاد نہ آیا
پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی
لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

———:o:———

۸ (۶۸)

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
مجھ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا
بیمار پر برہ کے نہیں کئی* کہ مہرباں ہو
مجھ دکھ کے پوچھنے کو جز درد سر نہ آیا
مدت تلک جنگل میں دیوانہ ہو پھرا ہوں
آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا
آزاد سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسبا
جس سیتی یار ملتا ویسا ہنر نہ آیا
کیوں عاشقاں کی صف میں پاویں وہ سرخروئی
جن کی انکھاں کے اوپر خون جگر نہ آیا

---

* کوئی

میں غم سوں گل سراپا جیوں مو ھوا ھوں لیکن
مجھہ ناتواں کی جانب وہ مو کمر نہ آیا

عشاق متفق ھو کہتے ھیں جان و دل سوں
ھرگز زمیں کے اوپر تجھہ سا بشر نہ آیا

کچھہ نقد جاں کا کھونا تخصیص نہیں ولی پر
نہیں کئی * کہ تجھہ گلی میں دل کوں بسر نہ آیا

———:o:———

۷ (۶۹)

صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہ آیا
میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا

بیگانی لگی بات یگانے کی عجب ھے
آخر کو اُسے غیر سوں وسواس نہ آیا

بلبل کی نمط نالہ و زاری میں ھوں نس دن
افسوس وہ گلدستۂ خوش باس† نہ آیا

اُس یار وفادار سوں مجھہ آس تھی لیکن
ھرگز وہ بجھانے کو مری پیاس نہ آیا

میں انبہ صفت تن کو گلایا ھوں اپس کے
وہ باغ محبت کا انناس نہ آیا

جس باج مرے سینے پہ ھر آن ھے یکساں
اُس ماہ بنا تن پہ مرے ماس نہ آیا

یو بات ولی دل کی سیاھی سوں لکھا ھوں
وہ نور نین حیف مرے پاس نہ آیا

———:o:———

* کوئی † بو

۸ (۷۰)

اهل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
اولاً سرو غلامی ستی آزاد کیا

اُس کی تعظیم ھوئی اهل چمن پر لازم
بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا

روز ایجاد تری چشم سوں اے نور نظر
حسن کی فرد پہ دیوان ازل صاد کیا

جن نے عشاق کے چہرے کوں دیا رنگ نیاز
معنی ناز کو تجھہ قد ستی ایجاد کیا

سب سوں ممتاز ھوا سلسلۂ مانی میں
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اُس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

آج تجھہ یاد نے اے دلبر شیریں حرکات
آہ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرهاد کیا

اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنون
روح مجنوں نے اپس کا مجھے اُستاد کیا

:O:

۷ (۷۱)

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خط تدبیر کیا

بند کرنے دل وحشی زدہ کوں
دام رہ زلف گرهگیر کیا

۷۱

موج رفتار نے تجھہ قد کی صنم
سرو آزاد کو زنجیر کیا

سبز بختوں میں اُسے لکھتے ھیں
وصف تجھہ خط کے جو تحریر کیا

جز الم اُس کو نہ ھووے حاصل
عشق بے پیر کوں جن پیر کیا

شمع مانند جلی اُس کی زباں
جن نے سجھہ سوز کی تقریر کیا

گریۂ و گرد ملامت سوں (ولی)
خانۂ عشق کوں تعمیر کیا

---:o:---

۷ (۷۲)

کشور دل کوں ترے ناز نے تسخیر کیا
فوج مجنوں کوں تری زلف نے زنجیر کیا

پیچ سوں نقد دل عاشق بے تاب کوں لے
زلف اپنی کوں پری رو نے گرہ گیر کیا

عاشق زار سمجھہ مجھہ سوں ھوا ھے بیزار
نقد دل دے کے میں دلدار کو دل گیر کیا

نالۂ شوق نے شعلے کی زبان سوں جیوں برق
درس میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا

کیوں کہ ذرات جہاں تجکوں پرستش نہ کریں
حق نے تجھہ حسن کوں خورشید جہاں گیر کیا

گرد غم آب نین درد کے معمار نے لے
خانۂ عشق جگر سوز کوں تعمیر کیا

اے (ولی) شوخ کی زلفاں کی سیاھی لے کر
قصۂ حال پریشاں کوں میں تحریر کیا

———:0:———

(۷۳) ۹

مستی نے تجھ نین کی سجھ بے خبر کیا
دل کو مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا

تیری نگہ کے تیر کی ھیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

تجھ مہر کا ھوا ھے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

تب سوں ھوا ھے محمل لیلی کی شکل دل
جب سوں تیرے خیال نے دل میں گذر کیا

جیوں سرو بے خزاں ھے جہاں میں وہ سبز بخت
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا

ھر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دھن کوں دیکھ سخن مختصر کیا

حق تجھ عذار دیکھ کے سرچا ھے رنگ گل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا

دیکھا ھے یک نگہ میں حقیقت کے ملک کوں
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

تیرا* یو شعر جگ میں مؤثر ھے اے (ولی)
تو دل منیں ھر ایک کے جا کر اثر کیا

———:0:———

* ایک دیوان میں اس غزل کا دوسرا مطلع اور دیکھا گیا
باقی بر صفحۂ آئندہ

خدا نے مکھہ پہ ترے باب حسن باز کیا
قد بلند کوں تیرے تمام ناز کیا

یو مکھہ ترا ہے* جیوں مسجد بھواں ہیں جیوں محراب
انکھاں سوں جا کے میں وہاں عشق کی نماز کیا

گھلا ہوں شمع نمط اُس کے مکھہ کے پرتو سے
کہ جس کے شوق کی آتش نے تن گداز کیا

فدا کیا ہوں تو† قامت اُپر دل و جاں سب
کہ مجکوں شور قیامت سوں بے نیاز کیا

کمند شوق نے کھینچا ہے زہرہ رویاں کوں
تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا

مثال زلف پڑی دل کے بیچ فوج شکست
تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا

خدا دیا ہے مجھے صدہزار عجز و نیاز
جو سر سوں پانوں تلک تجکو شکل ناز کیا‡

ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

:o:

مگر غالباً یہ ولی کا نہیں کیوں کہ قدما عموماً باالتزام غزل کے اشعار طاق رکھتے تھے اور اب بھی اکثر یہی دستور ہے - راقم کے نزدیک ولی کی جس غزل میں طاق سے زیادہ اشعار ہیں اُن میں ضرور الحاق ہوا ہے - بہر حال وہ مطلع ثانی یہ ہے -

تجھہ قد نے اہل دید کوں عالی نظر کیا
تجھہ رخ نے شوق بدر کا دل سوں بدر کیا

* بیک حرکت † ترے ‡ یہ شعر بھی غالباً الحاقی ہے

11 (۷۵)

صحن گلشن میں جب خرام کیا
سرو آزاد کوں غلام کیا

حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ
کہ تجھے حافظ کلام کیا

اکھلیت کا تجکوں دعویٰ تھا
حق نے دعویٰ ترا تمام کیا

وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہوں بانکی
ماہ نو نے جنھیں سلام کیا

غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ
کام عشاق کا تمام کیا

حق نے تجھ قد کوں دیکھ مثل الف
خوش قداں کا تجھے امام کیا

کان کوفی ہے تجھ کمر کا پیچ
جگ نے اُس کو سر کلام کیا

تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے
دل سیماب میں مقام کیا

تا کہے تجکو خلق ماہ تمام
زلف تیری کوں حق نے لام کیا

گلرخاں خوف سوں ہوے یکسو
تجھ نگہ نے جب اهتمام کیا

نام تیرا ولی نے اے اکھل
شوق سوں ورد صبح و شام کیا

———:0:———

۵ (۷۶)

تجھہ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا
طالب جو تیرے لب کے ہیں اُن کوں شکر سوں کام کیا

بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر
اُس عاشق مہتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا

جو بھید سوں محرم نہیں اور طعن عاشق پر رکھے
تو* عاشق جاں باز کوں اُس بے خبر سوں کام کیا

غافل قیامت کے بھتر اپنے کئے کو پائیں گے
جو کام† یہاں کینے‡ درست اُن کوں حشر سوں کام کیا

یو شعر سن دل سوں ولی خطرہ گہر کا گار مت
میرا سخن جس کوں اچھے$ اُس کوں گہر سوں کام کیا

---

۷ (۷۷)

براگی جو کہاتے ہیں§ اُسے گھر بار کرنا کیا
ھوئی جوگن جو کئی پی کی اُسے سنسار کرنا کیا

جو پیوے پرت کا پانی اُسے کیا کام پانی سوں
جو بھوجن دکھہ کا کرتے ہیں اُسے آدھار کرنا کیا

سکھی تہنا کو ارزانی یہ کسوت اور زرینہ سب
ڈھیلے ‖ جی سوں جو بیزار اُسے سنگھار کرنا کیا

خجالت کی گرد انچھواں کے پانی سوں گلا بے میں
بنانے غم کا گھر مجکوں دوجا معمار کرنا کیا

نہیں کئی دھرم دھاری جو کہے پیتم کوں سمجھا کر
کہ دکھیا کوں بجھوھی سوں اِتنا بیزار کرنا کیا

---

* تیرے † جس نے ‡ کیا $ بھلا معلوم ھو
§ کہے جاتے ہیں ‖ ھوا

محل دل کا تری خاطر بنایا ھوں میں دل جاں سوں
جدائی سوں اُسے یکبارگی مسمار کرنا کیا
سہلیاں جب تلک مجھ سوں نہ بولیں گی ولی آکر
مجھے تب لگ کسو سوں بات اور گفتار کرنا کیا

———:o:———

V (۷۸)

ترے بن مجکوں اے ساجن تو یو گھر بار کرنا کیا
اگر تو ناچہے مجکوں تو یو سنسار کرنا کیا
مندے گھر واسوں باھر کر اپس کے آپ منصف ھو
نکارا* تیوچھ بک بک کر اِتا بیزار کرنا کیا
اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منسا من میں تہنا کے
تو مجھسے دکھ بھرے سوں پھر جھٹا اقرار کرنا کیا
پتیارا نہیں ترے کہے کا تو چپ حیران کرتا ھے
جو من میں نہیچھ ملنے کا تو پھر تکرار کرنا کیا
ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ھوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا
تمہیں ملنے سوں گر اپنے سہا گن نا کروگے مجھ
تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا
جو کئی جالے پرت کی آگ میں تن من کو یوں اپنے
ولی سنگم بنا ایسے کوں پھر آدھار کرنا کیا

———:o:———

* نرالا

ہے قد ترا سراپا معنی ناز گویا
پوشیدہ دل میں میرے آتا ہے راز گویا
معنی طرف چلیا ہے صورت سوں یوں مرا دل
سورت ستی چلیا ہے کعبے جہاز گویا
ہر یک نگہہ میں تیری ہے نغمۂ محبت
ہر تار تجھہ نگہہ کا ہے تار ساز گویا
اے قبلہ روھمیشہ محراب میں بھواں کی
کرتی ہیں تیری پلکاں ملکر نماز گویا
تیری کمر مصور چترا ہے کس ادا سوں
کیتا ہے صرف اس میں ناز و نیاز گویا
تجھہ زلف کوں جو بولیا ھمدوش مصرع قد
رکھتا ہے مجھہ برابر فکر دراز گویا
وہ قاتل ستمگر آتا ہے یوں ولی پر
جلدی سوں صید اوپر آتا ہے باز گویا

———o:———

پی کے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا
معتبر نہیں ہے حسن دور نما
باعث نشۂ دو بالا ہے
حسن صورت کے ساتھہ حسن ادا
اے گل باغ حسن مکھہ سوں ترے
جلوہ پیرا ہے رنگ و بوے حیا

ماہ نو تجھ بھواں پہ کر کے نظر
سوے مغرب چلیا ہے روبقضا

سرخ رویاں منیں سر آمد ہے
تجھ قدم کے اثر سوں رنگ حنا

نہیں ہے گُل پی کے مکھ سا عالم میں
قائل اس بات کی ہے باد صبا

اے ولی مجھ سخن کو وہ بوجھے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

:o:

ہ (۸۱)

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دوجا دلربا

بے وفا گر تجکوں بولوں ہے بجا اے نازنیں
نازنیں عالم منیں ہوتے ہیں اکثر بے وفا

کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہ نو
ماہ نو ہوتا ہے دائم اے عزیزاں کم نما

مدعاے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار
یار کے دیدار بن دوجا عبث ہے مدعا

کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہ گلرخاں
گلرخاں سوں جگ کے پایا ہوں ولی یہ کیمیا

:o:

ہ (۸۲)

لا مکاں پر بنا * احمد جو بنا بتھلایا
تب ملائک نے وہیں صلوا علیکم گایا

---

* بناکر

٥

حور و غلماں نے ترانے سوں وہ نغمے بولے
قابِ قوسین کا نوشہ تو ہے سب کو بھایا

تھے براتی وہاں آدم سوں لگا تا عیسیٰ
اور جبریل امیں گوندھ کے سہرا لایا

حق نے "لولاک لما" حق میں محمد کے کہا
اُن سوا کون سے مرسل نے یہ رتبہ پایا

مغفرت تیری (ولی) سہل بلاریب ہے، کیوں ؟
نام احمد کا جو لب پر ترے ہر دم آیا

ردیف الف میں بیاسی غزلیں ہیں جن میں حسب ذیل چند غزلیں عام زبان اور پرانے مشترک محاورات سے الگ خالص دکنی زبان میں کہی گئی ہیں - اس سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ غزلیں دلی آنے سے پہلے اپنی وطنی صحبتوں میں کہی گئی ہونگی ' یا ممکن ہے کہ مرتبین نے کسی اور قدیم شاعر کی کہی ہوئی ولی کے دیوان میں شامل کردی ہوں - یہ قیاس اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک دیوان میں یکساں غزلیں نہیں ملتیں ' کسی میں کچھ کم ہیں ' کسی میں کچھ زیادہ - بہر حال وہ غزلیں جن میں شاہجہاں آبادی لب و لہجہ اور انداز بیان مفقود ہے نمبر ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۴ و ۵۴ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ سے متعلق ہیں - اگر چہ ان کے سوا جا بجا دیگر غزلوں میں بھی خالص دکنی اور قدیم محاورات ہیں مگر ان میں اکثر ردیفیں اور ترکیبیں ایسی موجود ہیں جن سے اجنبی سا اجنبی ناظر بھی دکنی زبان کا یقین کرے گا - اسی طرح غزلیات نمبر ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۴۴ و ۵۳ و ۵۹ و ۶۸ و ۷۰ و ۷۴ میں ایک ایک دو دو شعر الحاقی معلوم ہوتے ہیں - کیوں کہ شعرائے متقدمین و متاخرین کا معمول ہے کہ غزل میں طاق اشعار رکھتے ہیں ـــــ

ب

۹ (۸۳)

کیوں ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکوں آپ سوں روشن جہاں میں
سر سوں لیا نقاب زریں مکھ پر آفتاب

آیا ہے نقل لینے ترے مکھ کتاب کی
تار خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب

گرمی سوں بے قرار ہو نکلیا * سنے + کوں کھول
تجھ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب

ہندو سرج کوں دور سوں نت پوجتے ولے
ہندوے زلف کی ہے بغل بھیتر آفتاب

جن نے ترے جمال پہ کینا ‡ ہے یک نظر
دیکھا نہیں وہ پھر کے نظر بھر کر آفتاب

پوجا کوں تجھ درس کی ہو جوگی فلک اُپر
نکلیا ہے پھر جامۂ خاکستر آفتاب

تجھ مکھ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جیوں شپّر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کوں برابر کہیے ترے
ذرّے سوں ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

———:o:———

* نکلا + سینہ ‡ کیا

(۸۴) ۵

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب
ہوا دل سر بسر دریاے سیماب
ترے مکھ کے سرج کوں دیکھ جیوں برت
ہوے ہیں عاشقاں سرتا قدم آب
رکھوں جس خواب میں تجھ لب اُپر لب
مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وہ خواب
تری نیناں وہ قاتل ہیں کہ جن پاس
دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب
ولی تجھ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے برنگ شعلہ بے تا

:o:

(۸۵) ۱۱

جب سوں وہ* نازنیں کی میں دیکھا ہوں چھب عجب
دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب
جاتا ہے دن تمام اُسی مکھ کی یاد میں
ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

قطعہ

بے تاب ہوکے مثل گدایاں نزیک جا
بے باک ہوکے تب یو کیا میں طلب عجب
دو نین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال
سن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

---

*اُس

بولیا مری نگاہ کی قیمت ہے دو جہاں
جس دیکھنے سوں دل میں ترے ہے طرب عجب

اس دولت عظیم کوں یوں مفت مانگنا
لگتی ہے مجکوں بات تری بے ادب عجب

کینا میں اس سوال میں دوجا بھی اک سوال
کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ہیں لب عجب

یکبار اس سوال میں سی ید دوجا سوال
دل میں رہا اپس کے وہ شیریں لقب عجب

اول تو شوخ آکے غضب میں غصہ کیا
سر تا قدم چو ناز اُتھا وہ غضب عجب

آخر اپس کی ہمت عالی پہ کر نظر
شیریں لباں سوں اپنے چکھایا رطب عجب

اس شعر کی یہ طرح نکالیا* ہے جب ولی
یو اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

———:O:———

د (۸۶)

ملیا† وہ گلبدن جس کوں اُسے گلشن سوں کیا مطلب
جو پایا وصل یوسف اُس کوں پیراھن سوں کیا مطلب

مجھے اسباب خود بینی سوں دائم عکس ہے دل میں
کیا جو ترک زینت کوں اُسے درپن سوں کیا مطلب

سخن صاحب سخن کا سن کے ملنے کی ھوس مت کر
جواھر جب ھوے حاصل تو پھر معدن سوں کیا مطلب

* نکلا † ملا

عزیزاں باغ میں جانا نپٹ دشوار ھے مجکوں
گلی گلرو کی پایا ھوں مجھے گلشن سوں کیا مطلب
ولی جنت منیں رھنا نہیں درکار عاشق کوں
جو طالب لامکاں کا ھے اسے مسکن سوں کیا مطلب

———:O:———

۹ (۸۷)

ھوا تجھہ غم سوں جاری شوق کا طومار ھر جانب
ھوا ھے گرم تیرے عشق کا بازار ھر جانب
تماشا دیکھہ اے لیلی کہ تیرے غم کی گردش سوں
بگولے کی طرح پھرتا ھے مجنوں خوار ھر جانب
برہ میں دیکھکر فرھاد پر شیریں کو سنگیں دل
اُسی فریاد میں ھے رات دن کُہسار ھر جانب
زبان حال سوں مجکوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اُس انکھیاں کے ھر گلشن میں ھیں بیمار ھر جانب
ھوا ھے مست اُس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھہ کے جلوے سوں کھلا گلزار ھر جانب
تہسک مہر سوں اُس کی رکھا ھوں مہر سوں دل میں
کہ جس کے خال و خط کی جگ میں ھے گفتار ھر جانب
تفحص کر کے دیکھا مٰیں ھر اک کے مدرسے میں جا
کہ اُس کے حسن کے مطلب کی ھے تکرار ھر جانب
ھر اک لبریز ھے خم تجھہ محبت کے اثر سیتی
ھر اک ساغر تری نیناں سوں ھے سرشار ھر جانب
ولی تجھہ طبع کے گلشن میں جو کئی سیر کرتے ھیں
وہ تحفہ کر لجاتے ھیں گل اشعار ھر جانب

۷ (۸۸)

ترے مکھ پر اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

۱۵۱ فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے جیوں مصرع انتخاب

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھ مکھ کی صافی اُپر
ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب

ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہو وے گلاب

ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط
کہ مخمل کوں راحت سوں آوے ہے خواب

کرے بخت میرے اگر تک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے حجاب

ت
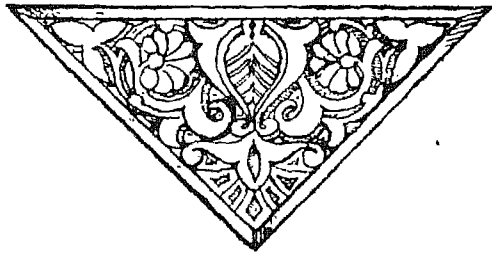
۷ (۸۹)

مدت کے بعد آج کیا جو ادا سوں بات
کھلنے سوں اُس لباں کے ھوئی حل مشکلات

دیکھے سوں مجکوں آج شب و روز نیک ھے
وہ زلف و رخ کہ جن سوں عبارت ھے دن ورات

ھر ایک میٹھی بات ھے تیری نبات ریز
گویا رکھی ھے لب نے ترے مایۂ نبات

ظلسمات سوں نکل کے جہاں میں عیاں رھے
گر حکم لیوے لب سوں ترے چشمۂ حیات

تجھہ ناز ھور ادا سوں مری یہ ھے عرض غرض
یا عین التفات ھو یا حکم التفات

تب سوں اُتھا ھے دل سوں مرے غیر کا خیال
تیرا خیال جب سوں ھوا ھے مرے سنگات

اُس وقت مجکوں عیش دو عالم ملے ولی
جس وقت بے حجاب کروں پیو سنگات بات

———:o:———

۵ (۹۰)

سبز چہرے نے ترے اے سبز بخت
زھر قاتل ھو کیا جیو* لخت لخت

مجھہ دل مجروح کے حق میں سجن
مت ھو جیوں الماس ھرگز سینہ سخت

---

* جی

حسن کے کشور کا توں ہے بادشاہ
ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
مکھ اُپر تیرے ہے ایسی جھلجھلات
جس کے دیکھے ہوش نے باندھیا ہے رخت
کر ولی پر یک عنایت کی نظر
سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

———:o:———

۷ (۹۱)

سجن ہے بسکہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت
سکندر کو ہوئی حاصل مثال آرسی حیرت
چلیا* دہشت سوں ڈرتا کانپتا مشرق سوں مغرب کوں
فلک اوپر سرج جب سوں سنا تجھ حسن کی ہیبت
نہ ہووے مرگ کی تلخی سوں ہرگز آشنا جگ میں
تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کوں گر شربت
تری انکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں چکرت
جگت کے دلربایاں کا ہوا تجھ میں ظہور اکثر
نین نرگس ہے رخ بدری ہے لب مصری بچن امرت
نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت
ولی کو اے سجن گا ہے عطا کر بھیک درشن کی
دیا ہے لطف سوں تجکوں خدا نے حسن کی دولت

———:o:———

* چلا

(۹۲) ۵

سینے میں ہے تجھہ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہہ مست کی نشست

تجھہ زلف کج کا دل منے بیٹھا ہے یوں خیال
ماھی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست

ترے دو نین دل میں مرے فتنہ خیز ہیں
مشکل ہے ایک ٹھور دو بدمست کی نشست

تیری نگہہ کے باز سوں ہے مرغ دل کا حال
جیوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست

تا سرخ رنگ کوں زرد کرے اس سبب یو غم
دل میں ولی کے مس میں ہے جیوں جست کی نشست

———:O:———

(۹۳) ۷

زبان حال سوں کہتا ہے یوں شمشاد ہر ساعت
پڑیں گے قید میں اس قد کوں دیکھہ آزاد ہر ساعت

بچے گا کب تلک اے طائر دل زور وحشت سوں
نگہہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت

ہوا ہے جب ستی پروانہ دل اے شمع رو تیرا
نگہہ تجھہ چشم کن جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت

اپس کی چشم مے گوں سوں دکھا ساغر کی گردش کوں
ستم کرتا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت

ترا خط خوبی میں ہے ھاتھہ سوں مقراض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کہ دک دھشت اُستاد ہر ساعت

نہیں یک عاشق و معشوق اُس کے درد سوں خالی
گلؐ و بلبل سوں سنتا هوں یہی فریاد هر ساعت
ولی مجهه دل میں بستا هے خیال اُس سرو قامت کا
که جس کے شوق سوں جنبش میں هے شهشاد هر ساعت

---:O:---

ه (۹۴)

گمراه هیں تجهه زلف میں کئی اهل هدایت
یهه بات هے ظلمات کی نہیں جسکی نہایت
غمزے نے کیا ظلم مرے دل په سوتس پر
کرتے هیں ترے نین وه* ظالم کی حمایت
عشاق کا هے خون روا عشق کی ره میں
تجهه نین کے مفتی سوں سنیا هوں یه روایت
یو مکهه هے ترا مورد انوار الہی
نازل هے ترے حسن په سب کی حق کی عنایت
هرؐ درد په کر صبر ولی عشق کی ره میں
عاشق کوں نه لازم هے کرے دکهه سوں شکایت

---:O:---

ه (۹۵)

خوباں کی هرادا سوں هے نازک ادا بیت
معنی ستی بنا هے نقاب حیاے بیت
مت شعر پر تو چشم حقارت سوں [illegible] کر نظر
مانند ابرواں کے انکهاں پر هے [illegible] جاے بیت

---

* اُس

معنی کی صورت اس منیں ہوتی ہے جلوہ گر
روشن ہے آرسی سوں رخ باصفاے بیت

وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہر ہاں
لاتا ہے چیں بھواں منیں ظاہر براے بیت

اُس کے سواد زلف سوں عالم میں اے ولی
کعبہ نمن سیہ ہے سراپا رواے بیت

———:o:———

ہ (۹۶)

لب ترے پر کہ روح کا ہے قوت
کاتب ناز نے لکھا ہے سکوت

نشہ بخشی میں مے سوں بہتر ہے
تجھ لباں کی مفرح یاقوت

اُس کے دیکھے سوں کیوں رہے طاقت
جس کی باتاں سوں دل ہوا مبہوت

جو موا داغ عشق میں اس کوں
تختۂ لالہ سوں کرو تابوت

اے ولی سبزۂ لب دلبر
خوشنمائی میں ہے لب یاقوت

———:o:———

ہ (۹۷)

کیا اس بات نے مجھ دل کوں مبہوت
کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت

بجا ہے گر شہید سرو قد کوں
بنائیں چوب سوں طوبی کے تابوت

روایت خضر سوں پہنچی ہے مجکوں
کہ اُس کا خط ہے موج آبِ یا قوت

دسے کاجل سوں تجھہ انکھیاں کی یوں دھج
کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت*

ولی اُس خوش سخن کی بات سُن کر
کہ اُس کی بات ہے عشاق کا قوت

---

* مندرجہ ذیل چار نسخے مختلف دیوانوں سے لکھے گئے ہیں ان میں کاجل کی طرح پلک سے برچھی کا ثبوت ملتا ہے۔ باقی شوخی یا توکے اور سوکھے سے (جو بمعنی خشک اور سوراخ ہو سکتا ہے) کوئی خاص اور ظاہری مناسبت راقم کے خیال میں نہیں آئی —

۱-توکے ۲-پلکاں ۳-سوکھے ۴-شوخی

ث

(۹۸) ۷
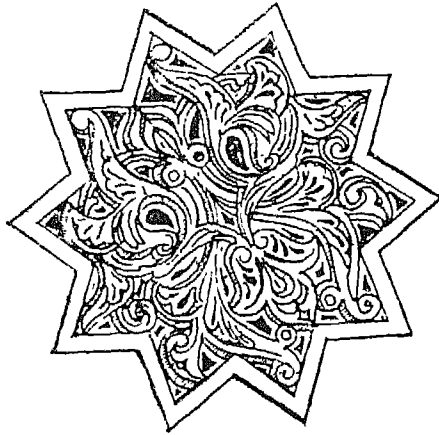
شوخ میرا بے میا ھے الغیاث
صاحب جور و جفا ھے الغیاث

وہ صنوبر قامت گلزار حسن
محشر ناز و ادا ھے الغیاث

اُس کہاں ابرو کا ھر تیر بلا
جیوں خدنگ بے خطا ھے الغیاث

پائنہال قاتل رنگیں ادا
خون عاشق جیوں حنا ھے الغیاث

ھوں پیا کے شربت لب بن مریض
جس منیں گلقند سا ھے الغیاث

جن نے دیوانہ کیا ھے خلق سوں
وہ پری رو کیا بلا ھے الغیاث

بلبل باغ وفا ھوں میں ولی
وہ سراپا بے وفا ھے الغیاث

———:o:———

(۹۹) ۱۱

درد کو میرے دوا نہیں الغیاث
مرض کو میرے شفا نہیں الغیاث

دین و ایمانم ربودند گلرخاں
دل کے تئیں رھنے کو جا نہیں الغیاث

چار دن کے حسن پر مت کر غرور
حسن کو دائم بقا نہیں الغیاث

روز و شب آتا ھے میرے سنگ* رقیب
بے حیا کوں کچھہ حیا نہیں الغیاث

ڈوبتا ھوں غم کے دریا میں پیا
پھونچتی زلف دوتا نہیں الغیاث

خوبیاں عالم کی سب ھیں اُس منیں
لیکن اُس کوں پھر وفا نہیں الغیاث

اُس کے کو پہنچانے کو غم کی خبر
قاصد باد صــــــبا نہیں الغیاث

بسکہ کثرت شد بکوے آں صـــــنم
عاشق مسکیں کو جا نہیں الغیاث

گرچہ فن مطربی میں طاق ھے
لیکن اُس کوں کچھہ گلا نہیں الغیاث

بوالہوس تقلید عاشق می کند
پھونچتی اُس کوں سزا نہیں الغیاث

ڈھونڈھتا ھوں عارف سالک ولی
اُس بجز کئی رھنما نہیں الغیاث

———:o:———

۵ (۱۰۰)

ملتا نہیں ھے مجھہ سوں وہ دلدار الغیاث
اُس بے وفا کے جور سوں سو بار الغیاث

مجھہ دل کا دیکھہ حال پریشان آپ سوں
کرتے ھیں تیری زلف کے سب تار الغیاث

---

* نون مخلوط معنی ساتھہ —

دیکھے ہے باغ میں کہاں نرگس کوں اے صنم
آنکھوں کا تیرے آج طلبگار الغیاث

آنکھوں کوں تیری دیکھہ کے گلشن میں گلبدن
نرگس ہوا ہے شوق سوں بیمار الغیاث

بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

:o:

(۱۰۱) ۵.

اُس صنم کے ہاتھہ سوں فریاد یاراں الغیاث*
شوخ کے غمزے ستی بیداد یاراں الغیاث

گر نہیں فریاد سنتا اس جہاں میں بوعلی
چہرہ زریں پہ طرہ دادیاراں الغیاث

ہوش عاشق کیوں رہے تجھہ مکھہ کے دیکھے اے صنم
داد ہے بیداد ہے فریاد یاراں الغیاث

جب سوں اُس شریں کے بچن پر ہے لطافت مستقیم
تب سوں دل فریاد ہے فرہاد یاراں الغیاث

جیوں ولی کے دل منیں ہے یاد اُس کی روز و شب
یو کہا فریاد ہے فریاد یاراں الغیاث

:o:

*غزلیات نمبر ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۲ چند دیوانوں میں سے صرف ایک دیوان میں دیکھی گئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غزلیں بالکل ابتدائی ہیں کیوں کہ امیر خسرو کی صنعت ملمع کے سوا الفاظ ایسے نا مربوط اور اجنب واقع ہوے ہیں کہ غزل نمبر ۱۰۲ کے قوافی اور مطالب بھی اکثر سمجھہ میں نہیں آے مجبوراً کالاصل نقل کر دی گئی —

ہ (۱۰۲)

ہوا ہوں سب ستے بالخیر ثالث
نہیں کئی حرف بے بالخیر ثالث
اگر دل پر نہ راکھے غم تو ہرگز
عجب نہیں سب میں ہے بالخیر ثالث
سلامت گل کو جب دیکھا ہمیشہ
ظفر بالقلب ہے بالخیر ثالث
علامات دورنگی دور کرنا
ولا بالقلب ہے بالخیر ثالث
خدا نہیں یو روا رکھتا ولی بوجھ
اکیلا ہورہے بالخیر ثالث

———:o:———

ہ (۱۰۳)

کدھی میری طرف لالن تم آتے نہیں سو کیا باعث
چھبیلا مکھ اپس کا تک* دکھاتے نہیں سو کیا باعث
جدائی کے پھنسا ہوں دام میں یارو کہوں کس سوں
کہ مجھ اس دکھ کے پھاندے سوں چھڑاتے نہیں سو کیا باعث
کیا سب زندگانی کو فدا تیری محبت میں
اچھوں† باتاں اپس دل کی سناتے نہیں سو کیا باعث
ہوا ہے دل مرا مضمور تیرے غم سوں اے ساجن
اپس کے نین سوں پانی پلاتے نہیں سو کیا باعث

---

* (ن) تم † اچھی

ولی اس بات کا افسوس ھے مجھہ دل منیں دائم
کہ میری بات کو خاطر میں لاتے فہیں سو کیا باعث
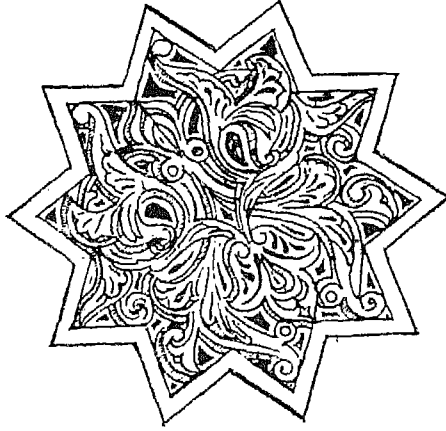
ردیف ج

۱۰ (۱۰۴)

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
لیتا ہے اُس کے نازو ادا کا حساب آج

عالم کا ہوش کیوں کہ رہے گا عجب ہوں میں
چوتا* ہے اُس کی نین سوں رنگ شراب آج

کیا نازو کیا غرور ہے اُس نو بہار میں
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

کیوں سو نہ من ضعیف نہوں غم سوں اے صنم
تیری کمر نے مجکوں دیا پیچ و تاب آج

آگے ترے لباں کے کہ ہیں چشمۂ حیات
لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج

اُس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ہوا
اکثر کرے گی خانۂ مردم† خراب آج

اعجاز حسن‡ دیکھ کہ وہ روے باعرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سوں آب آج

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

معلوم نہیں کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم
آتا ہے کس کے قتل کوں اتنا شتاب آج

کیوں آرزوے وصل کروں اُس سوں اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

---

* (ن، چمکا- چھکتا † (ن) عاشق ‡ (ن) عشق

(۱۰۵) ۷

ھے حسن کے نگر* میں سجن تجکوں راج آج
خوش دلبری کا تجکوں ملا تخت و تاج آج

اس ناز ہور ادا کے تجھل کوں دیکھکر
سب دلبراں نے تجکوں دیا ھے† خراج آج

پروانہ ھو کے کیوں نہ گرے چاند چرخ سوں
فانوس دل میں شوق ترا ھے سراج آج

تجھہ زلف کی زنجیر‡ پہ رکھہ دانت فیل مست
کس بھید سوں کنگھی§ کو دیا آکے عاج آج

مقصود دو جہاں میں مرا تجھہ سوا نہیں
جگ میں نہیں کسو سوں ترے باج کاج آج

لب میں ترے مفرح یاقوت ھے سجن
بیمار دل مرے کوں وھی ھے علاج آج

وہ شوخ مجکوں آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اُس کی صرت کیا ھوں میں لاج آج

---

(۱۰۶) ۱۱

جولاں گری میں گرم ھے وہ شہسوار آج
سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ھے غبار آج

تجھہ اسپ برق ناز کی جولاں کوں دیکھہ دل
مانند بیجلی کے ھوا بے قرار آج

---

*(ن) ملک †(ن) آکے دیا تجکو تاج باج
‡ بر وزن اسیر § بلون مخلوط

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج

گلزار تجھہ جہاں کا گلشن میں دیکھکر
قرباں ہیں عندلیب ہزاراں ہزار آج

سینے کے رکھہ طبق میں دل چاک چاک کوں
لایا ہوں تیری* نذر بجاے انار آج

اے آتشیں بہار ترے مکھہ کی آب دیکھہ
پیدا کیا ہوا سوں دل خاکسار آج

ہے نیش وار† دل میں مرے خار خار شوق
چہرے کوں دیکھہ سر پہ ترے نوکدار آج

گردش ترے نین کی کہ جوں دور جام ہے
دیکھے سوں اُس کے‡ دل کا گیا ہے خمار آج

تیرے نین نے یک نگہہ التفات سوں
عالم کے وحشیاں کوں کیا ہے شکار آج

اطراف آسماں کے ہجوم شفق نہیں
تجھہ رنگ نے ہوا کوں کیا لالہ‌زار آج

برجا ہے آسماں سوں تواضع کرے طلب
پایا ہے تجھہ کرم سوں ولی اعتبار آج

———:o:———

۱۷ (۱۰۷)

دیکھے سوں تجھہ لباں کے اُپر رنگ پان آج
چونا ہوے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

---

* (ن) میں نیاز † (ن) بے شمار ‡ (ن) اُن انکھاں کے

نکلا ھے بے حجاب ھو بازار کی طرف
ھر بوالہوس کی گرم ھوئی ھے دکان آج

تیرے نین کی تیغ سوں ظاھر ھے رنگ خوں
کس کو کیا ھے قتل اے بانکے پٹھان آج

آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے* کیا ھے مکان آج

اعجاز عشق دیکھہ کہ مجھہ ناتواں اُپر
اس سجن دل کے دل کوں کیا مہربان آج

کل خط زبان حال سوں آکر کرے گا عذر
عاشق سوں کیا ھوا جو کیا تونے مان آج

البتہ گل پیادہ ھو دوڑیں رکاب میں
اُس نو بہار حسن کی دیکھیں جو شان آج

تیری بھواں کوں دیکھکے کہتے ھیں عاشقاں
ھے شاہ جس کے نام چڑھی ھے کمان آج

گنگا رواں کیا ھوں اپس کے نین ستی
آ اے صنم شتاب ھے روز نہان آج

اے عقل مو شگاف تامل سوں کر‡ نظر
آیا ھے کس ادا سوں وہ نازک میان آج

کیوں دائرے سوں زھرہ جبیں کے نکل سکوں
یک تان میں لیا ھے مرے دل کوں تان آج

میرے سخن کوں گلشن معنی کا بوجھہ گل
عاشق ھوے ھیں بلبل رنگیں بیان آج

---

*(ن) جاکے ‡(ن) فکر کر

جودھا جگت کے کیوں نہ ڈریں تجھہ سوں اے صنم
ترکش میں تجھہ نین کے ھیں ارجن کے بان آج

جاناں کر بسکہ خوف رقیباں ھے دل منیں
ھوتا ھے جان برجھہ ھمن سوں انجان * آج

تجار حسن پاس ھین رو لعل بے بہا
اس جنس آبدار کا اپنا ھے دان آج

شعلے کوں دل کے سہج ھے جانا فلک اُپر
برپا کیا ھوں آہ سوں میں نردبان آج

کیوں کر رکھوں میں دل کو ولی اپنے کھینچکر
نہیں دست اختیار میں میرے عنان آج

---

* نون مخلوط
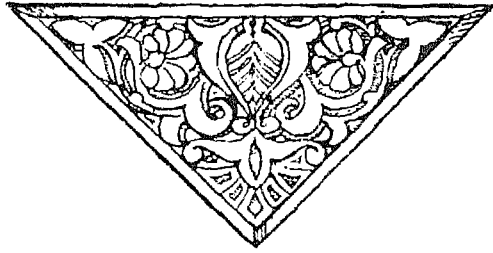
ردیف ح

۵ (۱۰۸)

دستا ہے تجھ جبیں سوں سراسر ظہور صبح
تجھ دیکھنے کوں جگ میں ہوا ہے عبور صبح

بے تاب آفتاب ہے تب سوں جہان میں
دیکھا ہے تجکوں جب ستی اے رشک نور صبح

تجھ مکھ کی آرسی میں ہے نور خدا عیاں
روشن ہے تجھ جمال ستی کوہ طور صبح

ظاہر ہیں تجھ بہار میں اسباب عیش کے
ہے جلوہ گر ترے ستی* دارالسرور صبح

تجھ مکھ کا نور جب سوں تماشا† کیا ولی
کڑوا لگا ہے تب سوں جگت میں سرور صبح

———:o:———

۹ (۱۰۹)

برنگ صافی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح
کہ دست آئنہ رو ہے مدام جائے قدح

زہے طرب کہ ہوا بزم عیش میں دمساز
صنم کے لعل سوں یاقوت بے بہائے قدح

کیا ہے ساقی عشرت بہار الفت سوں
حنائے پنجۂ رنگیں نگار پائے قدح

اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم‡ میں ہو چرخ زن بجائے قدح

---

* (ن) تجھی سوں † دیکھا ‡ (ن) ابر

خمار حشر سوں کیا غم ہے مے پرستاں کوں
لکھے جو قبر کے تعویذ پر دعاے قدح

سدا ہے اس خم نیلی سوں جوش زن یہ بات
کہ نقد ہوش فلاطوں ہے رو نہاے قدح

ہوا ہے قلقل مینا سوں مجکوں* یہ ظاہر
کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثناے قدح

ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیاے قدح

ولی کے دل ستی اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمن گلرخاں ہے جاے قدح

---

* (ن) مجھہ اُپر

ردیف خ

ہ (۱۰۱)
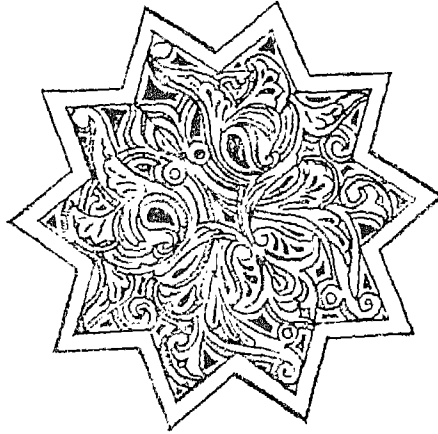
سجن اول کے زمانے میں یوں* نہ تھا گستاخ
اسی دنوں میں ہوا ہے یو کیا بلا گستاخ
چمن میں مکھہ کی ترے مثل تاک ہے سرکش
اپس کے مکھہ پہ نہ کر زلف کوں اِتا گستاخ
ترے یو لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھہ اسے
شکر اُپر ہے یو طوطی خوش ادا گستاخ
یو رنگ زرد اُڑا مجھہ ضعیف کوں لے کر
ہوا ہے کاہ لجانے کوں کہربا گستاخ
ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھہ بھواں† کی بتی
تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

———:o:———

ہ (۱۱۱)

مژہ بتاں کی ہیں تجھہ غم میں خواب مخمل سرخ
لگی ہے ترک کے پتکے کوں یا‡ مسلسل سرخ
سجن کوں دیکھنے میں چشم سرخ خواب آلود
اپس انکھاں کوں کیا خوابگاہ مخمل سرخ
کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونیں سوں
پلک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ
کیا ہے دفع مرے درد سر کوں رونے نے
ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ

* (ن) توں † ن ہوا ‡ (ن پتکے کوں گجرات کی

شفق نہ بوجھہ کہ مجھہ آہ آتشیں نے ولی
فلک کو جا کے کیا ھے برنگ منقل سرخ

ردیف د

(۱۱۲) ۷
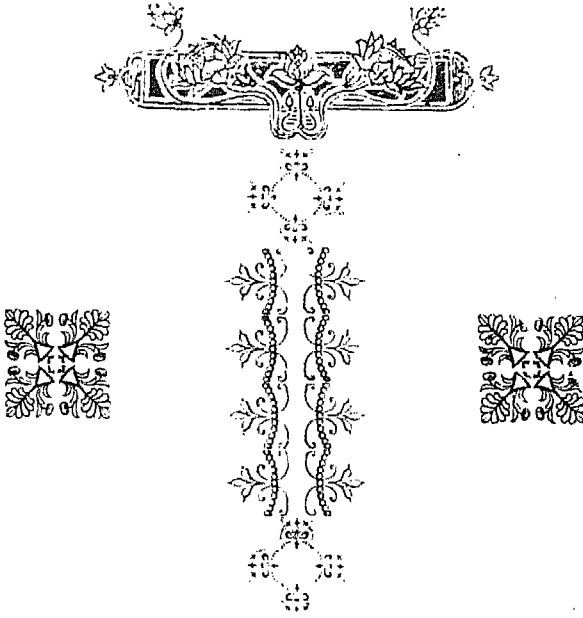
ھمیشہ ھے بہار سرو آزاد
نہ جاوے دولت حسن خدا داد

ترے رخ سوں کہ دائم بے خزاں ھے
ھوا ھے زیب* در گلزار ایجاد

ھوا مانند مجنوں مو پریشاں
ترا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد

کیا ھوں سہو راہ کوچۂ غم
ھوا ھوں بسکہ تیرے لطف سوں شاد

خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہرباں ھے دام صیاد

وفا کو ترک مت کر ھرگز اے دل†
محبت ھے وفا بن سست بنیاد

نہیں ھے بے قراری اُس کی بے جا
ولی جس دل میں ھے زلف پریزاد

———:O:———

(۱۱۳) ۹

جب سوں ھوا ترا یو قد دلربا بلند
سنتا ھوں ھر طرف سوں صدائے بلا بلند

مت پست فطرتاں سوں مل اے سرو نازنیں
تجھہ قد کا نام جگ میں ھے نام خدا بلند

---

* (ن) زرد رو- زیب پر　　† (ن) اے پری رو

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھہ میں لیا ہے نگہہ کا عصا بلند
تجھہ ابرواں کوں دیکھکے کہتا ہے اے صنم
تجھہ حق منیں ہلال نے دست دعا بلند
گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد
عشاق کوں نہیں ہے دو جا مدعا بلند
یو آفتاب نہیں کہ عیاں ہے فلک اُپر
حق نے کیا جہاں میں ترا نقش پا بلند
یو بات کوں لکھا ہوں سفینے میں عقل کے
ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند
تیری بھواں میں* ناز کوں رتبہ ہے اس قدر
کشتی میں جیوں ہے مرتبۂ ناخدا بلند
میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
مجھہ آہ کا ہوا ہے علم تا سہا بلند

---:O:---

۷ (۱۱۴)

تجھہ گلبدن پہ جگ کے ہوے گلعذار بند
گلشن میں تجھہ بہار کے ہے نو بہار بند
گلزار میں لٹک کے چلے گر تو یک قدم
مانند آب آئنہ ہو جوئبار بند
مانی نے تجھہ جمال کے گلشن کوں † دیکھکر
بیچھا لجا کے شہر میں پھولاں کے ہار بند

---

* (ن) کے خار † (ن) میں

تیری نین پہ دیکھہ میں آ ہو کوں مبتلا
بوجھا کہ تجھہ نگہہ میں ھے وحشت شعار بند
ھے تجھہ شکار بند کی ہر یک کو آرزو
خوش وہ شکار جس کوں ملے یو شکار بند
تجھہ قد کوں دیکھہ سرو ھے گلشن میں پا بگل
آزاد یہاں ھوا ھے وہ* بے اختیار بند
اُمید مجکوں یوں ھے ولی کیا عجب اگر
اس ریختے کوں سنکے ھو معنی نگار بند

———:o:———

۱۵ (۱۱۵)

ھوا ھے گرم تو جب آفتاب کے مانند
کیا ھے ھوش نے پرواز آب کے مانند
زمیں پہ کیوں نہ کریں اھل بزم جرعہ نہن
تری نگہہ میں ھے مستی شراب کے مانند
نگاہ گرم† گرے گر فلک کے گلشن میں
گل ستارہ گریں گل‡ گلاب کے مانند
برنگ برق اگر جلوہ گر ھو وہ گل رو
غبار سینہ ھو پانی سحاب کے مانند
توقع قدم شہسوار دل میں نہ رکھہ
ھوا ھوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند
لکھا ھوں بسکہ پری روکی زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ھوا ھوں کتاب کے مانند

---

* (ن) سو † (ن) تیز ‡ گل کر

ترے فراق میں ہر آہ اے کماں ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند
ترے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر
ہوے ہیں آب سراپا حباب کے مانند
کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں
ہر ایک چشم کوں تسخیر خواب کے مانند
نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ مجھہ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند
نہ بھول گرم نگاہی پہ* شوخ چشماں دی
محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند
گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند
نہ ہو تو فکر† سوں دنیا کی مو نہں باریک
سیاہ دل کوں کرے گا‡ خضاب کے مانند
نگاہ گرم سوں اُس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

———:O:———

ہ (۱۱۶)

تیری نین کی سختی§ ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند
ظاہر نہیں کسی پر تجھہ لعل کی حقیقت
واقف ہوا ہوں اس سوں میں جوہری کے مانند

---

* (ن) سے   † (ن) مہر   ‡ (ن) گی   § (ن) شیفتی

هر چند رنگ زردی حاصل هے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رو هیں گل جعفری کے مانند

طاقت نہیں کسی کوں تا اُس صنم کوں دیکھے
عالم کی هے نظر سوں پنہاں پری کے مانند

یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سناؤ
رکھتا هے فکر روشن جو انوری کے مانند

———:o:———

د (۱۱۷)

چنچل کوں جا کے بولو آ بیجلی کے مانند
اس وقت انکھاں برستاں* هیں بادلی کے مانند

سوزن سوں تجھہ پلک کی اے نور جان و دیدہ
هر استخواں میں روزن هے بانسلی کے مانند

عالم میں جس کے سر پر گلدستۂ ادب هے
وہ کیوں کہے چمن کوں تیری گلی کے مانند

گر آرزو هے تجکوں مقصد کے گل کا کھلنا
تک بند کر زباں کوں مکھہ میں کلی کے مانند

مشتاق تجھہ درس کا اے شمع بزم خوبی
دیکھا نہیں هے دوجا هرگز ولی کے مانند

———:o:———

د (۱۱۸)

سخن شناس کے نزدیک کم نہیں زیزید
کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا هے شہید

---

* برستی

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب
دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید

کُھلا ہے عقدۂ دل تجھ پلک* کی سوزن سوں
ترے نین کا اشارہ ہے قفل دل کی کلید

ہوا ہے مشتری اُس رشک مشتری کا ول
کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کوں خرید

ہوا ہے حق کی توجہ سوں اے ہلال ابرو
ترا جمال منور ولی کے دل کی عید

---

* (ن) نگہ

ردیف ذ

(۱۱۹)

ہ
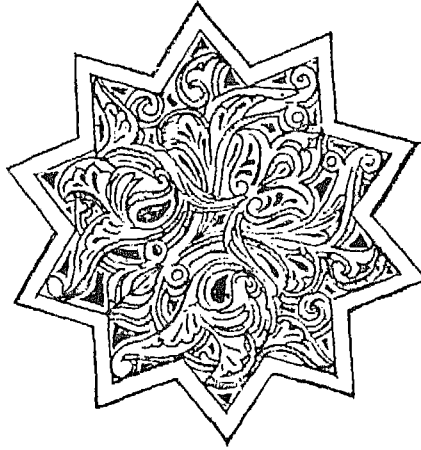
اے شکر لب قند سوں تجھہ لب کی باتاں ہیں لذیذ
حرف تیز* اُس کے ہیں جیسے حلوۂ† سوہاں لذیذ

دل کو فرحت بخش ہے دائم ترے غم کا ہجوم
صاحب ہمت کوں نت ہے کثرت‡ مہماں لذیذ

ستھرا ک ناہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم
ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ

لذت معنی نہیں کچھہ لذت ظاہر§سوں کم
حرف بامعنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

اے ولی ترک علائق دل کو لذت بخش ہے
جیوں ہے دنیادار کوں فکر سر وساماں لذیذ

---

* (ن) تر

† اس لفظ کی صحیح ترکیب حلوائے سوہاں چاہئے مگر قدما نے اکثر موقعوں پر عرف عام کا لحاظ رکھا ہے - اگر لفظ جلوہ کی طرح لفظ حلوا میں ہائے ہوز ہوتی تو یہ ترکیب صحیح ہوتی - فافہم

‡ (ن) دولت ، § (ن) صورت

ردیف ر

۹ (۱۲۰)

گر چمن میں چلے وہ رشک بہار
گل کریں نقد آب ورنگ نثار

بلبلاں ہر طرف سوں اُٹھ دوڑیں
دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار

یاد تجھ خط سبز کی اے شوخ
زخم دل پر ہے مرہم زنگار

حق نے تیری انکھاں کوں بخشا ہے
مئے وحدت* سوں ساغر سرشار

جن نے دیکھا ہے اُس پری رو کوں
صورت ہوش سوں ہوا بیزار

تجھ درس کے خیال میں دائم
مثل نیساں ہے چشم گوہر بار

تجھ لب آگے اے† مشتری طلعت
آب حیواں کا سرد ہے بازار

بسکہ پایا ہے تجھ جفا سوں شکست
خانۂ دل ہوا ہے آئنہ وار‡

اے ولی اُس سوں حرف ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

———:O:———

* (ن) وحشت † بیک حرکت ‡ (ن) زار

(۱۲۱) ۵

آیا جو کمر باندھکے تو جور و جفا پر
میں جی کوں تصدق کیا تجھہ بانکی ادا پر
مجھہ دیدۂ خوں بار میں یک بار قدم رکھہ
اے شوخ ترا جیو ھے گر رنگ حنا پر
انکھیاں ھیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ھیں
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
تشبیہ جو تجھہ خط کوں دیا مشک ختن سوں
عالم کوں وہ آگاہ کیا اپنی خطا پر
دشوار ھے حیرت سوں ولی اُس کا* نکلنا
باندھا ھے جو دل اُس رخ آئینہ نما پر

:o:

(۱۲۲) ۷

سجن تجھہ گلبدن کا آج نہیں ثانی چمن بھیتر
غلط بولا چمن کیا بلکہ جنات عدن بھیتر
ترے گلزار رنگیں کا جو کُشتہ مقبول ھے اے گل
وہ اپنے خوں میں جیوں گل غرق ھے خونیں کفن بھیتر
پڑی ھے دل میں پروانے کے تیرے عشق کی آتش
ھوئی ھے شمع تیرے مکھہ† سوں روشن انجمن بھیتر
تو وہ گل پیرھن ھے مصر میں خوبی کے اے موھن
کہ لاکھاں‡ دل کے یوسف ھیں ترے چاہ ذقن بھیتر
چمن میں اس سبب جاتا ھوں اے رشک ھزاراں گل
کہ تیری باس کی پاتا ھوں یک بو یاسمن بھیتر

* (ن) کوں † (ن) رخ ‡ لاکھوں

سراپا زندگانی کوں جلاتی ھے ترے شوقوں
عجب تجھہ عشق کی گرمی ھے شمع شعلہ زن بھیتر
یہ مکھہ کی شمع سوں روشن ھے ھفت اقلیم کی مجلس
ولی پروانگی کرتا تری ملک دکن بھیتر

———:o:———

۹ (۱۲۳)

اب جدائی نہ کر خدا سوں ڈر
بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر
راست کیشاں سوں اے کہاں ابرو
کج ادائی نہ کر خدا سوں ڈر
مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ
جگ ھنسائی نہ کر خدا سوں ڈر
ھے جدائی میں زندگی مشکل
آ جدائی نہ کر خدا سوں ڈر
عاشقاں کوں شہید کر کے صنم*
کف حنائی نہ کر خدا سوں ڈر
آرسی دیکھکر نہ ھو مغرور
خود نمائی نہ کر خدا سوں ڈر
اُس سوں جو آشنائے درد نہیں
آشنائی نہ کر خدا سوں ڈر
رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم
کہربائی نہ کر خدا سوں ڈر

* (ن) خون عاشق سے بے اجازت ناز

اے ولی غیر آستانۂ یار
جبہہ سائی نہ کر خدا سوں تر

——:o:——

ہ (۱۲۴)

سنایا جب خبر شادی کی قاصد صبحدم آکر
منگا رخصت سرے نزدیک باہر دل سوں غم آکر

ترے ملنے سوں تا روشن کرے دل کی مجالس کوں
ہوئی ہے شعلہ زن سینے میں خواہش دمبدم آکر

بجز تجھہ جام لب کے اے پری پیکر نہ لوں* ہرگز
اگر دیوے اپس کے ہاتھہ سوں مجھہ جام جم آکر

نظارہ جو کیا میں تجھہ مبارک حسن کا موہن
کیا مجھہ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر

ولی تجھہ حسن کی تعریف میں جب ریختہ بولے
سنے اُس کوں یقیں اُٹھہ جاں سوں حسان عجم آکر

——:o:——

ہ (۱۲۵)

اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو نازنیں آکر
کرے نظارگی اُس کی سو فردوس بریں آکر

اگر ہووے صنم خانے میں اُس بت کا گزر بے شک
تصدق اُس پہ ہوویں سب نگارستان چیں آکر

عجب اُس شوخ چنچل کی انکھاں ہیں شوخ اور چنچل
ہوے قرباں جس اوپر آہوے صحرا نشیں آکر

---

* (ن) پیوں

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اُس مکھہ* کے دیکھے سوں
پریشاں ہو اگر دیکھے وہ زلف عنبریں آکر
عجب نہیں† دام میں اُس کے اگر آتکا ولی کا دل
کہ اُس کے دام میں لاکھاں‡ پھنسے ہیں اہل دیں آکر

———:o:———

ہ (۱۲۶)

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل نا شاد سوں جاکر
دعا ہو لو مری جانب سوں کُئی فریاد سوں جاکر
برہ کے ہاتھہ سوں گرداب غم میں جا پڑا ہے دل
کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سوں جاکر
گرفتاراں کی غمخواری ایا لازم نہیں تجھپر
حقیقت مرغ دل کی یوں کہو صیاد سوں جاکر
کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے§
نگہہ کے نیشتر کوں لا کہو فصاد سوں جاکر
ولی اُس قد کا طالب ہے مبارکباد آ بولو
کہو سمجھا کے گلشن میں ہر اک شمشاد سوں جاکر

———:o:———

ہ (۱۲۷)

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر
اس قدر سختی اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ
مہر باقی اپس کی کم مت کر

---

* (ن) خط † (ب) کیا ‡ لاکھوں
§ (ق) کیا ہے جوش ہر ہر رگ میں میری خون سودا نے

رحم بے جا ستم برابر هے
توں* رقیباں اُپر کرم مت کر
اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن
دل کوں اپنے مکان† غم مت کر
رام تجھه امر کا هوا هے ولی
گر هے انصاف اُس سوں رم مت کر

---:o:---

(۱۲۸)

هشیار زمانے کے ترے مکهه په نظر کر
تجھه نیہه کے کوچے میں گئے جان بسر کر
عالم میں هے وہ تیر ملامت کا نشانہ
جس تن سوں‡ ترے غم کا گیا تیر گزر کر
تجھه حسن کی جھلکار سوں کیا بدر کوں نسبت
جو کُئی که تجھے بدر کہے اُس کو بدر کر
اُس ظالم خوں خوار کوں جی پیش کیا هوں
جس عشق نے عالم کوں دیا$ زیر وزیر کر
رونے ستی فارغ هو ولی پیو کوں دیکھا
کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر

---:o:---

۹ (۱۲۹)

اے باد صبا باغ میں موهن کے گزر کر
مجھه داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کو

---

* (ن) یوں † (ن) مقام ‡ (ن) دل میں $ (ن) ستا

کیا درد کسے کوں کہے درد مرا جا
اے آہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر

مت طرز تغافل کوں مرے حق میں روا رکھہ
اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر

دوجا نہیں دتا پی سوں کہے دل کی حقیقت
اے درد توجا جیو میں اُس پی کے اثر کر

کیا غم ہے اُسے تیر حوادث سوں جہاں میں
بوجھا جو کوی گردش ساغر کوں سپر کر

کئی بار لکھا اُس کی طرف نامے کوں* لیکن
ہر بار ستیا اشک نے مجھہ نامے کو تر کر

ہر وقت نہ مت† کھل تغافل کوں انکھاں میں
ک‡ مہر سوں اس طرف اے§ بے مہر نظر کر

اُس صاحب دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
یکبارگی کیوں مجکوں گیا دل سے بسر کر

———:o:———

ت (۱۳۰)

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کوں مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سوں مجھہ طرف
ہر پلک کوں دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہربانی اُس کی دست آویز کر

---

* (ن) نامہ طرف پیو کے † (ن) کر ا لگا ‡ (ن) یک
§ بیک حرکت

کہہ اپس کی نرگس بیمار کوں
عاشقاں کے خون سوں پرہیز کر
اے ولی آیا* ہے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

—:o:—

۷ (۱۳۱)

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر
مت قمری و شمشاد کے سودے میں خلل کر
کر چاک گریباں کوں گلاں صحن چمن میں
آے ہیں ترے شوق میں پردے سوں نکل کر
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر
تصویر بنائی ہے تری نور کوں حل کر
اے نور نظر شمع کوں دیکھا ہوں سراپا
تجھ عشق کی آتش ستی کاجل ہوئی جل کر
بے آب لگے آب حیات اُس کی نظر میں
پانی ہوا تجھ گال کے جو عشق میں گل کر
تجھ ابروے خمدار سوں† ہرگز نہ پھرے دل
کیوں جاوے سپاہی دم شمشیر سوں ٹل کر
اے جان ولی لطف سوں آ بر میں مرے آج
مجھ عاشق بے کل ستی مت وعدۂ کل کر

—:o:—

*(ن) آتا †(ن) کے جدھر ستی

(۱۳۲)　　۷

هوا هوں بے خبر تجھ مست انکھیاں کی خبر سن کر
هوا هوں ناتواں جیوں مو تری نازک کمر سن کر

نہیں تجھ لعل شیریں پر خط سبز اے گلستاں رو
یہ طوطی ھے کہ آئی ھے ترے لب کی شکر سن کر

سراپا ہو کے سودائی پڑا تجھ غم کے حلقے میں
تری زلفاں کے سنبل کی حکایت سر بسر سن کر

پرت کے پنتھ میں هرگز قدم پیچھے نہ رکھ اے دل
هٹاتے هیں قدم نامرد اس رہ کا خطر سن کر

بگولے کی نمط آتا ھے مجنوں بے سرو بے پا
مرے دیوانۂ دل کو اپس کا راهبر سن کر

صبا کے هاتھ سوں جیوں ھے هر اک غنچہ پریشاں دل
یوهیں هر دل پریشاں ھے مری آہ سحر سن کر

ولی تیری گلی کوں سن کے یوں مشتاق ھے نسدن
کہ جیوں عشاق هوں مشتاق وصف مو* کمر سن کر

———:0:———

(۱۳۳)　　۵

چمن میں جب چلے اُس حسن عالم تاب سوں اُٹھکر
کرے تعظیم خوشبو هر گل سیراب سوں اُٹھکر

کرے گر آرسی گھر میں لجا تجھ مکھ کی مہمانی
دھلاوے هاتھ تیرے کوں اپس کی آب سوں اُٹھکر

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر زاهد کوں مسجد میں
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سوں اُٹھکر

---

* (ن) پرنگر - سیمبر

ترے پانواں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اُٹھکر
ولی تجھ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتاں سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُٹھکر

———:o:———

۷ (۱۳۴)

میں تجھے آیا ہوں ایماں بوجھکر
باعث جمعیت جاں بوجھکر
بلبل شیراز کوں کرتا ہے* یاد
حسن کوں تیرے گلستاں بوجھکر
دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری
لب ترے لعل بدخشاں بوجھکر
ہر نگہہ کرتی ہے نظارے کی مشق
خط کوں تیرے خط ریحاں بوجھکر
اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار
تجکوں اپنا راحت جاں بوجھکر
زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب
حال مجھ دل کا پریشاں بوجھکر
رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کوں درماں بوجھکر

———:o:———

* (ب) ہوں

جو آیا مست ساقی جام لے کر
گیا یکبارگی آرام لے کر

نگہہ تیری سدا آتی ہے جیوں تیر
دل زخمی طرف پیغام لے کر

نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ہے آج فوج شام لے کر

اُڑا آہوے دل سوں رنگ وحشت
جو آئی زلف تیری دام لے کر

جو کُئی باندھا ہے تیری زلف میں دل
سٹا* ہے کفر میں اسلام لے کر

ترے لب اور تری انکھیاں کوں† ہدیہ
چلا ہوں پستہ و بادام لے کر

بنائی ہے جہاں میں لیلۃ القدر
سیاہی تجھہ زلف سوں وام لے کر

تری ساقی گری کوں لالۂ باغ
کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

میں اُس کوں جیوں نگیں کرتا ہوں سجدہ
جو کُئی آتا ہے تیرا نام لے کر

ولی تیرے لباں سوں اے تُنک طبع
چلا ہے لذت دشنام لے کر

:O:

---

* (ن) ملا † (ن) کا

(۱۳۶) ۵

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر *
جنون عشق ھوا اس قدر زمیں کوں محیط
کہ پارسا* کو ھوئي موج بوریا زنجیر
زبان قال نہیں طفل اشک کوں لیکن
زبان حال سوں کرتے ھیں عشق کی تقریر
صفے پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق
جگر کے خوں سوں لکھا طفل اشک کی تصویر
گلي سوں نیہہ† کی کیوں جا سکوں ولي باھر
ھوئی ھے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

---:o:---

(۱۳۷) ۷

دل مرا ھے وہ آتشیں پیکر
ھوگئے راکھہ جس کوں دیکھہ شرر
کیا کہوں نبض دل کی بے تابی
قوت جس کا ھے آتش‡ و نشتر
عشق بازاں میں اُس کوں راحت ھے
جس کوں الماس کا ملا بستر
اُن نے پایا ھے منزل مقصود
عشق جس کا ھے ھادی و رھبر
ترک لذت کی جس کوں ھے لذت
شکر اُس کوں ھے زھر زھر شکر

---

* (ن) آشنا † (ن) پیو ‡ (ن) آتشیں

آشنایاں کوں موج آب وفا
ھے محبت کی تیغ کا جوھر
بزم دلبر میں اے ولی جا تو
شوق کا آج ھاتھ لے ساغر

:o:

(۱۳۸) ۵

مجکوں پہنچی اُس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ھے شکر
بو علی سینا اگر دیکھے اُسے
قاعدے حکمت کے سب جاے بسر
سات پردوں میں رکھوں اُس کوں چھپا
آوے گر انکھیاں میں وہ نور نظر
مجکوں سب عالم کھپے باریک ہیں
گر لگے تک ھاتھ وہ نازک کمر
اُن لباں کا اے ولی طالب ھے دل
جن کے غم سوں* لعل ھے خونیں جگر

* (ن) دیکھے

ردیف ز

(۱۳۹) ہ

ہوا تجھ خشم* سوں بستان غم سبز
ہوا تجھ جور سوں بخت الم سبز
ہوا قد سرو کے مانند صنم کا
لباس سبز سوں سر تا قدم سبز
کہیں جوہر شناساں دیکھ تجھ حسن
زمرد کا تراشا ہے صنم سبز
ثنا لکھنے میں اُس آہو نین کی
ہوا جیوں شاخ نرگس ہر قلم سبز
ولی نے جب لکھا تجھ خط کی تعریف
ہوا جیوں برگ ریحاں ہر رقم سبز

———:o:———

(۱۴۰) ہ

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
عجب چھب سوں کھڑا ہے وہ پری رو
سر اوپر چیرا بر میں پیرہن سبز
اگر اس سج سوں آوے انجمن میں
تو ہوویں بخت اہل انجمن سبز
فصاحت کیا کہوں اُس خوش دہن† کی
کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

---

* (ن) عشق † (ن) سخن

ولی جو جی دیا یو خط کوں کر یاد
بجا ھے گر کریں اُس کا کفن سبز

———:O:———

۹

(۱۳۱)

ھوا نہیں وہ* صنم صاحب اختیار ھنوز
بجاے خود ھے رقیباں کا اعتبار ھنوز
پری رخاں کی جھلک کا کیا ھوں بسکہ خیال
برنگ برق مرا دل ھے بے قرار ھنوز
وو† چشم چار ھوئی شوق کے دو ابرو سوں
ولے نہیں وہ دورنگی ھوا دو چار ھنوز
ھزار بلبل مسکیں کا صید ھے باقی
مقیم ھے چمن حسن میں بہار ھنوز
بجا نہیں تجھے انکار خون عاشق سوں‡
گیا نہیں ھے ترے ھاتھہ سوں نگار§ ھنوز
اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے
گیا نہیں ھے مری چشم سوں خمار ھنوز
بجاے خود ھے اے§ رنگیں بہار گل فطرت
تری پلک کا مرے دل میں خار خار ھنوز
چلے ھیں آھوے مشکیں ختن سوں سن کے کہ ھے
نگاہ شوخ صنم درپے شکار ھنوز
ولی جہاں کے گلستاں میں ھر طرف ھے خزاں
ولے بحال ھے وہ سرو گلعذار ھنوز

———:O:———

* (ن) ھے † (ن) وہ ‡ (ن) کا § نشان § بتخفیف یا

۷ (۲۴۲)

مت جا صنم کہ هوش دل آیا نہیں هنوز
میں درد اُس* کا تجکوں سنایا نہیں هنوز

اس چشم اشکبار سوں میری عجب نہ کر
سینے کا داغ تجکوں دکھایا نہیں هنوز

تجھہ لطف کے زلال نے اے مایۂ حیات
میرے سنے† کی آگ بجھایا نہیں هنوز

هوں گرچہ خاکسار ولے از رہ ادب
دامن کوں تیرے هاتھہ لگایا نہیں هنوز

اپنی انکھاں کے نور کا‡ تیرے قدم تلے
اے نور دیدہ فرش بچھایا نہیں هنوز

زاهد اگرچہ فہم میں هے بو علی وقت
میرے سخن کے رمز$ کو پایا نہیں هنوز

آزاد اپنے عشق سوں مت کر ولی کے تئیں
تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں هنوز

—:o:—

۹ (۱۴۳)

تو هے رشک ماہ کنعانی هنوز
تجکوں هے خوباں میں سلطانی هنوز

هر جھلک دیتی هے تجھہ رخسار کی
آرسی کوں درس حیرانی هنوز

شرم سوں تجھہ مکھہ کے اے دریاے حسن
چہرۂ گوهر پہ هے پانی هنوز

---

* (ن) اپس † سینہ ‡ (ن) کوں $ (ن) معنی

حلقه زن هے تجھه دھن کی یاد میں
خاتم دست* سلیمانی هنوز

خواب† میں دیکھا تھا تیری زلف کوں
دل میں هے باقی پریشانی هنوز

تجھه کمر کوں دیکھه حیراں هو رها
مو قلم لے هاتھه میں مانی هنوز

روز اول سوں چمن میں حسن کے
نہیں هوا پیدا ترا ثانی هنوز

جان جاتا‡ هے ولے آتا نہیں
کیا سبب رہ دلبر جانی هنوز

اے ولی اُس گلبدن کے عشق میں
مثل§ بلبل هے غزلخوانی هنوز

——:O:——

۷ (۱۴۴)

داغ سوں دل قرص زر اندود رکھتا هے هنوز
مثل سورج آتش بے دود رکھتا هے هنوز

بسکه گایا هوں سرود عشق تیری یاد میں
دل یہ میرا لہجۂ داؤد رکھتا هے هنوز

باغ میں دیکھا هوں اے|| یاقوت اب ریحاں کے تئیں
شوق اُس خط کا غبار آلود رکھتا هے هنوز

نور تجھه رخسار کا سینے میں هے نت جلوہ گر
مجھ دل آتش نمرود رکھتا هے هنوز

---

* (ن) مہر † (ن) رات ‡ (ن) جاتی § (ن) شغل
|| (ن) اس

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
ایک دل تجھہ لب ستی مقصود رکھتا ہے ہنوز

تجھہ دھان کالعدم سوں ہے تعجب یہ کہ حق
طالباں کوں اُس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز

یہ ولی تجھہ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو*
جگ منیں دل کو بجاے عود رکھتا ہے ہنوز

---

* (ن) کرے

ردیف س

(۱۴۵) ه
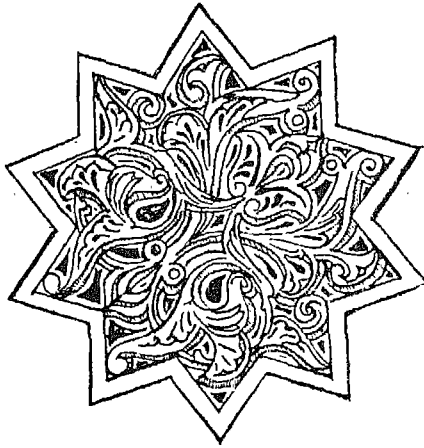
جب لگ ھے چمن بیچ بہار گل و نرگس
ھے باغ سخن* بیچ بہار گل و نرگس

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ھے تیرا
پھولا ھے نین بیچ بہار گل نرگس

تارے نہیں یو باغ فلک بیچ جو دستے
گلشن ھے گگن بیچ بہار گل و نرگس

نرگس کے تماشے کوں گلستاں میں نکو جا
ھے چشم سجن بیچ بہار گل و نرگس

اُس شوخ کی بیمار انکھاں دیکھ ولی تو
خواھش ھے وطن بیچ بہار گل و نرگس

:o:

(۱۴۶) ه

شوخ آتا نہیں ھزار افسوس
مکھ دکھاتا نہیں ھزار افسوس

مطرب نغمہ ساز محفل عشق
تان گاتا نہیں ھزار افسوس

بزم عشرت میں جام لب سوں پیا
مے پلاتا نہیں ھزار افسوس

وہ سجن ناز سوں بھلی† باتاں
من میں لاتا نہیں ھزار افسوس

---

* (ن) سجن † (ن) کسی کی مانی (مان بمعنی عزت- بات)

پیم نگری* کی راہ غیر ولی
کوئی پاتا نہیں ہزار افسوس

———:o:———

(۱۴۷) ۵

جب سوں وہ گلبدن ہے میرے پاس
گلشن دل تمام ہے خوش باس

دیکھا جو اے پری تری تصویر
گم کیا ہے اپس سوں ہوش و ہواس

کھول چھاتی ہور اپنے سینے کوں
دل میں آتا ہے کچھہ کا کچھہ وسواس

تشنۂ آب زندگانی ہوں
بوسہ دے کر بجھا تو میری پیاس

دیکھہ تیری اُداسی اے جاناں
دل مرا مجھہ ستی ہوا ہے اُداس

مجھہ سوں مت کہہ لباس کی کچھہ بات
معتبر نہیں ہے عاشقی میں لباس

اے ولی رات دن ہے دل میں مرے
اُس پری روکے دیکھنے کی آس

———:o:———

(۱۴۸) ۵

میں کیا کروں جہاں کوں مجھے دلربا ہے بس
دونوں جہاں میں اُس کا مجھے آسرا ہے بس

* کوچۂ محبت

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا
دونوں جہاں میں اُس کوں وہ گلگوں قبا ہے بس

سرو چمن کی دید کوں ہرگز نہ جاے گا
جس کی بغل میں دلبر رنگیں ادا ہے بس

آب بقا پسند نہ آوے اُسے کبھی
جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہے بس

پھندے سوں عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس

ردیف ش

۷ (۱۹۴)

نہیں یہ خط بہ گرد لعل سے نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش

بروز حشر سوں کیا باک اُس کوں
ہوا خرشید محشر جس کا ہمدوش*

ہوا ہے جلوہ گر تجھ حسن کا نور
چراغ محفل خوبی ہے خاموش

ترے جلوے سوں ہے گل تازہ و تر
چمن میں بلبلاں کا ہر طرف جوش

جو دیکھا ہے† ہلال ابرو ترا رو
وہ صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش

کیا جب بر میں زریں جامہ وہ شوخ
ہوا خرشید محشر سایہ مدہوش

ولی کوں یاد تیری دمبدم ہے
نہیں یک آن خاطر سوں فراموش

———:0:———

۷ (۱۵۰)

عشق کے ہاتھ سوں ہوے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

---

*ایک دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا۔
خمار حشر سوں کیا باک اس کوں
جو تیرے شوق سوں ہیں مست و مدہوش
†(ن) اے

جیو میرا ھوا ھے زیر و زبر
جب سوں تیرا فراق آیا پیش

شوخ کے دل سوں دل ھوا پیوست
آتش عشق سوں* لگا ھے سریش

تجھ پہ قرباں ھوں اے کماں ابرو
جب سوں لینا ھوں عاشقی کا کیش

جس کوں قربت ھے عشق سوں تیرے
اُس کے نزدیک کب عزیز ھے خویش

تجھ بن اک پل† نہیں مجھے آرام
بیگ دکھلا درس اے‡ مرہم ریش

اے ولی اُس کا زہر کیوں اُترے
جن نے کھایا ھے عاشقی کا نیش

---

* (ن) کا　　† (ن) تل　　‡ بیگ حرکت

ردیف ص

(۱۵۱)

۸
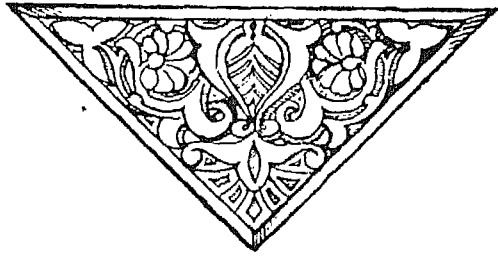
خود بخود دل تہیں ہوا ہے حریص
بوسۂ یار نے کیا ہے حریص

ذوق دیدار یار ہے جس کوں
طلب عشق میں سدا ہے حریص

آہوئے دل کے صید کرنے کوں
شوخ کا تیر بے خطا ہے حریص

مہ نے کاسہ لیا گدائی کا
جب ستی مہر کا ہوا ہے حریص

یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے
خال تیرے کا دل اِتا ہے حریص

خنجر ناز قاتل خوں خوار
قتل عاشق اُپر سدا ہے حریص

نعمت دین کے طلب میں مدام
دل ستی طالب خدا ہے حریص

کیوں نہ دوں نقد دل میں اپنا ولی
نگہہ چشم دلربا ہے حریص

ردیف ض

(۱۵۲) ۷

تجھ مکھ کے اس چمن میں یو خط ھے بہار محض
جنت ھے جس کے لطف اگے شرمسار محض

وہ مکھ ترا ھے اے گل گلراز عاشقاں
ھے لالہ زار جس کے اگے داغدار محض

بن مرھم وصال نہ ھووے اُسے شفا
جو تجھ نگہہ کے تیر سوں ھے دلفگار محض

شکر خدا کہ جس کے کرم سوں جہان* میں
تجھ حسن کا خیال ھے مجھ غم گسار محض

اس کو قرار کیوں کہ اچھے لیل تار میں
تجھ زلف کی جو یاد میں ھے بے قرار محض

اے دل تو اس کی نین کی مستی سوں ذوق کر
بن اُس کے جگ کے شغل ھیں† تجکوں خمار محض

گا ھے ولی کے حال کوں‡ چشم کرم سوں دیکھ
مدت سوں تجھ گلی میں ھے امیدوار محض

---

(۱۵۳) ۵

آزاد کوں جہاں میں تعلق ھے جال محض
دل باندھنا کسوسوں ھے دل پر وبال محض

---

* (ن) وصال   † (ن) ھے جن انکھاں کے شغل میں
‡ (ن) پہ

غنچے کے سر کوں دیکھ گریباں میں عندلیب
بولی ظہور خلق ہے یہ انفعال محض

باد خزاں سوں رمز یہ سمجھا کہ جگ منیں
رکھے * ہے باغ عیش سوں بوئے ملال محض

یو بات عارفاں کی سنو دل سے سالکاں!
دنیا کی زندگی ہے یو وہم و خیال محض

بن خامشی (ولی) نہ ملے گوہر مراد
حیرت کے باج اور ہے سب قیل و قال محض

———:o:———

ط (۱۵۴)

تجھ زلف کے بے تاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض
تجھ لعل کے مشتاق کوں کان یمن سوں کیا غرض

مدت ستی اے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کوں
مشتاق ہوں تجھ درس کا مجکوں چمن سوں کیا غرض

پروا کفن اکی نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں
تجھ عشق میں جو سر دیا اُس کوں کفن سوں کیا غرض

برجا ہے گر اہل سخن † طالب نہیں مجھ شعر کے
جن کو سخن کی بجھ ‡ نہیں اُن کوں سخن سوں کیا غرض

ہر گز (ولی) کے پاس تم باتاں وطن کی مت کرو
جو نیہ کے کوچے میں ہے اُس کوں وطن سوں کیا غرض

---

* (ن) آتی - رکھتی † (ن) ہوس ‡ بوجھ

ردیف ط

۱۵۵

گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط
لازم ہے بلبلوں کوں جو دیکھیں بہار خط

روشن سواد دیدۂ دل کا ہوا صنم
ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط

یاقوت خط کوں دیکھ لب لعل سوج کوں
کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے
دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط

دفتر میں خط کے چہرہ (ولی) کا بحال کر
اُمیدوار مجکوں دیے روزگار خط
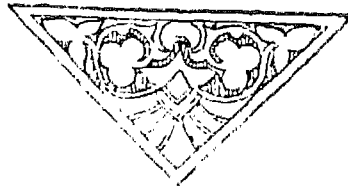
ردیف ظ

۵۰ (۱۵۶)

سجن کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ
رقیباں کی ملامت سوں محمد مصطفا حافظ

سجن کے حسن افزوں پر خدایا تو اماں کرنا
کہ اس اُمید گلشن پر علي مرتضا حافظ

سجن کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پاؤں میں
مرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ

سجن کا مکھ منوّر، نور آیت، فال مصحف ھے
کہ اھل نامراداں پر دعاے ھل اتی حافظ

(ولی) غمگیں نہ ہو یہ بھید اسرار الہی ھے
کہ تیری دستگیري پر نگاہ دلربا حافظ

———:o:———

۳ (۱۵۷)

یہی میں مانگتا ھوں رات اور دن تجھ سوں یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رھے میرا سدا حافظ

نہ ھووے کیوں جہاں کے بیچ ھر مشکل مری آساں
زباں صدق سوں کہتا ھوں میں ھر آن یا حافظ

(ولی) بس اعتقادصات سوں کہتا ھے یہ ھردم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ھمیشہ مجکوں یا حافظ

ردیف ع

(۱۵۸) ۵

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
سرستی تا قدم گلی ہے شمع

خنجر عشق سوں کٹا سر کوں
مرغ بسمل ہو تلملای ہے شمع

جب سوں ہیگی دھیان میں تیرے *
یک قدم کہیں نہیں چلی ہے شمع

تجھ لگن بیچ بسکہ ہے ثابت
جاے † سیتی نہیں ٹلی ہے شمع

کیوں نہ روشن ہو بزم حسن (ولی)
یار کے مکھ ستی ملی ہے شمع

---

* (ن) جب سوں دیکھا ہے تیرے نور کے تئیں -
† (ن) جلنے -

ردیف غ

(۱۵۹) ۵
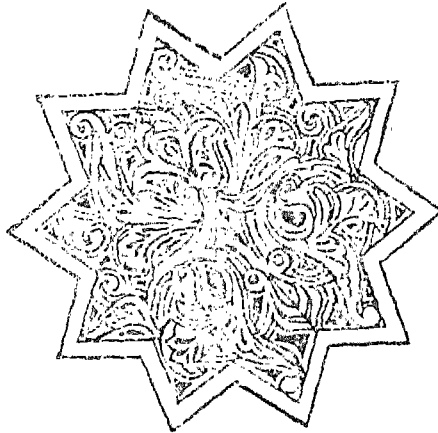
دل تجھ نگاہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ

وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن
خرشید جس کوں دیکھکے ارزاں ہے جیوں چراغ

یوں تجھ نزک خجل ہے نہک ہر جہاں کا
روشن سحر کو دیکھ پشیماں ہے جیوں چراغ

مسند پہ عافیت کی وہ ہے بادشاہ وقت
جس دل کي انجمن منیں ایماں ہے جیوں چراغ

عالم کی دوستی سوں ہے نفرت (ولی) کو نت
ہر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

---:o:---

(۱۶۰) ۹

جب سوں گئے وہ شہاں آہ دریغا دریغ
غم میں ہے ہر دو جہاں آہ دریغا دریغ

جب سوں وہ نور جہاں جگ سوں ہوے ہیں نہاں
تب سوں یہ غم ہے عیاں آہ دریغا دریغ

سارے فلک ہیں غمیں آگ سرو پا لگیں
جب سوں سنا یہ بیاں آہ دریغا دریغ

عابد دیں دار کوں واقف اسرار کوں
ورد ہے آہ و فغاں آہ دریغا دریغ

دیں کے شہ پاک کوں صاحب ادراک کوں
دکھ دیے وہ گھرہاں آہ دریغا دریغ

شاہ کے ماتم کا بار سر پہ لیا ہے شہار
تو ہوا خم آسماں آہ دریغا دریغ

دین کے گلزار میں گلشن اسرار میں
آئی کہاں سوں خزاں آہ دریغا دریغ

دین کے خالص وہ زر غم کے بتے* کے اُپر
حق نے کیا امتحاں آہ دریغا دریغ

غم میں (ولی) ہے مدام شاہ کا کہتر غلام
نت کیا ورد زباں آہ دریغا دریغ

---

* بوتہ

ردیف ف

(۱۶۱) ن
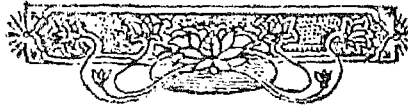
پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یکبارگی بر طرف

اگر آبرو تجکوں درکار ہے
نہ جا خوب رویاں کے کشور طرف

کھلے دیکھ تجھ لب کوں آب حیات
کرے یک نظر گر تو شکر طرف

زبس تجھ ملاحت کا مشتاق ہوں
پڑا شور تجھ حسن* کا ہر طرف

(ولی) کوں نہیں مال کی آرزو
خدا بیں† نہیں دیکھتے زر طرف

———:o:———

(۱۶۲) ن

ترے فراق میں گل کر ہوا ہوں مو سوں ضعیف
بجا ہے تن کوں اگر بال سوں کروں تردیف

چمن میں دہر کے ہرگز ہوا نہ مجھ‡ معلوم
کہ کب ہے فصل ربیع اور کدھاں※ ہے فصل خریف

ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کروں نسبت
کہ فرق اُن میں ہے جیوں درکثیف اور لطیف

تمیز سوں جو اگر مجھ طرف نگاہ کرے
تو شاہ ☸ حسن سوں بس ہے یہی مجھے تشریف

---

* (ن) مجھ - عشق † (ن) دوست ‡ مجھے
※ کہاں ☸ (ن) شان

عجب نہیں جو مصنف پر آفریں بولے
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یو تصنیف

———: o :———

ف (۱۶۳)

نہ کر سکوں ترے یک تار زلف کی تعریف
کروں ہزار کتب تجھ ثنا میں گر تصنیف
عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ
اگر ورق پہ سرج کے لکھیں تری تعریف
لطیف رقت اُپر زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوے لطیف
عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھ کھینچے
کہ مجکوں کاہ نمن عشق نے کیا ہے ضعیف
کیا ہوں بر میں اپس کے لباس عریانی
(ولی) برہ نے دیا یو قبا مجھے تشریف

ردیف ق

۷ (۱۶۴)

چڈھی* دیکھی بھواں تیری کہاں قرباں ہوے عاشق
بشان ناوک مژگان خوں افشاں ہوے عاشق

خیال سرو بالا ہے گل گلزار خوبی سوں
چمن آسا بہار آرا بباغ جاں ہوے عاشق

نئیے سرگشتگی سوں جام دل میں بسکہ رکھتے ہیں
برنگ ساغر گرداب سرگرداں ہوے عاشق

زبس تیغ نگاہ شوق سرکش کی ہے خوں ریزی
نگاہ چشم قربانی نمط حیراں ہوے عاشق

برنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں ہو روشن
پتنگ آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوے عاشق

لیا ہے گھیر کر تجھ ابر غم نے ہر طرف سیتی
زبس تجھ بن نین اپنی سوں خوں باراں ہوے عاشق

ولی کر نقد دل اپنا نثار امرت بچن اوپر
کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوے عاشق

———:0:———

ق (۱۶۵)

ترے بن نہیں اور میرا رفیق
تو روز ازل سوں ہے میرا شفیق

نہ جا بزم اغیار میں شمع رو
کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق

---

* چڑھی

ترے لب کی اُلفت سوں اے نازنیں
ہوا ہے مرا دل دکان عقیق

گواہی یہ دی راست بازوں آج
ہے شہشاد تیرا غلام عتیق

ولی منزل عاقبت میں ترا
نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق

ردیف ک

۷ (۱۶۶)

چھرے پہ ہے سجن کے عجب نور کی جھلک
دیکھے سوں جس جھلک کے گئی بجلی کی چھک
ہے گرم رقص شوق منیں مونس فلک
بولا ہوں جب سوں نغمۂ عشاق میں ملک*
لایا ہے نذر آئنۂ آفـــــــتاب کوں
ہو مشتری جمال ترے کا سجن فلک
اس دور میں خلاصی جاں ہے نپٹ کٹھن
بانکی نین کے ہاتھ میں خنجر سی ہے پلک
پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاف قلب
ہے اُس کے لعل لب کے اگے خوب و بد محک
طاقت کسے ہے رخ پہ ترے کر سکے نگاہ
خرشید سوں ادھک ہے ترے چھرے کی جھلک

---

* قدما کا عام دستور سا ہے کہ ۵ - ۷ شعروں سے زیادہ غزل کی تعداد نہیں ہوتی اور مطلع بھی ایک کہتے ہیں- ایک دیوان میں یہ مطلع دیکھا گیا مگر اس کا قافیہ مصرع ثانی (ملک) اچھی طرح سمجھہ میں نہیں آیا - ممکن ہے کہ ملک کی جگہ دیپک (راگ) ہو جس کو بتخفیف تحتانی کہا ہو یا اور کوئی لفظ ہو - فرہنگ آصفیہ میں ملک ملک کر عورتوں کا ایک محاورہ لکھا ہے جس کے معنی اترا اترا کر چلنے کے لکھے ہیں اور یہ چلنا شادی کے موقع پر سمدھنوں سے متعلق ہے - ممکن ہے کہ یہی مفہوم یہاں ہو والله اعلم —

† سوا

کہتے ہیں شاعران زمن مجکوں اے ولی
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

---:o:---

ہ (۱۶۷)

اے صنم تیرے رخ کی ہے وہ چھک
منفعل ہے مدام شمس فلک
دیکھ تجھ میں جناب حق کا ظہور
ہیں دعاگو فلک پہ سارے ملک
دیکھ اس دھن کی تنگی کوں
عالموں کوں پڑا ہے دل میں شک
تیرے لب کا حقوق ہے مجھپر
کیوں بھلا دوں میں دل سوں حق نمک
اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہوگئے حک
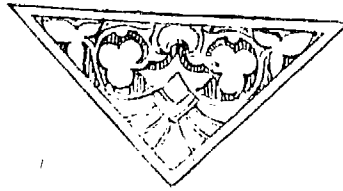
ردیف ل

۱۳ (۱۶۸)

چمن میں گیا جب سوں وہ نونہال
ہوا سرو اُس سرو قد سوں نہال

ہوئی جب* سوں خاطر نشاں تب† ستی
ترے تیر کی دل میں پائی ہے بھال

لیا‡ سرو نے گرچہ قمری کا دل
ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال

مجھے یک گھڑی تجھ بنا$ چین نہیں
ترے بن ہے ہر آن سینے پہ سال

ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے
مرے حال پر زلف تیری ہے دال

مرے دل کوں جیوں گوے گرداں کیا
کہوں کیا تجھ ابرو کے چوگاں کا حال

جہاں میں پھرا لیکن اے با حیا
نہ پایا§ ہے آئینہ تیرا مثال

نہ ڈر روز محشر ستی سیدا !
کہ آل نبی پر نہ آوے گی‖ آل

طمع مال کی سر بسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سوں ٹال

---

* (ن) تب † (ن) جب ‡ (ن) میا - موہا
$ بغیر § (ن) دیکھا ‖ (ن) وبال

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر* آوے زوال

جب آیا غضب میں وہ آتش مزاج
گیا آب عشاق کے دل کو گال

تجھے زلف صیاد دیتی ہے† پیچ
نہ اس دام کے ھاتھہ سوں دل کو جال‡

ولی شعر میرا سرا سر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

:o:

۹ (۱۶۹)

مدت ہوئی سجن نے دکھایا نہیں جمال
دکھلا کے اپنے قد کوں کیا نہیں مجھے نہال

یک بار دیکھہ مجھہ طرف اے عید عاشقاں
تجھہ ابرؤاں کی یاد میں$ لاغر ہوں جیوں ھلال

برجا ہے گر مرے§ یہ تصدق ہو مشتری
بولا ہوں تجھہ جمال کوں خورشید لازوال

وہ دل کہ تھا جو سوختۂ آتش فراق
پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال

ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصاں سوں آشنا
لاوے اگر خیال میں تجھہ حسن کا کمال

گر مضطرب ہیں عاشق بے دل عجب نہیں
وحشی ہوے ہیں تیری انکھاں دیکھکر غزال

---

* (ن) یک پل میں † (ن) پیچ پیچ ‡ (ن) نتال
$ (ن) سوں § (ن) ھمن — مجھہ پر

فیض نسیم مہر و وفا سوں جہاں میں
گلزار تجھہ جمال * کا ہے اب تلک بحال

کھویا ہے گلرخاں نے رعونت سوں آب و رنگ
گردن کشی ہے شمع کی گردن اُپر وبال +

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھہ سوں ولی
یکبار اِس غزل کوں سنے گر گوبند لال

———:o:———

۵ (۱۷۰)

ہے آج خوش قداں میں کمال گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

بر جا ہے اُس کے دل کوں کہوں گلشن بہار
آتا ہے جس کے دل میں خیال گوبند لال

خوباں حیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال

ہے بسکہ بے مثال نہ دیکھا ہے خواب میں
آئینۂ خیال ⊙ مثال گوبند لال

کر اِس دعا کوں ورد زباں اے ولی مدام
لطف خدا ہو شامل حال گوبند لال

———:o:———

۵ (۱۷۱)

دل کی مچھلی پرستا [illegible] تجھہ [illegible] کے [illegible] جال
دام میں تجھہ نیہ کے دل کا ہوا بے حال حال

---

* (ن) بہار + (ن) وبال [illegible] (ن) مثال
⊙ (ن) جمال [illegible] قال [illegible] (ن) زلف

اے ستمگر عاشقاں پر تو نہ کر جور و ستم
خیر ہور شر کی حقیقت میں ہے یک مثقال قال

خط نہیں آغاز تجھہ رخسار کے یو آس پاس
حسن کے لینے کوں آئے ہیں باستقبال بال

مفلساں کوں عاقبت کے گھر میں نہیں درکار زر
حق کی بخشش سوں اُنھوں* کوں بس ہے نیک اعمال مال

اے (ولی) حق کی طلب یو دولت عظمیٰ جو ہے *
عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

———:o:———

ہ (۱۷۲)

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو ‡ خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال

یو ہے عاشق اپس کی صورت کا
جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تھڈال

اُس کے مکھہ کی شعاع کوں کرتا
ہر صبح آفتاب استقبال

نہیں کچھہ مال و زر کی مجکوں طمع
شوق اُس کے سوں دل ہے مالا مال

اے (ولی) پی مئے محبت کوں
گو ہے رمضان و گر مہِ شوال

———:o:———

ہ (۱۷۳)

دیکھہ تیرے سے یہ گھنالے بال
رشک سوں جل گئے ہیں کالے گال

* اُن - † (ن) اچھے ۔ رہے ‡ (ن) یو—

جب کہ ابرو کی تو کماں کھینچا
تیر مژگاں نے تب سنبھالے بھال

زلف کے پیچ دیکھہ کر سنبل
پیچ اور تاب میں ھے ڈالے ڈال

کئی شکاراں نے تجھہ نگہ کا دام
دیکھہ آتش میں غم کے جالے جال

اس (ولی) پر نظر کرم کی کرو
ھے یہ تقصیر وار بالے بال

:o:

۹ (۱۷۴)

میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
ھے روز عید آج اے ابرو ھلال چل

تیری نین کی دید کوں اے نور ھر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آویں غزال چل

ممکن نہیں ھے تن کی طرف اُس کی باز گشت
جو دل گیا ھے دلبر دلکش کی نال چل

پیتم کی زلف بیچ دسا مجھہ سواد ھند
اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل

وحدت کے مے کدے میں نہیں بار ھوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدھہ کو ڈال چل

اے بے خبر اگر ھے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہ گزر میں بزرگاں کی چال چل

---

* بیک حرکت

گر عاقبت کے ملک کی خواهش هے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

مرشد کی منزلت کا اگر عزم جزم هے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

آیا تری طرف جو (ولی) تو عجب نہیں
آتے هیں تجهہ گلی منیں صاحب کمال چل

:o:

ی (۱۷۵)

کہوں کس سوں عزیزاں! جاکے درد بے نشان دل
نہیں یک گوش محرم تا سنیے آه و فغان دل

غبار خاطر غمناک سوں مجهہ پر هوا ظاهر
کہ غیر از درد دوجا نہیں هے بار کاروان دل

هوئی هے بند تب سوں راه اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں جب سوں هے مہر دهان دل

پڑی تجهہ زلف کافر کیش پر جب سوں نظر میری
صنم تب سوں گئی هے هاتهہ سوں میرے * عنان دل

بیان سینہ چاکاں اے (ولی) سن کیوں سکے هریک
کہ بوے گل سوں نازک تر هے آهنگ زبان دل

:o:

ی (۱۷۶)

تجهہ بے وفا کے سنگ سوں هے پارہ پارہ دل
ریزش میں تجهہ جفا سوں هے مثل ستارہ دل

* (ن) دل کے

لرزاں ہے تب سوں رعشۂ سیماب کی نمط
جب سوں تری پلک کا کیا ہے نظارہ دل

تجھ مکھ کے آفتاب کی گرمی کوں دیکھ کر
جل شوق کی اگن سوں ہوا جیوں انگارہ* دل

بے شک شفاے خاطر بیمار ہو ندھاں
تجھ لب کے جب طبیب سوں پاوے نہ چارہ دل

اُترے† اگر ولی کے سخن کے محل میں تو
دیکھے ترے جمال کوں پھر کر دوبارہ دل

———:o:———

(۱۷۷)

۷

شمع بزم وفا ہے امرت لال
سرو باغ ادا ہے امرت لال

ماہ نو کی نمن ہے سب کوں عزیز
اس سبب کم نما ہے امرت لال

دل میرا کیوں نہ بند ہو اُس کا
آج رنگیں قبا ہے امرت لال

خوش لباسی کی کیا کروں تعریف
وضع میں میرزا ہے امرت لال

اُس سوں بے گانگی کبھو نہ کرے
جس ستی آشنا ہے امرت لال

لعل تیرے بھرے ہیں امرت سوں
نام تیرا بجا ہے امرت لال

---

* باخفاے نون   † (ن) آوے

اے ولی کیا کہوں بیاں اس کا
لطف میں دلربا ہے امرت لال

۷ (۱۷۸)

تجھ مکھ اُپر ہے رنگ شراب ایاغ گل
تیری زلف ہے حلقۂ دود چراغ گل

معشوق کوں ضرر نہیں۔عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل

رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل

عاشق مدام حال پریشاں سوں شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل

تجھ داغ سوں ہوا ہے چمن زار دل مرا
اے شوخ آکے دیکھ تماشاے باغ گل

جلتے ہیں پی کے شوق میں عشاق رات دن
ہے بلبلاں کے دل میں شب و روز داغ گل

یوں تجھ سخن میں نشۂ معنی ہے اے ولی
جیوں رنگ و بوے مے سوں ہے لبریز ایاغ گل

۵ (۱۷۹)

اے شمع تو روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کوں پایا چمن گل

اے غنچہ دہاں نام ترا جب سوں لیا ہے*
اُس آن سوں خوش باس ہوا ہے دھن گل

* (ن) ہوں

بازار میں شاید کہ کرے سیر سری جن
اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل

تجھ نازکی تروار نے جب سوں کیا زخمی
ہے تب ستی آلودۂ خوں پیرہن گل

مجھ دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بلبل کے اُپر جیوں سخن گل

———:o:———

۷ (۱۸۰)

دل لگا یار سوں اُس دل کا چھڑانا مشکل
عشق کا زخم لگا اُس کا سلانا مشکل

حسن ہے دام بلا زلف ہیں دو کالے ناگ
جس کے تئیں ناگ ڈسا اُس کا جلانا مشکل

آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اُس کا بجھانا مشکل

یاد کرنے کوں لیا ہاتھ میں من کا منکا
دل اُپر بوجھ پڑی منکا پھرانا مشکل

طفل نادان ہٹیلا مرا غم اے پیارے
مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل

عمر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو
سو گیا عیش میں پھر اُس کا جگانا مشکل

* یہ غزل دیوانوں میں نہیں ملی - مجمع الاشعار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سے لی گئی - بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی اور کی غزل ہو - مگر چوں کہ کافی ثبوت تردید نہیں اور مہتمم مطبع نظامی کی تحقیق بھی نسبتاً قابل اعتماد ہے شامل کی گئی —

راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سوں کرنا
ہاتھہ سوں بات گئی اُس کا پھر آنا مشکل

———:O:———

۹ (۱۸۱)

تجھہ زلف اور دھن میں ہے مختصر مطول
تو صاحب درس ہے بوجھا ہوں روز اول
گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے توں
تجھہ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑیں گے گل گل
جگ کے مصوراں سب تصویر دیکھہ تیری
حیرت میں جا پڑے سب لکھنا رہا معطل
تجھہ سرو قد کوں دیکھے نقاش نقش بھولے
پھر نقش کا چترنا اُن کوں ہوا ہے اشکل
یو ڈھنگ مرگ دیکھے تو مرگ کا ہو طالب
ہو خاک تجھہ قدم کی ست کر مقام جنگل
ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اما
تجھہ راز کا معما جگ میں رہا ہے اندل*
خوشبو بدن پہ تیری زلفاں نہیں خوں ریز†
کالے بھجنگ مل کر گھیرے درخت صندل
ساری سکھاں نے مل کر کیا پے خطا دیا ہے
تجھہ نزنیں موھن کی انکھیاں میں خط کاجل
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سوں
تجھہ بے وفا کے غم سوں دائم ولی ہے بے کل

———:O:———

* (ن) لاحل † (ن) چوندھر

۹ (۱۸۲)

عبارت تجھ زلف سوں ہے تسلسل
ہوا تیری کمر میں گم تامل

ترے مکھ کے چمن کزں یاد کر کر
دیا لالے نے اپنے دل اُپر گل

دسے تجھ حسن کے دریا پہ جیوں موج
اگر رخسار پر چھوڑے تو کاکل

ترے رخسار و لب کوں دیکھ اے شمع
ہوے پروانہ ہر طوطی و بلبل

میں دیکھا ہوں نگاہ دل سوں اے شوخ
تری انکھیاں میں پہنچا* ہے تغافل

لیا تعلیم میں ہے آسماں نے
تری رفتار سوں طرز تحمل

کیا اس دور میں اے جلوۂ مست
تری انکھیاں نے کار نشۂ مل

ہوا زنجیر بند دام† عشاق
تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبل

ولی تیری گلی کوں دیکھ بولا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

———:o:———

۵ (۱۸۳)

بیگ درس دے نہ دے مکھ پہ اے چنچل انچل
دیو سرا لے نہ لے رسم فریب و دغل

---

*(ن) سے بے جا † (ن) پائے مست مجنوں

مجھہ پہ نظر کر نہ کر بات رقیباں سنگی
بیت مری سن نہ سن دوسرے کی جا غزل

میرے نزک آ نہ آ وھم اپس دل میں رکھہ
جی میں وفا دھر نہ دھر سینے میں حوت و خلل

ظلم سے دل دھو نہ دھو مہر کے پانی سوں ھاتھہ
مزم صفت ھو نہ ھو کوہ نمن تو اٹل

قول مجھے دے نہ دے رسم وفا ھاتھہ سوں
آ ولی سوں مل نہ مل غیر سوں شیریں شکل
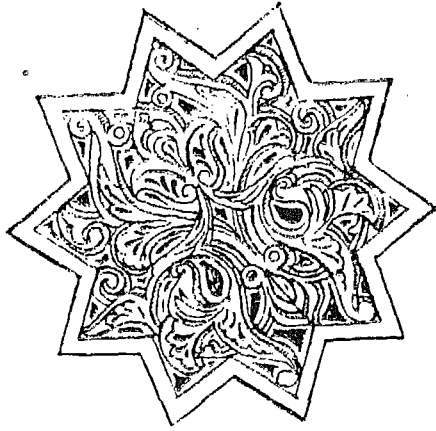
ردیف م

(۱۸۴) ۵

غم ترا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم
نہیں مجھے دنیا کا غم تجھ غم کی راحت کی قسم

اے گل باغ نزاکت باغ میں امکان کے
تجھ سا نہیں دیکھا ہوں میں تیری نزاکت کی قسم

جب سوں اے آئینہ رو دیکھتے تری تصویر کوں
گلرخاں تب سوں ہوے تصویر حیرت کی قسم

عاشقاں اے رشک لیلیٰ دیکھ تیرے رم کے تئیں
مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم

اے ولی اُس دلربا کوں کہہ کہ میرے حال پر
لطف سوں کر یک نگہ تجکوں مروت کی قسم

———:o:———

(۱۸۵) ۵

زلف اُس کی دو خم ہے خم کی قسم
چشم معشوق دم ہے جم کی قسم

اے صنم مجھ سوں کیوں نہیں ملتا
لعل تیرا دو قم * ہے قم کی قسم

---

* یہ لفظ صحیح نہیں پڑھا گیا - قم بفتح اول و تشدید میم گھر کو جھاڑنے کے معنی میں عربی کا لفظ ہے ؛ مگر یہاں یہ معنی چسپاں نہیں ہوتے - اگر بجائے قاف فے پڑھی جائے جس کا مفہوم دہن ہے فم) تو لعل یعنی لب سے کچھ مناسبت ہو سکتی ہے -
(ن) فم ہے فم

دل په هے نوبت* پریشانی
نین میرا دویم هے یم کی قسم
کیا وفا دار هے سجن صاحب
جس کوں دیکھو سو دم هے دم کی قسم
هے ولی کی زباں میں شیرینی
اثر شعر سم هے سم کی قسم

———:o:———

(۱۸۶)

دل کوں لے تجکوں دلبری کی قسم
کھول انکھیاں کو ساحری† کی قسم
بیت بر جستہ معنی رنگیں
هے تری چشم عبہری‡ کی قسم
هے بہت جھلجھلات اس رخ پر
مجکوں اس چہرۂ زری کی قسم
هے تصور ترا مرے دل میں
رات دن شیشہ و پری کی قسم
ٹک ولی کوں صنم گلے سوں لگا
تجکوں هے بندہ پروری کی قسم

———:o:———

(۱۸۷)

جلوں تجھ عشق کی آتش منیں تا چند اے ظالم
شتابی آ کہ جی تجھپر کروں اسپند اے ظالم

---

* (ن) کو تجھ باج هے † (ن) عبہری ‡ (ن) ساغری

خوش ابرو جیوں نگہ رکھتے ہیں انکھیاں میں مجھے جب سوں
تری انکھیاں کے تووروں کا ھوا ھوں بند اے ظالم
پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکیے
تری زلفاں سوں جس کے دل کو ھے پیوند اے ظالم
پڑی ھے آرسی حیرت میں تیرے مکھ کے جلوے سوں
مجھے تجھہ حسن کی حیرت کی ھے سوگند اے ظالم
(ولی) کی سوزش دل کی طبیباں کرسکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقند اے ظالم

:o:

۹ (۱۸۸)

جیوں گل شگفتہ رو ھیں سخن کے چمن میں ہم
جیوں شمع سربلند ھیں ہر انجمن میں ہم
ہم* پاس آکے بات نظیری کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم
ھیں داستان عشق ھمیں یاد کئی ھزار
استاد بلبلاں کے ھیں ھر یک چمن میں ہم
خوباں جگت کے جیو سوں ملتے ھیں ہم ستی
کامل ھوے ھیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
اُس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
جلتے ھیں تب سوں شعلہ نمط اس لگن میں ہم
یک بار ھنس کے بول صنم نہیں تو حشر لگ
جیوں برق بے قرار رھیں گے کفن میں ہم

---

* ھمارے

ہر چند جگ کے بخت سیاھوں میں ھیں ولے
کاجل ھو، جابسے ھیں سجن کے نین میں ھم
فرھاد تب سوں تیشہ نمن سر کیا تلے
باندھے ھیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں ھم
دو جگ ہوے ھیں دل سوں فراموش اے (ولی)
رکھتے ھیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ھم

———:o:———

ہ (۱۸۹)

شراب شوق سوں سرشار ھیں ھم
کبھو بے خود، کبھو ھشیار ھیں ھم
دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا!
کبھو راضی، کبھو بیزار ھیں ھم
ترے تسخیر کرنے کوں سری جن!
کبھو ناداں، کبھو عیار ھیں ھم
صنم تیرے نین کی آرزو میں
کبھو سالم، کبھو بیمار ھیں ھم
(ولی) وصل و جدائی سوں صنم کی
کبھو صحرا، کبھو گلزار ھیں ھم

———:o:———

ہ (۱۹۰)

ھجراں* کی رات نے مجھ یک آسماں دیا غم
اب مہر اپس کی ھرگز اے صبح رو† نہ کر کم

* (ن) ھجرت † (ن) شمع رو

اے آفتاب طلعت دل پر مرے نظر کر
تا یک پلک میں آوے تجھ پاس مثل شبنم

تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے اے سری جن
گوشے میں بیٹھ چلہ مثل کماں ہوا خم

تجھ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی
تیرے ذقن کے چہ میں پانی ہوا ہے زمزم

ہے اے (ولی) پرت سوں معمور کعبۂ دل
نہیں باج حق کے دوجا دل کے حرم کا محرم

———:o:———

۷ (۱۹۱)

صنم کے لعل پر وقت تکلم
رگ یاقوت ہے موج تبسم

سجن مکتب میں جب آیا ہر اک کوں
ہوا ہے شوق تعلیم و تعلم

سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے تحکم!

نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تظلم *

نہ جا انکھیاں میں آ تجھ دل میں اے شوخ
کہ نہیں خلوت میں دل کی خوف مردم

---

* تظلم کے صحیح معنی فریاد کرنے کے ہیں اور اس مصرع میں بمعنی ظلم مستعمل ہوا ہے جو از روے لغت عربی غلط ہے ایک قلمی نسخے میں یہ مصرع یوں دیکھا گیا:

کیا تجھ زلف سوں جن نے تظلم

یہاں تظلم معناً صحیح مستعمل ہوا ہے۔ فا قہم ۱۲

نظر میں جب ستی آیا وہ گل رو
ہوا ہے ہوش میرا تب ستی گم
ہوے اشک (ولی) از بسکہ جاری
اُٹھا امواج دریا میں تلاطم

:o:

۷ (۱۹۲)

تجھ شاہ خوباں کے ہوے کئی صاحب اکرام رام
تجھ حسن کے دیوان سوں پاے ہیں کئی حکام کام
تجھ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا
دے شیشۂ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام
گل کر پڑیں گے گل نمن بے شک گلستاں کے بھتر
تجھ گل بدن کے حسن کوں گر تک کریں گلفام فام
ہر مرغ دل کوں آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے پھر گر بھر نظر تجھ زلف کا خدام دام
تجھ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کا کئی صاحب اسلام لام
تجھ نین کے خنجر سوں ہے مجروح دل عشاق کا
تیری نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام
تن کے ملک میں اے (ولی) تجھ عشق کے حاکم نے آ
دل کی رعیت سوں چھتا* لے کر چکایا دام دام

* مختلف تذکروں اور متعدد دیوانوں سے غزلیں لی گئی ہیں، بعض ایسا کلام ہے کہ ایک کے سوا اور کہیں نہیں ملا- چنانچہ یہ غزل بھی صرف ایک دیوان میں پائی گئی - لفظ (چھتا) کالاصل نقل کردیا ہے مگر مفہوم سمجھ میں نہیں آتا- اگر چھتا یا چھدا پڑھا جاے تو پرانی زبان کا لحاظ کرتے ہوے کچھ مطلب نکل سکتا ہے — ۱۲

ردیف ن

۱۱ (۱۹۳)

میٹھا بچن بولے اگر وہ دلبر شیریں زباں
ہو ماہ مصری جیوں شکر آب خجالت میں نہاں

زہرہ جبیناں خلق کے آویں برنگ مشتری
گر ناز سوں بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں

اے نور چشم عاشقاں تیری صفت ثنا کرسکے
گر مردم بینا کوں ہو مانند مژگاں صد زباں

پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر
تیری زباں سوں جو سنا علم معانی کا بیاں

دیکھا ہوں دریاے جنوں تجھ آشنائی میں پیا
ہے پردۂ چشم پری کشتی کا میری بادباں

دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دھن کی فکر میں
ہے تجھ لباں کی یاد سوں ہر اشک رشک ارغواں

تیری نگہ کی تیغ سوں زخمی ہوا* شیر فلک
تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کماں آسماں

انجھواں کی سرخی دیکھکر یاقوت ہے خونی جگر
اور زعفراں ہے زرد رو دیکھے سوں رنگ عاشقاں

اے نو بہار خوش لقا جب سوں ہوا ہے تو جدا
تب سوں ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں

نسدن سجن تجھ ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا
تا دزد خوب آوے نہیں پتلی ہے اس میں پاسباں

---

* (ن) ہے جلاد

یوں دوستاں کے ہجر میں داغاں ہیں سینے پر ولی
صحرا کے دامن کے اپر جیوں نقش پائے رہرواں

———:o:———

۷ (۱۹۴)

کیوں نہ ہووے عشق سوں آباد سب ہندوستاں
حسن* کی دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں
پیچ و تاب بے دلاں اس وقت میں بے جا نہیں
لٹ پٹی دستار سوں آتا ہے وہ نازک میاں
دل ہووے عشاق کے بے تاب مانند سپند
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عناں
کیوں نہ ہو بے تابی عشاق کا بازار گرم
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زماں
جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بے نظیر
صبح کے مانند ہو† روشن سواد گلرخاں
کب نظر آوے گا یارب وہ جوان سروقد‡
جس کے ابرو کے تصور نے کیا مجھ کوں کماں
اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آرائے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جناں

———:o:———

۵ (۱۹۵)

یہ خط تجھ مکھ کے گلشن میں دسے جیوں سبزۂ ریحاں
ورق پر حسن کے دیکھو لکھا ہے یہ خط ریحاں

---

* (ن) عشق † (ن) ہووے رنگ روے ‡(ن) تیر

جو تجھ خط کی غلامی میں کیا ھے ترک فرماں کوں
تو اس کا باغ کے بھیتر رکھا ھے نام نا فرماں

جو تجھ یاقوت لب کا خط ھوا مشہور عالم میں
رھا یاقوت خط لے کر اپس کا جگ میں ھو حیراں

ترا خط دائرہ ھے جیم کا اور خال ٹھوڑی میں
بلاشک جیم کا نقطہ ھے اے اھل سخن داں داں*

ولی یہ دائرہ خط کا جو ھے اس حسن کا قلعہ
سو اس قلعے منیں دیکھو تجلی ھے شہ شاھاں

———:o:———

ن (۱۹۹)

تجھ قد اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقاں
تب سوں گئی طوبی تلک جیوں تیر آہ عاشقاں

جب سوں تیرا مکھ دیکھ کر معشوق سب عاشق ھوے
تب سوں تو ملک حسن میں ھے پادشاہ عاشقاں

ساعت شناساں دنگ ھیں عشاق کے احوال سوں
یک یک گھڑی تجھ ھجر کی ھے سال و ماہ عاشقاں

پہنچے ھیں منزل سالکاں تجھ حسن کے پرتو ستی
یہ نور تیرا اے سجن ھے شمع راہ عاشقاں

وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ھے ولی
جس کے زنخداں کوں جگت بولے ھیں چا عاشقاں

———:o:———

* جار

ہے نازنیں صنم کا زلفاں دراز کرناں
فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں*

دل لے گیا ہے میرا پھر مانگتا ہے جی کوں
برجا ہے ناز نیں کوں عاشق پہ ناز کرناں

اے قبلہ رو دسے ہیں محراب تجھ بھواں کی
واجب ہوا انکھاں سوں اب جا نماز کرناں

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشائے راز کرناں

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو میں
مشکل ہے جی سوں تجکوں اب امتیاز کرناں

ہے منحصر اسی میں عاشق کی سرخ روئی
خدمت میں گلرخاں کی جی کو نیاز کرناں

میں عشق سوں کیا ہوں تجھ دل کوں نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں

یکبارگی رقیب بد خو کی بات سن کر
بے جا ہے پاک بیں سوں یوں احتراز کرناں

درواد‌ی حقیقت جن نے قدم رکھا ہے
اول قدم ہے اُس کا عشق مجاز کرناں

---

* پرانے اردو املا میں کرنا - تو - کو - سے - وغیرہ کے آخر میں نون لکھا جاتا تھا - پرانی کتابت دکھانے کے لئے یہ التزام قایم کیا ہے ورنہ اس زمانے کی طرز تحریر کے مطابق اس غزل کو ردیف الف میں ہونا چاہئے تھا —

ھے پھونچنے کا ساماں کعبے کوں مدعا کے
دریاے عاشقی میں دل کو جہاز کرناں
شاید غزل ولی کی لے جا اُسے سناوے
اس واسطے بجا ھے مطرب سوں ساز کرناں

———:o:———

۵ (۱۹۸)

قسمت تری ھے حق پہ نہ ھو نا اُمید یہاں
نہیں اس قفل کوں غیر توکل کلید یہاں
سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ*
آخر ھے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھہ آب خضر
دامن تلے ھے رات کے روز سفید یہاں
سب کام اپس کے سونپ کے حق کوں نچنت رہ
یہ ھے تمام مقصد گفت و شنید یہاں
حاجت اپس کی کہنہ و نو اُس سوں کہہ ولی
محتاج جس کے سب ھیں قدیم و جدید یہاں

———:o:———

۷ (۱۹۹)

سجن تجھہ انتظاری میں رھیں نسدن کھلی انکھیاں
مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہہ چلی انکھیاں
ھوئی جیوں جلوہ گر تجھہ یاد سوں مجھہ دل میں بے تابی
نہیں† شعلہ نمن گرمی سوں غم کے تلملی انکھیاں

---

* (ن) اچھو † جلیں

جدائی جب سوں ہوئی ظاہر تدہاں* سوں بوجھتا ہے یوں
ترے بن تیل کے جیوں میل† سرمے کی سلی انکھیاں

ترے بن رات دن پھرتا ہوں بن بن کشن کے مانند
اپس کے مکھ اُپر رکھکر نگہ کی بانسلی انکھیاں

نزک میرے کرم سوں تاکہ آوے‡ بے حجاب ہو کر
تماشے میں ترے جیوں آرسی ہیں صیقلی انکھیاں

تری نیناں پہ گر آہو تصدق ہو تو اچرج نہیں
کہ اُن کو دیکھکر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیاں

اِتی خواہاں ہیں تجھ حسن و ملاحت ہور لطافت کی
کہ گویا دل میں رکھتی ہیں سدا فکر ولی انکھیاں

———:O:———

(۲۰۰)   ۷

قرار نہیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھ بن
ہوئی ہے آہ مرے دل میں شعلہ زن تجھ بن

شتاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو
کہ بلبلاں کوں جہنم ہوا چمن تجھ بن

قرار کب ہو میسر ترا اے$ زہرہ جبیں
ہر ایک آن ہے مجھ حق میں سو قرن تجھ بن

چمن کی سیر سوں نفرت ہے اس سبب کہ مجھے
سفید داغ سوں مکروہ ہے سمن تجھ بن

اے رشک چشمۂ خضر اپنے مکھ کی شمع دکھا
کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن

---

* جدھی † سلائی ‡ (ن) یک نگھ کر $ بیکس حرکت

نہ کر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف
مثال دیدۂ یعقوب ہیں نین تجھ بن
ولی یہ دل کی حقیقت بیاں کیوں کہ کرے
گرہ ہوا ہے زباں پر مری بچن تجھ بن

---:o:---

۱۲ (۲۰۱)

دل ہوا ہے سوا خراب سخن
دیکھکر حسن بے حجاب سخن
بزم معنی میں سر خوشی ہے اسے
جس کوں ہے نشۂ شراب سخن
راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن
جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زباں سوں اُٹھے نقاب سخن
گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن
ہر زہ گویاں کی بات کیوں کہ سنے
جو سنا نغمۂ رباب سخن
ہے تری بات اے نزاکت فہم
لوح دیباچۂ کتاب سخن
ہے سخن جگ منیں عدیم المثل
جز سخن نہیں دو جا جواب سخن
لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں
نور معنی ہے آفتاب سخن

شعر فہموں کی دیکھکر گرمی
دل ہوا ہے سرا کباب سخن

عرفی و انوری و خاقانی
مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن

اے ولی درد سر کبھو نہ رہے
گر ملے صندل و گلاب سجن

———:o:———

۷ (۲۰۲)

تری زلف سوں ہر اک نس ہوں بے قرار سجن
ہوا ہوں شانہ صفت غم سوں دل فگار سجن

جواہراں پہ ہیں* غالب ترے یہ ناخن سرخ
حنا سوں اس کے اُپر پھر نہ کر نگار سجن

تری انکھاں کے نشے سوں مدام گلشن میں
نین میں نرگس شہلا کے ہے خمار سجن

نہ وعدہ صبح کر مجکوں آج دے دیدار
ترے بچن کا نہیں مجکوں اعتبار سجن

اپس کے مکھ کی طرف دیکھکر کرم† فرما
نہ کر زلف کے اشارے سوں مار مار سجن

تری بہار کے فیض اثر سوں عالم میں
کھلے ہیں گل کی نمن جگ میں گلعذار سجن

ولی نثار ہے تجھ پر تو اُس کوں مہر سوں دیکھ
یو بات تجھ کوں کہا ہوں میں لاکھ بار سجن

———:o:———

* (ن) سوں ہیں بہتر † (ن) نظر

۷ (۲۰۳)

ہوا ہے جب سوں ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

یو خط کوں دود نہن دیکھ کر ہوا معلوم
کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن

ہنوز * حسن کی گرمی بجا ہے اے گل رو
خط سیاہ ہے ترا حصار آتش حسن

وہ شمع بزم ادا بر میں کر لباس زری
ہے آفتاب نہن شعلہ زار آتش حسن

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سوں اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

سجن کوں دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن

ولی کیا ہوں نظر بسکہ اس پری رو پر
ہوا کباب نہن دل شکار آتش حسن

:o:

۷ (۲۰۴)

گریۂ عشاق سوں خنداں ہے باغ بزم حسن
مغز پراونہ سوں روشن ہے چراغ بزم حسن

کیوں نہ ہووے عاشقاں کوں نشۂ دیوانگی
گردش چشم پری سوں ہے ایاغ بزم حسن

عاشقاں اس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف ہے دود چراغ بزم حسن

---

* (ن) تغور

بے خبر ہیں تجھ گلی سوں اس سبب اے گلبدن
بلبلاں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن

حسن کی مجلس کوں جب روشن کیا وہ شمع رو
خوب رویاں سب ہوے جیوں لالہ داغ بزم حسن

آتش غیرت سوں جل پانی ہوا ہے مغز شمع
وہ صنم جب سوں ہوا عالی دماغ بزم حسن

صرف کرتا ہے ولی عالم منیں نقاش صنع
عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

———:O:———

ﮦ (۲۰۵)

عاشق کے مکھ پہ نین کے پانی کوں دیکھ توں
اس آئنے میں راز نہانی کوں دیکھ توں

سن بے قرار دل کی اول آہ شعلہ خیز
تب اس حرف میں دل کے معانی کوں دیکھ توں

خوبی سوں تجھ حضور شمع دم زنی میں ہے
اس بے حیا کی چرب زبانی کوں دیکھ توں

دریا پہ جا کے موج رواں پر نظر نہ کر
میرے انچھو کی آکے روانی کوں دیکھ توں

تجھ شوق کا جو داغ ولی کے جگر میں ہے
بے طاقتی میں اُس کی نشانی کوں دیکھ توں

———:O:———

ﮦ (۲۰۶)

یک بار مری بات اگر گوش کرے توں
ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں

ھے بسکہ ترے نین میں کیفیتِ مستی
یک دید میں کونین کوں بے ھوش کرے توں

اے سرو گل اندام اپس نقش قدم سوں
بر جا ھے اگر صحن کوں گل پوش کرے توں

غیرت سوں کرے چاک گریباں دل پر خوں
گر گل کی حمائل کوں ھم آغوش کرے توں

اے جان (ولی) وعدۂ دیدار کوں اپنے
ڈرتا ھوں مبادا کہ فراموش کرے توں

———:o:———

۷ (۲۰۷)

چلنے منیں اے چنچل ھاتی کوں لجاوے * توں
بے تاب کرے جگ کوں جب ناز سوں آوے توں

یک بارگی ھو ظاھر بے تابی مشتاقاں
جس وقت کہ غمزے سوں چھاتی کوں چھپاوے توں

گویا کہ شفق پیچھے خرشید ھوا ظاھر
جب اوٹ میں پردے کی چہرے کوں دکھاوے توں

لولی فلک مکھ میں انگشت تحیر لے
جب پاؤں نزاکت سوں مجلس میں بجاوے توں

عشاق کی شادی کی اُس وقت بجے نوبت
مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے توں

یک تان سنانے میں جی جان † لیا سب کا
اب دل سوں گزر جاریں ‡ گر بھاؤ بتاوے توں

---

* شرمائے † (ن) تان ‡ (ن) لگیں سارے

توبا ہے * ریائی سوں شاید کہ کرے توبہ
اس وقت (ولی) کو گر یک جام پلاوے توں

———:o:———

۹ (۲۰۸)

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

نہیں پہنچتی * کعبۂ مقصود کوں کشتیِ چشم
فیض سوں انچھواں کے دریا کوں مگر پیدا کروں

جیوں نسیم اب لگ سبکروحی سجھے حاصل نہیں
کس طرح اُس غنچۂ بند قبا کوں وا کروں

کیا کہوں تجھہ قد کی خوبی سرو عریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اُس کوں پھر کے رسوا کیا کروں

ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکوں سودے میں اگر سودا کروں

سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقش نگیں
آہ کا لے کر قلم جب درد کوں انشا کروں

سر کروں جب وصف تیرے جامۂ گلرنگ کا
جامہ زیبوں کوں برنگ صورت دیبا کروں

رات کوں آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب
زیور لب ذکر "سبحان الذي اسریٰ" کروں

آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے (ولی)
سرو قد کوں دیکھہ سیر عالم بالا کروں

———:o:———

---

* توبہ   † (ن) بھیجتی ہے —

ہ (۲۰۹)

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھہ نیہ کی ھوا سوں
شعلہ نمط جلا دل تجھہ حسن شعلہ زا سوں

گل کے چراغ گل ہو یکبار جھڑ پڑیں سب
مجھہ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سوں

نکلی ہے جست کر کر ہر سنگ دل سوں آتش
چقماق جب پلک کی جھاڑا ہے توں ادا سوں

سجدہ بدل * رکھا سر ' سر تا قدم عرق ہو
تجھہ پا جیا کے پگ پر آکر حنا حیا سوں

یہاں درد ہے پرم کا بے ہودہ بات مت کر
یہ بات سن (ولی) کی جاکر کہو دوا سوں

:o:

ہ (۲۱۰)

میرے طرف سوں جاکے کہو اُس حبیب سوں
گر مجکو چاھتا ہے تو مت مل رقیب سوں

مت خوف کر تو مجھہ سوں اے † دلدار مہرباں
آزار نہیں ہے گل کوں کبھو عندلیب سوں

مت راہ دے رقیب سیہ رو کوں اے صنم
واجب ہے احتراز ‡ بلائے مہیب سوں

پوچھو نہیں طبیب سوں مجھہ درد کا علاج
بیمار کوں برہ کے غرض نہیں طبیب سوں

اُس بے وفا کی طرز سوں شکوہ نہیں (ولی)
ہے جنگ رات دن مجھے اپنے نصیب سوں

* عرض † بیک حرکت ‡ (ن) قربے ہزار بار

(۲۱۱) ۷

باندھا ھوں اپس جیو ترے موے کمر سوں
دیکھا ھوں تجھے جب ستی دقت کی نظر سوں

پہنچی ھے مری فکر بلندی سوں فلک پر
تجھ قد کی جو تعریف کیا اُس کے اثر سوں

ھے بسکہ ترے رنگ میں صافی و لطافت
لکھتا ھوں ترے وصف کوں میں آب گہر سوں

انکھیاں سوں ھوا پیو جدا جب ستی میری
جاتے ھیں مرے اشک، گیا پیو جدھر سوں

تجھ ھجر میں داماں و گریباں و رمالاں*
شاکی ھیں ھر اک رات مرے دیدۂ تر سوں

ھیں مغز میں پستے کی نہط تل کے سبب یوں
گویا یہ لباں لے گئے گو† تنگ شکر سوں

پڑھتے ھیں (ولی) شعر ترا عرش پہ قدسی
باھر ھے تری فکر رسا حد بشر سوں

---:O:---

(۲۱۲) ۵

تجھ مکھ کی جھلک دیکھ گئی جوت چندر سوں
تجھ مکھ پہ عرق دیکھ گئی آب گہر سوں

شرمندہ ھو تجھ مکھ کے دکھے‡ بعد سکندر
بالفرض بناوے اگر آئینہ قمر سوں

تجھ زلف میں جو دل کہ پھنسا$ اُس کوں خلاصی
نہیں صبح قیامت تلک اس شب کے سفر سوں

---

* رومال † گیند ‡ دیکھنے $ (ن) گیا

هر چند که وحشت هے مجهه انکهیاں ستی ظاهر
صد شکر که تجهه داغ کوں الفت هے جگر سوں
اشرف کا یو مصراع ولی مجکوں هے دلچسپ
الفت هے دل وجاں کوں مرے پیم نگر سوں

———:o:———

(۲۱۳) ۵

باندها هے جو دل جگ منیں اس نور نظر سوں
دیکها هے وہ دریا کوں اپس دیدۂ تر سوں
خوں ریزی عشاق هے موقوف اُس * اوپر
شمشیر کوں باندها جو کوئی موے کهر سوں
پتلی و پلک هاتهه سے یو † غمزۂ خوں خوار
آیا دل عشاق طرف تیغ و سپر سوں
یک پل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج
اے نور نظر دور نه هو میری نظر سوں
اس لب کی حلاوت هے ولی طبع میں میری
تب شعر مرا جگ منیں میٹھا هے شکر سوں

———:o:———

(۲۱۴) ۷

جب سوں دل باندها هے ظالم تجهه نگهه کے تیر سوں
تب سوں رم نے رم کیا رمنیے کے هر نخچیر سوں
بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
شمع روشن کیوں که هووے شعلۂ تصویر سوں

---

*(ن) اُسی پر † (ن) نگهه سے ترا یه

جگ میں اے خرشیدرو وہ چرخ زن ھے ذرہ وار
جن نے دل باندھا ھے تیرے حسن عالمگیر سوں
اے پری تجھہ قد کا دیوانہ ھوا ھے جب سوں سرو
پاے بند اُس کوں کئے ھیں موج کی زنجیر سوں
خواب میں دیکھا جو ترے سبزہ خط کوں صنم
سبز بختوں میں ھوا اُس خواب کی تعبیر سوں
جگ میں نہیں اھل ھنر اپنے ھنر سوں بہرہ یاب
کوھکن کوں فیض کب پہنچا ھے جوے شیر سوں
اے ولی پی کا دھن ھے غنچۂ گلزار حسن
بوے گل آتی ھے اُس کی شوخی تقریر سوں

:o:

ن (۲۱۵)

اے نور چشم تجھپر نامہ لکھا پاک سوں
کیتا ھوں مہر اُس پر انکھیاں کی مردمک سوں
اے رشک مہر انور ٹک مہر سوں خبر لے
گزری ھے آہ میری تجھہ غم میں نہہ فلک سوں
اھل چمن کے دل میں بے قدر ھے صنوبر
باندھا ھے جب ستی دل تجھہ سرو کی لٹک سوں
اُس وقت ھوش عاشق ثابت قدم رھے کیوں
سلطان حسن آوے جب ناز کی لپک* سوں
اے آفتاب طلعت مانند مہ ولی کا
روشن ھوا ھے سینہ تجھہ حسن کی جھلک سوں

:o:

* (ن) لٹک

(۲۱۶) ۷

ہوا ہے دنگ بنگالہ تری نرگس کے جادو سوں
معطر ہے سواد ہند تیری زلف کی بو سوں
قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کی جادو کوں لکھا ہوں خون آہو سوں
کیا ہے مصروع بر جستۂ قوس قزح موزوں
فلک مضموں رنگیں لے لیا تجھہ بیت ابرو سوں
سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر
لگا ہے دھیان میرا جب ستی اُس سرو دلجو سوں
ہوا تجھہ حسن پر دوجگ دوانہ* کیا تعجب ہے
اگر مجھہ سے دوانے† کا بندھا دل تجھہ پری روسوں
مجھے گلشن طرف جانا بجا ہے اے مہ انور
کہ میں پاتا ہوں تجھہ زلفاں کی بو ہر رات شبو سوں
ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
بجا ہے گر لکھوں اُس مو کمر کوں خامۂ مو سوں

---:o:---

(۲۱۷) ۵

آتا ہے جب چمن میں توں زریں کلاہ سوں
اُٹھتی ہے فوج حسن تری جلوہ گاہ سوں
بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ ناز نیں
خوشبو کیا ہے عنبر موج نگاہ سوں
بے جا نہیں ہے رخ پہ سرے رنگ اضطراب
باندھا ہوں دل کوں آہوے وحشت پناہ سوں

---

* دیوانہ † دیوانے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جیو دیا
اس کا کفن ہے رشتۂ شمع نگاہ سوں
حاجت نہیں چراغ کی مجھ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزم عشق سدا * شمع آہ سوں

:o:

ہ (۲۱۸)

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیاے فانی سوں
سیہ نامے کوں دھواے بے خبر انچھواں † کے پانی سوں
شب غم روز عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے
میری جانب وہ مہر ذرہ پرور مہربانی سوں
نزک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے دانا ‡
لجا گلدستۂ اعمال باغ زندگانی سوں
نہیں ہے سیر یک ساعت اگر باغ § جوانی میں
کہو کیا خضر کوں حاصل ہے عمر جاودانی سوں
اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشۂ غیرت
ہوا جب خسرو عالم ولی شیریں زبانی سوں

:o:

ہ (۲۱۹)

کیتا ہوں بند دل کوں اُس غیرت پری سوں
جن نے کیا ہے مجنوں عالم کوں دلبری سوں
رکھتا ہے عاشقاں سوں بازار حسن گرمی
ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

* (ن عیش مری † آنسووں ‡ (ن ناداں § (ن) ملک

عاشق سوں جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت
مخفی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سوں
جن نے رقم کیا ہے تعریف تجھ نین کی
معنی میں کیوں نہ ہووے ہم چشم عبہری سوں
دلدار کی گلی سوں کیوں * جا سکوں ولی میں
لینا † لپیٹ دل کوں جب چیرۂ زری سوں

———:o:———

(۲۲۰) ۵

جالا تمام نس مجھ اس طبع آتشی سوں
اب صبحدم ہے دم لے اے شمع سرکشی سوں
دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا اپس سنگ
گر دلکشی ‡ پہ دل ہے تو کیا ہے دلکشی سوں
عاشق کے دیکھنے سوں لاتا ہے چیں جبیں پر
اے خوش ادا میں خوش ہوں تیری یہ نا خوشی سوں
اے پستہ لب ترے لب ہیں کان سب نمک کے
کر بہرہ مند مجکوں اس کی نمک چشی سوں
دنیا کے غل و غش سوں فارغ اچھوں $ ولی میں
یک جام گر ملے مجھ صہبائے بے غشی سوں

———:o:———

(۲۲۱) ۷

میری طرف سوں جا کہو اُس ماہ عالم تاب کوں
یک رات فرش خواب کر مجھ دیدۂ کم خواب کوں

---

* (ن) کیا † لیا ‡ (ن) سرکشی $ رہوں

اپنے دل پر خوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کوں

گر عشق میں آیا ہے توں اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابی سیماب کوں

میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھے بے خبر
ہے دلبراں کوں* اعتبار اس گوہر نایاب کوں

مجھ دل کوں سرگرداں کیا ساغر نمن اُس شوخ نے
حلقے نے جس کی زلف کے چکر دیا گرداب کوں

صافی دلاں کن بیٹھنا ہے کسب عزت کا سبب
دریا کا ہو کر ہمنشیں پہنچا ہے موتی آب کوں

تجھ یاد میں انجھواں ستی لبریز ہے چشم ولی
یکبار دیکھ اے سبز خط اس چشمۂ سیراب کوں

———:O:———

۵ (۲۲۲)

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی بے تاب کوں
جیوں گہر رکھتا ہے دائم جو گرہ میں آب کوں

اضطراب دل گیا ہے اُس کے مکھ کوں دیکھکر
بے قراری سوں نکالے آرسی سیماب کوں

اشک ریزاں مثل انجم صبح محشر لگ رہا
جن نے دیکھا یک نظر اُس ماہ عالم تاب کوں

تجھ بھواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ رو
رات دن رکھتا ہے زاہد مکھ اگے محراب کوں

---

* (ن) کن

اے ولی پی کی محبت سوں زمیں کے فرش پر
انکھہ بھر دیکھا نہیں کئی غیر مخمل خواب کوں

:o:

ن (۲۲۳)

خدایا ملا صاحب درد کوں
کہ میرا کہے درد بے درد کوں
کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل
دکھاؤں اگر چہرۂ زرد کوں
ھتا بوالہوس تجھہ بھواں دیکھہ کر
کہاں تاب شمشیر نامرد کوں
اگر جل میں جلکر کئول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانوں کی گرد کوں
رکھا تجھہ دھن کی صفت میں ولی
ھر ایک فرد میں جوھر فرد کوں

:o:

ی (۲۲۴)

دیکھا ھے جس نے اے صنم تجھہ طرۂ طرار کوں
رکھتا ھے پتھاں بر منیں جیوں شمع سوز تار کوں
جیوں زخم اُس کی چشم سوں جاری ھے خوں ھر دم منیں
دیکھا ھے جو کئی یک نگہہ تجھہ ناز کی تلوار کوں
تیری پرت کے پنتھہ* میں اے دارُرے درماندگاں
بخشا ھے اعصا آہ کا تجھہ چشم کے بیمار کوں

* (ن) برہ کی نہہ

اے سرگروہ سرکشاں لاے ہیں نساج* فلک
خط شعاعی سوں بنا تجھ چیرۂ زر تار کوں

ہر استخواں سینے کے ہیں مانند نے فریاد میں
رکھتا ہوں دائم دل† منیں تجھ غم کے موسیقار کوں

دیکھا ہے جب سوں آنکھ بھر تجھ مکھ کوں اے رشک چمن
چھوڑاں‡ ہیں تب سوں بلبلاں عشق گل گلزار کوں

جیوں معنیٰ رنگیں ولی ہو مہرباں مجھ حال پر
وہ صاحب معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

:o:

ﮦ (۲۲۵)

دیتا نہیں ہے بار رقیب شریر کوں
شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے ضمیر کوں

اُس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صداے صور قلم کی صریر کوں

برجا ہے اُس کا عشق کے گوشے منیں قرار
جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں

اُس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اُس عبیر کوں

مجکوں ولی کی طبع کے صافی کی ہے قسم
دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھ نظیر کوں

:o:

* جولاہہ † (ن) بر ‡ چھوڑے

ہ (۲۲٦)

میں دل کو دیا بند کر اس سحر سخن کوں
عشاق جیسے دیکھہ بسارے ہیں وطن کوں
عنقا ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو کُئی یاد میں اُس غنچہ دھن کوں
واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپیٹتا ہے کفن کوں
اُس شوخ نے دکھلا کے اپس رنگ کی شوخی *
لوھو میں کیا غرق جوانان چمن کوں
ثابت رہے کیوں رنگ ولی اُس کا جہاں میں
دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کے شکن کوں

———:0:———

ہ (۲۲۷)

نہیں معلوم ہوتا داغ دینے کس بچارے کوں
چلا ہے آج وہ لالہ ہزاری کے نظارے کوں
لیا ہے گھیر تجھہ زلفاں نے تیرے کان کا موتی
مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے جا ستارے کوں
ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
لباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں
یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد کُئی جاکر
ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں
نظر سوں نہیں جدا ہوتی کہر اس شوخ چنچل کی
ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کوں

* (ن) خوبی

۵ (۲۲۸)

دیکھوں گا شتابی ستی اُس رشک پری کوں
گر کچھ بھی اثر ھے مری آہ سحری کوں

اے شوخ ترے ملنے کوں انکھیاں کے اُپر رکھ
لایا ھوں تری نذر عقیق جگری کوں

انجن کوں اگا سحر کے غائب ھوے ساحر
دیکھا جو تری نین کی جادو نظری کوں

اے حیلہ‌گر رند تری حیلہ گری دیکھ
سب حیلہ گراں ترک کیے حیلہ گری کوں

یکبارگی ھوتا ھے ولی زر کے نمن زرد
جب باندہ کے آتا ھے تو دستار زری کوں

———:o:———

۷ (۲۲۹)

دیکھے گا ھر اک آن تری جلوہ گری کوں
پایا ھے تری مہر سوں جو دیدہ وری کوں

بخشی ھے تری نین نے کیفیت مستی
تجھ سکھ تے خبردار کیا بے خبری کوں

جاری ھوا تجھ غم ستی مجھ اشک کا مطلب
ھم دانہ وھم آب ملا اس سفری کوں

مجھ عاشق دیوانہ کو گر حکم ترا ھو
تجھ حور اگے فرش کوں آج پری کوں

ھر گل کا پتا چاک ھووے * درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہ سحری کوں

---

* (ن) سدہ چاک ھوسن درد کو

کہا پیچ تبے سرم سوں مغرب منیں سورج
گر دیکھے ترے سیس پہ دستار زری کوں

کرتا ھے ولی سحر سدا شعر کے فن میں
تجھہ نین سوں سیکھا ھے مگر جادو گری کوں

:o:

(۲۳۰)

ھوا ھے رشک چمپے کی کلی کوں
نظر کر تجھہ قبا ے صندلی کوں

کرے فردوس استقبال اُس کا
تصور جو کرے * تری گلی کوں

دل بے تاب نے تجھہ غم کی خاطر
کیا ھے فرش خواب مخملی کوں

ھماری آہ آتش رنگ سن کر
ھوئی ھے بے قراری بیجلی کوں

ترے غم میں دل سوراخ سوراخ
کیا پیدا صدا ے بانسلی کوں

دل پر خوں نے میرے † باغ میں جا
دیا تعلیم خوں خواری کلی کوں

کیا ھوں آب خجلت سوں سراپا
ھر اک مصرع سوں مصری کی ڈلی کوں

پڑے سن کر اُچھل جیوں مصرع برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

---

* (ن) کیا † (ن) تیرے

ترے اشعار ایسے نہیں * فراقی
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کوں

—:o:—

(۲۳۱) ۷

ہر گز تو نہ لے ساتھ رقیب دغلی کوں
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں

ترے لب یا قوت اُپر خط خفی دیکھ
خطاط جہاں نسخ کیے خط جلی کوں

اے زہرہ جبیں کشن ترے مکھ‌کی کلی دیکھ
گاتا ہے ہر اک صبح کوں اُتھ رام کلی کوں

یاقوت کوں ہے قوت ترے خط کی محبت
ہے دل میں غبار اس سبب میر علی کوں

اے ماہ جبیں مہر لقا تیری جبیں دیکھ
کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم نادعلی کوں

میں دل کوں ترے ہاتھ دیا روز ازل سوں
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں

نہیں منصب وجاگیر نہیں روز وظیفہ
تجھ نام کا† ہر روز وظیفہ ہے ولی کوں

—:o:—

(۲۳۲) ۷

جو کُئی سمجھا نہیں اُس مکھ پہ‡ آنچل کے معانی کوں
وہ کیوں بوجھے کہو اُس شوخ چنچل کے معانی کوں

* (ن) ہیں † (ن) ہر روز ترا نام ‡ (ن) کے

کریں گر بحث اُس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی تاریکی میں کاجل کے معانی کوں
وہ یوسف کوں کہتے ثانی سو تجھہ بے مثل کا کیوں کر
دو بیں کر جو کہ سمجھا چشم احول کے معانی کوں
نہ نکلے بحر حیرت سوں جو ہو اُس مہ کا ہم زانو
یہ بو جھے وہ جو پہنچا ہے سجنجل* کے معانی کوں
صفائی دیکھہ اُس کے مکھہ کی ہے بے ہوش سرتا پا
نہیں† تحقیق سمجھو خواب مخمل کے معانی کوں
بیاں زلف بدیعی کا ہے سعدالدین کا مطلب
اجھوں لگ تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کوں
ولی اُس ماہ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا
وہ ہر گز نہیں بجھا عالم میں اکمل کے معانی کوں

---:o:---

۷ (۲۳۳)

فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں
شہید شاہد گلگوں قبا ہوں
ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں شوق‡
سخن کے آشنا کا آشنا ہوں
کیا ہوں ترک نرگس کا تماشا
طلبگار نگاہ§ با حیا ہوں
نہ کر شمشاد کی تعریف مجھہ پاس
کہ میں اُس سرو قد کا مبتلا ہوں

---

* آئینہ † (ن) یہی ‡ (ن) ذوق § (ن) نگار

کیا مہ عرض اُس خرشید رو کوں
تو شاہ حسن میں تیرا گدا ہوں
سدا رکھتا ہوں شوق اُس کے سخن کا
ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں
قدم اُس کے پہ رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

---:o:---

(۲۳۴)

میں سورۂ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں
بسم اللہ دیوان تجھہ ابرو سوں لکھا ہوں
تجھہ چشم کی تعریف کو آہو کے نین پر
اکثر قلم نرگس جادو سوں لکھا ہوں
اے موے میاں وصف ترے موے کمر کا*
چیتے کی کمر پر قلم مو سوں لکھا ہوں
تجھہ طرۂ طرار کی تعریف کوں اے شوخ
سنبل کے چمن میں گل شبو سوں لکھا ہوں
اُس مردمک چشم طرف حال ولی کا
پلکاں کی قلم کر اپس آنسو سو لکھا ہوں

---:o:---

(۲۳۵)

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں
یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

---

* (ن) میاں کے

مجهہ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا تو
تیری یہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

تجھہ سنبل پر پیچ کی خوبی میں کیتک سطر
موجاں کی نمط صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھہ
میں صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

فرہاد لکھا صورت معشوق حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

ہرگز نہ کیا نرم صنم دل کوں اپس کے
یہ سنگ دلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

اے مردمک چشم تجھہ انکھیاں کی یہ لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

اعجاز ترے اس خط روشن کا سری جن!
جیوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقش قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں

تجھہ عشق میں دیکھا ہے یہ دل وسعت مشرب*
یہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

اے آہ بلندی تجھے اُس قد کا سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سوں (ولی) دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

———:o:———

* (ن) مشرق ومغرب

(۲۳۶) ۷

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں

اے آشنا کرم سوں یک بار آ درس دے
تجھہ باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں

باتاں لگن کی مت پوچھہ اے شمع بزم خوبی
مدت سوں تجھہ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

شاید وہ گنج خوبی آوے کسو طرف سوں
اِس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

سودائے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

بر جا ہے گر سنوں نہیں ناصح تری نصیحت
میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں

کس سوں (ولی) اپس کا احوال جا کے بولوں*
سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

———;0;———

(۲۳۷) ۵

میں یو† تجھہ لب کوں قند بولا ہوں
انت کوں تیری کھند بولا ہوں

قد کو تیرے کہا ہوں سرو سہی
بات یو میں بلند بولا ہوں

مکھہ کوں تیرے کہا ہوں آتش حسن
خال تسپر سپند بولا ہوں

---

* (ن) جا کہوں میں † اس

گر توں پوچھے کبھو خطاب اپنا*
عاشق دردمند بولا ہوں

اے ولی شعر کوں ترے جگ میں
حرف دانا پسند بولا ہوں

—:o:—

(۲۳۸) ۷

باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکھوں
اپنے سخن کا اُس کوں خریدار کر رکھوں

اس کی ادا و ناز کی خوبی کوں† کر بیاں
ہر خوب رو کوں صورت دیوار کر رکھوں

لائق ہے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

برجا ہے گر چمن میں کہے وہ نگاہ کر
نرگس کو اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں

تسبیح تیری زلف کوں کہتے ہیں اے صنم
یک تار دے کہ رشتۂ زنار کر رکھوں

تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کوں داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں

ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج
اس گلبدن کوں اپنے گلے ہار کر رکھوں

—:o:—

* میرا † (ن) کا

۷ (۲۳۹)

دیکھا ہے جن نے باغ میں اُس سرو قد کے تئیں
طوبی کی خوش قدی پہ ستا* دست رو کے تئیں

دل جا پڑا ہے چاہ زنخداں میں یک بیک
اے زلف یار پہونچ تو میری مدد کے تئیں

اے سرو تیرے قد ستی ہے عید عاشقاں
قرباں کیا ہوں تجھ پہ میں عمر ابد کے تئیں

ہیں دنگ آسماں پہ ملک جب کیا شکار
آہو نے تجھ نین کے فلک کے اسد کے تئیں

یاجوج ہر رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں

درکار نہیں ہے صاف دلاں کوں لباس زر
جوں آرسی پسند کیے ہیں نمد کے تئیں

پی کی مشابہت کا دسا نہیں مجھے ولی
دیکھا ہوں آفتاب نمط چار حد کے تئیں

———:o:———

۷ (۲۴۰)

تجھ حسن نے دیا ہے بہار آرسی کے تئیں
بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی کے تئیں

روشن ہے بات یہ کہ اول سادہ لوح تھی
بخشے ہیں† اُس کے مکھ سوں‡ سنگھار آرسی کے تئیں

خوبی سنیں اول سوں ہوئی ہے دو چند وہ$
جب سوں کیا صنم نے دو چار آرسی کے تئیں

* مارا † (ن) بخشا ہے ‡ (ن) نے $ (ن) وہ چند تر

حیرت کی انجمن میں وہ حیرت فزا نے جا
یک دیدہ میں کیا ھے شکار آرسی کے تئیں

کس خط کے پیچ و تاب کو دل میں رکھے ھے آج
جیوں آبجو نہیں ھے قرار آرسی کے تئیں

حیرت سوں آنکھ اپنی نہ موندے حشر تلک
یک پل ھو اُس نزک جو گزار آرسی کے تئیں

گر اُس کے دیکھنے کی (ولی) آرزو ھے تجھ
بیگی اپس کے دل کوں* سنوار آرسی کے تئیں

:0:

۵ (۲۳۱)

اے ساحری تو دیکھ موے ساحری کے تئیں
شیشے میں دل کے بند کیا ھوں پری کے تئیں

اُس زلف کے طلسم کوں دیکھا ھوں جب ستی
پایا ھوں تب سوں رشتۂ جادو گری کے تئیں

اس گُن بھری چنچل نے لیا مکھ پہ جب انچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں

خرشید لے کے مکھ پہ شفق شرم سوں چھپا
نکلا ھے جب پہر وہ لباس زری کے تئیں

پیدا ھوا ھے جگ میں (ولی) صاحب سخن
میری طرف سوں جاکے کہو انوری کے تئیں

:0:

۱۵ (۲۳۲)

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں
جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

* (ن) کی

ه (۲۴۴)

دیکھا ہے جن نے پیو کوں آکر کے * باغ میں
پہنچی ہے بوے عشق کی اُس کے دماغ میں

کھویا ہے تجھ نگاہ نے عالم کے ہوش کوں
گردش عجب ہے تیری انکھیاں کے ایاغ † میں

تجھ خط کا آب ورنگ جو کچھ خط سوں ہے عیاں
ہرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ میں

تجھ شوق کی اگن سوں سدا جل گیا تمام
فی الجملہ اس کا رنگ ہے لالے کے داغ میں

تجھ وصل کے خیال سوں غافل نہیں ولی
رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سراغ میں

———:o:———

ه (۲۴۵)

رکھتا ہوں شمع آہ سجن کے فراق میں
حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق ‡ میں

آب حیات وصل سوں سینے کو سرد کر
جاتا ہوں رات دن میں پیا تجھ فراق میں

سن کو خبر صبا سوں گریباں کوں چاک کر
نکلے ہیں گل چمن سوں ترے اشتیاق میں

اے دل عقیق لب کے یہ آے ہیں مشتری
موتی نہ بوجھ زہرہ جبیں کے بلاق میں

---

* (ن) دیکھا جو بیر لال کوں اکثر میں　† پیالہ　‡ محل

تیرے سخن کے نغمۂ رنگیں کوں سن (ولی)
توبا عرق کے بیچ عراقی * عراق میں

———:o:———

۷ (۲۱۴۶)

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں
تیري بھنواں کوں دیکھکر جزدان چھوڑا طاق میں
مشرق سوں مغرب لگ سدا پھرتا هے هر هر گھر ولے
اب لگ سرج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں
دل مست جام بےخودی اُس انجمن میں کیوں نہ هو
جیوں موج مے هے هر ادا ساقی سیہیں ساق میں
تیرے دهن کوں دیکھکر اے نو بہار عاشقاں
جیوں غنچۂ گل هر سحر جاتا هوں استغراق میں
اے صبح تجکوں نہیں خبر اُس مطلع انوار کی
هر چند عالم‌گیر هے تو حکمت اشراق میں
ایا هے جب سوں دید میں وہ نور چشم عاشقاں
جیوں نور بستا هے سدا مجهه دیدۂ مشتاق میں
تیري تواضع دیکھکر برجا هے اے جاں (ولی)
گر بو علی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق میں

———:o:———

۷ (۲۱۴۷)

هوا تو خسرو عالم سجن! شیریں مقالی میں
عیاں هے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

---

* شاعر

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ انکھیاں میں ھے ظالم !
نہیں وہ رنگ مستی کا شراب پرتگالی میں
تری زلفاں کے حلقے میں دسے یوں نقش رخ روشن
کہ جیسے ھند کے بھیتر اگیں دیوے دوالی میں
اگر چہ ھر سخن تیرا ھے آب خضر سوں شیریں
ولے لذت نرالی ھے پیا تجھہ لب کی گالی میں
کہو اُس نور چشم و پستہ لب کوں آشنایی * سوں
کہ جیوں بادام میں دو مغز سوویں یک نہالی † میں
نظر میں نہیں ھے مردوں کی صلابت اھل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں
(ولی) کے ھر سخن کا وہ ھوا ھے موبمو خواھاں
جو کئی پایا ھے لذت تجھہ بھواں کے شعر حالی میں

———: o :———

۵ (۲۴۸)

چھپا ھوں میں صدائے بانسلی میں
کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں
نہ تھی طاقت مجھے آنے کی لیکن
بزور آہ پہنچا تجھہ گلی میں
عیاں ھے رنگ کی شوخی سوں اے شوخ
بدن تیرا قبائے صندلی میں
جو ھے تیرے دھن میں رنگ و خوبی
کہاں یہ رنگ، یہ خوبی کلی میں

---

* (ن) آشنائی † بچھونا —

کیا جیوں لفظ میں معنی' سری جن
مقام اپنا دل و جان ولی میں

———;o;———

۵ (۴۴۹)

تجھ عشق کی اگن میں * سجن جل گیا ہوں میں
تیری گلی کی خاک سوں جا † رل ‡ گیا ہوں میں

تجھ سوز میں جلا ہے جو دل شمع کی نمن
پروانہ ہوکے اُس کے اُپر بل $ گیا ہوں میں

اے آفتاب دیکھ ترے مکھ کی روشنی
بے تاب ہوکے موم § نمن گل گیا ہوں میں

یہ پھر ‖ کے دیکھنا ترا مجھ دل پہ گھات ہے
تیری نگھ کے رمز کوں اٹکل گیا ہوں میں

تجھ دل کا دیکھ سوز ادھک اے ولی مدام
بولا پتنگ ہاتھ کوں یہاں مل گیا ہوں میں

———:o:———

۷ (۴۵۰)

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کوں
نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

---

* (ن) سوں   † (ن) کاجل   ‡ مل $ قربان
§ (ن) مد کے   ‖ ھنر پھر

جوهر آئینہ تجھہ خط کی سنا جب سوں خبر
موج گوهر کی نمن غرق هوا پانی میں

خط کا آخر کوں هوا رخ پہ پری رو کے گزر
مور کوں راہ ملی ملک سلیمانی میں

دل بے تاب کہ اک آن نہیں اُس کوں قرار
زلف دلدار سوں همسر هے پریشانی میں

گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے هیں
بسکہ هوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں

جز ولی بات اپس دل کی کسی پاس نہ کہہ
راہ هر دل کوں نہیں مطلب پنہانی میں

———:0:———

۵ (۲۵۱)

باندھا هے جب سوں شوخ نے خنجر کمر منیں
سب گلرخاں کے جیو پڑے هیں خطر منیں

جو آب و رنگ تیرے سخن میں هے اے سجن
هرگز وہ آب و رنگ نہیں هے گُہر منیں

هر وقت طبع راغب شربت هے اے صنم
شاید ترے لباں کا اثر هے شکر منیں

جمعیت آسماں سوں توقع بجا نہیں
هیں آفتاب و ماہ همیشہ سفر منیں

قوس قزح کا مصرع ثانی هو اے ولی
تعریف اُس بھواں کی لکھوں جس سطر منیں

———:0:———

(۲۵۲) ۷

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

اے دل اُس کے اگے سنبھل کر جا
تیغ بر کف ہیں میرزا کے نین

دل ہوا مجھ سے آج بیگانہ
دیکھ اُس رمز آشنا کے نین

جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں
دلبری میں وہ دلربا کے نین

نرگسستان کوں دیکھنے مت جا
دیکھ اس نرگسی قبا کے نین

وہ ہے گلزار آبرو کا گل
حق نے جس کو دیے حیا کے نین

اے (ولی) کس اگے * کروں فریاد
ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

---: o :---

(۲۵۳) ۵

جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نہیں
وہ اپس کی خودی بسرتا نہیں

کیوں کہ سیری ہو حسن سوں تیرے
دھوپ کھانے سوں پیت بھرتا نہیں

پی کے لب سوں پیا جو آب حیات
دور آخر تلک وہ مرتا نہیں

---

* (ن) کنے

غیر تیرے خیال کے اے شوخ
دل میں میرے دو جا اُترتا نہیں

اے (ولی) اس کے نقش عالی کوں
غیر مانی دوجا چترتا نہیں

:o:

۷ (۲۵۴)

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں
راضی کسی طرح ستی اُس سوں * خدا نہیں

اے نور جان دیدہ ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں

عشاق مستحق ترحم ہیں اے عزیز
اُن کے شکستہ † حال پہ سختی روا نہیں

ترشی اپس جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں

اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل
افسوس ہے کہ تجھ منیں رنگ وفا نہیں

ترک لباس بسکہ کیا ہوں جہان میں
تیری گلی کی خاک ورا ‡ مجھ قبا نہیں

تالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے (ولی)
عاشق کی سرد آہ کہ جس میں صدا نہیں

:o:

---

* (ن) پر † (ن) غریب ‡ سوا

(۲۵۵)

مجھے گلشن طرف جانا روا نہیں
اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نہیں

بغیر از نقد جان پاک بازاں
متاع حسن کا دو جا بہا نہیں

کیا ہے عاشقاں کے خوں سوں رنگیں
کف خوں ریز پر رنگ حنا نہیں

سنا ہوں تجھ نگاہ باحیا سوں
کہ ہرگز چشم نرگس میں حیا نہیں

تری زلفاں کے سنبل کا محرک
ہوائے عشق بازاں ہے صبا نہیں

ترا قد دیکھکر کہتی ہے قمری
کہ ہرگز سرو میں ایسی ادا نہیں

ترا مکھ دیکھنا ہے واجب العین
ادائے فرض میں خوف و رجا نہیں

عجب ہے اے در دریائے خوبی
کہ تیرا دل مروت آشنا نہیں

ولی دلرو کی دانش پر نظر کر
بہار حسن کوں چنداں بقا نہیں

———:o:———

(۲۵۶)

مرے غم دفع کرنے کا وہ عالی جاہ قاصد نہیں
تو آوے کیوں مرے نزدیک کچھ گمراہ قاصد نہیں

هوا ہے مجکوں یوں معلوم اس بے دست کاهی میں
کہ مجھہ احوال پہنچانے کوں غیر از آہ قاصد نہیں
دجے کوں مطلع کرنا نہیں غیرت روا رکھتی
ہمن سے بے سر و ساماں نزک اس راہ قاصد نہیں
جو میرے جان و دل کا حال ہے تجھہ ہجر میں ساجن
تجھے وہ حال پہنچا تا کروں کیا آہ قاصد نہیں
بجز وجدان دلبر کئی نہ پاوے حال عاشق کا
تو میرے راز کے نامے ستی آگاہ قاصد نہیں
نہ پاوے شاہد معنی اپس کوں جو کیا خالی
خبر یوسف کی پہنچانے کوں غیر از چاہ قاصد نہیں
ولی کیوں کر لکھوں اُس بے خبر کوں درد دل اپنا
لجانے درد نامے کوں کوئی دل خواہ قاصد نہیں

———:o:———

۹ (۲۵۷)

سجن کے باج عالم میں دگر نہیں
ہمیں* میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں
عجب ہمت ہے اُس کی جس کوں جگ میں
بغیر از یار دوجے پر نظر نہیں
نہ پاوے صندل راز الہی
جسے گرمی سوں دل کی دردِ سر نہیں
ہوا نہیں جب تلک خالی اپس سوں
گرفتاراں میں ہرگز معتبر نہیں

---

* (ن) ہمیں

نہ دیویں راہ تجکوں ملک دل میں
وفا کا جب تلک تجھہ میں اثر نہیں

اپس کے مدعا کے آشیاں کوں
نہ پہنچے جب تلک ھمت کے پر نہیں

نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات
کہے کیا بے خبر جس کوں خبر نہیں

ہوا ہوں جیوں کماں خم زور غم سوں
سنے میں تیر ہے آہ جگر نہیں

ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں

---:o:---

۷ (۲۵۸)

سجکوں تجھہ بن کسی سوں کام نہیں
فکر و ناموس و ننگ و نام نہیں

صف عشاق کوں بکعبہ قسم
غیر آوارگی امـــــام نہیں

قاصد دل نہیں ہے غیر از آہ
اثر درد بن پیـــــام نہیں

گرچہ لچھمن ترا ہے رام ولے
اے سجن تو کسی کا رام نہیں

زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

عشق اُس کا ہے نا تمام جسے
پی کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو نقل آ دسے
اے ولی گر وہ خوش خرام نہیں

———:o:———

(۲۵۹) ۵

خوش قداں دل کوں بند کرتے ہیں
نام اپنا بلند کرتے ہیں ق
اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج
سرو بازار قند کرتے ہیں
جس کوں بے تاب دیکھتے ہیں اُسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں
بند کرنے کوں عاشقاں کے سدا
زلف اپنی کمند کرتے ہیں
اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہیں

———:o:———

(۲۶۰) ۷

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں
دیکھ خوباں کوں وقت ملنے کے
کس ادا سوں سلام کرتے ہیں
کیا وفادار ہیں کہ ملنے میں
دل سوں سب رام رام کرتے ہیں
کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ہیں جب اپنی زلفاں کوں
صبح عاشق کوں شام کرتے ہیں

صاحب لفظ اُس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں

دل لجاتے ہیں اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہیں

———:o:———

۵ (۲۶۱)

گُل مقصد کا ہار ڈالے ہیں
نقد ہستی جو ہار ڈالے ہیں

کیوں نہ ہو راہ عشق نشتر زار*
تیری پلکاں نے خار ڈالے ہیں

دیکھ اُس کے نین کے خنجر کوں
چشم آہو دوں وار ڈالے ہیں

کیوں کہ نکلے برہ کے کوچے سوں
زلف تیری نے مار ڈالے ہیں

اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط سوں اُس کے حصار ڈالے ہیں

———:o:———

۷ (۲۶۲)

صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں
پاکبازی ہے شمع راہ یقیں

* (ن ؛ زن)

خوشہ چین جہاں جاناں ہیں
خرمن ماہ و خوشۂ پروین

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
صورت ناز و معنی تمکیں

بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
چشم میری ہے دامن گلچیں

زلف تیری ہے اے وفا دشمن
دشمن دین و دشمن آئیں

اے ولی تب نہاں ہو لیل فراق
جب عیاں ہو وہ آفتاب چیں

———:O:———

(۲۶۳)

فرش گر عاشق کریں تجھ راہ میں اپنے نین
تو نزاکت سوں رکھے نہیں اُس اُپر اپنے چرن

تجھ لباں کے رنگ کی خوبی کا کیا بولوں بیاں
چشم عاشق جب سوں ہیں کان بدخشاں و یمن

خط کے تئیں رحل زمرد دیکھ تیری اہل فضل
بولے مصحف کھول کر کُرسی پہ بیٹھا ہے سخن

شمع لے انگشت حسرت منھ میں سر تاپا جلی
جب اپس کے مکھ سوں تو روشن کیا ہے انجمن

پھول کی پکھری پہ جو مارا ہے چنگل رنگ نے
دل نے توں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن

ملہ پہ شیریں دل میں سنگیں حال معشوقوں کا دیکھ
کیوں نہ مارے غم سوں تیشہ سر پر اپنے کوھکن
اے ولی اس کی گلی دل یاد کرتا ھے مدام
کیوں کرے نہیں یاد ھے ایماں الحب الوطن

———:o:———

(۲۹۴) ۷

سب چمن کے گلرخاں کا تو ھے زیب اے گلبدن
گلبدن تجھسا نہ دیکھا گرچہ دیکھا سب چمن
انجمن میں تجھ ورا دوجا نہیں کئی زیب ور
زیب ور تجھسا نہیں مانند شمع انجمن
خوش بچن تیرا فصاحت میں ھے مستثنائے وقت
وقت گر پاؤں تو تجھ مکھ سوں سنوں میں خوش بچن
برھمن تجھ مکھ کوں دیکھا پاس ھندو زلف کے
زلف کے تاراں جنیئو * کر کے سمجھا برھمن
دھن کے گالاں پر یہ بالاں کوں جو دیکھا مثل گال
گال نے اس خال کوں محبوب سمجھا مال و دھن †
تجھ دھن کی لذتاں میں محو پایا سیب کوں
سیب کوں ھے چاہ تب سوں جب سوں دیکھا تجھ ذقن
کئی جتن ‡ سوں شعر بولا ھے ولی تجھ شوق سوں
شوق سوں جو برھمن رکھ اس کوں کر کر کے جتن

---

* بر وزن فعولن

† اس شعر کا مفہوم سمجھ میں نہیں آیا - گالے (روئی) کی رعایت سے دھن پر ضمہ لگا دیا ھے —

‡ کئی چند

مجکوں ہے دارالامن پیو کا نقش چرن
پیو کا نقش چرن مجکوں ہے دارالامن

پیو کا شیریں بچن مجکوں ہے آب حیات
مجکوں ہے آب حیات پیو کا شیریں بچن

اے مہ سہیں بدن مکھہ کوں اپس کے دکھا
مکھہ کوں اپس کے دکھا اے مہ سہیں بدن

مجھہ سوں گیا ما و من دیکھکے تیرے نین
دیکھکے تیرے نین مجھہ سوں گیا ماؤ من

تجھہ سوں لگی ہے لگن اے گل باغ حیا
اے گل باغ حیا تجھہ سوں لگی ہے لگن

زلف تیری برہمن مکھہ ہے ترا آفتاب
مکھہ ہے ترا آفتاب زلف تیری برہمن

دستۂ گل ہے سخن سن یہ بچن اے ولی
سن یہ بچن اے ولی دستۂ گل ہے سخن *

---

* ردیف نون میں پانچ اشعار کی ایک غزل اور دیکھی گئی جو ایک دیوان قلمی کے سوا کسی اور میں نہیں اور اتفاق سے وہ صفحہ دوسرے صفحہ سے ایسا وصل ہوگیا ہے کہ ادھر کے حروف اُدھر چپک گئے ہیں۔ یہ مشکل دو شعر مکمل اور باقی نا مکمل پڑھے گئے جن کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین اگر کہیں اور پوری غزل پائیں تو تصحیح کر لیں:—

وصف اس زلف چلیپا کا اگر انشا کروں
.....اخر اول موجۂ دریا کروں

باقی صفحہ آئندہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ١٩٦)

دیدۂ پر اشک میری گر مدد گاری کرے
ابر نیساں کی نمن گنج گہر پیدا کروں

ہو میسر مجکوں سیر جنت فردوس نت
......اس......کی بند قبا......کروں

باغ میں وہ گلبدن.......................
.....لالہ کوں لے کر ساغر و صہبا کروں

مثل مجنوں ہوں(ولی)میں ساکن دشت جنوں
دل کے تئیں اُس رشک لیلیٰ کا اگر شیدا کروں

ردیف و

(۲۶۶) ۷
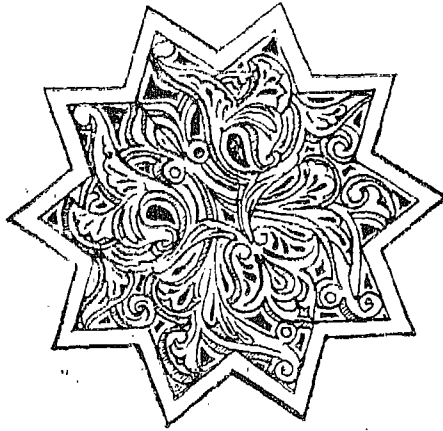
هر رات اپنے لطف و کرم سوں ملا کرو
هر دن کوں عید بوجھ گلے سوں لگا کرو

وعدہ کیا تھا رات کہ آویں گے صبح کوں
اے مہربان وعدے کوں اپنے وفا کرو

حق تجھ سوں هم کلام رکھے مجکوں* رات دن
اس بات سوں مدام رقیباں جلا کرو

کب لگ رکھو گے طرز تغافل کوں دل منیں
ٹک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو

جب لگ هیں آسمان و زمیں جگ میں برقرار
جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں هنسا کرو

آیا هوں احتیاج لے ! تم پاس اے سجن
اپنے لباں کے خضر سوں حاجت روا کرو

یک بات هے (ولی) کی سنو کان دھر سجن!
میری انکھاں کے باغ میں دائم رها کرو

---:o:---

(۲۶۷) ۷

چاهو کہ هوش سر سوں اپس کے بدر کرو
یک بار اُس پری کی گلی میں گزر کرو

هے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو
اُس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

بوجھو هلال چرخ کوں ابروے پیر زال
اُس کی بھواں کے خم پہ اگر ٹک نظر کرو

---

* ن/ هم کلام مجکو رکھے اُس سے + یک حرکت

اُس گل کے گر وصال کی ھے دل میں آرزو
شبنم نمن تمام انکھاں اپنی تر کرو

اے دوستاں بتنگ ھوا ھوں میں ھوش سوں
پیتم کا ناؤں لے کے مجھے بے خبر کرو

پہنچا ھے جس کے ھجر کی سختی سوں حال نزع
اُس بے خبر کوں حال سوں* میرے خبر کرو

ھر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں
مسطر کے خط کوں رشتۂ سلک گہر کرو

———:O:———

٥ (۲۶۸)

وحشی ملک عدم کوں تمہیں تسخیر کرو
خوں عنقا کے اگر رنگ سوں تصویر کرو

دل دیوانۂ عاشق کوں دو جی قید نہیں
زلف کی موج سوں اُس پگ منیں زنجیر کرو

گرد خجلت کوں ندامت کے انچھوں ساتھہ ملا
مورد رحمت حق اس ستی تعمیر کرو

صفحۂ نین پہ پتلی کی سیاھی لے کر
نقطۂ خال کی تعریف کوں تحریر کرو

عسق کہتا ھے ولی آکے باآواز بلند
اے جواناں تمہیں سب درد† کوں مل پیر کرو

———:O:———

* (ن) مرے کی   † درد

(۲۶۹) ۵

چا ھو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو
اول اپس کوں عجز میں نقش چرن کرو

ھے گلرخاں کوں ذوق تماشاے عاشقاں
داغاں ستی دلاں کوں اپس کے چمن کرو

ثابت ھو عاشقاں میں جلا جو پتنگ وار
تار نگاہ شمع سوں اُس کا کفن کرو

گر آرزو ھے دل میں ھم آغوشی صنم
انجھواں سوں اپنے سیج پہ فرش سمن کرو

چا ھو کہ ھو ولی کی نمن جگ میں دوربیں
انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاک چرن کرو

(۲۷۰) ۷

مت تمھیں انتظار ماہ کرو
ماہ رو کوں چراغ راہ کرو

سفر عشق کا اگر ھے خیال
ھمت دل کوں زادراہ کرو

مکھ دکھاوے گا یوسف معنی
دل سوں گر دیکھنے کی راہ کرو

عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر
آہ وزاری کوں دو گواہ کرو

گل و بلبل کا گرم ھے بازار
اس چمن میں جدھر نگاہ کرو

سرخ روئی ھے عاشقاں کی تمام*
گر رقیباں کوں روسیاہ کرو

* (ن) ۱۸۰م

حال دل پر ولی کے اے جاناں
نظر لطف گاہ گاہ کرو

—:o:—

۹ (۲۷۱)

صحبت غیر میں جایا نہ کرو
درد منداں کوں کُڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر دعویٰ ہے
بے گناہاں کوں ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر طالب ہو
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کوں درس دکھایا نہ کرو

مجکوں ترشی کا ہے پرهیز صنم
چین ابرو کوں دکھایا نہ کرو

دل کوں ہوتی ہے سجن! بے تابی
زلف کوں ہاتھ لگایا نہ کرو

نگہہ تلخ سوں اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو

ہم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاکبازاں میں ولی ہے مشہور
اُس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

—:o:—

۵ (۲۷۲)

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو
گردش چشم کوں غارت گر ایماں نہ کرو
فکر جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زہاد
زلف کو کھول غریبوں کوں پریشاں نہ کرو
عشق کا داغ ہے مشتاق* نمک کا دائم
لب دلدار بنا اس کا نمک داں نہ کرو
تب تلک بوے محبت کی نہ پاؤ ہرگز
جب تلک دل کی نمن چاک گریباں نہ کرو
لب تمھارے ہیں شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

:o:

۷ (۲۷۳)

عالم کوں تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو
غمزے سوں اپنے غارت ایماں نکو کرو
جمعیت آرزو ہے فلاطوں کوں خم منیں†
زلفاں دکھا کے اس کوں پریشاں نکو کرو
آئینۂ جہاں منور کوں کر عیاں
خوباں خود پرست کوں حیراں نکو کرو
زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھکر
ابرو دکھا کے اس کوں پشیماں نکو کرو
ہے روز حشر روز مکافات ہر عمل
ہر اک کوں قتل خنجر مژگاں نکو کرو

* (ن) محتاج † (ن) جگ منیں

درکار ہے نثار* کوں گوہر اے‡ عاشقاں
انچھواں کوں صرف گوشۂ داماں نکو کرو
مدت سوں تجھ نگاہ کا مشتاق ہے ولی
کن نے کہا غریب پر احسان نکو کرو

—:o:—

(۲۷۴) ہ

غفلت میں وقت اپنا نہ کھو! ہشیار ہو، ہشیار ہو
کب لگ رہے گا خواب میں، بیدار ہو بیدار ہو
گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو
ظاہر پرستاں سوں سدا بیزار ہو بیزار ہو
جیوں چتر داغ عشق کوں رکھ سر پر اپنے اولا
تب فوج اہل درد کا سردار ہو سردار ہو
وہ نو بہار‡ عاشقی ہے جیوں سحر جگ میں عیاں
اے دیدہ وقت خواب نہیں بیدار ہو بیدار ہو
مطلع کا مصرع اے ولی ورد زباں کر رات دن
غفلت میں وقت اپنا نہ کھو ہشیار ہو ہشیار ہو

—:o:—

(۲۷۵) ۱۱

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو
اس نو بہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
اے یار گر منظور ہے تجھ آشنائی عشق کی
ہر آشناے عقل سوں بے گانہ ہو بے گانہ ہو

* (ن) نیاز † بیک حرکت
‡ (ن) وہ نور چشم عاشقاں

میری طرف ساغر بکف آیا ہے وہ مست حیا
اے دل تکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو

اُس آشنائے گوش سوں ہونا ہے مجکوں آشنا
دریائے دل میں اے بچن* دردانہ ہو دردانہ ہو

میرے سخن کوں مہر سوں سنتا ہے وہ رنگیں ادا
اے سرگزشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

چاہے کہ شاہ حسن کوں لاوے اپس کے حکم میں
ٹک عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو

جاری رکھے گا کب تلک رسم جفا و جور کوں
اے جان من ہر دل منیں جانانہ ہو جانانہ ہو

مجکوں خمار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر
اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

اس وقت پیتم کی نگہہ کرتی ہے† مشق دلبری
یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو

اے عقل کب لگ رھم سوں یکجا کرے گی خار و خس
آیا ہے‡ سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

عالم میں تجکوں اے ولی ہے فکر جمعیت اگر
ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

———:0:———

ہ (۲۷۹)

نہ دو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو
یہ خوبی کچھہ سدا رہتی نہیں اے مہرباں سمجھو

* (ن) سخن † (ن) نظارے کی مشق ‡ (ن) آتا ہے

کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بے تاب مجھ دل کوں
ہوا ہوں مو ستی باریک اے نازک میاں سمجھو

تمہارے نین نے زخمی کیا تیر تغافل سوں
کروگے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کماں سمجھو

تمہاری خیرخواہی کا بیاں ہے مجھ زباں اوپر
یقیں ہے مہرباں ہو مجھ پہ گر میرا بیاں سمجھو

سخن کے آشنا سوں لطف رکھتا ہے سخن کہنا
ولی سوں بات کرنا ہے بجا اے دلستاں سمجھو

۵ (۲۷۷)

ترا قد یو رشک قیامت اچھو
قیامت تلک یہ سلامت اچھو

تو خوباں کی صف میں ہوا ہے توا
مسلم تجھے یو امامت اچھو

ترے حسن کوں جس نے دیکھا نہیں
نصیبوں میں اُس کے ندامت اچھو

تجھے دیکھ جو کُئی لجاوے حسد
سدا اُس کوں حاصل ملامت اچھو

ترا ذکر کرتا ہے دائم ولی
بچن اُس کے نت با کرامت اچھو

ردیف ہ

۵ (۲۷۸)

سجن ٹک ناز سوں مجھ پاس آ آہستہ آہستہ
چھپی باتاں اپس دل کی سنا آہستہ آہستہ

مطلب پرست غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز
صنم اس بات کوں خاطر میں لا آہستہ آہستہ

ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کر اے ظالم
رقیباں اس سبب ہوں گے جدا آہستہ آہستہ

مبادا محتسب سرمست* سن کر تان میں آوے
طنبورا آہ کا اے دل بجا آہستہ آہستہ

ولی ہرگز اپس کے دل کوں سینے میں نہ رکھ غمگین
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آہستہ آہستہ

———:o:———

۷ (۲۷۹)

کیا تجھ عشق نے ظالم خراب† آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتش غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں گلرو سوں
سوال‡ آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے§ اے ظالم
کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

---

* (ن) بد مست † (ن) مجھ عشق نے ظالم کو آب
‡ (ن) خطاب § (ن) آخر کو

ھوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ھے آتش سوں کباب* آھستہ آھستہ

ادا و ناز سوں آتا ھے وہ روشن جبیں گھر سوں
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آھستہ آھستہ

ولی مجھ دل میں آتا ھے خیال یار بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ھے خواب آھستہ آھستہ

---:o:---

۳ (۲۸۰)

سجن تم مکھ ستی کھولو نقاب آھستہ آھستہ
کہ جیوں گل سوں نکستا ھے گلاب آھستہ آھستہ

ادا نکہت کی گرمی سوں پسینا جب زنخداں پر
کہ جیوں خم سوں نکستی ھے شراب آھستہ آھستہ

ھزاراں لاکھ خوباں میں سجن میرا چلے یوں کر
ستاروں میں چلے جیوں ماھتاب آھستہ آھستہ

سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جھلکاں نے
کیا عقد ثریا کوں خراب آھستہ آھستہ†

---

* (ن) گلاب

† راقم حروف کے کتب خانہ میں جو دیوان ھے صرف اُس میں یہ غزل نا تمام دیکھی گئی - اگرچہ غزل کے سات شعر اُس دیوان کے حاشئے پر لکھے گئے تھے مگر جلد ساز نے تین شعروں کو بالکل کاٹ دیا - اب تک اور کسی مطبوعہ و غیر مطبوعہ دیوان میں اس غزل کا پتا نہیں چلا - البتہ ایک گورکھپوری دیوان میں تیسرا اور چوتھا شعر دیکھا گیا جس سے گمان ھوتا ھے کہ یہ غزل ثانی بھی ولی ھی کی ھے - چونکہ بقیہ تین شعروں کے درمیانی دو ایک لفظ حاشئے پر رہ گئے ھیں اس لئے اُن کی نقل ضروری نہیں سمجھی —

۷ (۲۸۱)

ہوا ظاہر خط روے نگار آہستہ آہستہ
کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

کیا ہوں رفتہ رفتہ رام اُس کی چشم وحشی کوں
کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ

جو اپنے تن کوں مثل جوئبار اول کیا پانی
ہوا اُس سرو قد سوں ہمکنار آہستہ آہستہ

برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سوں
ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ

اُسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل
جو گلرویاں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سری جن کے
گیا کعبے کوں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کو مکدر کر
کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

———:o:———

۵ (۲۸۲)

ہوے ہیں رام پیتم کے نین آہستہ آہستہ
کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ

مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اُس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ

گریباں صبر کا مت چاک کر اے خاطر مسکیں
سنے گا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے میں خلل ہووے تو بر جا ھے
چمن میں جب چلے وہ گلبدن آھستہ آھستہ
ولی سینے میں میرے پنجۂ عشق ستمگر نے
کیا ھے چاک دل کا پیرھن آھستہ آھستہ

———:o:———

۵ (۲۸۳)

تجھ مکھ پہ جو اُس خط کا اندازہ ھوا تازہ
اب حسن کے دیواں کا شیرازہ ھوا تازہ
پھولاں نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھ پر
تجھ مکھ پہ جب اے موھن یہ غازہ ھوا تازہ
اس حسن کے عالم میں تو شہرۂ عالم ھے
ھر نکھ سوں ترا جگ میں اندازہ ھوا تازہ
سینے سوں لگانے کی ھوی * دل کوں اُمنگ تازی
آپس ستی جب تجھ میں خمیازہ ھوا تازہ
جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ھوے باسی
جب شعر ولی تیرا یو تازہ ھوا تازہ

———:o:———

۷ (۲۸۴)

گریاں ھے ابر چشم مری اشکبار دیکھ
ھے برق بے قرار مجھے بے قرار دیکھ
فردوس دیکھنے کی اگر آرزو ھے تجھ
اے جیو پی کے مکھ کے چمن کی بہار دیکھ

---

* بروزن فع

حیرت کا رنگ لے کے لکھے شکل بے خودی
تیرے ادا و ناز کوں معنی نگار دیکھ

وہ دل جو تجھ دتن* کے خیالاں سوں چاک تھا
لایا ہوں تیری نذر بجاے انار دیکھ

اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
سینے میں عاشقاں کے اُٹھا ہے غبار دیکھ

تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے
اے بوالہوس نہ پی کی طرف بار بار دیکھ

تجھ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغدار
دل میں ولی کے بیٹھکے یو لالہ زار دیکھ

:o:

۷ (۲۸۵)

جی چل بچل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھ
دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا* خال دیکھ

ہر شب ہوں پیچ و تاب میں تجھ زلف کے سبب
گل کر ہوا ہوں بال تمن† تیرے بال دیکھ

خوباں جو تجھ پہ رشک لجاویں تو کیا عجب
جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھ

اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا
گل کر ہوے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ

مت کہہ اپس کے حال کوں رمال کے اگے
مصحف میں اُس جمال کے اے جیو فال دیکھ

---

* دانت † (ن) پہ

دونوں جہاں کی عید کی ھے آرزو اگر
پیتم کے ابروؤں پہ دو شکل ھلال دیکھ
دل پیچ و تاب میں ھے ولی کا مثال موج
تجھ زلف تابدار کا پر پیچ حال دیکھ

———:o:———

۵ (۲۸۶)

آج دستا ھے حال کچھ کا کچھ
کیوں نہ گزرے خیال کچھ کا کچھ
دل بے دل کوں آج کرتی ھے
شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ
مجکوں لگتا ھے اے پری پیکر
آج تیرا جمال کچھ کا کچھ
اثر بادۂ جوانی ھے
کر گیا ھوں سوال کچھ کا کچھ
اے ولی دل کوں آج کرتی ھے
بوے باغ وصال کچھ کا کچھ

———:o:———

۷ (۲۸۷)

تیرے نین کا دیکھکے مے خانہ آئنہ
ھے تجھ نگاہ مست کا دیوانہ آئنہ
اے *شمع سر بلند ترا نور دیکھکر
سب جو ھوا کیا * ھے سو پروانہ آئنہ

---

* (ن) گیا - کئے ھیں

صافی اپس کی لے کے سنوارا ھے شوق سوں
رکھنے کوں تجھ خیال کا کاشانہ آئنہ

جب سوں پڑا ھے عکس ترا آئنے بھتر
تب سوں لیا ھے مشکل پری خانہ آئنہ

تجھ صاف مکھ پہ دیکھکے یو خط جوھراں
زنجیر پگ میں ڈال ھے دیوانہ آئنہ

تجھ نین کی یہ دیکھ کے پتلی کوں اے صنم
سر تا قدم ھے صورت بتخانہ آئنہ

مانند اس ولی کے ھوا مست و بے خبر
تجھ نین کا پیا ھے جو پیمانہ آئنہ

———:o:———

۷ (۲۸۸)

ترے غم میں مرے نیناں سوں گر جاری ھوں جیحوں اُتھ
کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ و ھاموں اُتھ

ترے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزوں
سرو قد سوں کرے تعظیم میری سرو موزوں اُتھ

شکست فوج دل آساں ھے گر نیناں ترے ظالم
نگہ کی تیغ کوں لے کر کریں گر شب کوں شبخوں اُتھ

اگر تجھ حسن کی شہرت سنے اے غیرت لیلیٰ
عجب نہیں کر قبر سیتی چلے رسوا ے * مجنوں اُتھ

ھماری نیک بختی سر پہ تیرے سایہ گستر ھے
عجب کیا گر تری خدمت منیں آوے ھمایوں اُتھ

* ن) رسوا ھو

تری بیمار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہے
گیا ہے بندسر * عالم کے عرصے سوں فلا طوں اُٹھ
ولی تیری نگاہ مست کی تعریف گر بولے
تو استقبال کوں آوے ہزاراں چشم مے گوں اُٹھ

;o;

(۲۸۹) ہ

سن تو دل! کیوں تو پڑا اُس بت عیار کے ہاتھ
کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستمگار کے ہاتھ
دام میں آن کے صیاد سوں بلبل نے کہا
بیچنا مجکوں کسی آئنہ رخسار کے ہاتھ
بوسے ان ہاتوں کے لیتا ہوں میں ہردم ہر آن
کیوں مدت سوں رہے ہاتوں دلدار کے ہاتھ
جلد پھر اُس کوں ملاوے کہ مجھے دور رکھے
ایسی ہے بات مرے حضرت غفار کے ہاتھ
حشر کا خوف ولی کوتو نہیں ہے واللہ
ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھ

* (ن) سر بسر

ردیف ی

ن (۲۹۰)

سامنگا کے پی کوں لکھوں میں اپس کی بے تابی
لیا نین کی سفیدی سوں کاغذ آبی
لکھا پلک کے قلم سوں میں اے کماں ابرو
جگر کے خون سوں تجھ تیغ کی سیہ تابی
ہوا ہے جب سوں وہ نور نظر انکھاں سوں جدا
نہیں نظر میں مری تب سوں غیر بے خوابی
نگہہ کے جھاڑ کا پھل تو ہے اے بہار کرم
تیرے * جہاں کے گلشن میں نت ہے سیرابی
ولی خیال میں اُس مہ کوں جو کوئی کہ رکھے
تو خواب میں نہ دسے اس کوں غیر مہتابی

—— :o: ——

ن (۲۹۱)

آیا وہ شوخ باندھ کے خنجر کمر ستی
عالم کوں قتل عام کیا یک نظر ستی
طاقت رہے نہ بات کی پھر انفعال سوں
تشبیہہ تجھ لباں کوں اگر دوں شکر ستی
غم نے لیا ہے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں
باندھا ہے جب سوں جیو کوں اس مو کمر ستی
غم کے چمن کوں باد خزاں کا نہیں ہے خوف
پہنچا اس کوں آب مری چشم تر ستی

* (ن) اگر درخت کوں اُمید کے ہو سیرابی

یکبار جاکے دیکھہ ولی اس درس کے تئیں
اکھتا ھوں جس کے وصف کوں آب گہر ستی

---:o:---

۷ (۲۹۲)

اُس سوں رکھتا ھوں خیال دوستی
جس چہرے پر ھے خال دوستی

خشک لب وہ کیوں رھے عالم منیں
جس کوں حاصل ھے زلال دوستی

شمع بزم اھل معنی کیوں نہ ھوے
جس اُپر روشن ھے حال دوستی

اُس سجن سوں آشنا ھے درد مند
درد دوری ھے وبال دوستی

اے سجن تجھہ مکھہ کے مصحف میں مجھے
دیکھنا برجا ھے فال دوستی

فیض سوں تجھہ قد کے اے رنگیں بہار
تازہ و تر ھے نہال دوستی

اے ولی ھر ان کر مشق وفا
ھے وفاداری کمال دوستی

---:o:---

۹ (۲۹۳)

جو گُنی ھر رنگ میں اپنے کوں شامل کر نہیں گنتے
ھوں* سب عاقلاں مل† اُس کوں عاقل کر نہیں گنتے

---

* ھم † (ن) میں

مدرس مدرسے میں گر نہ دیوے* درس درشن کا
تو اس کوں عاشقاں اُستاد کامل کر نہیں گنتے

خیال خام کوں جو کئی کہ دھووے صفحۂ دل سوں
تصور کے مطالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے

جو بسمل نہیں ہوا تیری نگہہ† کی تیغ کا بسمل
شہیداں جگ کے اُس بسمل کوں بسمل کر نہیں گنتے

پرت کے پنتھ میں جو کئی سفر کرتے ہیں رات اور دن
وہ دنیا کوں بغیر‡ از چاہ بابل کر نہیں گنتے

نہیں جس دل میں پی کی یاد کی گرمی کی بے تابی
تو ویسے دل کوں سارے دلبراں دل کر نہیں گنتے

رھے محروم تیری زلف کے مہرے سوں وہ دائم
جو کئی تیری نین کوں زہر قاتل کر نہیں گنتے

نہ پاویں وہ جہاں میں لذت دایونگی ہرگز
جو تجھ زلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے

بغیر از معرفت سب بات میں گر کئی اچھے کامل
ولی سب اھل عرفاں اُس کوں کامل کر نہیں گنتے

———:o:———

۵ (۲۹۳)

بزرگاں کن جو کئی اپنے$ کوں ناداں کر نہیں گنتے
سخن کے آشنا اُن کوں سخنداں کر نہیں گنتے

طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ھے
جو کئی عاشق نہیں اُس کوں مسلماں کر نہیں گنتے

---

* بولے † (ن) نین ‡ (ن) بجز $ آپس

گریباں جو ہوا نہیں چاک بے تابی کے ہاتھوں سوں
گلے کا دام ہے اُس کوں گریباں کر نہیں گنتے

عجب کچھ بوجھ رکھتے ہیں سر آمد بزم معنی کے
تواضع نہیں ہے جس میں اُس کوں انساں کر نہیں گنتے

(ولی) راہ محبت میں وفاداری مقدم ہے
وفا نہیں جس میں اُس کوں اہل ایماں کر نہیں گنتے

:o:

۵ (۲۹۵)

سجن! تجھ بن ہمن گلشن کوں گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کوں روشن کر نہیں گنتے

سکندر کیوں نہ جاوے بحر حیرت میں کہ مشتاقاں
تمھارے مکھ اگے درپن کوں درپن کر نہیں گنتے

نہیں تیرے رقیباں سوں عداوت دل میں ہمنا * کے
مروت دوستاں دشمن کوں دشمن کر نہیں گنتے

اگر انجھواں کے گوہر سوں مکمل نہیں ہوا دامن
محبت مشرب اُس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے

(ولی) دل میں ہمارے حاسداں کا خوف نہیں ہرگز
بجز دزدی کسی رہزن کوں رہزن کر نہیں گنتے

:o:

۵ (۲۹۶)

تجھ گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی
اُس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی

بالی نہیں عزیزاں! عاشق کے مارنے کوں
تا گوش کھینچتا ہے زریں کمان موتی

* ہمارے

بے جا نہیں ہے ارزاں تجھ گوش میں سری جن
منگتا ہے تجھ نگہ سوں دائم امان موتی
اے شوخ جب کیا ہوں تعریف تجھ دتن* کی
میرے سخن کوں سنکر پکڑا ہے کان موتی
بالی میں نازنیں کی رہتا ہے رات اور دن
محبت ستی (ولی) کا ہوکر پران سوتی

——:o:——

۷ (۲۹۷)

کاں لگ بیاں کروں میں تجھ لعل لب کی شوخی
جس کن ہے موے† سوں کم دارالحرب کی شوخی
حیرت سوں نہیں پری کوں پر مارنے کی طاقت
دیکھے جو یک نظر بھر تجھ نازو چھب کی شوخی
گستاخ ہوکے مہندی تیرے قدم لگی ہے
کس رنگ سوں کہوں میں اُس بے ادب کی شوخی
ہیرے کا تجھ دنتیں سوں روشن ہوا ہے ہردا
یاقوت سوں ادھک ہے تجھ رنگ لب کی شوخی
تجھ لب اگے ستی‡ ہے پستے کوں پست کر کر
ہور شرم سوں لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی
دل کرکے جیوں کھلونا تیرے اگے رکھا ہے$
منظور ہے جسے تجھ لہو و لعب کی شوخی
طفل طلب نے ہمت سوں تجھ لب پہ دل بندھا§ ہے
معذور رکھ (ولی) کے طفل طلب کی شوخی

——:o:——

* دانت † بال ‡ سٹی $ (ن) نذر کیا ہے § باندھا

۶ (۲۹۸)

کیا ہے جب سوں سہی سرو نوبہار کرے *
نگہہ کے پگ سنیں نچھواں سوں ھے قطار کرے *
ھوا ھے بسکہ دوانہ † سجن کے قامت کا
قدم میں سرو کے ھے موج جوئبار کرے *
گرچہ بندرھا وصل ظاھری میں ولے
خیال یار سوں دل کو سکے ‡ حصار کرے *
وہ راحت دل وجاں جب وھاں مقام کیا
ھوا ھے درد دل وجان بے قرار کرے *
میں اپنی آنکھوں کوں واللہ فرش راہ کروں
گزرجو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے *
سجن کی بزم سوں کیوں جاسکوں ولی باھر
جو قید $ حلقۂ گیسوے پائدار کرے *

———:O:———

۵ (۲۹۹)

ترے قد کی نزاکت سوں دسے مجھہ سرو جیوں لکڑی
ترے گلبرگ لب آگے خجل ھے پھول کی پکھڑی
کلاہ آبرو اُس کی اُتاری باغباں § بھوئیں پر
چمن میں پھول کی ڈالی تجھے جو دیکھکر اکڑی
ستم پرور سوں دکھہ کہنا کتے پر لون لانا ھے
نہ کہیو سر اُسے جو کئی نہ بوجھے سر ھے یا ککڑی

---

* کیے ھوے † دیوانہ ‡ رھے $ (ن) کہ
§ (ن) باغ میں گلچیں

غریبی سوں نہ سمجھو سادہ دل بقال پرفن کوں
کہ جو کہا * اُن نے عاشق کوں بھواں کی ھاتھ لے تکڑی
نہ ھوے اے ولی حل ھر گز اُس کا عقدۂ مشکل
تہا شے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

———:o:———

ن (۳۰۰)

مجھ دل میں ہے دل کے سدا وہ دلبرے جاناں بسے
جیوں روح قالب کے بھتر یوں مجھ منیں پنہاں بسے
پتلی میں میرے نین کے بستا ھے دلبر عین یوں
پردے منیں ظلمات کے جیوں چشمۂ حیراں بسے
اس دلربا دلدار کا ھے تھور میرے دل منیں
یوں دل منیں رھتا ھے وہ جیوں دل منیں ایماں بسے
ھے دل مرا دریاے غم اور نقش اُس لب سرخ کا
رھتا ھے میرے دل میں یوں دریا میں جیوں مرجاں بسے
یوں دل میں میرے اے ولی بستا ھے وہ اھل شفا
سینے منیں جیوں بید کے ھر درد کا درماں بسے

———:o:———

ن (۳۰۱)

یہ مرا رونا کہ ھے تیری ھنسی
آپ بس نہیں پر بسی ھے پر بسی
کل + رقیبوں میں کرم میرے اُپر
جز رسی ھے جز رسی ھے جز رسی

* اِن کل عالم

رات دن جگ میں رفیق بے کساں
بے کسی هے بے کسی هے بے کسی

سست هونا عشق میں تیرے صنم!
نا کسی هے نا کسی هے نا کسی

باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی هے مفلسی هے مفلسی

———:O:———

۷۰ (۳۰۲)

زباں یار هے از بسکه یار خاموشی
بہار خط میں هے برجا بہار خاموشی

سیاهی خط شب رنگ سوں مصور ناز
لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

اُٹھا هے لشکر اهل سخن میں حیرت سوں
غبار خط سوں صنم کے غبار خاموشی

ظہور خط میں کیا هے حیا نے بسکه ظہور
رہ دل شکار هوا هے شکار خاموشی

همیشه لشکر آفات سوں رهے محفوظ
نصیب جسکوں هوا هے حصار خاموشی

غرور زر سوں بجا هے سکوت بے معنی
کہ بے صدا هے سدا کوهسار خاموشی

ولی نگاہ کر اُس خط سرمه رنگ کوں آج
کہ طور نور میں هے سبزہ زار خاموشی

———:O:———

ں (۳۰۳)

کیوں نہ آوے نشۂ غم سوں دماغ عاشقی
بادۂ حیرت سوں ہے لبریز ایاغ عاشقی

اشک خوں آلود ہے سامان طغرائے نیاز
مہر فرمان وفا داری ہے داغ عاشقی

آب سوں دریا کے ہرگز کام نہیں عشاق کوں
گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغ عاشقی

گر طلب ہے تجکوں راز خانۂ دل ہو عیاں
آہ کی آتش سوں روشن کر چراغ عاشقی

درد منداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

---:O:---

ے (۳۰۴)

مشتاق ہیں عشاق تری بانکی* ادا کے
زخمی ہیں محباں تری شمشیر جفا کے

ہر پیچ میں چیرے کے ترے لپٹے ہیں عاشق
عالم کے دلاں بند ہیں تجھ بند قبا کے

ارزاں ہے ترے دست اگے پنجۂ خرشید
تجھ حسن اگے سات ملائک ہیں سہا کے

تجھ زلف کے حلقے میں ہے دل بے سرو بے پا
ٹک مہر کرو حال اُپر بے سروپا کے

تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف
دفتر لکھے عالم نے تری مدح وثنا کے

---

* (ن) نازو

(۳۰۵)

پریشاں عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستمگر کے
بلا گرواں ہیں جیوں جو ہر نین تجھ تیغ و خنجر کے

دیے ہیں حق نے اس دنیا میں جنت کے قصور ان کوں
بجان و دل جو کئی مشتاق ہیں تجھ حور پیکر کے

توے اس حسن عالمگیر کوں کھینچا اپس بر میں
مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے

اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں
رگ یا قوت سوں اول بناوں تار مسطر کے

ولی تیرے سخن یا قوت سوں رنگیں ہوے لیکن
خریداراں جہاں بہیتر کہاں ہیں آج جو ہر کے

---:o:---

(۳۰۶)

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
یہ تاب دیکھ تاب گئی آفتاب کی

تجھ حسن کے دریا کا سنا جوش جب ستی
پر نم ہیں اشتیاق سوں آنکھاں حباب کی

جگ، تجھ لباں کے دیکھ تبسم کوں سدہ ستا
زنجیر پاے عقل ہے موج اس شراب کی

دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیمخواب
صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب کی

ہر* شعر میں ولی کے تو کر فکر سوں نگاہ
ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

---

* (ن) پھرے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ

ہ (۳۰۷)

جس کو لذت ہے سخن کے دید کی
اُس کوں خوش وقتی ہے صبح عید کی

دل مرا موتی ہو، تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زلف نہیں تجھ مکھ پرائے دریائے حسن
موج ہے یہ چشمۂ خرشید کی

اُس کے خط و خال سوں پوچھو خبر
بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی

تجھ دہن کوں دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گُلشن اُمید کی

:0:

ہ (۳۰۸)

تجھ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
تجھ زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی

تیرے نین کے دام میں بادام بند ہے
چھوڑی ترے لباں ستی پستے نے پستگی *

تجھ قد کی راستی نے کیا بند سرو کوں
آزادگی سوں آج ہوئی اُس کوں رستگی

تجھ زلف سحر ساز کے جلوے کے فیض سوں
بے طاقتی میں ہوش نے پائی ہے خستگی

مجلس سوں جب ولی ی وہ شیریں ادا اُٹھا
عشرت کے تار ساز نے پائی شکستگی

---

* (ن) بستگی

اُس کوں حاصل جگ میں
گردش افـــــلاک ھے

بے عـزیزاں سی
جنت احباب ھے

لب ھیں تیرے فی ال
خضر خط نے اس سوں

جب سوں دیکھا
تب سوں جیوں

آسماں میری نظر
گر نہ دیکھوں تجکوں

لالۂ خونیں کفن

بستگی ھے خال سوں خوباں کے داغ زندگی
کیوں نہ ھووے اے ولی روشن شب قدر حیات
ھے نگاہ گرم گل رویاں چراغ زندگی

———:o:———

(۳۱۰)

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں* نہ بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک
جسے یار جانی سوں یاری لگے

نہ ھووے اُسے جگ میں ھرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

---

* (ن) جگ میں - پھر کے

ہر اک وقت مجھ عاشق زارہ کوں
پیارے تری بات پیاری لگے
تو اگر یک بچن
ن میں کٹاری لگے

---:o:---

(۳۱۱) ۵

تجھ نین اگے
تیرے بچن اگے
وں گل کے حال میں آنا محال ہے
ے دھن کی بات کہوں کر چمن اگے
چیرے نے غنچے کوں بیچ میں
ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرہن اگے
ہے تجھ نین کے پاس مرا عجز بے اثر
زوری نہ جاوے پیش کدھی راہزن اگے
کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر
لایا ہے سر نیاز سوں تیرے چرن اگے

---:o:---

(۳۱۲) ۵

عریف اُس پری کی جسے تم سناؤگے
ا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے
جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سو داغ دوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے

• (ن) پیا ک

جس وقت اُس کے حسن کوں دیکھوگے بے حجاب
حیراں ہوں کیوں کہ جامے میں اپنے سماؤگے

طوبیٰ طرف نہ دیکھو گے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے

دوگے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف کی
آتش نمن رقیب کا سینہ جلاؤگے

---

۱۳ (۳۱۳)

ترا قد دیکھ اے سید معالی
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر
ہوے ہیں گلرخاں جیوں نقش قالی

شفق لوہو میں ڈوبا سر سوں پگ لگ
تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی

ہوا تیرے خیالاں سوں سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

تری انکھیاں دسیں مجھ یوں سیہ مست
پیا گویا شراب پرتگالی

گیا ہے خوف سوں اُڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی

خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ
نہیں دنیا میں یک دل اِس سوں خالی

ترے لب اور ترے ابرو کے دیکھ
پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی

تری انکھیاں میں ڈورے دیکھکر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی
کرے تا استراحت مجھہ انکھا میں
کیا ہے دو پلک توشک نہالی
اگر پوچھے وہ بے پروا مرا ناؤں
کہوں * مشتاق رند لا ابالی
ہوے معزول خوباں جگ کے-جب سوں
ہوا بھہ ر حسن کے کشور کا والی
ولی تب سوں ہوا ہوں کار فرہاد
سنا جب سوں تری شیریں مقالی

:0:

۵ (۳۱۴)

کرتی ہے دل کوں بے خود اُس دلربا کی گالی
گویا ہے جام حیرت اُس خوش ادا کی گالی
کس ناز و کس ادا سوں آتی ہے اے عزیزاں
ہے میرزا ادا میں اُس میرزا کی گالی
مدت کے بعد گرمیِ دل کی فرو ہوتی ہے
شربت ہے حق میں میرے اس بے وفا کی گالی
گلزار سوں جفا † کے کیوں جاسکوں میں باہر
کرتی ہے بند دل کوں گلگوں قبا کی گالی
جیوں گل شگفتگی سوں جامے میں نہیں سماتا
جب سوں سنا ولی نے رنگیں ادا کی گالی

---

* (ن) کہو † (ن) وفا

(۳۱۵) ۷

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی
آتا ہے جس پہ صادق مفہوم بے مثالی
وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشیں نہ پاوے
محروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی
جز رمزداں نہ پہنچے معنی کوں اُس کے ہرگز
مد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی
ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زلالی *
جب لگ سری حقیقت تفصیل سوں نہ بوجھے †
ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لا اُبالی
غیرت سوں ‡ کام فرما نامحرموں سوں مت مل
اے نوجواں نہیں ہے ہنگام خرد سالی
آزردگی سوں اُس کی مت خوف کر ولی تو
ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی

———:o:———

(۳۱۶) ۷

اگر گلشن طرف وہ نو خط رنگیں ادا نکلے
گل ریحاں سوں رنگ و بو شتابی پیشوا نکلے
کھلے ہر غنچۂ دل جیوں گل شاداب شادی سوں
اگر ٹک گھر سوں باہر وہ بہار دلکشا نکلے
غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

* تخلص شاعر   † (ن) بوجھ   ‡ (ن) کوں

نثار اس کے قدم اوپر کروں انچھواں کے گوھر سب
اگر کرنے کوں دل جوئی وہ سرو خوش ادا نکلے

صلم آگے کروں گا نالۂ بے تاب کوں ظاھر
مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلے

رھے مانند لعل بے بہا شاھاں کے تاج اوپر
محبت میں جو گُنی اسباب ظاھر کوں بہا نکلے

بخیلی درس کی ھرگز نہ کیجو اے پری پیکر
ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

———:0:———

۷ (۳۱۷)

اگر باھر اپس کے گھر سوں سوھن یک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اس کا ھر اک سینے سوں غم نکلے

ترے مکھ کے گلستاں کی اگر حوراں میں شہرت ھو
تو ھر یک مست ھوکر چھوڑ گلزار ارم نکلے

اگر اے رشک چیں جاوے تو، کرنے سیر ملک چیں
تو ھر دیول سوں استقبال کوں تیرے صنم نکلے

ترے اس حسن پر مائل ھیں جگ کے زاھد و عابد
یہ شہرت سن عجب نہیں* گر یہودی سوں ادھم† نکلے

اگر ملک عرب میں تو دکھاوے‡ آنکھ کا جلوہ
تو اس کی دید کوں بے خود ھو آھوے حرم نکلے

---

* (ن) یوسف از ملک عدم
† کہا جاتا ھے کہ یہ بزرگ پہلے یہودی تھے۔سلسلۂ نسب یہ ھے - ابراھیم بن ادھم بن سلیمان المنصور بلخی۔سنہ ۲۶۱ یا سنہ ۲۶۶ ھجری میں وفات پائی —
‡ (ن) جاکے یک جلوہ

فجر کے وقت گر دلبر چلے حمام کی جانب
تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمۂ گرم نکلے
ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
تو جیوں دیوانہ زنجر* پگ میں لے ہر اک قلم نکلے

———:o:———

۵ (۳۱۸)

اگر تک گھر سوں وہ گلگوں قبا شیریں بچن نکلے
مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے
ہر اک نقش قدم سوں دستۂ گل جلوہ پیرا ہووے
اگر سیر گلستاں کوں وہ رشک صد چمن نکلے
ختن میں ہور خطا میں بوے آہو کی† نہ پاوے گئی
نگہہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے
بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر
عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برہمن نکلے
چراغاں کوں‡ نہ ہووے گرمی بازار کیوں آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

———:o:———

۹ (۳۱۹)

چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
تجھ لب و زلف کے تماشے کوں
چلکے آئے ہیں مصری و شامی

---

* زنجیر † (ن) کو ‡ (ن) کی — کا

زلف تیری هوئی هے چرب زباں
حفظ کر کر قصـــیدۂ لامی

باغ میں تجھ انکھاں سوں پایا هے
گل نرگس تخلص جـــامی

نامۂ حسن پر نگہہ کر دیکھ
پی کی انکھیاں* هیں مہر بادامی

اے نگیں لب کیا هے حق نے تجھے
نو نہالان حسن میں نامی

چشم رکھتا هوں اے سجن که پڑهوں
تجھ نگہہ سوں قصیدۂ جامی

پستہ لب تجھ انکھاں کوں کر کر یاد
پہنتا† هوں قبائے بادامی

اے ولی غیر عشق حرف دگر
پختہ مغزاں کے نزد هے خامی

———:o:———

D (۳۲۰)

تری انکھیاں کوں دیکھے دل هے آهوے بیابانی
تری زلفاں سوں جی هے بستۂ دام پریشانی
هوا هے دل هو اک عاشق کا نالاں مثل بلبل کے
ترے مکھ نے کیا هے جب سوں جگ بھیتر گلستانی
هوا یاقوت رنگیں دیکھ تیرے لعل رنگیں کوں
هوا سرسبز جو تجھ خط میں دیکھا رنگ ریحانی

---

* (ن) چشم دلبر † بسکون ها

سجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل
مجھے تیری گلی کی خاک ہے تخت سلیمانی

ولی کوں گر ترے نزدیک کئی دیکھے تو یوں بوجھے
لگی ہے صفحۂ ہستی اُپر تصویر حیرانی

---

(۳۲۱) ۸

چیتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کوں
کرتی ہے نگہہ جس قد نازک پہ گرانی

دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شب
تجھ زلف کی تعریف میں امواج معانی

کیا تاب مرے دل کوں، کہ آئینۂ فولاد
تجھ حسن کی ہیبت سوں ہوا صورت پانی

ہو شہ مجھ احوال سوں واقف، کہ دیا ہے
تجھ زبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی

دریا ستی نسبت ہے بجا طبع کوں میری
اس مرتبہ امواج سخن کی ہے روانی

معشوق کی سب گرمی ظاہر پہ نظر کر
پروانے کوں جیوں شمع سوں اخلاص زبانی

مت دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز
اے باعث جمعیت ایام جوانی

---

۹ (۳۲۲)

ترا لب دیکھ حیواں یاد آوے
ترا مکھ دیکھ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین جب دیکھوں نظر بھر
مجھے تب نرگستاں یاد آوے

تری زلفاں کی طولانی کوں دیکھے
مجھے لیل زمستاں یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھے
بہار سنبلستاں یاد آوے

ترے مکھ کے چمن کے دیکھنے سوں
مجھے فردوس رضواں یاد آوے

تری زلفاں میں یو مکھ جو کہ دیکھے
اُسے شمع شبستاں یاد آوے

جو کئی دیکھے مری انکھیاں کوں روتے
اُسے ابر بہاراں یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھے
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

---

۹ (۳۲۳)

اُس وقت مرے جیو کا مقصود بر آوے
جس وقت مرے برمنیں وہ سیمبر آوے

انکھیاں کی کروں مسند* و پتلی کا کروں بالش†
وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
اُس وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے
جامے منیں غنچے کی نمن رہ نہ سکوں میں
گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے
گر اُس سہ دلجو کا گزر میری طرف ہو
دل کے شجر خشک کوں پھر برگ و بر آوے
اُس وقت مجھے دعوی تسخیر بجا ہے
جس وقت میرے حکم میں وہ عشوہ گر آوے
تجھ چشم سیہ مست کے دیکھے ستی زاہد
تجھ زلف کے کوچے منیں ایہاں بسر آوے
تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے
جس آن ولی وصف کروں پی کے دتن کا
ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے

———:o:———

(۷) (۳۲۴)

سرود عیش گاویں ہم، اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاویں طبل شادی کے‡ اگر وہ دل نواز آوے
خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر$ مجکوں
رکھوں نشہ نمن انکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

---

* (ن) پلکاں کا کروں فرش † تکیہ ‡ (ن) کا $ (ن) دل

جلوں عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے

ادب کے اهتمام آگے نہ پاوے بار وهاں هرگز
ترے سائے کی پابوسی کوں گر رنگ ایاز آوے

عجب نہیں گر گُلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قمری
اداسوں جب چمن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے

پرستش اُس نی میرے سر پہ هوے سرستی لازم
صنم میرا رقیباں کے اگر ملنے سوں باز آوے

ولی اُس گوهر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا هے جیوں سینے میں راز * آوے

:o:

(۱۳) (۳۲۵)

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دهن آوے
گلزار میں غنچے کے دهن پر سخن آوے

تا حشر اُٹھے بوے گلاب اُس کے عرق سوں
جس بر منیں یکبار وہ گل پیرهن آوے

سایہ هو مرا سبز برنگ پر طوطی
گر خواب میں وہ نوخط شیریں بچن آوے

مجھہ حال اُپر هالۂ مہ رشک لجاوے
جس وقت مجھہ آغوش میں وہ سیم تن آوے

گر حال میں رقت کے ترے لب کوں کروں یاد
هر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

* (ن) ناز

کھینچیں اپس انکھیاں منیں جیوں کحل جواھر
عشاق کے گر ھاتھہ وہ خاک چرن آوے
یک گل کوں اپس حال میں اُس وقت نہ پاوے
جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے
عالم میں ترے ھوش کی تعریف کیا ھوں*
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھہ پر سخن آوے
گر ھند میں تجھہ زلف کی' کافر کوں خبر ھو
لینے کوں سبق کفر کا ھر برھمن آوے
ھرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر
جس ذھن† میں یکبار وہ نازک بدن آوے
تجھہ بر کے اگر وصف کوں تحریر کروں میں
ھر لفظ کے غنچے ستی بوے سمن آوے
تا حشر کرے سیر حیاتی‡ کے چمن میں
گر گور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے
برجا ھے اگر جگ میں (ولی) پھرکے دجر بار
رکھہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن□ آوے

———:o:———

۵ (۳۲۹)

کسی کی گر خطا اوپر ترے ابرو پہ چیں آوے
نہ سمجھا کر سکے تجھہ کوں اگر فغفور چیں آوے
بجز تیرے دھن ھرگز نہ چاھوں دولت عنقا
اگر خرشید مانند فلک زیر نگیں⊙ آوے

---

* (ن) میں کی ھے † (ن) دھن ‡ (ن) خیاباں
□ شاعر ⊙ (ن) زمیں

نہ جاوے کچھہ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی
اُجالا تب ہو مجھہ گھر میں کہ جب وہ مہ جبیں آوے

کہیں مجھہ دل کوں سب مل خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اُس میں گر ہوکر نگیں آوے

(ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب جبکہ وہ ظالم
کھر سوں کھینچتا خنجر چڑھاتا آستیں آوے

———:o:———

ہ (۳۲۷)

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھہ گلی آوے
نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے

سرود عشق مجھہ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھہ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دھن کا اے گلستاں رو
برنگ گل نکل کر* ہر چمن سوں ہر کلی آوے

کروں کیا اے سجن تجھہ پر مرا افسوں نہیں چلتا
وگرنہ اک اشارت میں پری مجھہ گھر چلی آوے

غرور حسن نے تجکوں کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھہ گھر (ولی) آوے

———:o:———

ہ (۳۲۸)

اگر بازار میں خوبی کے وہ رشک پری آوے
عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشتری آوے

---

* (ن) گریباں چاک ہوکر

قلم نرگس کی جب لے کر لکھوں تجھہ چشم کی خوبی
هزاراں آفریں کرتا مرے گھر عبہری * آوے

کبھی خاطر منیں خطرہ نہ آوے حور جنت کا
اگر یک بار مجھہ خلوت میں وہ رشک پری آوے

سجن! میں خواب میں دیکھا هوں تیرے مکہ کا آئینہ
عجب نہیں گر مرے گھر دولت اسکندری آوے

ولی رکھتا هوں سینے میں هزاراں گوهر معنی
دکھاؤں اپنے جوهر کوں اگر کئی جوهری آوے

———: ۰ :———

ہ (۳۲۹)

یک بار گر چمن میں وہ نو بہار جاوے
بلبل کے دل سوں گل کا سب اعتبار جاوے

آوے اگر کرم سوں مانند ابر رحمت
دیکھے سوں آب اس کی دل کا غبار جاوے

چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زباں پر
البتہ آرسی کے دل سوں غبار جاوے

جاتی هے حاسداں کے یوں دل میں بیت میری
سینے میں دشمناں کے جیوں ذوالفقار جاوے

مستی نے تجھہ نین کی بے خود کیا ولی کوں
آوے جو بزم مے میں کیوں هوشیار جاوے

———: ۰ :———

* (ن) نرگس

۹ (۳۳۰)

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب دریا پہ چل جاوے
عجب نہیں اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے

کہاں طاقت ہے ہر اک کوں کہ دیکھے تجھہ طرف ظالم
ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھہ ٹل جاوے

لگے برسات انچھواں کی ہر اک کے دیدۂ ترسوں
جہاں مانند بجلی کے مرا چنچل چپل جاوے

تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا
تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے

ترے فدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز
رقیب روسیہ جاوے تو اس گھر سوں خلل جاوے

چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
دل بلبل کے مانند * ہر گل خوش رنگ جل جاوے

کروں جب آہ و نالہ کا علم برپا ترے غم میں
مرے انچھواں کی فوجاں سوں ندی کا پور چل† جاوے

تری انکھیاں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری
غزالاں صید ہو آویں جہاں میری غزل جاوے

ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صاف چہرے پر
کہ اُس کے وصف لکھنے میں قلم کا پگ پھسل جاوے

---:()---

۵ (۳۳۱)

دل چھوڑ کے یار کیوں کہ جاوے
زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے

---

* بیک نون † (ن) پل کھسل

جب لگ نہ ملے شراب دیدار
انکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

انچھواں کی اگر مدد نہ ہوے
مجھ دل کا غبار کیوں کہ جاوے

ممکن نہیں اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

———: o :———

(۳۳۲) ۷

اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے
عجب نہیں باغ میں مالی کیے پر اپنے پچھتاوے

کہاں ہے تاب مانی کوں کہاں بہزاد کوں طاقت
کہ تیری ناز کی تصویر تجکوں لکھ کے دکھلاوے

رکھے جیوں دانۂ تسبیح* عنبر طبلۂ دل میں
خیال خال دلبر عاشق بے دل اگر پاوے

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سر سوں ہوش لے جاوے

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں
نہیں کئی اس ہتیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کرشانہ آویزی
اگر انصاف کوں وہ نازنیں تک کام فرماوے

---

* (ن) اپنے رشتۂ

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کوں جو کُئی کُرسی پہ بٹھلاوے

—;o;—

۱۰ (۳۳۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گُل رنگیں ادا ہووے
خزان خاطر عاشق بہار مدعا ہووے

ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مانند تجھہ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری بھواں کی کہربا ہووے

برنگ گردباد اس کوں کرے عالم میں سر گرداں
جسے عشق بلا انگیز خوباں رہنما ہووے

نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے

ایس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی نا خدا ہووے

چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے

پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمۂ آب بقا ہووے

نہ ہووے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری
تمہارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے

جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے

ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آب حیواں کوں
اگر خضر خط خوباں ہمارا رہنما ہووے

—;o;—

(۳۳۴) ۷

گرمی سوں وہ پری رو جب شعلہ تاب ہووے
بر جا ہے دل جلے کا سینہ کباب ہووے

جو تجھ سوں ہو مقابل وہ شرم سوں عجب نہیں
جیوں عکس آرسی میں گر غرق آب ہووے

تصویر تجھ پری کی دیکھا ہے جس نے اُس کا
بر جا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

شبنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل
وہ گل بدن چمن میں جب بے حجاب ہووے

تیرے لباں کے آگے بر جا ہے اے پری رو
گر آب زندگانی موج سراب ہووے

کیوں بے خودی نہ آوے اُوس وقت اے ولی مجھ
وہ سرو ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

---:o:---

(۳۳۵) ۷

تجھ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہووے
عالم تمام روشن جیوں آفتاب ہووے

آوے تو کیا عجب ہے شیشے پہ دل کے آفت
جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے

بر جا ہے انجمن میں اُس دلربا کی اے دل
گر تار سوں نگہ کے تار رباب ہووے

کیوں کر رہے عزیزاں تاریکی شب غم
وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سوں دیکھتا ہوں تیری طرف اے گلرو*
تا وہ رقیب بد خو جلبل کباب ہووے

ہے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ
اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کوں
وہ چشم مست سر خوش جب نیم خواب ہووے

—;o;—

(۳۳۶)

اگر موہن کرم سوں مجھہ طرف آوے تو کیا ہووے
ادا سوں اُس قد نازک کوں دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھے اُس شوخ کے ملنے کا دائم شوق ہے دل میں
اگر یکبار مجھہ سوں آکے ملجاوے تو کیا ہووے

رقیباں سوں نہ ملنے میں نہایت اُس کوں خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

پیا کے قدم اب اوپر کیا ہے ہمت مرے دل نے
محبت سوں اگر تک اُس کوں سمجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہوں اُس موہن سوں † ہر اک بات پردے میں
اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے تو کیا ہووے

—;o;—

* بیک حرکت † (ن) کوں

۵ (۳۳۷)

اگر مجھہ کن* تو اے رشک چمن ہووے تو کیا ہووے
نگہہ میری کا تیرا مکھہ وطن ہووے تو کیا ہووے

سیہ روزاں کے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کوں
اگر یک نس تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے

تری باتاں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل میں
اگر یکدم تو مجھہ سوں ہم سخن ہووے تو کیا ہووے

موا† جو شوق میں تجھہ دیکھنے کے اے ہلال ابرو
اُسے انکھیاں کے پردے کا‡ کفن ہووے تو کیا ہووے

ولی غنچہ نمن اک رات اس ہستی کے گلشن میں
اگر مجھہ بر میں وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

:o:

۹ (۳۳۸)

وہ محبت میں تری فانی ہووے
روز و شب جو محو حیرانی ہووے

دیکھہ تجھہ ابرو کی جوہردار تیغ
جوہراں تلوار کے پانی ہووے

تجھہ نین کے خنجراں پر کر نظر
دیدہ بازاں چشم قربانی ہووے

اے سجن تیری پرت کے دوست کے
دوستاں سب دشمن جانی ہووے

جب سوں تو کھایا ہے پان اے آفتاب
تیرے لعل لب بدخشانی ہووے

* پاس † مرا ‡ (ن) سوں

تجھ دھان کا عدم کی یاد سوں
بات میں عشاق سب فانی ہوئے

تجھ دنتن کی دیکھ خوبی گوہراں
غرق دریاے پشیمانی ہوے

تجھ کوں جو دیکھے * یہاں اے صبح رو
جیوں سورج دل اُن کے نورانی ہوے

عشق میں اُس رشک لیلا کے ولی
مثل مجنوں کے بیابانی ہوے

---:O:---

۹ (۳۳۹)

عشاق کی تسخیر کوں بالا یہ بلا ہے
یا ناز مجسم ہے کہ † تصویر ادا ہے

از بسکہ دل اُس رشک پری پر جو بندھا ‡ ہوں
ہر مو سوں میرے رنگ جنوں جلوہ نما ہے

یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی
یا بر میں گل اندام کے گلرنگ قبا ہے

جاتا نہیں گلشن کی طرف صبح وہ گل رو
بوجھا ہے کہ وہاں آہ سری باد صبا ہے

بیماری عاشق ہے تجھ انکھیاں ستی لیکن
صد شکر کہ تجھ لب منیں ہر دکھ کی دوا ہے

مجھ حال پر اے بو علی وقت نظر کر
تجھ نطق $ میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے

---

* جس نے دیکھا † (ن) یا ‡ (ن) باندھا
$ (ن) چشم

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نہیں
سایہ ترا مجھہ سر کے اُپر بال ھما ھے

یک دید کا تو وعدہ کیا اپنی رضا سوں
راضی ہوں میں اُس پر کہ تری جس میں رضا ھے

پایا ہوں ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چھتر حق میں مرے ارض و سما ھے

---:o:---

(۳۴۰) ۸

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ھے
بلاے عاشقاں نازو ادا ھے

تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں
ستم ھے ظلم ھے جورو جفا ھے

کہا مژگاں نے اُس کی سو زباں سوں
کہ عاشق پر ستم کرنا روا ھے

نہ جاوے تجھکوں چھوڑاے گلشن ناز
مرادل بلبل باغ وفا ھے

زھے دولت کہ دائم سایۂ یار
ھمارے سر پہ جیوں ظل ھما ھے

مرا دل کیوں نہ جاوے اس گلی میں
گلی اُس دل ربا کی دل کشا ھے

ھمیشہ عندلیب عاشقی کوں
گل مقصود تیرا نقش پا ھے

ولی آتے ھیں راہ عشق میں وہ
کہ جن کوں استقامت کا عصا

۷ (۳۴۱)

کھر اُس دل ربا کی دل ربا ہے
نگہہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے

سجن کے حسن کوں ٹک فکر سوں دیکھ
کہ یہ آئینۂ معنی نما ہے

یہ خط ہے جوہر آئینۂ راز
اسے مشک ختن کہنا بجا ہے

ہوا معلوم تجھ زلفاں سوں اے شوخ
کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے

نہ ہوے کوہکن کیوں آہ عاشق
جو وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے

نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت
عزیزاں عاشقی کا اقتضا ہے

ولی کوں مت ملامت کر اے* واعظ
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

———ع ن ع———

۹ (۳۴۲)

صنم میرا سخن سوں آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا روا ہے

چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے

نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

* بیک حرکت

تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاہی نیمچا ہے
نہیں واں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ* عاشق کربلا ہے
غنیمت بوجھ ملنے کوں ولی کے
نگاہ پاکبازاں کیمیا ہے

———:o:———

(۲۴۳)

دیکھا ہوں جسے وہ مبتلا ہے
خوباں کی نگہ نہیں بلا ہے
گر تجھکوں ہے عزم سیر گلشن
دروازۂ آرسی کھلا ہے
صیقل سوں تری بھواں کی اے شوخ
آئینۂ عشق کوں جلا ہے
تجھ باج نظر میں بلبلاں کی
گلشن نہیں دشت کربلا ہے
خوباں کا ہوا ہے سرد بازار
تجھ حسن کا جب سوں غلغلا ہے
جیوں شمع ہوا جو تجھ پر عاشق
وہ سر سوں قدم تلک جلا ہے
اے اہل ہوس نگاہ مت کر
بالائے سہی قداں بلا ہے

* (ن) نگاہ میں

یک دل نہیں آرزو سے خالی
بر جا ہے محال اگر خلا ہے
تسخیر کیا ہے گوش گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

-o-

۳ (۳۴۴)

گلستان لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے
ہمیشہ نازکی کے آبجو میں جلوہ پیرا ہے
عدم ہے تجھ دھن کا جگ میں ثانی اے پری پیکر
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دل نشین وہ سرو قامت بسکہ مجھ دل میں
صنو بر کر مرے سائے سوں پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کے مکتب کا معلم اُس کوں کہہ سکیئے
تری زلف پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے
ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

:o:

۱۲ ۳۴۵

قد ترا رشک سرو رعنا ہے
معنی ناز کی سراپا ہے
تجھ بھواں کی میں کیا کروں تعریف
مطلع شوخ رمز و ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
نشۂ بے خودی دوبالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے
جلوہ گر آفتاب سیما ہے

نہ رہے اُس کے قد کوں دیکھ بجا
سرو ہر چند پاے برجا ہے

چمن حسن میں نگہہ کر دیکھ
زلف معشوق عشق پیچا ہے

نہ کرے کیوں نثار نقد نیاز
جس کوں تجھ ناز کی تماشا ہے

کیوں نہ سجھ دل کوں زندگی بخشے
بات تیری دم مسیحا ہے

سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے
جس کوں تجھ گیسوؤں کا سودا ہے

اس کے پیچوں کا کچھ شمار نہیں
زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصاے موسا ہے

آج تجھ غم سوں ہے ولی گریاں
دیکھ جل پور کا تماشا ہے

—— ۰ ——

۹ (۳۴۶)

آج سرسبز * کوہ و صحرا ہے
ہر طرف سیر ہے تماشا ہے

* (ن) گلزار

چہرۂ یار و قامت زیبا
گل رنگیں و سرو رعنا ہے

معنی ناز و منعی خوبی
صورت یار سوں ہویدا ہے

دم جاں بخش نو خطاں مجکوں
چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے

کمر نازک و دہان صنم
فکر باریک ہے معما ہے

مو بمو اس کوں ہے پریشانی
زلف مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھ تواضع کی
یو تلطف ہے یا مدارا ہے

سبب دل ربائی عاشق
مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

رات دن جوں ولی ہے محو خیال
جس کوں تجھ وصل کی تمنا ہے

———:o:———

ی (۳۴۷)

نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خوں خوار آتا ہے
جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے

ہر اک دیدے کوں حکم آرسی ہے اُس کی جانب * سوں
جدھاں† وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے

---

* (ن) جلوے † جب

سرج کوں بوجھتا ھوں صبح کے تارے ستی کمتر
نظر میں میری جب وہ یار مہہ رخسار آتا ھے

صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ھو قائم قیامت تب
ادا سوں جب چمن بھیتر وہ خوش رفتار آتا ھے

مثال شمع کرتا ھے سنے کی انجمن روشن
ولی جب نس * کوں مجھہ دل میں خیال یار آتا ھے

———:o:———

(۳۴۸) ۵

گلبدن کے جو پاس ھوتا ھے
مغز اس کا سو باس † ھوتا ھے

آ، شتابی، نہیں تو جاتا ھوں
کیا کروں جی ‡ اُداس ھوتا ھے

کیوں کہ کپڑے رنگوں ترے غم میں
عاشقی میں لباس ھوتا ھے ؟

تجھہ جدائی میں نہیں اکیلا میں
درد و غم آس پاس ھوتا ھے

اے ولی دلربا کے ملنے کوں
جی میں میرے ھلاس ھوتا ھے

———: o :———

(۳۴۹) ۹

کہاں ابرو پہ جو قرباں ھوا ھے
دل اُس کا تیر کا پیکاں ھوا ھے

---

* (ن) جس شب   † معطر   ‡ (ن) دل

بھواں تیغ و پلک خنجر نگہہ تیر
یو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے

مرا دل مجھہ سوں کر کے بے وفائی
پسند خاطر خوباں ہوا ہے

پیام جام دل سوں بادۂ خوں
جو بزم عشق میں مہماں ہوا ہے

عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں
کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے

طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز
جسے درد بتاں درماں ہوا ہے

برنگ گل فراق گلرخاں میں
گریباں چاک تا داماں ہوا ہے

سواد خط خوباں دل کشی میں
بہار گلشن ریحاں ہوا ہے

ولی تصویر اُس کی جن نے دیکھی
مثال آرسی حیراں ہوا ہے

———:o:———

۵ (۳۵۰)

عشق نہیں یہ ہزبر آیا ہے
دشمن ہوش و صبر آیا ہے

دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے

مجھہ سوں وحشی ہیں گلرخاں گویا
فوج آہو میں ببر آیا ہے

یا صنم کا ہے غمزۂ بے دیں
یا ولایت سوں شمر* آیا ہے
اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ہے

:o:

ہ (۳۵۱)

سورج ہے شعلہ تری اگن† کا جو جا فلک پر جھلک لیا ہے
نمک نے اپنے نمک کوں کھو کر نمک سوں تیرے نمک لیا ہے
یہ در سوں تیرے جو نور چھکا سو اُس سوں تارے ہوے منور
یو چاند تجھ حسن کا جو نکلا فلک نے تجھ سوں اُچک لیا ہے
ترے درس کا یہ نور انور جدھاں سوں روشن ہوا ہے جگ میں
ندھاں سوں بجلی نے اُس چمک سوں اپس چمک میں چمک لیا ہے
ترے شکر لب کی کیا ثنا کہوں‡ کہ لعل جگ میں ہوا معزز
ترے لباں کی یہ دیکھ سرخی سو اُس تے رنگ و دمک لیا ہے
جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر جھمک چھمک کر جو منہ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن نین میں اٹک§ لیا ہے

:o:

ہ (۳۵۲)

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا رہے
بے خودی کا ہاتھ میں اُس کے سدا پیالا رہے
شوق سوں تجھ سرو قد کے سرکشی پایا ہے سرو
سب نہالاں میں سخن اُس کا سدا بالا رہے

---

* (ن) گبر * شمر † (ن) حسن ‡ بر وزن فع § مقام

تجھ لٹک چلنے کی کیفیت صنوبر نے سنا
تو گلاں کی انجمن میں مست و متوالا رہے

بے نشا ہے جس کے دل میں نہیں محبت کی شراب
شیشۂ خالی نمن مجلس سوں نروالا رہے

اُن انکھاں اور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی یو سحر بنگالا رہے

———:o:———

(۳۵۳) ۷

مکتب میں جس کے ہاتھ ادا کی کتاب ہے
خوبی میں آج ہم سبق آفتاب ہے

ظاہر ہوا ہے مجھ پہ ترے ناز سوں صنم
رنگیں بہار حسن بہار عتاب ہے

مانند مو ضعیف کیا اُس کے شوق نے
جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے

کیفیت بہار ادا تب سوں ہے عیاں
وہ مست ناز جب ستی مست شراب ہے

تیرے نین کے عصر میں بے وقر ہے شراب
مے خانہ تجھ نگاہ سوں دائم خراب ہے

دیوان میں ازل کے ملے جب سوں عشق و حسن
تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

پوشیدہ حال عشق رہے کیوں کر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

———:o:———

(۳۵۴) ۷

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے
مشرب مجنوں طرف منسوب ہے

عاشق بے تاب سوں طرز وفا
جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یوں فتویٰ دیا
دیکھنا خوباں کا درس خوب ہے

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادائے نازنیں
ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہوں* اشعار ولی
دل کوں حرف عاشقی مرغوب ہے

———:o:———

(۳۵۵) ۹

جسے اقلیم تنہائی میں انداز قیامت ہے
جبین حال پر اُس کی سدا رنگ سلامت ہے

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
موذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روز قیامت کا رہا نہیں خوف اے واعظ
خیال قامت رعنا مرے حق میں قیامت ہے

---

* (ن) ہے

ہوا ہے صورت دیوار زاہد کُنج خلوت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

ہوا ہے جو جبیں فرسا تری محراب ابرو میں
صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے امامت ہے

سیہ بختی ہوئی جگ میں نصیب عاشق بے دل
یہ تجھ زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دل شیدا
سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

شرف ذاتی ہے تجھکوں اے گل گلزار معشوقی
تجلی مکھ اُپر تیرے سیادت کی علامت ہے

ولی جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے

---:o:---

۵ (۳۵۹)

سرو میرا مہر سوں آزاد ہے
شوخ ہے بے درد ہے صیاد ہے

ہاتھ سوں اُس غمزۂ خوں خوار کے
داد ہے بے داد ہے فریاد ہے

آب ہووے کیوں کہ دل اُس سرو کا
سخت ہے بے رحم ہے فولاد ہے

عشق میں شیریں بچن کے رات دن
آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

غم نہیں مجنوں کوں ہرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

۵ (۳۵۷)

جس دلربا سوں دل کوں مرے اتحاد ھے
دیدار اُس کا مری انکھاں کی مراد ھے
رکھتا ھے بر میں دلبر رنگیں خیال کوں
مانند آرسی کے جو صاف اعتقاد ھے
شاید کہ دام عشق میں تازہ ھوا ھے بند
وعدے پہ گلرخاں کے جسے اعتماد ھے
باقی رھے گا جورو ستم روز حشر لگ
تجھہ زلف کی جفا میں نپٹ امتداد * ھے
مقصود دل ھے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھہ زباں کا ورد محمد مراد ھے

:o:

۷ (۳۵۸)

ھے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ھے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بے داد ھے
کیوں نہ ھو فوارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ھر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ھے
یک گھڑی تجھہ ھجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و دم ساز میری آہ ھے فریاد ھے
زلف اُس کی + دیکھکر یوں مجھہ اُپر ظاھر ھوا
صید کرنے کوں ھمارے رغبت صیاد ھے
آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاھد عزلت نشیں برباد ھے

---

* (ن) اشتداد + (ن) تل میانی

درت شیریں اس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے
سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے ولی
باوجود خود نمائی کس قدر آزاد ہے

———.o.———

۹ (۳۵۹)

نہ بوجھو خود بخود سوہن میں اڑ ہے
رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے
ہر اک زلفاں کے دیکھے نہیں اٹکتا
اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے
کروں یوں سنگدل کے دل کوں تسخیر
زبردستی میں بیجا پر* کا گڑ ہے
نہیں بلدار چیرا سر پر اُس کے
عزیزاں! نوجوانی کی اکڑ ہے
برستا ہے سجن کے مکھ اُپر نور
نگاہوں کی ہر اک جانب سوں جھڑ ہے
عجب تیزی ہے تجھ پلکاں میں اے شوخ
دو عالم اس دو دھارے سوں دو دھڑ ہے
جگت، جوگی ہوا ہے دیکھ تجکوں
سورج جوگی، فلک جوگی کی سڑ ہے
کسی کی بات پر رکھنا نہیں گوش
ہتیلے ہٹ بھرے میں سخت اڑ ہے

---

* بیجا پور

ولی تو بحر معنی کا ہے غواص
ہراک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

—— o ——

(۳۶۰) ۵

اُس کے نین سوں غمزۂ آہو پچھاڑ ہے
اے دل سمجھکے چل کہ اگے مار دھاڑ ہے
تجھ نین کے چمن ملیں کیوں آسکوں میاں*
خاراں کے جھاڑ خنجر مژگاں کی باڑ ہے
جن کوں نہیں ہے بوجھ ترے حسن پاک کی
تنکا نزیک تن کے مثال پہاڑ ہے
نرگس کا پھول بن کے کرے سیر دمبدم
جو تجھ نگاہ مست کا کیفی کراڑ ہے
دل میں رکھا جدھاں سوں ولی تجھ دہن کی یاد
راڑم نمن تدھاں سوں سنے میں دڑاڑ ہے

—— o ——

(۳۶۱) ۷

عشق میں صبر و رضا درکار ہے
فکر اسباب وفا درکار ہے
چاک کرتے جامۂ صبر و قرار
دلبر رنگیں قبا درکار ہے
ہے صنم تسخیر دل کیوں کر کرے
دل ربائی کوں ادا درکار ہے

---

* (ن) میں اب

زلف کوں واکر کہ شاہ حسن کوں
سایہ بال ہما درکار ہے

رکھ قدم مجھ دیدۂ خوں بار میں
گر تجھے رنگ حنا درکار ہے

دیکھ اس کی چشم شہلا کوں اگر
نرگس باغ حیا درکار ہے

عزم اُس کے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا درکار ہے

———: ٥ :———

7 (۳۹۲)

گلرخاں میں جس کے سر پر چیرۂ* زرتار ہے
زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے

چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی منیں
آیت جنات تجری تحتہاالانہار ہے

بسکہ بے درداں ہرے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کا غم نہیں
سبزۂ خط دل آرا مرہم زنگار ہے

کیوں کہ جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہو دلیر
ہر نگاہ تیز اس کی تیر ہے تلوار ہے

کیوں نہ لیریں زاہداں تجھ دیکھ طرز برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

* ن) طرۂ

مت نصیحت کر ولی کوں اے سخن نا آشنا
ترک کرنا عشق کا دشوار ہے دشوار ہے

---:o:---

۵ (۳۶۳)

بیاباں عاشقاں کو ملک اسکندر برابر ہے
ہر اک گوہر انجھو کا بخت کے اختر برابر ہے
جنوں کے ملک کے سلطاں کوں کیا حاجت ہے افسر کی
بگولا سر اُپر مجنوں کے سو افسر برابر ہے
جو کئی حاصل کیا ہے دولت عالی کوں سوزش میں
پھپھولا اس دل دریا بھتر گوہر برابر ہے
فنا کر کر جو کئی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں
اُسے گزران کرنے کوں جنگل ہور گھر برابر ہے
ولی دیوان میں میرے تو دہ دفتر کی حاجت نہیں
کہ مجھ دیواں میں ہر اک شعر سو دفتر برابر ہے

---:o:---

۷ (۳۶۴)

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے
نگہ میں اُس پری رو کی اثر ہے
اجھوں لگ مکھ دکھایا نہیں اپس کا
سجن مجھ حال سوں کیا بے خبر ہے
مروت ترک مت کر اے پری رو
محبت میں مروت معتبر ہے
ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک
ثنا تیری کہاں حد بشر ہے

بیان اہل معنی ہے مطول
اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی سجھ رنگ کوں دیکھے نظر بھر
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

---:o:---

۷ (۳۶۵)

نہ جانوں خط میں تیرے کیا اثر ہے
کہ جس دیکھے سوں دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بیں کہتے ہیں عاشق
نظر میں جس کی وہ نازک کمر ہے

نہ ہووے کیوں ہجوم راستبازاں
جہاں اُس سرو قامت کا گزر ہے

ہر اک سوں آشنا ہونا ہنر نہیں
پری رخسار سوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھ سوں گر سیب زنخداں
نہال عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں
وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی سجھ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زباں پر الحذر ہے

---:o:---

مکھ ترا آفتاب محشر ہے
نور * اُس کا جہاں میں گھر گھر ہے

رگ جاں سوں ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

پھونچتا † ہے دلوں کوں ہر جاگھ
غم ترا روزی مقدر ہے

مکھ تیرا بحر حسن ہے جاناں
زلف پر پیچ موج عنبر ہے

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شیر و شکر ہے

قد سوں تیرے کبھو نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

تجھ بن اے نور بخش محفل دل
حال مجلس تمام ابتر ہے

آگ ہئی ہے بقدر نیزہ بلند
شمع نہیں آفتاب محشر ہے

دود آتش کیا ہے سرمۂ چشم
داغ دل دیدۂ سمندر ‡ ہے

صفحۂ دل پہ درد کوں لکھنے
رشتۂ آہ تار مسطر ہے

---

* (ن) سوز-شور
† بر وزن سوچتا
‡ (ن) آگ کا کیڑا

۵ * جیوں آرسی ہوئی ہے عزیز
خود نمائی جنوں کا جوہر ہے

سادہ رو ہیں ہمیشہ با عزت
آب نیسان محیط گوہر ہے

مجکوں پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہے

اے ولی کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

---;o;---

۱۵ (۳۶۷)

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے
ہادی مشکل کشا شمشیر ہے

غازیاں اہل سعادت کیوں نہ ہوں
سایۂ بال ہما شمشیر ہے

بوالہوس اُس کے اگے کیوں آ سکے
صورت دست قضا شمشیر ہے

کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا
ناخن شیر خدا شمشیر ہے

اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ
ظاہرا برگ حنا شمشیر ہے

زندۂ جاوید شہدا † کیوں نہ ہوں
موجۂ آب بقا شمشیر ہے

---

* (ن) آج † (ن) شہیداں

سالک راہ فنا کوں دم بدم
آخرت کی رهنما شمشیر هے

صاحب همت کوں نت هے دستگیر
مرشد حاجت روا شمشیر هے

راہ غربت میں کہ مشکل هے تمام
ناتوانوں کا عصا شمشیر هے

دشمناں کیوں کر سکیں مکر و فریب
صیقل رنگ وغا شمشیر هے

هے کلید فتح باب مدعا
ناخن مشکل کشا شمشیر هے

کیوں نہ هووے آب سر سوں تا قدم
جوهر کان حیا شمشیر هے

کیوں نہ هووے قتل عاشق دم بدم
شوخ کی بانکی ادا شمشیر هے

جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی
اُس کوں موج بوریا شمشیر هے

کعبۂ فتح و ظفر میں اے ولی
شکل محراب دعا شمشیر هے

———:o:———

(۳۶۸) ۵

عاشقاں کی قید تیرا حسن عالم گیر هے
بلبلاں کوں بند کرنے* موج گل زنجیر هے

* (ن) کے واسطے هر

تجھ نین کی ھے نگاہ راست تیر بے خطا
کج ادائی تجھ بھواں کی جوھر شمشیر ھے

حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ھے خبر
یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب* منیں تاثیر ھے

کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
مو بمو تیرا سراپا ناز کی تصویر ھے

اے ولی کہتے ھیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن
غنچۂ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ھے

———:o:———

۹ (۳۶۹)

تشنہ لب کوں مے کے گر سینے منیں ناسور ھے
پنبۂ مینا اُسے جیوں مرھم کافور ھے

یاد سوں ساقی کے نسدن ھر پلک ھے شاخ تاک
اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشۂ انگور ھے

اُس کا دل ھرگز نہ ھو ویراں ازل سوں تا ابد
جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معمور ھے

نفس سرکش پر جو کئی پایا ھے یہاں فتح و ظفر
دار عقبیٰ کے بھتر الحق کہ وہ منصور ھے

تجھ تجلی کے صحیفے کا سرج ھے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ھے

جو سیاھی ھور سفیدی سوں ھوا ھے آشنا
اھل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ھے

---

* (ن) دم

جلد رو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزیک
کاہلی کوں ست دے اے سالک کہ منزل دور ہے*

خاکساری جس کوں سلطانی ہے اس عالم منیں
کاسۂ خاکی اُسے جیوں چینی فغفور ہے

یار کے دیدار کا طالب ہے ہوسی ہر زماں
اے ولی دربار اُس کا اُس کوں کوہ طور ہے

:o:

۷ (۳۷۰)

حسن کا مسند نشیں وہ دلبر ممتاز ہے
دلبراں کا حسن جس مسند کا پا انداز ہے

غیر حیرت ہے خبر اُس آئنہ رو کی کسے
راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے

اس نزاکت آفریں پر ناز ہے کیا ناز کا
سر ستی لے پا تلک سب ناز ہے سب ناز ہے

دل منیں آکر ہوا خلوت نشیں تیرا خیال
غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمراز ہے

وہ اپس کے وقت کا منصور ہے عالم منیں
صدق سوں تجھ بات میں جو عاشق سرباز ہے

سوکھکر تجھ غم منیں یہ تن ہوا ہے جیوں رباب
رگ مری سینے میں میرے جیوں کہ تار ساز ہے

---

* میر تقی میر نے اپنے تذکرے میں یہ شعر اس طرح لکھا ہے—

جلد چل تک عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے کہیں
کاہلی کو رہ نہ دے سالک کہ منزل دور ہے

یاد سوں اُس رشک گلزار ارم کی اے ولی
رنگ کوں میرے سدا جیوں بوے گل پرواز ہے

———: ٥ :———

۱۱　　(۳۷۱)

لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے
دلربائی میں برنگ موج گل مہناز ہے

موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگیں ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے

روبرو ہونے میں اُس کے حال دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رویاں کاشف ہر راز ہے

غیر سوں الفت پکڑنا ہجر میں درکار نہیں
دمبدم آہ دل بے تاب اگر دمساز ہے

زندگی میں طائر دل کوں خلاصی کیوں کہ ہو
پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے

دردمنداں کی نظر سوں اُس کا گرنا ہے بجا
جو برنگ طفل اشک عاشقاں غماز ہے

زندہ کرنا استخواں کوں گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کوں تجھ ناز کا اعجاز ہے

دردمنداں کوں سدا ہے قول مطرب دل نواز
گرمی افسردہ طبعاں شعلۂ آواز ہے

بزم کوں رونق دیا ہے جب سوں وہ عالی مقام
رشتۂ آہ دل بے تاب تار ساز ہے

دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل نہیں ولی
سد راہ سینہ صافاں طالع ناساز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ھے ھر گل * کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ھے

---:o:---

۱۳ (۳۷۲)

مجھہ حکم میں رہ راست قد دل نواز ھے
جس کے ھر ایک قول میں عشرت کا ساز ھے
دمساز زھرہ رو ھے جو خالی ھے آپ سوں
نے کی صداے خاص سوں واضح یہ راز ھے
کہتے ھیں کھول پردہ شناسان مدعا
جو اوج میں ھوا کے اُڑے شاھباز ھے
جب سوں رکھا ھوں عشق کی آتش اُپر قدم
تب سوں مثال عود مرا دل گداز ھے
اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آھنگ عاشقی
جاں باز عاشقاں پہ یہ دروازہ باز ھے
کرنے کوں سیر راہ حجاز و عراق عشق
عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ھے
تو اصل دائرے میں ھے جگ کے دجے فرع
اوج و حضیض † بیچ توھی یکہ تاز ھے
تیرے خیال میں جو ھوا خشک جیوں رباب
مضراب غم کا ھاتھہ اُس اوپر دراز ھے
محراب تجھہ بھواں کی عجب ھے مقام خاص
ھر پنجگاہ اُس میں دلوں ‡ کی نماز ھے

---

* (ن) دل † پستی ‡ (ن) جس منیں دل

سن حرف راست باز کا مت مل رقیب سوں
ھرچند تیری طبع مخالف نواز ھے

خارادلاں کی چشم کی نسبت کے فیض سوں
سرمے کوں اصفہان کے عجب امتیاز ھے

بولا تجھے صبا نے سر زلف یہ سخن
تو روز عاشقاں کا ترا حسن و ناز ھے

بانگ بلند بات یہ کہتا ھوں اے ولی
اس شعر پر بجا ھے اگر مجکوں ناز ھے

———:o:———

۱۰ (۳۷۳)

زلف موھن کی کہ عنبر بیز ھے
حسن کے دعوے کی دست آویز ھے

ھے گل رعنا بہار حسن کا
ناز تیرا جو نیاز آمیز ھے

شوق کے مرکب کوں راہ عشق میں
اے سجن تیری نگہہ مہمیز ھے

ھر پلک تیری کہ ھے تیغ فرنگ
عاشقاں کے مارنے کوں تیز ھے

ھاتھہ میں میرے نہ سمجھو تم بیاض
شوخ کے ملنے کی دست آویز ھے

چاھتا ھوں دل ستی اے نازنیں
جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ھے

تجھہ سخن کے وصف لکھنے میں قلم
ابر نیساں کی نمن دُرریز ھے

تجھہ تغافل سوں ہوا ہے رونما
گریۂ عاشق کہ خوں آمیز ہے

دل مرا اے دلبر شیریں بچن
تجھہ لباں کے شوق سوں لبریز ہے

اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق انگیز ہے

:o:

(۳۷۴) ٥

ہر نگاہ شوق سرکش دشنۂ خوں ریز ہے
تیغ اُس ابرو کی ہر دم مارنے کوں تیز ہے

عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس
سنبل زلف پری سوں جس کوں دست آویز ہے

آج گلگشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار
بادۂ گلرنگ سوں ہر جام گل لبریز ہے

جب سوں تیری زلف کا سایہ پڑا گلشن منیں
تب ستی صحن چمن ہر تھور * سنبل خیز ہے

سادہ رویاں کوں کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

:o:

(۳۷۵) ٥

تحصیل دل کے ہونے یہ مکھہ کتاب بس ہے
دانائے منتخب کوں یہ انتخاب بس ہے

* (ن) ٹھار

مجھ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجکوں جواب بس ہے
تاب کمر سوں تیری بے تاب بسکہ ہوں میں
مانند زلف خوباں مجھ پیچ و تاب بس ہے
جو عشق کے نگر کا ہے صوبہ دار جگ میں
مجنون لیلی حسن اُس کا خطاب بس ہے
جو کئی ولی کے مانند پیتا ہے عشق کی مے
اُس برہا کے جلے کوں دل کا کباب بس ہے

———: o :———

۵ (۳۷۶)

عاشق کوں تجھ درس کا دائم خیال بس ہے
خاموش ہوکے رہنا اتناچہ* قال بس ہے
گر خلق عید خاطر دیکھے ہے ماہ نو کوں
مجھ دل کی عید ہوتی ابرو ہلال بس ہے
گر کانو رو† کے دلبر‡ عالم کوں موہتے ہیں
مجھ دل کوں موہ لینے یہ خط و خال بس ہے
ہر دل ربا کوں ہرگز دیتا نہیں ہوں دل میں
دل بستگی کوں میری وہ بے مثال بس ہے
ہر چند اے ولی ہوں میں غرق بحر عصیاں
مجکوں شفیع محشر حضرت کی آل بس ہے

———: o :———

۱۲ (۳۷۷)

ہم کوں شفیع محشر وہ دیں پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

---

* (ن) اے شاہ † شہر بنگالہ ‡ (ن) میں لوگاں

خاطر سوں گئی * ہے خواهش اسباب دنیوی کی
همت برہ کی رہ میں مجھہ زاد راہ بس ہے

جو صاف دل هیں اُن کو درکار نہیں ہے زینت
جیوں آرسی نمد کی سر پر کلاہ بس ہے

اسباب جنگ رکھنا درکار نہیں ہے هم کوں
دشمن کے مارنے کوں اک تیر آہ بس ہے

نہیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی میں آنا یہ دستگاہ بس ہے

درکار نہیں ہے مسجد سجدے کوں عاشقاں کے
محراب تجھہ بھواں کی اے قبلہ گاہ بس ہے

مت تیر اور کماں کی کر فکر اے خوش ابرو
عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ہے

تجھہ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں
تجھہ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ہے

بے جا ہے بادشاهی هر خوب رو کوں دینا
خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہے

دل لے گیا همارا جادو سون وہ پری رو
دیوانگی هماری اس پر گواہ بس ہے

درکار نہیں کہ دیکھوں هر اک ادا کوں تیری
تجھہ چال کا تماشا آے کج کلاہ بس ہے

غم نہیں اگر رقیباں آے هیں چل ولی پر
اے دوست تجھہ کرم کی مجکوں پناہ بس ہے

---

* (ن) بروزن فع

۷

(۳۷۸)

آج ہر گل نور کی فانوس ھے
کوہ و صحرا صورت طاؤس ھے
گر نہ نکلے سیر کوں وہ نو بہار
ظلم ھے فریاد ھے افسوس ھے

اے صنم تیرے دھن کے شوق سوں
ہر کلی میں نغمۂ ناقوس ھے
نور سوں تجھ یاد کی اے شمع رو
پردۂ دل پردۂ فانوس ھے

دیکھکر اُس کی ادا و ناز کوں
ہر پری کوں خواھش پا بوس ھے
دل نہ دے دوجے کوں غافل بوجھ اسے
کم نگاھی شوخ کی جاسوس ھے

دیکھنے سوں سیر نہیں ہوتا ولی
مدعا اُس کا کنار و بوس ھے

———:o:———

۷

(۳۷۹)

سرو میرا جب ستی گل پوش ھے
ہر طرف سوں بلبلاں کا جوش ھے
اے سجن یک بات ھے لیکن اُسے
بوجھتا ھے وہ کہ جس کوں ہوش ھے

گول پگھڑی کے نہ پھر ہرگز تو گرد
گول پگھڑی حسن کا سر پوش ھے

دیکھنا تجھ قد کا اے نازک کمر
باعث خمیازۂ آغوش ہے

اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
دام دل، زلف دو دامی پوش ہے

کیوں نہ ہو امید کا روشن چراغ
شمع محفل ساقی مے نوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

——— :o: ———

۵ (۳۸۰)

دل طلبگار ناز مہوش ہے
لطف اُس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھ سوں کیوں کر ملے گا حیراں ہوں
شوخ ہے بے وفا ہے سرکش ہے

کیا تری زلف، کیا ترے ابرو
ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے

تجھ بن اے داغ بخش سینۂ و دل
چمن لالہ دشت آتش ہے

اے ولی تجربے سوں پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

——— :o: ———

۱۱ (۳۸۱)

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے
مت کسو سوں مل اگر اشراف ہے

هر سحر تجھ نعمت دیدار کی
آرسی کوں اشتہائے صاف ہے

نہیں شفق ہر شام تیرے خواب کوں
پنجۂ خرشید مخمل باف ہے

نقد دل درجے کوں دینا تجھ بغیر
حق شناساں کے نزک اسراف ہے

کیا کروں تفسیر غم ہر اشک چشم*
راز کے قرآن کا کشاف ہے

مست جام عشق کوں کچھ غم نہیں
خاطر ناصح اگر نا صاف ہے

وسوسے سوں دل کے مت کر قلب زر
سینۂ صافاں کی نظر صراف ہے

جب سوں وہ آتا ہے ہمراہ رقیب
درد مندان کا مکاں اعراف ہے

رحم کرتا نہیں ہمارے حال پر
شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر
اس قدر چہرہ صنم کا صاف ہے

اے ولی تعریف اُس کی کیا کروں
ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

—— :o: ——

---

* (ن) قطرہ اشک

۵ (۳۸۲)

ہر چند کہ اُس آھوے وحشی میں بھڑک ھے
بے تاب کے دل لینے کوں لیکن ندھڑک ھے

عشاق پہ تجھہ چشم ستمگار کا پھرنا
تروار کی اوجھڑ ھے یا کتّے کی سڑک ھے

گرمی سوں تری طبع کی ڈرتے ھیں سیہ بخت
غصے سوں کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ھے

تیری طرف انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں
سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ھے

کرنے کوں ولی عاشق بے تاب کوں زخمی
وہ ظالم بے رحم نپٹ ھی ندھڑک ھے

———— :o: ————

۱۴ (۳۸۳)

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کہاں ھے
نقش مراد آئینہ تیرا خیال ھے

ھے راستی سوں قد کوں ترے رتبۂ بلند
جنت میں اُس کے عشق سوں طوبیٰ نہال ھے

حاجت نہیں ھے شمع کی اُس انجمن منیں
جس انجمن میں شمع سجن کا جمال ھے

آ اے مہ دو ھفتہ مرے پاس ایک روز
ہر آن تجھہ فراق کی سینے پہ سال ھے

ھم سایۂ بتاں نے کیا قد مرا دوتا
اس مدعا پہ طرۂ خمدار دال ھے

زاهد کوں مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کرچے ستی ریا سوں* نکلنا محال ھے

لازم ھے درس یار کی تحصیل رات دن
ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ھے

جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا
بے تاب جی پہ میرے عجب وجد و حال ھے

اے عاشقاں کی عید تامل سوں کر نظر
تیری بھواں کی یاد میں تن جیوں ہلال ھے

گُل سوا زبان حال سوں کہتا ھے یہ بچن
غنچے کوں تجھ دھن سوں سدا انفعال ھے

روے زمیں کا خال ھے زینت میں اے صنم
تیرا جو مثل نقش قدم پائمال ھے

تیری نین کی یاد میں جن نے سفر کیا
اُس کے سفر کی راہ نگاہ غزال ھے

بانگ بلند بات یہ کہتا ھوں اے سجن
کعبے میں تجھ جمال کے† تل جیوں ہلال ھے

خاموش گر رھا ھے ولی تو عجب نہیں
غواص کا ھمیشہ خموشی کمال ھے

———— ; o : ————

۷ (۳۸۴)

حسن تیرا سرج پہ فاضل ھے
مکھ ترا رشک ماہ کامل ھے

---

* (ن) کے † (ن) گلشن

حسن کے درس میں لیا جو سبق
تجھ نزک فاضل و مکمل ہے

رات دن تجھ جمال روشن کوں
فضل پروردگار شامل ہے

جس کوں تجھ حسن کی نہیں ہے خبر
بے گماں وہ جہاں میں غافل ہے

زادرہ دل سوں جو بغل میں لیا
عشق کے پنتھ میں وہ عاقل ہے

عشق کی راہ کے مسافر کوں
ہر قدم تجھ گلی میں منزل ہے

اے ولی طرز عشق آساں نہیں
آزمایا ہوں میں کہ مشکل ہے

———;o;———

۷ (۳۸۵)

نشہ بخش عاشقاں وہ ساقی گلفام ہے
جس کی انکھیاں کا تصور بے خودی کا جام ہے

کھولنا زلفاں کا کچھ درکار نہیں اے خوش ادا
یک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ہے

آفتاب آتا ہے محرم ہو کے تجھ کوچے طرف
صبح صادق اُس کے بر میں جامۂ احرام ہے

دل کوں جمعیت ہے جب جاتا ہے دنبال صنم
آرسی کے ساتھ میں سیماب کوں آرام ہے

مت قدم رکھ اُس طرف اے زاہد خلوت نشیں
غمزۂ خونخوار اُس کا دشمن اسلام ہے

جس صنم کی سرکشی کا جگ میں ھے صیت * بلند
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ھے

اے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد اُن انکھیاں کی تجھہ کوں روغن بادام ھے

———:o:———

ہ (۳۸۶)

اُس سرو خوش ادا کوں ھمارا سلام ھے
اُس یار بے وفا کوں ھمارا سلام ھے

لیتا نہیں سلام ھمارا حجاب سوں
اُس صاحب حیا کوں ھمارا سلام ھے

اُس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا †
اُس دل کے مدعا کوں ھمارا سلام ھے

ناز و ادا سوں دل کوں مرے مبتلا کیا
اُس نازنین پیا کوں ھمارا سلام ھے

آرام جان و دل ھے ولی جس کا دیکھنا
اُس جان دلربا کوں ھمارا سلام ھے

———:o:———

ہ (۳۸۷)

اُس شاہ نو خطاں کوں ھمارا سلام ھے
جس کے نگین لب کا دو عالم غلام ‡ ھے

سرشار انبساط ھے اُس انجمن منیں
جس کوں خیال تیری انکھیاں کا مدام ھے

* (ن) شہرت † (ن) اُس باج دل میں میرے دوجا نہیں ھے مدعا
‡ (ن) میں نام

جس سرزمین میں تیری بھوان کا بیاں کروں
خوبی ہلال چرخ کی وہاں ناتمام ہے
جب لگ ہے تجھ گلی میں رقیب سیاہ رو
تب لگ ہمارے حق میں ہر اک صبح شام ہے
تنہا نہ بند عشق میں تیری ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

———:O:———

(۳۸۸)

ترا مجنوں ہوں صحرا کی قسم ہے
طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے
سراپا ناز ہے تو اے پری رو
مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
دیا حق حسن بالا دست تجکوں
مجھے تجھ سرو بالا کی قسم ہے
کیا تجھ زلف نے جگ کوں دوانا
تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے
دو رنگی ترک کر یکرنگ ہو* مل
تجھے تجھ قد رعنا کی قسم ہے
کیا تجھ عشق نے عالم کوں مجنوں
مجھے تجھ رشک لیلیٰ کی قسم ہے
ولی مشتاق ہے تیری نگہہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

———:O:———

* (ن) ہر ایک سے مت

۷ (۳۸۹)

صنم میرا نپٹ روشن بیاں ہے
برنگ شعلہ سر تا پا زباں ہے
نظر کرنے میں دل اُس کا لیا ہوں
کمند گل نگاہ بلبلاں ہے
بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز
ہماری راستی پر مہرباں ہے
وفا کر حسن پر مغرور مت ہو
وفاداری بہار بے خزاں ہے
صنم مجھ دیدہ و دل میں گزر کر
ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے
ہوا تیر سلامت کا نشانہ
نظر میں جس کی وہ ابرو کماں ہے
ولی اُس کی جفا سوں خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحاں ہے

———:o:———

۷ (۳۹۰)

یو تل زنگی و خط مشک ختن ہے
سخن مصری و لب کان یمن ہے
مرے پر* کھینچتے ہیں تیغ ہندی
ترے ابرو کہ چیں جن کا وطن ہے
ہوئے ہیں دنگ تصویر فرنگ† دیکھ
تری صورت کہ یہ رشک ومن‡ ہے

---

* مجھ پر † نون مخلوط ‡ (ن) زمن

دسے تیرے نین میں کا نور و دیس
تری باتاں میں بنگالے کا فن ھے

ترے لب میں دسے لعل بدخشاں
سخن تیرا ھر اک در عدن ھے

تری یہ زلف ھے شام غریباں
جبیں تیری مجھے صبح وطن ھے

ولی ایران و توراں میں ھے مشہور
اگر چہ شاعر ملک دکن ھے

———: o :———

۹ (۳۹۱)

شکار انداز دل وہ منہرن ھے
لقب جس شوخ کا جادو نین ھے

ہوا ھے جو شہید لالہ رویاں
برنگ داغ دل خونیں کفن ھے

نہیں درکار گلگشت چمن زار
بہار عاشقاں وہ گلبدن ھے

کرے گی سنگدل کے دل میں جانقش
صدائے بے دلاں فرہاد فن ھے

بجا ھے اُس کوں کہنا خسرو وقت
نظر میں جس کی وہ شریں بچن * ھے

ترا قد اے بہار گلشن ناز
مثال سرو زیب صد چمن ھے

---

* (ن) سجن

خودی سوں اولا خالی ہو، اے دل
اگر اُس شمع روشن کی لگن ہے

غلام و فدوی درگاہ احمد
سدا اُس کی زباں پر یہ بچن ہے

ہوا جو خادم شاہ ولایت
ولی ہے والی ملک سخن ہے

———: o :———

11 (۳۹۲)

عارفاں پر ہمیشہ روشن ہے
کہ فن عاشقی عجب فن ہے

* دشمن دیں کا دین دشمن ہے
راہزن کا چراغ روشن ہے

کیوں نہ ہو مظہر تجلی یار
کہ دل صاف مثل درپن ہے

عشق بازاں ہیں تجھ گلی میں مقیم
بلبلاں کا مقام گلشن ہے

سفر عشق کیوں نہ ہو مشکل
غمزۂ چشم یار رہزن ہے

بار مت دے رقیب کوں اے یار
دوستاں کا، رقیب، دشمن ہے

تنگ چشمی ہے راہ بے بصری
گرچہ مقدار چشم سوزن ہے

---

* یہ مطلع تذکرۂ میر میں ہے

مجکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر
کہ سخن کا چراغ روشن ہے

گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ
جگ منیں دور دور دامن ہے

عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں
حال میرا سبھوں پہ روشن ہے

اے ولی تیغ غم سوں خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

———:o:———

(۳۹۳) ۱۰

تیرے لب پر جو خط عنبریں ہے
خط یاقوت سوں نقش نگیں ہے

چمن آرائے باغ خوش ادائی
نہال قد سرو گل جبیں ہے

کہو زاہد سوں جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے

نہ آوے گی کدھی لکھنے میں ہرگز
مصور یو ادائے نازنیں ہے

ہمیشہ دیکھتی ہے تجھ کھر کوں
نگہہ میری سدا باریک بیں ہے

مرے حق میں عنایت نامۂ یار
مثال شہپر روح الامیں ہے

کرے ایک آن میں جگ کوں دوانہ
نگہہ تیری کہ جادو آفریں ہے

نہیں گل برگ گلشن میں اے لالن
ترے گلگوں کا یو داماں زیں ھے

سویدا کی نمط جاوے نہ هرگز
خیال اُس خال کا جودل نشیں ھے

ولی جن نے سنا میرے سخن کوں
زباں پر اُس کے ذکر آفریں ھے

———: o :———

۷ (۳۹۴)

هر ایک سوں متواضع هو سروری یہ ھے
سنبھال کشتی دل کوں قلندری یہ ھے

نکال خاطر فاتر سوں جام جم کا خیال *
صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ھے

تو جان بوجھ، اجانا هوا سو میں بوجھا
کہ زندگی منیں مقصود زر گری یہ ھے

خیال یار کوں رکھہ اپنے دل میں محکم کر
کہ عاشقاں کے نزک شیشۂ پری یہ ھے

بسا عزیز هیں تجھہ مکھہ کے آفتاب پرست
تو جلوہ گر هو کہ اب ذرہ پروری یہ ھے

ٹک اک نقاب اُٹھا کر اپس کا منہ دکھلا
کہ دلبراں کے نزک حق دلبری یہ ھے

بسار دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی
ولی کوں دیکھہ کہ اب رشک انوری یہ ھے

———: o :———

* (ن) غم

نکل اے دلربا گھر سوں کہ وقت بے حجابی ھے
چمن میں چل بہار نسترن ھے ماھتابی ھے

کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہیں
ھٹیلا ھے ستمگر ھے جفاجو ھے شرابی ھے

گیا ھے جب سوں وہ گلرو چمن میں مے کشی کرنے
ھر اک گل صورت ساغر ھر اک غنچہ گلابی ھے

مرے پیتم کے ابرو پر یہ مشکیں خال ھے دلکش
ویا اُستاد کے نقطے کی بیت انتخابی ھے

گلی میں اُس ستمگر کی نہ جا اے دل نہ جا اے دل
کہ جاں بازی میں آفت ھے قیامت ھے خرابی ھے

کسے طاقت ھے انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب
جھلک تجھہ حسن روشن کی شعاع آفتابی ھے

تمھارے اے سجن مدت سوں فدوی ھیں دعا گو ھیں
ھمن سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ھے

وفاداری بہار گلشن خوبی ھے اے گل رو
نہ بوجھو سرسری ھرگز سخن میرا کتابی ھے

بہار عاشقی کوں تازہ کرنا اے گل رعنا
تلطف ھے مدارا ھے کرم ھے بے عتابی ھے

ولی پایا رباعی چار ابرو کا تصور کر
تخلص چشم گریاں کا بجا ھے گر سحابی ھے

-o-

۵ (۳۹۶)

مفلسی سب بہار کھوتی ھے
مرد * کا اعتبار کھوتی ھے
کیوں کہ حاصل ھو مجکوں جمعیت
زلف تیری قرار کھوتی ھے
ھر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
مجھ انکھاں کا خمار کھوتی ھے
کیوں کہ ملنا صنم کا ترک کروں
دلبری اختیار کھوتی ھے
اے ولی آب اُس پری † رو کی
میرے دل کا غبار کھوتی ھے

---:0:---

۷ (۳۹۷)

دل کوں تجھ باج بے قراری ھے
چشم کا کام اشک باری ھے
شب فرقت میں مونس و ھمدم
بے قراری و ‡ آہ و زاری ھے
اے عزیزاں مجھے نہیں برداشت
سنگ دل کا فراق بھاری ھے
فیض سوں تجھ فراق کے ساجن
چشم گریاں کا کام جاری ھے

---

* (ن) حسن - عشق † (ن) کے چہرے کی
‡ (ن) بے قراروں کو

فوقیت لے گیا ہوں بلبل سوں
گرچہ وہ منصب* ہزاری ہے

عشق بازی کے حق منیں قاتل
ہرنگہہ خنجر و کٹاری ہے

آتش ہجر لالہ روسوں ولی
داغ سینے میں یادگاری ہے

---:o:---

(۳۹۸) ٥

تجھ بنا مجھکوں بےقراری ہے
میری انکھیاں سوں اشک جاری ہے

کیوں نہ ہو چاک چاک میرا دل
شوخ کے ہاتھ میں کٹاری ہے

یک نگہ سوں کیا ہے مست مجھے
اُس کی انکھیاں میں کیا خماری ہے

تیرے ابرو نے مجکوں قتل کیا
کیا بلا اُس میں آبداری ہے

اب ولی نے یہ تیری صورت حسن
صفحۂ دل اُپر اُتاری ہے

---:o:---

(۳۹۹) ۷

عشق بے تاب جاں گدازی ہے
حسن مشتاق دل نوازی ہے

---

* (ن) منصب میں وہ

اشک خونیں سوں جو کیا ہے وضو
مذہب عشق میں نمازی ہے

جو ہوا راز عشق سوں آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے

پاک بازاں سوں یوں ہوا معلوم
عشق مضمون پاکبازی ہے

جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کوں
بس کہ تجھ زلف میں درازی ہے

تجربے سوں ہوا مجھے ظاہر
ناز مفہوم بے نیازی ہے

اے ولی عشق ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہد مجازی ہے

———:o:———

۹ (۳۰۰)

کوچۂ یار عین کاسی ہے
جوگی دل وہاں کا باسی ہے

پی کے بیراگ کی اُداسی سوں
دل بھی بیراگی و اُداسی* ہے

اے صنم تجھ جبیں اُپر یہ خال
ہندوے ہردوار باسی ہے

زلف تیری ہے موج جمنا کی
پاس تل اُس کے جیوں سناسی ہے

* اُداس

گھر ترا ھے یہ رشک دیول چیں
اس میں مدت سوں دل اُپاسی ھے

یہ سیہ زلف تجھ زنخداں پر
ناگنی جیوں کنوئیں پہ پیاسی ھے

طاس خرشید غرق ھے جب سوں
بر میں تیرے لباس طاسی ھے

جس کی گفتار میں نہیں ھے مزا
سخن اُس کا طعام باسی ھے

اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے نزک لباسی ھے

———:o:———

د (۴۰۱)

ترا مکھ مشرقی - حسن انوری - جلوہ جمالی ھے
نین جامی - جبیں فردوسی - و ابرو ھلالی ھے

ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل - علی فطرت'
زباں تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ھے

نگہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا
کہاں بدر دل اھلی و انکھیاں سو غزالی ھے

تو ھی ھے خسرو روشن ضمیر و صائب و شوکت
ترے ابرو یہ مجھ بیدل کوں طغرائے وصالی ھے

ولی تجھ قد و ابرو کا ھوا ھے شوقی و مائل
تو ھر اک بیت عالی اور ھر اک مصرع خیالی ھے

———:o:———

۹ (۴۰۲)

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں صاحب کمالی ہے
نگاہ پاکبازاں حسن کے گلشن کا مالی ہے

نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سوں لگ کر
بلائے جان مشتاقاں کہ جس کا نانوں بالی ہے

سدا اُس سرو کھر کا وصف آتا ہے زباں اوپر
عزیزاں طبع میں میری عجب نازک خیالی ہے

زباں پر قمریاں کی یہ سخن جاری ہے گلشن میں
کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جس کا فکر عالی ہے

ہمیشہ جیوں صنوبر راستبازاں وجد کرتے ہیں
مگر قد پری رو مصرع برجستہ حالی ہے

عیاں ہے شان بیت ابھری تجھہ چشم جادو سوں
کرشمہ تجھہ بھواں میں معنی بیت ہلالی ہے

کہا اُس شکریں گفتار نے میرا سخن سن کر
کہ طوطی کی زبان اوپر عجب شیریں مقالی ہے

نہ جانوں کس پری رو کا گزر ہے آج مجلس میں
کہ حیرت سوں ہر اک گل رو برنگ نقش قالی ہے

ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی
نہ رہنا اُس کی صحبت میں نپٹ بے اعتدالی ہے

---:o:---

۹ (۴۰۳)

باغ ارم سوں بہتر موہن تری گلی ہے
ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

تجھہ عشق کی سدا سوں لبریز ھوں سراپا
هر استخواں میں میری آواز بانسلی ھے

بولے ھیں اھل دل سب یہ بات تجھ دلی سوں
عارف کا دل بغل میں قرآن ھیکلی ھے

تجھ مکھ پہ گرچہ نو خط باریک ھے و لیکن
انکھیاں کوں نور دیتے جیوں قطعۂ جلی ھے

امید ھے کہ ھووے مجھ درد سر کا درماں
جامے کا رنگ تیرا اے شوخ صندلی ھے

یکبار دل جلے کوں تجھ بن کدھی نہ دیکھا
تیری نگاہ ظالم مانند بیجلی ھے

آتا نہیں ھے تجھ بن اک آن خواب راحت
تکیہ مرے سرھانے ہر چند مخملی ھے

ہرگز ترے دھن میں نہیں رنگ و بو سخن کا
گویا دھن یہ تیرا تصویر کی کلی ھے

مجکوں کہا سجن نے لاؤں گا بندگی میں
زمرے میں شاعراں کے ہر چند تو ولی ھے

———:o:———

۹ (۳۰۳)

قد میں تیرے وہ خوش خرامی ھے
جس سوں تجھ نازکی تمامی ھے

گرچہ سب خوب رو ھیں خوب و لے
سرو میرا سبھوں میں نامی ھے

ہر پلک تیری اے نگہہ بد مست
نشہ بخشی میں شعر جامی ھے

آتش شوق زلف سوں تیری
دل عاشق کباب شامی ہے

سرو کوں با وجود آزادی
تجھ ستی دعوی غلامی ہے

جو بندھا تجھ نگین لب سوں دل
اُس کوں عالم میں نیک نامی ہے

آتش عشق سوں نکل چلنا
عشق بازاں کے حق میں خامی ہے

تب کا مشتاق جی ہے لچھمن سوں*
کشن سوں جب کہ رام رامی ہے

اے ولی اُس کی بیت ابرو میں
معنی نسخۂ حسامی ہے

———:o:———

۹ (۳۰۵)

گرچہ طناز یار جانی ہے
مایۂ عیش جاودانی ہے

یاد کرتی ہے خط کوں زلف صنم
کام ہندو کا بید خوانی ہے

تجھ سوں ہرگز جدا نہوں اے جاں
جب تلک مجھ میں زندگانی ہے

آشنا تو نہال سوں ہونا
توسرۂ گلشن جوانی ہے

---

* (ن) سوں

دل میں آیا ھے جب سوں سرو رواں
تب سوں مجھہ شعر میں روانی ھے

اے سکندر نہ ڈھونڈ آب حیات
چشمۂ خضر خوش بیانی ھے

وقت مرنے کے بولتا ھے پتنگ
کہ محبت رفیق جانی ھے

گرچہ پابند لفظ ھوں لیکن
دل مرا عاشق معانی ھے

اے ولی فکر صاف صاحب دل
گوھر بحر نکتہ دانی ھے

———.·o.·———

۹ (۳۰۹)

مو بمو میں تجھہ غم سوں ' ضعف و ناتوانی ھے
ٹک کرم کرو ساجن ' وقت مہربانی ھے

دیکھنے سوں خوباں کے ' منع مت کر اے زاھد
موسم بزرگی نہیں ' عالم جوانی ھے

جیو یاد کرتا ھے ' نو بہار کے خط کوں *
رات دن برھمن کا ' کام بید خوانی ھے

کنج غم میں تنہا نہیں عاشق بلا انگیز
کہ † شب جدائی میں ' آہ یار جانی ھے

---

* (ن) حق کی یاد کرتا ھے ' نو بہار خط کو دیکھہ
† کاف کا ایسا اشباع اھل فارس کے کلام میں بکثرت پایا جاتا ھے ' متقدمین اردو اور خصوصاً ولی کا یہ استعمال قابل تعجب نہیں —

یک سخن ترے لب سوں، اے مسیح روح افزا
حق میں جاں نثاروں کے، آب زندگانی ھے

تجھہ سوں ھمنشیں ھونا، اے گل بہار دل
وجہہ شادمانی ھے، عیش جاودانی ھے

نام اُس دو رنگے کا، کیوں نہ ھو گل رعنا
چہرہ ارغوانی ھے، جامہ زعفرانی ھے

جب سوں تو خط گلرو، جلوہ گر ھے گلشن میں
سبزہ کہربائی ھے، رنگ گل خزانی ھے

سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھکے سنتے ھیں
اے ولی سخن تیرا، گوھر معانی ھے

———:o:———

ھ (۳۰۷)

تجھہ کوں خوباں میں بادشاھی ھے
سر اُپر سایۂ الٰہی ھے

باعث دلربائی عـــــاشق
خوش نگاھوں میں خوش نگاھی ھے

کم نکلنے میں اُس پری رو کے
عشق بازاں کی خیر خواھی ھے

جگ میں تیری بھواں کی شہرت سوں
کشتی عاشقاں تباھی ھے

قتل عشاق پر باندھی ھے کمر
غمزۂ تیغ زن سپاھی ھے

شاہ خوباں کے رخ پہ سبزۂ خط
حسن کی فوج کی سپاھی ھے

کیوں نہ ہو عشق باز خسرو وقت
عشق کا داغ چتر شاہی ہے

تو خطاں کی طرف نہ جا زاہد
زہد و تقویٰ کی وہاں مناہی ہے

عشق بازاں میں ہے ولی ثابت
طالب گلرخاں کماہی ہے

———:o:———

(۳۰۸) ۷

مت تصور کرو مجھہ دل کوں کہ ہرجائی ہے
چمن حسن پری رو کا تماشائی ہے

گلرخاں کیوں نہ کہیں تجکوں سکندر طالع
جلوہ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے

یاد کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنوں
دل بے تاب کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے

چشم خوں بار کوں رونے سے نہیں ہرگز غم
خط شب رنگ ترا سرمۂ بینائی ہے

دیکھکر اُس کوں ہوے سرو و صنوبر پابند
اس قدر قد میں ترے جلوۂ رعنائی ہے

شیخ مت گھر سوں نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

———:o:———

۷ (۴۰۹)

جب کیا رات کوں تجھ زلف نے بے تاب مجھے
تب پریشانی میں جیوں کال دسا خواب مجھے

تیرے غبغب کے خیالاں میں پھنسا جب ستی دل
عشق نے بحر میں غم کے کیا گرداب مجھے

مضطرب عشق سوں ہوں مجکوں ملامت نہ کرو
تپش دل نے کیا رعشۂ سیماب مجھے

جب کیا چاہ ترے چاہ زنخداں کا یہ دل
چرخ گرداں نے دیا گردش دولاب مجھے

خم ہوا قوس قزح اُس کا خم ابرو دیکھ
جن نے دیوار میں غم کے کیا گرداب مجھے

چمن امید کا گرمی سوں گنہ کی جو سکھا
ابر رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

جم کے رتبے سوں ولی مرتبہ اوپر ہے اگر
جام میں دل کے میسر ہو مے ناب مجھے

———: ۵ :———

۹ (۴۱۰)

سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گونا گوں مجھے
سبزی خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے

کشتۂ منت نہیں میناے نرگس کا کبھی
ہے خیال چشم خوباں بادۂ گلگوں مجھے

لالہ و گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد
گلرخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

هوش کھونا عاشق بے دل کا کچھ مشکل نہیں
نام لے اُس رشک لیلی کا کرو مجنوں مجھے

کیوں نہ ہووے آہ میری ہمسر سرو بلند
یاد آیا ہے عزیزاں وہ قد موزون مجھے

کثرت اسباب دل لینے کوں کچھہ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سوں کر اے صنم مفتوں مجھے

آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشم طمع *
ہر گھڑی کرتے ہیں رسوا دیدۂ پر خوں مجھے

کیا ہوا گر عقل دور اندیش کی سنتا ہوں بات
ہوش سوں کھووے گا آخر وہ لب مے گوں مجھے

اے ولی رکھہ دل میں آوے وہ صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

———:o:———

۹ (۴۱۱)

کیوں نہ حاصل ہو رم آہو مجھے
اُس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے

رات آنے کہکے پھر آیا نہیں
پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مو مجھے

اے عزیزاں کیا کروں اخلاص کی
پہونچتی نہیں گلبدن سوں بو مجھے

کیوں کہ بیٹھوں گوشۂ آرام میں
کھینچتا ہے وہ کہاں ابرو مجھے

---

* (ن) اُمید

بلبل نالاں ہوا ہوں درد سوں
جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے

شوخی چشم پری کا رنگ ہوں
حیرت افزا ہے رم آہو مجھے

دھیان میں بستا ہے وہ خورشید رو
گرمی غم سوں ہوئی ہے خو مجھے

اے ولی ہے جگ میں محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

—— . o . ——

۵ (۴۱۲)

تجھ نگاہ مست سوں حاصل ہے مدہوشی مجھے
تجھ لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے

غیر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب
تجھ نگہ نے جب سوں بخشی خانہ بردوشی مجھے

جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
عیش سلطاں نے دیا فیض قدح نوشی مجھے

تجھ کمر کی تاب پر طاقت ربائی ختم ہے
جس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے

اے ولی از بسکہ اُس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سوں نسدن ہے فراموشی مجھے

—— : o : ——

۵ (۴۱۳)

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے
ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے

موج زن ھے دل میں میرے ھر رین میں پیچ و تاب
جب سوں تیری زلف نے دی ھے پریشانی مجھے

کیوں پری رویاں نہ آویں حکم میں میرے تمام
تجھہ دھن کی یاد ھے مہر سلیمانی مجھے

یک پلک دوجے پلک سوں نہیں ھوئی ھے آشنا
جب سوں تیرے حسن نے بخشی ھے حیرانی مجھے

اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

———:o:———

(۴۱۴) ۸

مدت ھوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی
آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی

میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی
تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی

کرتا ھوں اپنے دل کی نمن چاک چاک اُسے
جو آہ کے قلم سوں کتابت نہیں لکھی

تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھہ سکے
ھرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی

مارا ھے انتظار نے مجکوں ولے ھنوز
اُس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی

وہ دل ھے نورحق ستی فارغ کہ جس منیں
مصحف سوں تجھہ جمال کے آیت نہیں لکھی

کیوں سنگدل تمام مسخر ھوے ؟ اگر
طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

ڈرتا هوں سادگی ستی موهن کی اے ولی
اس خوف سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

———:o:———

(۴۱۵) ۷

پڑا حیرت میں دل اُس حسن عالمگیر کے دیکھے
مصور دنگ هے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے

هوا جی محو یوں اُس زلف خم در خم کے دیکھے سوں
کہ جیوں هوتی هے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے

تری زلفاں کے پیچوں سوں مرے دل کو اندیشہ نہیں
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے

مرا دل دیکھکر غمزے کوں تیرے هوی* هے خوش وقتی
کہ جیوں هوتی هے شادی شیر کوں نخچیر کے دیکھے

کھلا یوں دل مرا تیری نگاہ تیز کی خاطر
کھاں آغوش جیوں کر کھولتی هے تیر کے دیکھے

ترے مکھہ کے صفے† پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں هیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے

ولی کے دل کوں یوں هوتی هے راحت تجھہ گلی بھیتر
کہ جیوں هوتی هے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

———:o:———

(۴۱۶) ۵

شکر وہ کہاں گئی پھر آئی
عیش کی آن گئی پھر آئی

---

* بر وزن فَی   † صفحے

تیرے آنے ستی اے راحت جاں
شہر کی جان گئی پھر آئی

پھر کے آنا ترا ہے باعث شوق
جس طرح تان گئی پھر آئی

تیرے آنے ستی اے مایۂ حسن
عشق کی شان گئی پھر آئی

اے ولی قند مکرر ہے یہ بات
شکر وہ جان گئی پھر آئی

———:o:———

(۴۱۷) ۸

ترا مکھ ہے چراغ دلربائی
عیاں ہے اُس میں نور آشنائی

لکھا ہے تجھ قد اوپر کاتب صنع
سراپا معنی نازک ادائی

تو ہے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک
نگہ کرتی ہے تجھ پگ کوں حنائی

ہوا تیری نگہ کی بسکہ ہے مجھ
ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی

ثنا تیری کیا ہوں ورد از بس
بجا ہے گر کہیں مجکوں ثنائی

محبت میں تری اے گوہر پاک
ہوا ہے رنگ میرا کہربائی

تری انکھیاں کی مستی دیکھنے میں
گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی جلتی* ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ میں دیکھکر عشق ریائی

—:o:—

(۴۱۸) ۹

سجن میں ہے شعار آشنائی
نہ کیوں ہو دل شکار آشنائی

صنم! تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہوں بے قرار آشنائی

نپٹ دشوار ہے مجھہ دل پر اے جان
زمان انتظار آشنائی

ہوا معلوم تجھہ ملنے سوں لالن
کہ رنگیں ہے بہار آشنائی

حیا کے آب سوں باغ وفا میں
رواں ہے جوئبار آشنائی

وفا دشمن نہ ہو اے آشنا رو
وفا پر ہے مدار آشنائی

مروت کے ہمیشہ ہاتھہ میں ہے
عنان اختیار آشنائی

مدارا ترک مت کر اے حیا دوست
مدارا ہے حصار آشنائی

ولی اس واسطے گریاں ہوں ہر آن
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

—:o:—

* (ن) ہنستی

ہ (۴۱۹)

تجھ مکھ کا رنگ دیکھ کنول جل میں جل گئے
تیری نگاہ گرم سوں گل گل پگھل گئے

ہر اک کوں کیا ہے تاب جو دیکھے تری طرف
شیراں تری نگاہ کی دہشت سوں تل گئے

صافی ترے جہاں کی کاں لگ بیاں کروں
جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

مرنے سوں پہلے جو کہ موے اس جگت منیں
تصویر کی نمط وہ خودی سوں نکل گئے

پاے ہیں جو کہ لذت دیں جگ میں اے ولی
دنیا میں ہاتھ اپنے وہ حسرت سوں مل گئے

———:o:———

ہ (۴۲۰)

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی
آواز میری آہ کی پھر تا گگن گئی

تا حشر اُس کا ہوش میں آنا محال ہے
جس کی طرف صنم کی نگاہ نین گئی

سرمے کا منہ سیاہ کیا اُن نے جگ منیں
جس کی نین میں پیو کی خاک چرن گئی

تنہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم
تجھ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی

اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس
جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

———:o:———

(۴۲۱) ۵

دیکھہ دستار بسنتی ساقی سر شار کی
کھل گئی ہیں آج انکھیاں نرگس بیمار کی

بات رہ جاے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی

بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ہے غریب
بھول جاتا ہے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی

معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سوں سردار کی

اے ولی اُس بے وفا کی مہربانی پر نہ بھول
دل کا دشمن ہے مگر کرتا ہے باتیں پیار کی

---:o:---

(۴۲۲) ۸

عجب معشوق لڑکا مرھٹا ہے
مٹھائی* قند شکر سوں مٹھا ہے

سجن ہے سانولا سج کا سجیلا
کٹیلا اور ہٹیلا لٹ پٹا ہے

سدا طالب دل اپنا وارتا ہے
بعشوہ سر اُپر راؤ بٹھا ہے

مہاراجا ہے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں ہاتی چھٹا ہے

دو چشمت بچھو و خونریز ابرو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا ہے

---

* (ن) مٹھا ہے

نظر کرتا ھے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاھی ھت چھتا ھے

بیک نیم نگاہ دلربائی
ھزاراں عاشقاں کا گھر کتا ھے

معافی کوں گیا تھا دلدیوں کا
ولی یو بات کہکر سب ھتا ھے*

———: o :———

* دیوان ھذا میں غزلوں کی ترتیب ایک خاص حیثیت سے کی گئی ھے - یعنی ھر ردیف میں قوافی کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ھے - مثلاً ردیف یا میں جس قدر غزلیں (ھے) کی ردیف کے ساتھہ ھیں اُن میں پہلے وہ غزلیں درج ھیں جن کے قوافی میں حرف روی (الف) ھے - اس کے بعد وہ قافیے جن میں (ب) اسی طرح جتنے حروف میں غزلیں ھیں وہ ابجد کی ترتیب سے مندرج ھیں - اس کو ایجاد بندہ نہ سمجھنا چاھیے بلکہ اکثر قلمی دیوانوں میں یہی التزام دیکھا گیا جس سے پتا چلتا ھے کہ اس ترتیب کے موجد بھی (ولی) ھی تھے - چوں کہ یہ غزل ایک دیوان کے سوا اور دیوانوں میں نہیں دیکھی گئی اور پھر اُس دیوان میں بھی خمسوں کے ساتھہ درج تھی اور نیز بعض مصرعے صاف طور سے پڑھے نہیں گئے - ان وجوہ سے بغیر التزام ترتیب آخر میں لکھی گئی - خمسہ جات میں بعض غزلیں ایسی ملیں گی جو دیوان ھذا کی ردیف متن میں نہیں لکھی گئیں - اس کا سبب کچھہ تو سہو نقالی ھے اور زیادہ تر یہ اشتباہ کہ اُن غزلوں کے آخر شعر میں (ولی) کا تخلص نہیں اس لئے قیاس کیا گیا کہ (ولی) نے کسی دوسرے کے اشعار کو مخمس کیا ھے - اس غزل کے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع نسخۂ منقول عنہ میں بالکل نہیں پڑھا گیا - روش تحریر کو مد نظر رکھکر قیاساً موزوں کر دیا ھے - اس غزل کا انداز گفتار بتاتا ھے کہ (ولی) کا ابتدائی کلام ھے نیز یہ کہ تخمیس ھی کے لئے یہ غزل کہی گئی ھے —

مستزاد (۷)

(۱)

۵

بے تاب کیا شوق نے مجھ دل کوں بدن میں
گل پیرھناں کا
جیو غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں
رنگیں دھناں کا

مجھ دل کی نمن عشق سوں گردش میں ھمیشہ
تنہا نہیں خرشید
مشتاق ہو پھرتا ھے سدا ماہ گگن میں
سیمیں بدناں کا

مت بوجھ کہ ھے آپ سوں وحشت منیں آھو
اے کشتۂ خوباں
پھیلا ھے سحر جا کے بہ اطراف ختن میں
جادو نیناں کا

رکھتا ھے محبت کا سدا داغ جگر پر
ھر لالۂ رنگیں
تجھ عشق سوں کیا حال ھے تک دیکھ چمن میں
خونیں کفناں کا

فرھاد کی آتی ھے سدا روح صبا ھو
مجھ شعر کو سننے
مذکور ھے از بسکہ ولی میرے سخن میں
شیریں بچناں کا

———— ; o : ————

وله

(۲)

۵

لاگی ھے لگن تم سوں چھوڑا کون سکیے گا
ھے کس میں یہ قدرت
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکیے گا
کر دل سوں رفاقت

ھے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر
اے ھند کے بانکیے
دامن کوں ترے ھاتھ لگا کون سکیے گا
نہیں زور نہ طاقت

ھوں خاک تمھاری ھی گلی کا اے *سری جن
نہیں کام کفن سوں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکیے گا
یوں گر ھے حقیقت

مت مار ولی کوں میں یہ کہتا ھوں، کہا، کر
سن بات ھماری
اس ھجر کے طومار کو پا کون سکیے گا
بن غمزہ ظرافت

—:o:—

* بیک حرکت

و له

۹ (۳)

بخشے ہیں اپس رنگ سوں اس گل ترے گالاں
لالے کوں تجمل
دستے ہیں ترے گال کے اپراں یو بالاں
جیوں باغ میں سنبل

مدت ستی تجھ مکھ کے تصور کوں لکھا ہوں
سینے کی پٹی * پر
روشن ہیں ترے رنگ کی خاطر میں خیالاں
گلشن منیں جیوں گل

تجھ عشق کی بتی ستی بے تاب ہیں یوں دل
جیوں آگ پہ اسگند
تجھ یاد کے گلزار میں عشاق ہیں نالاں
پھولوں میں جیوں† بلبل

صحرا کے تماشے کوں اگر دل منیں رکھکر
گھر سوں چلے باہر
انکھیاں کوں کریں فرش خوشی ہوکے غزالاں
جنگل کے بھتر گل

تجھ پلتھ کی مجلس منیں کیفیت مے سن
دل جوش میں ہے یوں
سرخوش ہوکے‡ جیوں رنگ میں آتے ہیں قوالاں $
سن شیشے کی قلقل

---

* پٹا † بوک حرکت ‡ بروزن رکے $ بغیر تشدید

تجھ حسن مبارک کوں جو دیکھا ہے ولی نے
بولا ہے سخن یو
اس مکھ کے صحیفے منیں دیکھے ہیں جو فالاں
خوش اُن کا تفاول

---:o:---

وله

۵ (۴)

کینا ہے نظر جب ستی تجھ رشک پری پر
کھویا ہے چمن من
باندھا ہے جو کُٹنی جیو کوں تجھ عشوہ گری * پر
پھرتا ہے وہ بن بن
دیکھے سوں ترے داغ کے جاوے کوں جگر پر
بولا مجھے یوں دل
کیا خوب اُتھا نقش عقیق جگری پر
خرشید سوں روشن
چنچل نے نظر ناز سوں آہو پہ کیا نہیں
نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اُس چشم کی والا نظری پر
عشاق کا تن من
ہموار کیا میرے اُپر تیغ زباں کوں
از بس کہ ہے طرار
باندھے ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر
وہ شاہد پر فن

---

* (ن) چھند بھری

اے زهره جبیں کشن ترے مکهه کی کلی دیکهه
لے هاتهه میں دت کوں
گاتا هے هر اک صبح اُتهه رام کلی کوں
با زار و نزاری

ترے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکهه
اے نو خط ریحاں
خطاط جہاں نسخ کیا خط جلی کوں
کیوں هے تو غباری

میں دل کوں ترے هاتهه دیا روز ازل سوں
هیہات پیا رے
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں
میں پیت* سنو اری

اے ماه جبیں مہر لقا تیری جبیں پر
باصدق و صفامیں
کرتا هوں هر اک دم منیں دم نادعلی کوں
عوذاً اک باری

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفه
اے دلبر جانی
هر روز ترا نانوں وظیفه هے ولی کوں
در لیل و نہاری

———: o :———

* ...

مخمسات (۱۲)

۷ (۱)

تجھ قد نے مجھ نگاہ کوں عالی نظر کیا
تجھ مکھ نے شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا
لب نے ترے عقیق کوں خونیں جگر کیا
مستی نے تجھ نین کی مجھے بے خبر کیا
دل کوں مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا

تجھ چشم نیزہ باز کی جرات کوں دل میں رکھ
تیری بھواں کی تیغ کی دہشت* کوں دل میں رکھ
پلکاں کے خنجراں کی صلابت کوں دل میں رکھ
تیری نگہہ کے تیر کی ہیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

ھے تجھکوں مرتبے منیں کیواں سوں برتری
تجھ مکھ کوں دیکھ دنگ ھیں کیا حور کیا پری
نا ھیں میں کسی نے نہ دیکھی یہ دلبری
تجھ مہر کا ھوا ھے دل و جان سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

تیرا فراق تھا دل و سینہ پہ مثل سل
مدت سوں دل رہا تھا ترے غم میں پا بگل
دیکھا نہ تھا میں خواب میں آرام ایک تل
تب سوں ھوا ھے محمل لیلی کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

---

* (ن) ضربت

تیرے درس میں علم معانی پڑھا ہے جی
تجھ مکھ کو دیکھ شرح بھی* شمسیہ کی لکھی
لیلاؤتی تو† خواب میں پائی ہے منتہی
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دھن کوں دیکھ سخن مختصر کیا

شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف دھل
تجھ سروقد کوں دیکھ ہوے بند جزو و کُل
سرشار تجھ نین کے نشے سوں ہے جام مل
حق تجھ عذار دیکھے سر چاہے رنگ گُل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا

تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علی
تو اس سبب سوں ملک سخن میں ہوا بلی
خرشید کی نمن ہے تری طبع منجلی
تیرا یہ شعر جگ میں مؤثر ہے اے ولی
تو دل منیں ہر ایک کے جاکر اثر کیا

———:o:———

وله

۵ (۲)

مطلب نہیں ہے ہم کوں حسیناں! نعیم کا
کچھ خوف نہیں ہے ہم کوں عزیزاں جحیم کا
بندہ ہوں صدق دل سوں نبی الکرام کا
مجھ درد پر دوا نہ کرو کچھ حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

* (ن) کہی شیشے نے تبھی † (ن) یوخیال

ہریک حرف نہ پاوے بنا لب بہ لب ستی
پایا ہوں علم عشق معانی قطب ستی
پیدا ہوا ہے عشق کہو کس سبب ستی
دیکھا ہوں قد و زلف و دہن پی کا جب ستی
کیتا ہوں جب سوں ورد الف لام میم کا

کاں ہے عزیز خسرو کیواں کوں مرتبہ
فغفور چین و کشور سلطاں کوں مرتبہ
جو حق دیا ہے عاشق بے جاں کوں مرتبہ
جنت میں کب دیا ہے وہ رضواں کوں مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

رونے سوں میرے فکر تجھے ذرہ وار نہیں
مجھ دل میں بن فراق ترے اور خار نہیں
یک پل ترے فراق کی مجکوں بسار نہیں
پی کے نزک انچھو کوں مرے کچھ وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا

ہادی یو عشق پاک کے عالم میں ہیں علی
اُن کے محب کوں حق نے ہے دی طبع منجلی
اُن کے عدو کے قلب میں ہے سخت کھلبلی
کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

———:o:———

وله

۹ (۳)

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیمتن ہرگز
نہو اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
نہ مل مائل ہو ہر طوطی سوں اے شکر شکن ہرگز
نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

فصیحاں خلق کے سارے تجھے شیریں بچن کہتے
پشانی روز روشن اور زلف کالی رین کہتے
مبصر ہر جواہر کے تجھے در عدن کہتے
جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز

سدا مشتاق ہے طوبیٰ ترے قد جیوں صنوبر کا
تجلی میں ترا یہ مکھہ اہے خرشید محشر کا
دہن تیرا سو خیر انجام ہے یہ جام کوثر کا
تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھہ روح کے قائم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز

دو رخسارے ترے روشن یہ دو انور ستارے ہیں
ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چہ کارے ہیں
عزیزاں مصر کے سارے تری خاطر سنوارے ہیں
زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

تو ہے محبوب عالم کا ولے عالم سوں ہو یکسو
تو محبوباں میں عنقا ہے نکو دکھلا کسی کو رو

جو آتشداں کیا دل کوں اجاوھاں زلف عنبر بو
بغیر از عیدمت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو

نہ مل مہتاب میں بھی کس سراے چندر بدن ہرگز

جو تیرے عاشق صادق ہیں ان کوں این و آں سوں کیا
جو تجھ برہا کے آزارہ ہیں اُن کوں خاں نہاں سوں کیا

جو دھو یا ہاتھ اپس جی سوں اُسے مطلب جہاں سوں کیا
جو شائق شمع رو کا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا

نہ دھرنا مثل پروانے کے پرواے کفن ہرگز

نشانی حق کے پانے کی جہاں کی بے نیازی ہے
کشائش کام اپنے کی جگت کی کارسازی ہے

تواضع خاکساری ہے ہماری سر فرازی ہے
حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے

وہ پاے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز

سمجھ اے عاشق صادق تجھے غم عین راحت ہے
رقیب نا ملائم کی ملامت پر ملاحت ہے

خلق کی سخت گوئی یہ کلام پر فصاحت ہے
دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے

نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

ولی اس منزل مشکل میں ثابت رکھ قدم اپنا
نظر میں رکھ ہر اک لمحے میں احوال عدم اپنا

اپس مرشد کوں دائم بوجھہ رهبر دمبدم اپنا
غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیراز شرق تاحب الوطن هرگز

———:o:———

والہ

(۴) ۷

عاشق ترے جہاں پہ شیدا هوے اتاں
وہ دل میں آئینے سوں مصفا هوے اتاں
جو رنگ سوں خودی کے تجلی هوے اتاں
طالب ترے سو طالب مولی هوے اتاں
تب عاشقاں کی صف میں تماشا هوے اتاں

رخسار یہ دو مطلع انوار هیں ترے
مشہور حسن خلق سوں اطوار هیں ترے
عشاق کے برہ منیں بیمار هیں ترے
کے دل زلف کے بند میں گرفتار هیں ترے
هو کر اسیر جگ منیں رسوا هوے اتاں

مشہور جگ میں نام سوں تو ماهرو رهے
اپنے دکھوں کے درد کا تو دکھہ سرو رهے
تیری صورت * انکھاں کے اگے روبرو رهے
تجھہ کو جگت میں حسن سوں نت آبرو رهے
خوبی ستی بہار کے دریا هوے اتاں

* بروزن نرت

تجھ روپ کے دریا میں دو رخسار ہیں کنول
عالم کے دلبراں میں اتا تو ہے خوش شکل
تیرے اگے سوں ناٹھ * گئے دلبراں سکل
تری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ † تھے چنچل
وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اتال

ہے چاند کی نمن تو خوبی کے گنگن منیں
ہے شمع کی نمن تو ہر اک انجمن منیں
گلزار ہے بہار سو بے شک دکن منیں
جو تھے تماشا بین دکن کے چمن منیں
تجھ گل اُپر رہ بلبل شیدا ہوے اتال

تجھ برہا کے غنیم نے گھیرا ہے ملک دل
آرام نہیں ہے جیو کے کشور کوں ایک تل
نیناں تری یہ ملک کوں لوٹیں پلک سوں مل
ہمت کوں مار صبر کوں کٹے نپٹ خجل †
ہمنا کے دل ستاتے کوں سنتا ‡ ہوے اتال

کہتا ہوں تجکوں دل ستی سن بات اے صنم
عاشق اُپر اتا تو نہ کر جور ہور ستم
تیغ تغافلی کوں نہ ست اُس پہ دمبدم
تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم
تو شعر اس کے جگ میں ہویدا ہوے اتال

---

* اُٹھ (ن) † چنچل ‡ دکھ (ن) سیدا

وله

۹ (۵)

گلشن میں مجھہ سنے کے اے* صاحب جہاں چل
مجھہ دل کے چار باغ میں اے نو نہال چل
مجھہ طبع کے چمن میں اے * رنگین خیال چل
میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے * ابرو ہلال چل

تجھہ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر
اس بوسوں آج مست ہیں کیا جن و کیا بشر
دل تجھہ نگہہ کے دام میں ہے بند سر بسر
تیری نگہ کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آوے غزال چل

عالم کے خشک و ترنے کیا دل کوں بحرو دشت
کس اہل دل کوں جا کے کہوں دل کی سر گزشت
مجھہ راز دل کا آج پڑا بام پر سوں طشت
ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی نال چل

ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند
خوبان بانکپ سوں بھرا ہے بلاد ہند
عشاق باصفا کے ہے سینے میں یاد ہند
پیتم کی زلف بیچ وسا مجھہ سواد ہند
اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل

---

* بیگ حرکت

یہ حرف راست جا کے کہو خرقہ پوش کوں
اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
دیتے نہیں ہیں* ساغر دل خود فروش کوں
وحدت کے مے کدے میں نہیں باز ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدہ کو تال چل

دین محمدی سوں ہے دو جگ کی آبرو
مطلوب ہے یہ اُس کوں جو ہے کفر کا عدو
کر مختصر جہاں منیں دنیا کی جستجو†
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہگزر میں بزرگوں کی چال چل

بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت
آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بد خصلتی کے گُل میں نہیں بوے عافیت
گر عافیت‡ کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے
وہاں کی شراب صاحب معنی کوں ہضم ہے
عالی ہیں بخت اُن کے جنہیں رہاں کا عزم ہے
اُس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

تجھ باج جان و دل کوں نشاط و طرب نہیں
دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

---

* (ن) ملتا نہیں ہے   † (ن) گفتگو   ‡ (ن) عاقبت

کہتا ہوں حرف راست اگرچہ ادب نہیں
آیا تری طرف جو ولی تو عجب نہیں
آتے ہیں تجھ گلی منیں صاحب کہاں چل

———:٥:———

ولہ

۱۰ (۹)

ناز سوں آ تجھے خدا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

بوالہوس تجھ اُپر رکھے ہے نظر
جب سوں تجھ حسن کی سنی ہے خبر
حرف میرا سن او پری پیکر
کم نہائی کوں مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دل کوں تجھ عشق سوں ہے غمنا کی
لیکن اس سوں نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں صدا رجا کی قسم

گو سخن فہم تجکوں پاؤں گا
حال دل کا تجھے سناؤں گا

بندۂ بے درم کہاؤں گا
یک* قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

سب رقیباں ہیں کور دیدوں کے
ست ہو فرماں میں اُن یزیدوں کے
سہو کر حرف ان پلیدوں کے
لطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درسؔ کا ہوں میں اُستاد
طفل مکتب ہے مجھہ اگے فرہاد
بندہ تیرا ہوں گرچہ ہوں آزاد
بسکہ رکھتا ہوں تجھہ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

شوق تیرا ہوا ہے جس کوں امام
اُن نے پایا ہے مدعاے تمام
عشق تیرے میں ہے حیات دوام
عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشوں سوں ہے راہ عرفاں دور
اُن کوں یک آن نہیں ہے بار حضور
خود نمائی کا ترک یہاں ہے ضرور
خاکساری ہے حق اگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

* (ن) یہ

نقش دنیا کا کھینچ مت دل پر
دشمن ہوش* ہے محبت زر
عشق کی راہ میں قدم کوں دھر
دل سوں اپنے نکال وہم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم

معرفت حق کی کام مشکل ہے
چشم ظاہر بیں اس سوں غافل ہے
اے ولی علم سوں یہ حاصل ہے
علم انسان کوں . مکمل ہے
گل گلزار هل اتی کی قسم

———:O:———

وله

۸ (۷)

نیرنگی ترے لب کی مسیحا پہ لکھا ہوں
افسوں ہے جنوں نسخۂ ایما پہ لکھا ہوں
ہر چند کہ غم کوں دل رسوا پہ لکھا ہوں
تصویر تری جان مصفا پہ لکھا ہوں
یو نقش پری پردۂ سینا پہ لکھا ہوں

اے سرو گل اندام عبث دنگ ہوا توں
جیوں غنچۂ تصویر کے دل تنگ ہوا توں

---

* (ن) جیو

شبنم کی گلابی کے اُپر سنگ ہوا توں
مجھ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا توں
تیری یو دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

در در ہے بھٹکتا ترے یو * دل کے سبب مجھ
رونے مرے نے گھیر رکھا گل کے سبب مجھ
معلوم ہوا آج ترے دل کے سبب مجھ
یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھ
یو صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

خرشید لیا مار کے سر بام سحر پر
پروانۂ مجلس نے دیا جیو شرر پر
مجنوں نے دیا شوق بیابان کے گھر پر
فرہاد لکھا صورت محبوب حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

دو پہر تری زلف سوں † مجھ رات ہے کالی
گلزار کے پھل ‡ بانس سوں صیاد کی جالی
طاؤس تری تاج سری $ دیکھکے خالی
اے مردمک چشم تجھ انکھیاں کی یو لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

از بسکہ ہے تجھ دور میں عافیت مستی
سب عشرت و آرام ہے در کلفت مستی

---

* اس مخمس میں بعض جگہ الفاظ صاف نہیں پڑھے گئے مجبوراً باعتبار کشش حرفوں کی نقل اُتاردی ہے —

† (ن) کی ‡ پھول $ کلغی

زاهد نہ ہو ہر صبح کوں شب * نپٹ مستی
تجھ نرگس مخمور کی کیفیت مستی
اکثر خط ساغر ستی صہبا پہ لکھا ہوں

اُس سرو بلا کوں جو قیامت کا لقب ہے
ہر دل کے اُپر مہر ہے ہر سر کے عقب ہے
نالہ ہو رسا کیا کہ رسا زلف کی شب ہے
اے آہ بلندی تجھے اُس قد کے سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

ہے بوسۂ دلدار میں توصیف کا نکتہ *
یک دل کوں ہویدا جو ہے تشریف کا نکتہ *
خرشید فلک ہے مری تصنیف کا نکتہ *
اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ *
صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

——:o:——

وله

۷ (۸)

تیرے قدم کے مفرش رہ میرے نین سب دن اچھو
تجھ نقش پا مجھ سیس کا حب الوطن سب دن اچھو
مجھ چاہ کے یوسف کوں یہ چاہ ذقن سب دن اچھو
غنچہ نمط تجھ باس کا دل پیرہن سب دن اچھو
مجھ نین کی نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

* (ن) نقطہ

تجھ نور کی بخشش ستی یہ سرخ اور چندر ہوا
تیری زلف کی باس سوں یہ مشک اور عنبر ہوا
یک پل میں تیرا مرتبہ افلاک سوں بر تر ہوا
پیاسے صحابان دیکھکر تو ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں بھی بڑھکے ہے یہ انجمن سب دن اچھو
یس و طہ والضحیٰ نازل ہوے تجھ شان میں
والیل اور والشمس ہے تجھ زلف و مکھ کے دھیان میں
افلاک سب پیدا ہوے لولاک کے الحان میں
تجھ یاد سوں راحت اچھو ہر مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو
تجھ گل نے دل جا کردیا گلزار میں ہر گل کے تئیں
پیچوں میں پھانسا زلف نے ہر حور کی کاکل کے تئیں
تجھ زلف و مکھ نے مبتلا کینے ہیں جزو ہور کُل کے تئیں
سائے سوں اپنے کردیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
اے رشک گلزار ارم تیرا چمن سب دن اچھو
دل کی صدف میں کر جتن تجھ عشق کا گوہر رکھوں
سینے کے معدن کے بھتر تجھ نیہ کا جوہر رکھوں
دائم سخن کے لب اُپر تجھ قول کی شکر رکھوں
ہر دم طبع کے سیس پر تجھ یاد کا افسر رکھوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو
مجھ جلانے کا حکم خرشید کوں ہر دن کیا
ہر رات مہ کے ہات میں تو نور کی مشعل دیا
تاروں نے موتی کے طبق پائے ہیں تجھ سے اے پیا
تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ ید بیضا لیا

همدم دم عیسیٰ سوں ہو امرت بچن سب دن اچھو
تجھہ باج مخصوص جہاں رے ذات عالی چار ہیں
اس اُمت غم ناک کے وے چار سب غمخوار ہیں
جن کو محبت اُن کی نہیں بے شک وہ ناہنجار ہیں
جوان سوں رو گرداں ہوے دونوں جہاں میں خوار ہیں
ان کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو

———:o:———

واله

۸ (۹)

سجن کا ذکر میں نسدن رٹتا ہے
گراں زخم ستم دل پر بٹھا* ہے
برہ اُس کی میں عاشق بولتا ہے
عجب معشوق لڑکا مرھٹا ہے
مٹھائی قند شکر سوں مٹھا ہے
نہیں مانند تو اے چھبیلا
گلستاں جہاں از تو رنگیلا
نگاہ چشم تو افعی تسیلا
سجن ہے سانورا† سج کا سجیلا
کٹیلا اور ہٹیلا ات پٹا ہے
گریباں عاشق از غم پھاڑ تا ہے
قمار عشق میں دل ہار تا ہے

---

* بیٹھا † سانولا

بغمزہ تیر مژگاں مارتا ہے
سدا طالب دل اپنا وار تا ہے
بعشوہ سر اُپر راؤ بتھا ہے

سو جادوں شاہ ہے حور و پری کا
سجن میرا ہراک جادو گری کا
خجل پیش تو لعل جوہری کا
مہاراجا ہے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیو ں ہاتی چھتا ہے

فدا کرتا ہوں دل برتار ہر سو
چہ گویم شکوۂ زاں یار بہ خو
خجل پیش نگاہش نین آہو
دو چشمت بچھو وخوں ریزا برو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا ہے

قلندر* ہو، پھرا ہوں مال تج کر
رکھا ہے عشق میں بس پائے رج کر
لوری کوں جب کھڑی کرتا ہوں سج کر
نظر کرتا ہے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاہی ہت چھتا ہے

سبند اے دل بلا ہے آشنائی
قیامت می شود روز جدائی
گئی یک بار شرم و نارسائی
بیک نیم نگاہ دلربائی
ہزاراں عاشقاں کا گھر کتا ہے

---

*اس مخمس کے بھی بعض الفاظ نہیں پڑھے گئے ۱۲-

رسوئی عشق کی میں جا جیوں گا
برھمن ہوے کر صدقہ لیوں گا
سجن کوں تا قیامت اھہ ہوں گا
معافی کوں گیا تھا دل دیوں گا
ولی یہ بات کہکر سب ہٹا ہے

واہ

(۱۰)

۷

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ہے
ادا فہمی سخن دانی بلا ہے
سخن داں آشنا فضل خدا ہے
صنم میرا سخن سوں آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا بجا ہے

لٹک سوں آ* او سرو کبک رفتار
دکھا اپنی جھلک اے لالہ رخسار
کیا ہے دل کوں میرے صحن گلزار
چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے

لیا ہے گھیر عشق بے ریا مجھ
برہ آزار و بے صبری دیا مجھ
پیالا دیدار کا شربت پیا مجھ
تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاہی نیمچا ہے

---

* بیک حرکت،

عجب تجھ بر میں ہے اے یار جانی
نشاط دل لباس زعفـرانی
ترے جلوے سوں پایا ہوں جوانی
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

صف مژگان خوباں ملکے یکسر
اُٹھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جدھر
ادا کا ہر طرف اُمڈا ہے لشکر
نہیں وہاں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

وفا ہے بادشاہ عاشقی میں
تجمل ہے سپاہ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہ عاشقی میں
وہی* آتے ہیں راہ عاشقی میں
کہ جن کو استقامت کا عصا ہے

گدا ہیں جو محبت کی گلی کے
سدا وہ ہم سفر ہیں بیدلی کے
نہیں بلبل وہ ہر گل کی کلی کے
غنیمت بوجھ ملنے کوں ولـی کے
نگاہ پاکباز اں کیمیا ہے

---------:*:---------

*اس ردیف و قوافی میں کئی غزلیں دیوان میں موجود ہیں اور یہ شعر ایک غزل کا مقطع ہے۔ وہی کی جگہ ولی ہے مگر چوں کہ تخمیس میں وہی کا لفظ تھا اس لیے وہی لکھا گیا۔

ولہ

(۶۱)

یاقوت لب تیرے سجن یہ دل مرے کا قوت ہے
اور خیال تیرا دل منیں جیوں کان میں یاقوت ہے
شہرت سوں تیرے حسن کی معمور سب نا سوت ہے
تجھہ* یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھہ عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لا ہوت ہے

وہ شاد ہے دنیا میں دل جو پر ہوا تجھہ غم ستی
زخمی تری شمشیر کا بیزار ہے مرہم ستی
جم جم جو ہے تجھہ سوز میں ڈرتا نہیں وہ جم ستی
جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھہ دم ستی
نہیں دم کی کچھہ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ہے

تجھہ شوق سوں یہ دل مرا تجھہ مکھہ نمن درپن ہوا
تجھہ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا
تجھہ مکھہ سرج کی تاب سوں یہ جی مرا روشن ہوا
تجھہ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے

تیرا برہ آکر بسا مجھہ خاطر رنجور میں
آوارگی لے کر ستا اس سینۂ معمور میں
ڈالا اگن مجھہ دل میں یوں جیسے اگن تھی طور میں
ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات و ر مثبوت ہے

---

*مخلوط یاء -

تجھ شوق کے دریا میں دل ماھی نمن پیراک* ھے
کر صید اس کوں اے سجن یہ تجھ شکار پاک ھے
تجھ ماہ بن جگ میں ولی مخمور اور غمناک ھے
تجھ جان بن دل کا کفن بے شک کنول جیوں چاک ھے
تجھ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ھے

———:o:———

ولہ

(۱۲)

عشق کر اے دل سدا تجرید کی
عاشقی ھے ابتدا توحید کی
ترک مت کر گفتگو تفرید کی
جس کوں لذت ھے سجن کے دید کی
اُس کوں خوش وقتی ھے صبح عید کی
اے صنم یک دم نہیں تجھ سوں جدا
دور مت بوجھ آپ سوں اے خوش لقا
جیو سوں حاضر ھوں خدمت میں سدا
دل مرا موتی ھو تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ھے باتاں بھید کی
چھب ھے تیری نشۂ صہبائے حسن
رنگ ھے تیرا چمن آرائے حسن
قد ھے تیرا رحمت والائے حسن
زلف نہیں تجھ مکھ پہ اے دریائے حسن
موج ھے یہ چشمۂ خرشید کی

---

* (ن) تیراک

خردسالی میں ہے شوخی معتبر
اس سبب ہیں عاشقاں خونیں جگر

مہرباں ہو خط نمایاں ہو اگر
اُس کے خط کی خال سوں پوچھو خبر

بوجھتا ہندو ہے پاناں بید کی

بر میں تیرے ہے لباس صندلی
رنگ گُل ہے تجکوں فرش مخملی

جنت فردوس ہے تیری گلی
تجھ دہن کوں دیکھکر بولا ولی

یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

———:o:———

ترجیع بند (۲)

(۱) $\frac{۷}{۸}$

مرے دل میں وہ سرو گلفام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رخ روشن و زلف مشکین یار
مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے

خلاصی نہیں تا دم زندگی
نگہہ شوخ کی جیو کا دام ہے

برہ میں طلب مت کرو صبر کوں
برہ دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی مجکوں دیوے خبر
نہیں دل وہ جمشید کا جام ھے

شب و روز مجھہ عاشق زار* کوں
فراموش کرنا ترا کام ھے

سدا تجھہ پری رو کی خدمت منیں
یہی دردمنداں کا پیغام ھے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ھوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ھوں

کہاں ھے عزیزاں! وہ رشک پری
کہ جس ماہ رو کا ھے جگ مشتری

کہاں ھے وہ گلزار باغ وفا
کہ ھے شان اُس کی سدا دلبری

کرے جگ میں شرمندہ خرشید کوں
اگر بر میں پہنے لباس زری

وھی ھے مرے حرف کا قدر دان
کہ جوھر نہ بوجھے بجز جوھری

کرے کیوں نہ عشاق کے دل کوں بند
کہ رکھتا ھے انکھیاں میں جادو گری

عزیزاں کسی غیر کوں مت کہو
رقیباں کی دیکھا ھوں میں زرگری

کہو جاکے میری طرف سوں اُسے
تخلص ھے جس چشم کا عبہری

---

* ن : پاک

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

بزور نزاکت بزور ادا
صف گلرخاں کا ہے تو مقتدا

مددگار تھے جب تلک بخت سعد
نہ رہتا تھا یک آن تجھہ سوں جدا

یکایک ترے ہجر نے اے صنم
دیا محو سب عشرت ابتدا

کروں تجھہ سوں کیوں آرزوے جواب
سدا دوہ تھکیں ہے بے صدا

ترے غم سوں تپتی ہے چھاتی مری
ہوے اشک سوں دو نین نربدا

بجا ہے سنو گر مرا التماس
کہ سنتے ہیں شہ عرض حال گدا

تغافل کو مت کام فرما سجن
مری بات سنکر براے خدا

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے دیکھنے کوں اے نرگس نین
چلے چھوڑ آھو دیار ختن

وہ مانند شمشیر فانی ہوا
جو دیکھا ترے ابروے تیغ زن

تری یاد کرنے سوں اے نو نہال
ہوا دل مرا رشک صحن چمن

کمر بستۂ سوز ہوں جیوں پتنگ
لگی تجھ سوں اے شمع جب سوں لگن

کیا دل نے تیری گلی میں مقام
کہ دائم ہے بلبل کا گلشن وطن

دیا جی جو تجھ فتنۂ ناز کوں
ہوا صبح محشر سوں اُس کا کفن

سرا پا بدن گل کے پانی ہوا
ترے غم سوں جیوں شبنم اے گُلبدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

ترے ابروں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا دور کوں
نظر جس کوں آیا ہے تیرا جمال

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا
جدائی کا ہر گز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ہووے گا سی پارہ دل
ترے مکھ کے مصحف سوں نکلی ہے فال

جو کچھ اس سوں ظاہر ہوا تھا مجھے
ہوا ہے وہی حال اے نو نہال

تمنا نہیں اور کچھ دل منیں
سدا تجھ سوں میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

کہو بات اُس شوخ بے باک کی
حقیقت کہو اُس ستم ناک کی

ہوا مجہہ پہ ظاھر کہ ھر سیس کوں
لیاقت نہیں تیرے فتراک کی

زمیں پر رکھا جب سوں اُس نے قدم
ہوئی شان اُس روز سوں خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کوں آ
ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شراب جدائی سوں سر شار ھے
کہاں آہ* سنتا ھے غمناک کی

سدا عاشقاں کھینچتے ھیں جفا
جفا کار ھے گردش افلاک کی

اپس ناز کے مت ہو فرمان میں
قسم ھے تجھے ایزد پاک کی

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

ترے مکھ کا† اے ناز نیں یو نقاب
جھلکتا ھے جیوں مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ھے یو مصرع انتخاب

---

* ن) بات † ن) پہ

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھ مکھ کی صفائی اُپر
ہوئی آرسی شرم سوں غرق آب

ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہووے گلاب

کریں بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے* حجاب

تعلل تغافل کا اب وقت نہیں
مرا حال سنکر اے عالی جناب

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ولہ

درمدح قدوۃ العارفین شاہ وجیہ الدین

(۲) $\frac{5}{11}$

اے تو متبول سرور عالم
وے تو فہرست دفتر عالم

جلوہ گر تو ہے آفتاب یقین
تجھ سوں روشن ہے پیکر عالم

---

* ن حساب

علم ظاہر و علم باطن سوں
تو ہے عالم میں رہبر عالم
دل عرفاں سرشت ہے تیرا
مظہر خلق و مظہر عالم
ہے زمیں پر یہ آستان شریف
مرجع خلق و منظر عالم
نام تیرا ہے ورد صاحب ورد
ذات تیری ہے مفخر عالم
دستگیری ہے تیری ظاہری نت *
جب کہ بر پا ہو محشر عالم
ہے ترے نام پر سدا قرباں
روز و شب سال و مہ سر عالم
تجھ اُپر جیوں سرج ہویدا ہے
مطلب جملہ مضمر عالم
اِس زمانے میں حق نے تجکوں کیا
مہتر خلق و بہتر عالم
اے امام جمیع اہل یقین
قبلۂ راستاں وجیہ الدین
اے تو ہے آفتاب عالم تاب
فیض تیرے سوں جگ ہے مقصد یاب
دل ترا کان علم و بحر عمل
ہر معانی ہے اس میں در خوش آب

---

* ن / تب

تجھہ مبارک خرد کی * دیکھہ ضیا
رشک سوں آفتاب ھے بے تاب

متفق ہو کے عاقلاں † نے کہا
دل کوں تیرے جگت میں لب لباب

فکر تیری ھے آب دانش و ہوش
ہر گُل عقل تجھہ سے ھے سیراب

مکھہ سوں تیرے بچن مبارک سن
گل کے گوہر ہوا سراپا آب

اے تو مجموعۂ فراست تام
دل ترا مطلب ھزار کتاب

تا قیامت گریز پا نہ اچھے
تجھہ محبت کی آگ سوں سیماب

مانگتے ھیں مدد سوں تجھہ شہ کی
روز و شب چند رستم و داراب

اس زمانے میں بے گماں بے شک
تجھہ میں ھے سب طریقۂ اصحاب

اے امام جمیع اھل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

فیض تیرا ھے ابر نیسانی
دو جہاں پر کیا در افشانی

دل ترا مظہر تجلی حق
مکھہ ترا رونق مسلمانی

---

* (ن) روے انور کی تیرے † (ن) عالماں

سجدہ کرنے کوں روز آتا ھے
چاند سرتا قدم ھو پیشانی

تیری درگہ کی خاک دیکھ، گیا
روے آب حیات سوں پانی

ھر سحر آفتاب کرتا ھے
تیرے روضے اُپر زر افشانی

عالماں دیکھ تجھ فصاحت کوں
ست دیے دعوئی سخن دانی

تجھ دل صاف سوں ھوئی ظاھر
آئنے میں تمام حیرانی

ھے ولایت کے تخت پر تجکوں
شوکت و حشمت سلیمانی

زندگی بخش ھے خیال ترا
یاد تیری ھے آب حیوانی

جن نے دیکھا ھے پاک مرقد کوں
اُن نے پایا ھے قرب حقانی

اے امام جمیع اھل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے شہ بحر و بر ھے تجھ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر

تو ھے مقبول حق کی درگہ کا
روح تیری کوں عرش پر ھے گزر

کاں فلک کے ملائکہ دیکھیں
تجھ سری کا دجا مہ انور

آسماں سوں اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر

ہے سزاوار انجمن میں تری
زہرہ آوے اگر ہو خنیاگر

وہ ہے روضہ زمیں اُپر تیرا
شش جہت جس کوں دیکھ ہے ششدر

کیا کہوں گنبد شریف کوں میں ق
اوج میں ہے فلک سوں وہ ہمسر

تجھ سے خورشید کوں وہ پایا ہے
کیوں نہ ہووے فلک سوں بالا تر

تجھ سوں سب خاندان کوں نت ہے شرف
اے مبارک نہاد پاک گُہر

دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے گُل گلشن حسین و حسن
تجھ سوں روشن ہوا زمین و زمن

عالم فرش سوں لگا بر عرش
حق نے جنت کیا ترا مسکن

فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پر گُہر کرے دامن

گوہر فکر تجھ سوں ہے سیراب
جوہر عقل تجھ سوں ہے روشن

خلق یوں بہرہ تجھہ سوں پاتی ھے
فیض جیوں آفتاب سوں معدن

آسماں کے اُپر گداز ھے نت
شوق تیرے سوں ماہ سیمیں تن

عشق تیرے کی آگ میں خورشید
سر سوں لے پگ تلک ھوا ھے اگن

دیکھنے کوں ترے ھوا مشتاق
گُل نرگس سوں کھول چشم چمن

یوں تو ھے انتخاب عالم میں
جیوں کہ ھے آدمی میں نطق سخن

خوش بصارت بدل کیا ھے ولی
گرد تیرے قدم کی کُحل نین

اے امام جمیع اھل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں*

—: o :—

* اس ترجیع بند کو پڑھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ولی نے شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا زمانہ پایا ھے - یہ بزرگ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے اور سنہ ۹۹۸ ھجری میں فوت ھوے - ان کا مدرسہ اور خانقاہ اور مزار شہر احمد آباد میں واقع ھے جس کا فیضان تعلیم شاہ صاحب مبرور کے بعد بھی جاری رھا - چنانچہ ولی اپنے زمانے میں اُس مدرسہ و خانقاہ میں مقیم و مستفیض ھوتے رھے - اِن دونوں ترجیع بندوں کے دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ ولی نے اپنے آخر زمانے میں یا اُس وقت میں اس کی فکر کی ھے جب کہ وہ زبان کو بہت صاف کر چکے تھے اُن کے ابتدائی کلام میں جو پرانے اور دکنی محاورات و الفاظ بکثرت ملتے ھیں ان کا پتا اس میں نہیں—

قصائد (۶)

در حمد و نعت و منقبت و موعظت

۱۴۳ (۱)

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اس اُپر متفق ہیں اہل ملل

یاد اُس کی ہے سب اُپر لازم
شکر اُس کا ہے مدعائے سکل

آسماں اور زمیں کے سب ساکن
یاد کرتے ہیں اُس کوں ہر پل پل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے ق
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

اُس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روز محشر تلک سکوں نہ نکل

بعد حمد خدائے بے ہمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
دو جہاں مثل دانۂ خردل

اُس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا
صف آخر میں جوہر اول

گر ہو وہ آفتاب گرم عتاب
آسماں جائیں مثل موم پگھل

دیکھہ اُس کے جلال و عظمت کوں
بادشاہاں کا دنگ ہے دنگل

گر کرے بحر پر غضب کی نظر
ماہیاں جائیں جل کے بھیتر جل

اُس فصاحت اگے دسے مجکوں
نطق* سحباں عبارت مہمل

کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ
عشق اُس کا ہے ہادی اکمل

نام اُس کا ہے حرز ہر مؤمن
یاد اُس کی ہے دافع کلول†

دیکھہ اُس زلف و مکھہ کوں بے جا ہے
بحر اور بر میں عنبر و صندل

بعد اُس آفتاب انور کے
چار ہیں اہل علم و اہل عمل

صاحب صدق و عدل و علم و حیا
ایک سوں ایک اکمل و افضل

اُن کوں اصحاب میں سباقت ہے
دین کوں جو کیے قبول اول

ہیں دُجے وہ کہ دین کے بل سوں
کفر کے دست و پا کوں کیتے شل

ہیں تِجے وہ کہ جن کے اوٹھو سوں
رنگ پکڑا کلام عز و جل

---

* (ن) لفظ † مصیبت

ختم خلفا کی کیا کہوں میں بات
جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل

جب ہوا وہ سوار دلدل پر
فوج پر فوج دل پہ مارا دل

وہ ہے یکتائے دیں کہ جن نے کیا
لاٹھہ مشکل کوں ایک پل میں حل

نام اُس کا کہ جس کے تقوے سوں
زور نے زور بل نے پایا بل

ہے علی وہ کہ جس کی دہشت سوں
جی گیا دشمناں کا تن سوں نکل

خوف اُس کا عدو کی چھاتی پر
جیوں ہرن کے سنے اوپر چیتل

ہیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا ہے ان سوں مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل

چار عنصر ہیں دیں کے تن کے
چار دیوار باغ شرع نچھل

ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول

نام ان کا ہے عرش کے اوپر
گرچہ ظاہر ہیں آسماں کے تل

بعد ان کے ہیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل

هردو سلطان کشور کونین
هردو مقبول شاہ ررز ازل

ایک کا تن ہوا ہے اطلس سبز
ایک خوں سوں زمیں کیا مخمل

ملک ہستی میں شہداں کے سبب
جوکہ گزرا ہے ان پہ حال گُبل

اس میں دم مارنے کی جاگہ نہیں
یہاں خموشی ہے سب ستی افضل

مقصد دو جہاں وہ پایا ہے
جو کیا جی کوں اُن اُپر بل بل

کرم حق ہے آرزو سب کی
ترک دنیں ہے مدعاے سکل

گل دنیا کوں زیب تاج نہ کر
یہ ہے سر پا تاک محیل و دغل

اس سوں ہرگز نہ باندہ جی اپنا
کہ مبادا ہو دین بیچ خلل

ایک گھر میں رہے نہ نچلی یہ
طالب یار نو ہے یہ چنچل

اہل دانش نہ جائیں اس کے نزیک
طلب اس کی نہیں ہے جز اجہل

پر کدورت ہے سر سوں پانوں لگ
گرچہ ظاہر ہے صورت نرمل

یہ کسی سوں وفا نہ کی ہرگز
بے وفا ہے مدام یہ کسہل

مثل قاروں نہ باندھ مال سوں دل
مت زمیں زندگی میں جاے نکل

اُس کی صحبت میں اے خجستہ خصال
نہیں حاصل بغیر * درد و گسل

یہ ہے پالغز طامعان و حریض
اکثر اس دیکھکر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب کوں بات میری سن
حرف شیریں ہے یہ ز شیر وعسل

مرتبہ بوجھہ عشق بازاں کا
یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول

عالماں سوں پُچھا ہوں میں اکثر
عقدۂ دل کوں نہیں کیا ہے حل

جو کہا حال دل کوں میں جا کر
پے حجابانہ عشق کے آگل

مرحبا کہکے سمجھ بلایا پاس
عقدۂ راز کی بتایا کل

یوں کہا دیکھ درس شاہد راز
چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اُس زلف کا نہ پاوے کُئی
گر مطول پڑھے وگر اطول

لکھہ دیے اُس کوں بندگی کا خط
سب پری پیکران چین و چگل

---

* بجز

اس قدر ھے وہ یار بے پروا
جب مرے عاشق ، اُس کوں آوے کل

یوں نہ پوچھے کہ کیوں دوانے * نے
عشق میرے میں جی دیا تلھل

فیض سوں اُس نین کے اے بینا
نرگسستاں ھوا ھے سب جنگل

وحشت آھواں کوں رام کرے
گر کرے یک نگاہ وہ چنچل

جب سوں اُس کا خرام دیکھے ھیں
چال اپنی بسر گئی منگل

وصف اُن گیسوؤں کا کیا بولوں
مشک جس کے اگے ھے بوے بصل

ھووے غیرت سوں سرکہ پیشانی
گر سنے اُس لباں کی بات عسل

جاں ملک ھیں جہاں میں سیمیں ساق
زرد رو اُس اگے ھیں جیوں پیتل

گرم رو ھو وہ گر چمن بھیتر
جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل

جن نے اُس شمع روکوں دیکھا ھے
جیوں پتنگ † پر گئے ھیں اُس کے جل

ھو سکے اُس پری کا ھمزانو
آرسی دل کی جو کیا صیقل

---

* دیوانہ - † (نون مخلوط) ـــ

جس رین میں اُسے نہ دیکھوں میں
ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل

جیوں ستارے تتے فلک اوپر
یوں انجھو مکھ اُپر پڑیں ڈھل ڈھل

عشق اُس کے کا جو کٹک دیکھا
عقل کی فوج میں پڑی ہل چل

دیکھ اُس آفتاب کوں جا کر
کھول انکھیاں کوں اپنی مثل کنول

عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں
دل سوں ہر حرف پر گیا بل بل

تجھ پیو کے گلے لگانے کوں
شوق میرا چلا کشادہ بغل

دور کر مکھ اُپر سوں یہ گھونگھٹ
پا کباڑاں سوں کیوں اتا ارجھل

اُس کے بالاں طرف چلا اُتھ دل
مثل دیوانہ پگ میں تھا سنکل

دیکھ اُس دلربا کوں برقع میں
یوں کہا ہو کے مضطر و بیکل

نا خدا ترس آج سوں نہیں تو
تجکوں بوجھا ہوں میں زروز ازل

مجھ اُپر یوں ستم روانہ رکھ
گر ہو خوف خدائے عز و جل

سن کے یہ بات مکھ سوں پردے کوں
یوں اچھا یا درس کوں دیئے بدل

ہوے گل یار اپس میں ناز ونیاز
حسن دل کی کلی ہوا ہیکل

دیکھہ اس کوں کے یک بیک آیا
یہ سخن مجھہ زباں سوں بہار نکل

اس قدر ہے صفا ترے مکھہ پر
کہ گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل

وصف تیرے کا کیوں نہ ہوں عازم
طبع یہاں دوڑتی ہے جیوں کوتل

اے شفا بخش! تجھہ قدم کی خاک
درد کے درد سر کا ہے صندل

تجھہ قدم میں جو کچھہ ہے رنگ صفا
نہ دیکھا اُس کوں خواب میں مخمل

وہ ہے تیری قبا ے دارائی
چرخ اطلس ہے جس اگے کہل

عشق تیرا ہے موج طوفاں جوش
جس سوں ہے عقل کی بنا میں خلل

تو تغافل سوں دل کوں کھینچتا ہے
بوجھی ہوی بات میں ہے کیا اٹکل

دل جو تجھہ زلف بیچ بند ہوا
کون کھولے یہ عقدۂ لاحل

دل ہے اسپند تپ ستی جب سوں
غم میں تیرے ہوا ہے تن منقل*

---

* (انگیٹھی) —

قد سوں تیرے یہ جی نہال ہوا
وصل تیرے سوں دل نے پایا پھل

جس کوں اے مہ نہیں ہے تیرا وصل
تنگ ہے اُس پہ نہ طبق کا محل

جو ہوا تجھ سوں دور اے خرشید
ماہ کی مثل وہ پڑا گل گل

بسکہ دیکھا ہوں آب تجھ مکھ کی
آنسو آتے ہیں مجھ نین میں اُبل

نور خرشید کی نمط اے شوخ
حسن تجھ مکھ اُپر کرے جھلجھل

دل نے بولا کہ یہ چھلاوا ہے
دیکھکر یہ ترا جہاں نچھل

آہواں لکھ دیے غلامی خط
دیکھ تجھ نین میں خط کاجل

دیکھ تیری یہ چشم رشک غزال
مدح تیری میں یہ کہا ہوں غزل

———:o:———

غزل

اے یہ تیرے نین ہیں دو چنچل
دیکھنے جن کوں خلق آوے چل

عاشقاں پر چلا ہے یہ غمزہ
ہاتھ میں لے کے تیغ تیز اجل

تجھ پلک کا بیان کیوں کہ کروں
جس کی ہے یاد مجکوں نت پل پل

اے عدیم المثال وہ نہ دکھے*
گر مکرر دکھے تجھے احوال

یاد تیری بھواں کی مجھ دل میں
جیوں مچھی† کے گلے منیں ہے گل

دیکھ تیری نین میں پتلی کوں
عالماں میں پڑا ہے جنگ و جدل

ایک کہتے ہیں مکھ یہ کعبہ ہے
اس میں پتلی نے کیوں کیا ہے محل

اور‡ ہیں اس اُپر کہ مسجد میں
کن نے ڈالا ہے طرح رنگ دیول

آخرش اتفاق سوں بولا
یہ ہے صنع خدائے عزو جل

اے مہ مہربان کرم سیتی
شب تاریک بیچ گھر سوں نکل

ڈر نکو نیوے ساتھ آوے گی
آہ مجھ دل کی ہاتھ لیے مشعل

اشک چشم اور غبار دل سوں لے
عاشقاں راہ میں گئے دل دل

ہاں مبادا پھسل پڑے اس ٹہار
ٹک نزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

---

* دیکھ سکے † مچھلی ‡ دوسرے

کیا کہوں تجھ رقیب کے حق میں
بات جس کی ہے تلخ از حنظل

غیر اس کے کہ روز عشرت میں
ناگہاں اس کوں مکھ دکھاوے اجل

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح
جیوں کہ ارذل کی زشت ہے کلکل

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے خیرالکلام قل و دل

ابر میں یہ نہ بوجھ نعرۂ رعد
باجتے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادی ہے کیوں نہ باجے آج
ہر طرف جگ میں تال اور مندل

خلق عالم میں حق کی حکمت سوں
جب تلک دکھ کو ہے دوا سوں خلل

زندگانی کے درد سر کا علاج
موت ہو دشمناں کے سر صندل

عمر تیری دراز ہو جگ میں
جب تلک ہوں مطول و اطول

اے (ولی) یہ قصیدۂ رنگیں
جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل

جو ہیں پیاسے سخن کے اُن کے نزیک
شعر میرا ہے آب سوں نرمل

گوش حاسد میں جب پڑے یہ شعر
راکھ ہوجاے رشک سوں جل جل

در نعت حضرت خیرالبشر صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم

۲۹ (۲)

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

یاد کے گلزار پر دو نین کر ابر بہار
پیچ کھا سینے میں دل کوں سنبلستانی کرے

مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کُئی
مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے

جوش دے یکبارگی دریا کوں دل کے لہو* ستی
گوہر انچھواں کوں رو رو رنگ مرجانی کرے

جو اپس تن کوں گلاوے عشق میں ہر صبح و شام
وہچہ کامل ہو سو جیسے ماہ تابانی کرے

سرخرو ہو آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز
دل کوں لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے

عشق کی آتش میں جالے تن کوں جو کُئی رات دن
وہ قیامت لگ سو جیوں سورج درخشانی کرے

وہچہ پاوے مطلب راضیةً مرضیةً
محض اللہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

ورد پڑھنے درد کا انچھواں کی تسبی ہاتھ لے
دل کوں کرسی پارۂ غم ذکر قرآنی کرے

---

* بروزن فع

عشق سوں فارغ جو کُئی رہ نحس اکبر ھے مدام
ساتوں کھنڈ پر اگراپواں کیوانی کرے

وھچھہ دانا ھے تجھے گردون دوں کوں اے عزیز
ست کے دنیا کوں جو کُئی جگ میں خدادانی کرے

اپنے مطلب کے سوں لیلیٰ کا رھی دیکھے جمال
عشق میں دل کو جو مجنون بیابانی کرے

حشر میں شیریں ھو وہ حق سوں سنے شیرین بچن
شوق میں دل کوں جو فرھاد کہستانی کرے

بوریا ہے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
اُس اُپر ھوکر سلیماں شکر رحمانی کرے

جیوں انگوٹھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے

زندگی پاوے ابدنی جگ منیں رہ خضر وقت
جو اپس کوں فدوی محبوب سبحانی کرے

یا محمد دوجہاں کی عید ھے تجھہ ذات سوں
خلق کوں لازم ھے جی کوں تجھہ پہ قربانی کرے

وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھہ حسن کے
بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے

زینوا الحانکم کا گر سنے داؤد ناد
ھووے خوش، دربار پر تیرے خوش الحانی کرے

نوح تجھہ رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
تجھہ غضب کا گر سمندر جوش طوفانی کرے

---

* فع

فلک ھے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ھو
سرج کوں سر سوں برھنہ کیا ھے مثل پھننگ

اثر کیا ھے ھر اک تن میں ناتوانی نے
ھوے ھیں لوم سوں عاجز جنگل میں شیر و پلنگ

نشانہ گاہ کیے قاتلاں کے دل کوں تمام
فلک کے قوس سوں چھوٹے بلا کے جو جو خدنگ

یگانگت کو اول کی تمام بسری خلق
رکھی اپس میں عداوت مثال شیشۂ و سنگ

ظلم پہ دل ھے رکھے منہ میں حیف سوں انگی
لیا ھے خلق نے خاصیت تمام تفنگ

یہ آسمان ستمگر کی سر کشی دیکھو
تمام خلق سوں اڑتا ھے آپ ھو کے اکنگ

جو سیم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنھسا
اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ

اپس کے دشمن بے دست وپا سوں کر پرھیز
اگر چہ خاک نشین ھے ولے گزندہ بھجنگ

جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
ھوے ھیں گوشہ نشین اھل دانش و فرھنگ

ھو دستگیر مجھے یا علي ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ھے کھاں مجکوں تنگ

ترے جو شوق سوں حاصل کیا ھے مجویت
ھے فقر فخر مجھے مجکوں فقر سوں نہیں ننگ

وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دین ھے
کہ جس صدا سوں ھیں وحشی جنگل کے مست و دنگ

عشق سوں فارغ جو کئی رہ نفس اکبر ھے مدام
ساتوں کھنڈ پر اگرایواں کیوانی کرے

وھچھہ دانا ھے تجے گردوں دوں کوں اے عزیز
ست کے دنیا کوں جو کئی جگ میں خدا دانی کرے

اپنے مطلب کے سوں ایلی کا رھی دیکھے جہاں
عشق میں دل کو جو مجنوں بیابانی کرے

حشر میں شیریں ھو وہ حق سوں سنے شیریں بچن
شوق میں دل کوں جو فرھاد کہستانی کرے

بوریاے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
اُس اُپر ھوکر سلیماں شکر رحمانی کرے

جیوں انگوٹھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے

زندگی پاوے ابدئی جگ منیں رہ خضر وقت
جو اپس کوں فدوی محبوب سبحانی کرے

یا محمد دوجہاں کی عید ھے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ھے جی کوں تجھ پہ قربانی کرے

وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھ حسن کے
بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے

زیدوا الحانکم کا گر سنے داؤد ناد
ھووے خوش دربار پر تیرے خوش الحانی کرے

نوح تجھ رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
تجھ غضب کا گر سمندر جوش طوفانی کرے

---

* فع

فلک ہے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ہو
سرج کوں سر سوں برھنہ کیا ہے مثل پھننگ

اثر کیا ہے ہر اک تن میں ناتوانی نے
ہوے ہیں اوم سوں عاجز جنگل میں شیر و پلنگ

نشانہ گاہ کیے قاتلاں کے دل کوں تمام
فلک کے قوس سوں چھوٹتے بلا کے جو جو خدنگ

یگانگت کو اول کی تمام بسری خلق
رکھی اپس میں عداوت مثال شیشۂ و سنگ

ظلم پہ دل ہے رکھے منہ میں حیف سوں انگی
لیا ہے خلق نے خاصیت تمام تفنگ

یہ آسمان ستمگر کی سر کشی دیکھو
تمام خلق سوں اڑتا ہے آپ ہو کے اکنگ

جو سیم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنھسا
اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ

اپس کے دشمن بے دست وپا سوں کر پرھیز
اگر چہ خاک نشین ہے ولے گزندہ بھجنگ

جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
ہوے ہیں گوشہ نشیں اہل دانش و فرھنگ

ہو دستگیر مجھے یا علی ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ہے کہاں سبکوں تنگ

ترے جو شوق سوں حاصل کیا ہے معویت
ہے فقر فخر مجھے مجکوں فقر سوں نہیں ننگ

وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ہے
کہ جس صدا سوں ہیں وحشی جنگل کے مست وتنگ

دنیا کے فتنۂ و طوفاں سوں وہ کنارے ہیں
جو اُس کے عشق کے دریا میں عاشقاں ہیں نہنگ

خدا نے فضل سوں اُس کوں کیا حصار دین
فلک ہے جس کے قلے کی کھینہ ایک النگ

زمیں پہ وقت اُترنے کے اُس کے عدل کوں سن
گریز پا ہیں ستم آسماں کے لکھہ فرسنگ

یہ دو جہاں کے غم و عیش کوں تجیا* وہ کوئی
جو کُئی کہ اُس کی محبت منیں ہوا ہے بھرنگ

خدا کے حکم سوں ہر پہلواں پہ ہو غالب
گر آستانے پہ آ اُس کے سر گھسے جیوں سنگ

سو اک غلام ہے خدمت میں اُس کی ترکش بند
کہ اُس کے پاس سکھے رستم آکے صیغۂ جنگ

وہ عبد بس ہے جنے† سرکشاں کو کر لے زیر
کہ نام مشتہر اُس کا ہے قنبر سرہنگ

خدا نے اُس کو دیا مرکب ایک دلدل نام
گیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھہ بار الانگ

بجائے سرمہ اگر خاک اس قدم کی لے
نین میں دل کے ستیں تیز رو جگت کے ترنگ

تو حشر لگ وہ مقدم ہوں باد صر صر سوں
وہ حال دیکھہ کے باد شمال ہو جب دنگ

شکستہ دل کوں مرے وہچہ مومیائی ہے
کہ نام پاک ہے اُس کا مدام صیقل زنگ

---

* مٹایا † جو

اُسی کی آل پہ نت ھے (ولی) بلا گرداں
کیا چراغ پہ اُس کے مدام جی کوں پتنگ

---:o:---

در مدح بیت الحرام

۱۰ (۴)

کیا ھے غم مجکوں اگر جگ میں نہیں مونس غم
آہ یہ بس ھے مرے درد کوں دل کے مرھم

جگ کی مجلس ستی دل سوز ھوے بسکہ عدم
شمع کے باج نہ دیکھا ھوں کہیں رشتۂ غم

شمع مجھ حال پہ دل جال اپس کا سب نس
ھوکے بے تاب دم صبح چلی ملک عدم

دل پر درد کوں دارو ھے اگن پر روغن
داغ پر داغ ھوا زخم پہ میرے مرھم

تجھ بن اے پاک گہر دل سوں ھوا حاصل مجھ
موج دریا کی نمن غم کے پچھے غم پئے ھم*

عشرت جم کی نمن عیش اچھو تجھ کوں صنم
جام لب تیرے دھن کوں ھو مبارک جم جم

گل کوں غیرت سوں کیا تونچھہ گلاب اے ظالم
سینہ چاکاں کے اُپر کیا ھے اِتا جور و ستم

سیر کرنے کوں ترے مکھ کے چمن کی اے گل
جگ میں آیا ھے سو گلزار ارم ست آدم

---

* غم

تیر تجھ عشق کا منگتا ہے اپس سینے میں
جیوں کہاں چاند تواضع سوں فلک پر ہو خم
صاف تجھ مکھ پہ سوں کیوں عرق نہ ہو غرق حیا
جاں ہووے گل کے گہر آب مثال شبنم
گرمی حشر سوں دل کوں نہیں ہرگز مرے غم
تاب خرشید سوں نہیں آب گہر ہوتا کم
ہو کے غواص میں دریا میں بدن کے دیکھا
صدف دل ہے حقیقت سوں گہر کی محرم
دل کے دریا کوں ترقی کے اُپر نت ہے نظر
اُس کی نسبت ہے سمندر سوں ہر اک آن میں کم
خلقت حق میں تو عرفاں کی نظر کھول کے دیکھ
ذرے ذرے کے بھتر یہاں ہے جدا اک عالم
اُس کے مشتاق ہیں سب اہل زمیں اہل سما
شوق کا جس کے لیا چرخ پہ خرشید علم
خاکساراں کے انچھو حق کوں ہیں منظور نظر
جیوں کہ مقبول ہے خرشید کو بھوئیں سوں شبنم
آرسی دل کی سکے شمع نمن روشن کر
جو ہوا عشق میں پروانہ صفت جل کے بھسم
سیاہی * غم ہوئی ہے صبح نمن روشن و صاف
کہ وہ خرشید کرے گھر پہ مرے آکے کرم
راز اسرار کوں کُئی جگ کے صفے کے اوپر
گر منگے † لکھنے تو جیوں ہووے قلم سرسوں قلم

---

* یائے مخلوط † نون مخلوط

آگ دوزخ کی اچھے اُس پہ قیامت سیں حرام
اے (ولی) صدق سوں دیکھا ہے جو کُئی بیت حرم

———:o:———

درمدح حضرت میراں محی الدین قدس سرہ

۳۸ (ی)

دکھے نظر سوں اگر یہ جمال نورانی
شرم سوں مصر بسے جاکے ماہ کنعانی

ترے جمال کی یہ آرسی جو کُئی دیکھے
تو حاصل اُس کوں نہ ہووے سوائے حیرانی

جنوں ہے یہ کہ اچھے جی کوں اُس کے جمعیت
تری زلف ہے جسے باعث پریشانی

ترے یہ غمزۂ خوں ریز سوں ہوا معلوم
کہ عاشقاں کوں اُسی سوں ہے عیدقربانی

ستمگراں کے اُپر فخر ہے ترا برجا
کہ تجھ عہد میں ہے جو رو جفائی ارزانی

ترے حکم سنیں ہے کثرت جفا اس قدر
مرے نزیک وفائی ہے جیوں فراوانی

ترے فراق نے عشاق کوں کیا ارشاد
غذائے خون جگر ہور لباس عریانی

تجھ اشتیاق کی آتش سوں سرفراز ہے دل
کہ سر پہ آگ کا شعلہ ہے تاج سلطانی

تو مہر سرد سوں یوں مہرباں ہے عاشق پر
ننگے کے حال پہ جیوں موسم زمستانی

تری برہ میں جو دانش کی آرسی کوں رکھا
عیاں دسے ہے اُسے صورت پشیمانی

جگت میں تجھہ خم ابرو کی کج نگاہی دیکھ
ترپے ہیں آب میں سو تا قدم الیمانی

یہ کیا ہے زلف سحر ساز جس کے دیکھے سوں
گئی ہے عابد و زاہد سوں سبحہ گردانی

تری یہ تیغ تغافل سوں خلق ہوئی بسمل
رہے ہیں دنگ ہو جیوں کر نگاہ قربانی

تری زلف سوں لیے کافراں سرشتۂ کفر
ترے جمال سوں ہے رونق مسلمانی

کھڑے ہوے پہ کیسے سرو سے گئی آزاد
ہنسی ہو ہنس کوں دکھاوے تو گر خرامانی

تری کے ملک سو آکر ہوا سراپا چمن
یہ لعل لب کے تماشے سوں رنگ مرجانی

ترے چمن کی صبا گر کرے چراغ کوں گل
گل چراغ دسے جیوں گل گلستانی

حسن کے ملک اچھو تجھہ اُپر مسلم تمت
اچھو ترے پہ مدد شہسوار گیلانی

(ولی) یہ وقت اگر اُس قدم سوں عار کرے
دکھے وہ پل میں صفا سوں گئی پشیمانی

امید وار ہوں تیری جناب سوں دائم
کہ دل مرے کوں کرے تو چراغ نورانی

عیاں ہے نام مبارک ترا (محی الدین)
ترے اسم میں ہے خرشید کی درخشانی
مکان حشر ہو فردوس کی نمن روشن
تری نگاہ کرے گر بہار افشانی
بجائے خاک عجب کیا جو آ، کرے مسکن
تجھ آستاں کے اُپر سرمۂ صفاهانی
مشائخاں جو کیے ہیں مدام کسب شرف
تری جناب سوں پائے ہیں قرب حقانی
وہ آفتاب نمط جگ منیں ہوا روشن
ترے جو نقش قدم پر گھسا ہے پیشانی
بغیر عالم باطن کسی پہ ظاہر نہیں
ترے سنے میں جو ہیں راز ہائے پنہانی
سخن ترا ہے نزک عاشقاں کے یوں مسند *
کہ جیوں کلام نبی یا کلام ربانی
تری مدد سوں ہے اکثر ضعیف کوں قوت
دیے ہیں مور کو یہاں حشمت سلیمانی
جگت کے بیچ وہ قانوں شفا† کا کیوں بوجھے
جو تجھ سوں فیض نہ لیوے حکیم یونانی
یہ ممکنات میں تجھیں ترے پہ ہوئی ہے ختم
اتا جہاں منیں ہے ممتنع ‡ ترا ثانی
ہے تجھ نزک نظری ☒ کوں حکم بد یہی ☒ کا
عیاں ہے دل پہ ترے بسکہ راز سبحانی

---

* مستند † کتاب معقول ‡ محال ☒ قسم حکمت

یقیں ہے یہ کہ فلاطون و بو علی دونوں
ترے نزیک ہیں جیوں تودک دبستانی*

زمیں میں جاکے چھپے منفعل ہو جیوں سحبان
ترے اگے جو کیے† دعوی سخن دانی

خدا کے فضل سوں مسند نشیں ہو تم اُس کے
بنی ہے نور سوں جس کے یہ شکل انسانی

تری گلی میں میسر ہو جس کوں بستر خاک
قصور ہے کہ منگے پھر کے قصر کیوانی

تری جناب سوں کینہ جو کئی کہ دل میں رکھے
تو اُس پہ طعن کریں سب یہود و نصرانی

دنوں جہاں میں کرے فخر ہر سخندان پر
تو گر قبول کرے اس (ولی) کی نادانی

یقیں ہے مجکوں کہ گر یہ قصیدۂ رنگیں
سنیں تو وجد کریں انوری و خاقانی

درمدح حضرت شاہ وجیہ الدین نور اللہ مرقدہ

۳۷ (۹)

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی

یہ آب صاف میں گوہر کوں دیکھ خجلت سوں
صدف کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی

---

* (ن) نسیانی † کرے

تمام پات "یسبح بحمدہ" کے بحکم
زبان حال سوں کرتے ہیں ذکر سبحانی
قطار قطرۂ شبنم سوں آج سبزۂ خضر
لے* سبحہ هاتھہ میں کرتا هے ادعیہ خوانی
هر اک طرف جو هوئی بسکہ ریزش باراں
کیا هے آج تفرج نے جوش طوفانی
اس آب روح فزا کے کمال لطف کوں دیکھہ
چھپا هے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی
هوئی هے غنچہ نمن جگ کوں بسکہ جمعیت
عجب هے اب رهے سنبل منیں پریشانی
هر ایک قطرۂ شبنم هے غیرت گوهر
هر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
ادب سوں حضرت حق کے زبسکہ سہتی هے
هر اک کلی هے سو جیوں کودک دبستانی
چمن میں اُس کے کرم نے دیا هے حکمت سوں
هر ایک پھول کی پکھڑی کوں رنگ مرجانی
یہ لطف دیکھہ هوا هے دماغ بسکہ بحال
بدل هوئی هے اِتی حافظے سوں نسیانی
تمام ملک هوا حق کے فضل سوں آباد
رها نہیں هے جگت میں نشان ویرانی
جو اس کے بھید کے پیاسے تھے وہ یہ پانی دیکھہ
پیے هیں آب نمط رازهاے پنہانی

---

* بمعنی حرکت

زہے بہار حلاوت، زہے بہار طرب،
کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی

سو اس بہار میں آیا ہے عرس حضرت کا
ہوئی ہے پھر کے عیاں حشمت سلیمانی

چراغ گرد میں روضے کے جو ہوے روشن
ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی

ہوا ہے بسکہ طراوت سوں یہ مکاں سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ ریحانی

چراغ یہاں کے ستارہ فہن ہیں گرداں نت
دیے ہیں چرخ کوں تعلیم سبحہ گردانی

ہوا ہے گنبد پر نور آج طبلۂ مشک
ز بسکہ عود و عنبر کی ہوئی فراوانی

قبر ہے آج لطافت سوں غیرت* گلزار
کیا ہے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی

وہ جسم روح اور اُس کا ہے جسم مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی

یو دین پاک میں بے شک ہے تو وجیہ الدین
عدم ہے آج زمیں کے اُپر ترا ثانی

تری طبیع کوں دیا حق نے فہم پر مقصد
تری زباں کوں سزاوار ہے سخن دانی

ہے ملک دیں میں تری ذات کوں شہنشاہی
ہے فقہ علم ترا سکۂ سلمانی

---

* (ب) صورت

ہر اک کوں اُس سوں خبر نہیں ہے جگ کے صفحے پر
تجھے جو کشف ہوے رازہاے پنہانی

دیا ہے حق نے تجھے جامع الکمالاتی
عطا کیا ہے تری ذات کوں ہمہ دانی

عجب نہیں جو دوے* عقل کوں وہ آج سبق
جو اس جناب میں آکر کیا سبق خوانی

تجھہ آفتاب سوں جو کُنٹی کیا ہے کسب شرف
وہ سرخ رو ہے سو جیوں جوہر بدخشانی

رہیں اپس میں ابھی دنگ ہو سو جیوں تصویر
ملائکاں جو دیکھیں یہ جہاں فرانی

خدا کی یاد میں ازبسکہ محویت ہے تجھے
ہوی ہے ختم تری ذات پر خدا دانی

تو وہ ہے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات
کہ تجھہ سوں فیض لیے عالماں ربانی

تجھہ آستاں پہ سرج تاکہ آ کرے سجدہ
ہوا ہے سر سوں قدم تک تمام پیشانی

تری جناب سوں ہے فیض طالباں کوں مدام
ترے کرم سوں ہے اکثر کوں قرب حقانی

تری ہے ذات سراپا حقیقت انساں
اگرچہ حق نے دیا سب کوں شکل انسانی

ترے کرم سوں ہوا دل خوشی سوں آج بدل
وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شب زمستانی

---

* دیے

تجھ آستان مبارک پہ مثل نقش قدم
رکھے ہیں سیس چہ ایرانی و چہ تورانی

تری جناب کا وہ صحن ہے سراپا نور
کہ جس کی خاک بہ از سرمۂ صفاہانی

وہ آب خضر سوں دل سرد کیوں نہ ہو دائم
یہ حوض پاک سوں جو کُٹی کہ آپیا پانی

نزیک حوض کے کنوّاں * ہے آبروے نین
کہ جس کی چاہ میں دائم ہے ماہ کنعانی

عجب یہ جاے سبا رک ہے مورد رحمت
نہیں ہے رات کہ نہیں اس میں ذکر قرآنی

وہ فیض بخش ہے مسجد مکان بر جستہ
کہ جس کے وصف میں بولا ہوں کعبۂ ثانی

فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی

ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کوں ہے تماشے سوں اُس کے حیرانی

ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے اُن کوں حضرت داؤد کی خوش الحانی

کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی

نئے قلم ہے مرا نیشکر سوں شیریں تر
کیا ہوں بسکہ حلاوت سوں شکر افشانی

---

* بروزن فعلن

لکھا ہوں دل کوں (ولی) کے یہ مصرع عرفی

کہ ایں قصیدہ بیاضی* بود نہ دیوانی

—— : o : ——

مثنویات (۲)

(۱) ۳۱

الہی! دل اُپر دے عشق کا داغ

یقین کے نین میں ست †کُحل ما زاغ

الہی! عشق میں مشاق کر مجھ

اپس کے شوق کا مشتاق کر مجھ

شریعت کا جہاں ہے شارع عام

یہ تن کا وھانچہ کر آغاز و انجام

عیاں کر دل اُپر راز طریقت

سنیے پر کھول ابواب حقیقت

پرکھنے معرفت کا جوھر صاف

اپس کے فرض سوں کر دل کوں صراف

* اہل عجم کا خاص دستور تھا اور اب بھی عام رواج ہے کہ بہتر اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض میں بطور انتخاب درج کرلیا جاتا ہے - ایسے کلام کو اصطلاحاً بیاضی کہتے ہیں - یہ خیال کہ یہ اصطلاح قیاسی ہے ٹھیک نہیں جب کہ عرفی سا مسلم اُستاد اپنے قصیدے میں کہتا ہے جو ابوالفتح کی شان میں لکھا ہے : —

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت

کہ ایں قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

† کحلا

چمن میں شوق کے دل کھول جیوں گل
اسی گُل کے اُپر کر دل کوں بلبل

مجھے دے نقش گل سوں دل میں داغاں
مرے مقصد کے روشن کر چراغاں

برہ کی بارگہہ میں مجکوں جا دے
مجھے اس شوق کی عشرت سدا دے

یہ دل معمور کر جیوں شیشۂ مل
پریشانی نہ دے مانند سنبل

محبت کی عطا کر مے پرستی
اپس کی معرفت کی بخش مستی

جہاں کی فکر سوں آزاد کر مجھ
اپس کی یاد سوں آباد کر مجھ

برہ کے باغ میں دے آب داری
ھمیشہ رکھہ جھڑی نیناں کی جاری

مجازی کی مجالس سوں جدا رکھہ
مجھے اس پندہ سوں نا آشنا رکھہ

حقیقت کی زلف کا کھول بستار
سو یک یک تار کا مجھہ کر گرفتار

شتابی سوں دے اے ساقی مہرباں
برہ کا جام جیوں سورج درخشاں

کہ خرشید نبوت کی مدح میں
کنول کا دل کھلا سینہ کے دح * میں

---

* منتخب اللغات میں اس لفظ کے معنی کسی چیز کا زمین میں پوشیدہ کرنے کے لکھے ھیں مگر یہاں ربط کلام سے دوحہ (باغ) کا مخفف قیاسی معلوم ھوتا ھے۔

محمد وہ کہ جس کے حق میں لولاک
کہا ہے خالق املاک و افلاک

عجب گلزار ہے وہ مظہر گل
کہ ہے جس باغ کا خرشید اک گل

وہی ہے بے دلاں کا دل کشا باغ
وہی ہے عاشقاں کا مرہم داغ

اُسی کا ذکر ہے ایمان مومن
اُسی کی یاد اطمینان مومن

وہی ہے باغ اقدس سرور دین
کہ جس کے باغ کا رضواں ہے گل چین

کھلا کونین میں وہ دین کا گل
دو جگ مشتاق اُس کے مثل بلبل

دو عالم جسم وہ ہے جان عالم
نیناں امرا * رہی سلطان عالم

دکھایا عاشقاں کوں عشق کی راہ
کیا عارف کوں عرفاں بیچ آگاہ

ہوا جو کوئی اُس گل سوں معطر
رہا وہ مست ہو تا روز محشر

کیا حق اُس ابوالا رواح خاطر
مرتب چار دیوار عناصر

ہوا جب چار باغ دین روشن
شریعت کا کھلا اُس بیچ گلشن

---

* یہ لفظ پڑھا نہیں گیا

سنواری گرد اُس کے چار دیوار
حقیقت میں سمجھ، هیں یار وہ چار

وہ هیں مقبول درگاہ صمد کے
وهی هیں منتخب اس چار حد کے

دے* اے ساقی پیا پے جام دو چار
کہ مائل هوں اُسی مے کا میں لاچار

جو بخشے وہ مجھے یک جوش مستی
فراموشی میں بھولے خود پرستی †

—:o:—

ایضاً در تعریف شہر سورت

۱۴۷ (۲)

عجب شہراں میں هے پر نور یک شہر
بلا شک وہ هے جگ میں مقصد دهر

رهے مشہور اُس کا نام سورت
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

جگت کی آنکھ کا گویا هے یہ نور
اچھو اس نور سوں هر چشم بد دور

---

* بیک حرکت

† جیسا کہ مقدمے میں ظاهر کیا هے یہ مثنوی کسی کتاب (مثنوی) کا ایک ٹکڑا معلوم هوتی هے۔ اور غالباً وہ مثنوی دہ مجلس هوگی۔ اس خیال کی تائید قطعۂ تاریخ کے اُن دو شعروں سے هوتی هے جو اسی وزن میں کہے گئے هیں، جن کو آیندہ صفحات پر درج کیا هے۔

شہر جیوں منتخب دیوان ھے سب
ملاحت کی وہ گویا کھان ھے سب

سرج سن آب اُس کی جگ میں کانپا
سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اُس کے اک دریاے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی*

کیا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق
ہوا دریا اپس کے عرق میں غرق

شہر سوں ھے وہ ھم بازو ھمیشہ
دریا سوں ھے وہ ھم پہلو ھمیشہ

کہ آب خضر کی ھے اُس میں تاثیر
ہوا دیتی ھے اُس کی یاد کشمیر

وھاں اشنان جب کرتا ھے عالم
صبح ھور شام جپ†کرتا ھے عالم

عجب قلعہ ھے وھاں اک با قرینہ
انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ھے وھاں
کہ دائم گلرخاں کی ھاٹ ھے وھاں

رھے اس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ وھاں ھوتا ھے ھر شام

اے ‡بلبل پاک بینی سوں نظر کر
کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

---

* (ن) نبتی   † (ن) سب   ‡ بیک حرکت

کِھلے ھیں ھر طرف رخسار کے گُل
ھر اک گل کے نزک وھاں پر ھے سنبل

جو کُئی دیکھا ھے اُن کا باغ رخسار
ھوا اِک دید میں وہ محو دیدار

جو ھیں وہ محض تصویرات اخلاص
سو عاشق پروری میں وھچھہ ھیں خاص

کھاں ھے ساقی اخلاص انگیز ؟
محبت کی کرے می مجھہ اُپر ریز !

صفائی سوں کِھلے مجھہ جیو کا باغ
کروں اُس نْدرد می کوں سوھم داغ

اھے (سورت) حقیقت کی نشانی
کہ ھیں مشہور وھاں اھل معانی

شرافت میں یہ ھے جیوں باب مکّہ
تو ھے سب ملک پر اُس کا جو سکّہ

اگر دیکھے ھیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

کہ اُس بھیتر کتے ایسے ھیں تجّار
کہ قاروں کوں نہیں اُن کے نزک بار

اِتی آتش پرستاں کی ھے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی

فرنگی اِس میں اِتے ھیں کُلہ پوش
عدد وھاں جن کی گنتی میں ھے بے ھوش

وھاں ساکن اِتے ھیں اھل مذھب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ھیں وہ ابنائے آدم
ولے بینش میں رنگا رنگ عالم

بھری ھے سیرت و صورت سوں سورت
ھر اِک صورت ھے وھاں اَن مول *صورت

ختم ھے امرداں پر رو صفائی
ولے ھے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ھے ھر اِک قدم میں
چھپا اِندر سبھا کو لے عدم میں

کشن کی گوپیاں کی نہیں ھے یہ نسل
رھیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

زلف اور مکھ کے طالب سوں پُچھو بات
جسے ھر دن ھے عید ھر رات شبرات

ھزاراں اِس سبب شیدا ھیں بلبل
کہ ھیں وھاں غنچۂ لب دانتھا گل

نہ کئی دقت سوں کھینچے شوخ چنچل
وہ مکھ کے باغ کن دیوار آنچل

نظر بھر کر دیکھو ھر گل بدن کوں
کہ ھے پردے سوں بے پروا اُنن کوں

رھے وھاں عاشقاں کوں عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

کسی کوں نہیں نظربازی بنا چین
کُھلے ھیں رات دن سب غرفۂ نین

---

* (ن) تصویر سورت

ہر اک لب ہیں سو جیوں یاقوت آن بول
کرے وہ بات جب میٹھے لباں کھول

وہ باتاں نہیں سراپا ہے متھا قند
کہ جن باتاں اُپر ہے نیشکر بند

پڑا شیریں بچن سن اُن کے بس جو
پھنسا اِس شہد میں جا کر مگس ہو

ہوا اُن کوں نکلنا کام دشوار
رہا تھا آخری دم لگ گرفتار

شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن
ہندو کی قوم کے اشنان کا دن

ہر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج
تجلی کے سمندر کی اُٹھے موج

نین کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک
یہ طے کر سہج میں موج خطرناک

مہرباں ہو کے اے ساقی کوثر
کرم سوں کشتی مے مجکوں دے بھر

اپس کے لطف سوں کر دے عطا مے
جو اِس نشئے میں دریا کوں کروں طے

عبث باتاں ہیں بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سوں اپنے کاہلی تو*

---

* یہ اشعار بھی مثنوی نمبر (۱) کے ہم وزن ہیں بعض دیوانوں میں یہ دونوں ٹکڑے بلا فصل لکھے ہوئے ہیں - ہم نے مضمون کی نوعیت دیکھکر جدا جدا درج کیا ہے - اس مثنوی کے آخر شعر کا دوسرا مصرع پھر اُس خیال کی تائید کرتا ہے کہ یہ دونوں مثنویاں ضرور مثنوی دہ مجلس یا کسی اور مثنوی کے حصے ہیں—

قطعات (۶)

۱ در فراق گجرات ۱۳

گجرات کے فراق سوں ہے خار خار دل
بے تاب ہے سینے منے آتش بہار دل
مرہم نہیں ہے اِس کے زخم کا جہاں منے
شمشیر ہجر سوں جو ہوا ہے فگار دل

ازل سوں تھا ضعیف پہ پا بستہ سوز میں
جیوں بال ہے آگن کے اُپر بے قرار دل
اِس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
آخر کوں اِس فراق میں کھینچا خمار دل

میرے سینے میں آ کے چمن دیکھہ عشق کا
ہے جوش خوں سوں تن میں مرے لالہ زار دل
حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ہے مجھہ شکیب سوں صبح بہار دل

ہجرت سوں دوستاں کے ہوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرہن کوں کیا تار تار دل
ہر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منے
ہر دم میں بے قرار ہے مثل شرار دل

سب عاشقاں حضور اچھے پاک سرخ رو
اپنا اپس لہو سوں کیا ہے نگار دل
حاصل ہوا ہے مجکوں ثمر مجھہ شکست سوں
پایا ہے چاک چاک ہو شکل انار دل

مجھور نین ہوا ہے بدن سوز ہجر سوں
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل

افسوس ہے تمام کہ آخر کو دوستاں
اِس میکدے سوں اُٹھکے چلا سدہ بسار دل

لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سوں
پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمیدوار دل*

(۲)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا — نورحق تھا حجاب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا — یہ تماشا حباب میں دیکھا

(۳)

سجن کے حسن کا قرآں پڑھا ہم نے نظر کرکر
نہ پایا کچھ غلط اس میں دِکھا زیر و زبر کرکر

کلام العشق ہمنا کوں سنا حکمت سوں منطق میں
وگرنہ اس مطول کوں سنا تھا مختصر کرکر

(۴)

† نگاہ تیز و پلک تیز' غمزہ تسپر تیز
ہوے ہیں دل کے لئے یہ تمام نشتر تیز

---

* اس قطعے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ولی گجراتی تھے حالانکہ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ یہاں بطور سیر و تفریح یا کسی تعلق خاص سے قیام پزیر تھے - نیز یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ شہر گجرات کے لئے یہ قطعہ کہا گیا ہے جبکہ وہ سید معالی کے ہمراہ صوبۂ پنجاب میں سرہند وغیرہ تک گئے ہیں—

† بمبئی کے چھپے ہوے دیوان میں یہ دونوں شعر ایک ساتھ اور ایک جگہ لکھے ہوے ہیں - پہلے شعر کا مقفیٰ و مردف ہونا بتاتا ہے کہ دوسرے شعر میں بھی یہی التزام ہوتا مگر وہاں صرف قافیے پر انحصار ہے - چوں کہ دونوں شعروں میں بلحاظ مضمون یک گونہ ربط پایا گیا اس لئے بذیل قطعات درج کئے گئے —

رقیب پر جو چلے بس، تو اُس کوں چاک توکر
پکارے حشر تلک غم سوں وہ " بریز بریز"

(۵)

گنج مخفی کی نہیں کُنجی ہے بسم اللہ بن
قفل دل کُھلتا نہیں ہے گا ہمارا آہ بن
رود نیل آنکھوں سوں جاری ہے ندی نالے ہیں آب
باؤلی ہرگئی ہے یوسف کی زلیخا چاہ بن

(۶)

قطعہ تاریخ دہ مجلس منظوم

ہوا ہے ختم جب یو دردہ کا حال
گیارا سو ؒپو تھا اکتا لیسواں سال
کہا ہاتف نے یو تاریخ معقول
"(ولی) کا ہے سخن حق پاس مقبول"
۱۱ ھ ۴۱

رباعیات (۲۶)

(۱)

اے جیو دو عالم کا ترے مکھہ پہ فدا
محتاج تری ذات سوں سب شاہ و گدا
مجھہ عاجز بے کس پہ نظر رحم سوں کر
اے منظر ہر ناظر و منظور خدا!

(۲)

مے خانۂ جگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھہ سوں عالم نے قدح نوش کیا

اُس سید عالم کوں جو دیکھا یکبار
یکبار گی عالم کوں فراموش کیا

(۳)

تجھ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خورشید نمن تمام تن آگ ہوا
ہر تختۂ لالہ پہ لکھے لالی سوں
تجھ رنگ کی غیرت سوں چمن آگ ہوا

(۴)

دل، جام حقیقت ستی جو مست ہوا
ہر مست مجازی سوں زبردست ہوا
یہ باغ دسا نظر میں تنکے سوں کم
اور عرش عظیم پگ تلے پست ہوا

(۵)

کسوت کوں اپس رنگ سوں گُلفام کیا
جب بر میں دودامی کوں گل اندام کیا
دو دام یہ، بادام نین، دوجے زلف
شش دام میں، شش جہت بے آرام کیا

(۶)

تجھ نین میں جی دام محبت دیکھا
تجھ لب منیں، دل جام مروت دیکھا
تجھ مکھ کے بہتر روز دسا روشن مجھ
تجھ زلف میں دل شام مشقت دیکھا

(۷)

یکبارگی تجھ دیکھنے مجھ دل، مل جا
گُل تل ہو رہا گال منیں تل مل جا
سنسار کی انکھیاں جلے، سب جیو جلے،
جینے کا بھروسا کسے، یک تل مل جا

(۸)

یہ ہستی موہوم دسے مجکوں سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کوں نہ کر ہر گز بند
آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب!

(۹)

سورج کے اُپر جوش کرے شرم وحجاب
کر دور کرم اپنے سوں اِس مکھ سوں نقاب
تجھ مکھ کی تجلی سوں پڑے جوت تمام
بو لیں کہ "ہوا ہے آج یہ یوم حساب"

(۱۰)

تجھ لب منیں دستا ہے مجھے آب حیات
تجھ زلف کی ظلمات میں ہے لیل برات
اے سبزۂ خضر! تجھ قدم سوں شاید
اس آب حیات کوں ملے رات برات

(۱۱)

منگتا ہے مرا دل کہ اپس کے لے ہات
اس حسن کی دولت سوں دے یک بوسہ زکات

تجھ حکم پہ یہ داد و دھش ہے موقوف
تاخیر نہ کر اس منیں ہے بات کی بات

(۱۲)

تجھ مکھ کا ہے یہ پھول چمن کی زینت
تجھ شمع کا شعلہ ہے اگن کی زینت
فردوس میں نرگس نے اشارے سوں کہا:
"یہ نور ہے عالم کے نین کی زینت"

(۱۳)

ہے حسن کی اقلیم میں تو شاہ ہنوز
خوبی کا تری مشتری ہے ماہ ہنوز
اِس وقت میں تو ہے مالک مصر بہار
یوسف کوں ہے تجھ عزیز کی چاہ ہنوز

(۱۴)

رکھتا ہوں میں دل میں درد جاں کاہ ہنوز
اے شوخ نہیں ہوا تو آگاہ ہنوز
تجھ غم سوں ہیں گر چہ چشم پر آب ولے
سینے میں بجا ہے آتش آہ ہنوز

(۱۵)

نہیں نقد خزینے میں مرے غیر از داغ
جس داغ کی حسرت سوں ہوا لالہ داغ
سینے منیں اک غم کا محل باندھا ہوں
ہیں آہ کے جس بیچ کئی لاکھ چراغ

(۱۶)

رکھہ دھیان کوں ہر آن تو معبود طرف
رکھہ سیس کوں ہر حال میں مسجود طرف
معدوم کوں، موجود سوں کیا نسبت ہے
اولیٰ ہے کہ مائل ہو تو موجود طرف

(۱۷)

دیوان ازل بیچ خدائے بے چوں
یہ حکم کیا عام کہ "ہاں کُن" فیکوں
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ
اس دفتر کونین پہ فہرست ہے توں

(۱۸)

تجھ عشق سوں نت بے سرو ساماں ہوں میں
تجھ زلف سوں بے تاب و پریشاں ہوں میں
تجھ مکھ کی صفائی کوں نظر میں رکھکر
مدت ستی جیوں آئینہ حیراں ہوں میں

(۱۹)

ہے مکھ کوں ترے دیکھ گلا شرم سوں ماہ
یہ چاہ زنخ کی لیے گیا یوسف چاہ
تجھ نین کے جلوے کوں جو نرگس دیکھی
اس کثرت جلوہ سوں ہوئی خیرہ نگاہ

(۲۰)

اے خلق کے زیب و زین! مجھ حال کوں دیکھ!
اے جد حسن حسین مجھ حال کوں دیکھ!

تجھ باج مجھے نہیں ہے دوجا جگ میں
شاہنشۂ مشرقین! مجھ حال کوں دیکھ!

(۲۱)

تجھ یاد کے تئیں روح سوں ہمدم کہتی
تجھ نام کے تئیں* دافع ہر غم کہتی
تجھ باج دُجے کوں جونہ دیکھے بہتر
تو خلق تجھے "سید عالم" کہتی

(۲۲)

وہ زلف سیہ دل، کھند انداز ہوئی
اس مرغ اُپر دل کے سو جیوں باز ہوئی
یہ کس کوں اپس کس سوں بندھے کس کوں دکھو
ناکس کے عمل کرکے سر افراز ہوئی

(۲۳)

تجھ فیض سوں انکھیاں کوں مری نت ہے تری
تجھ یاد سوں ہر اشک مرا رشک پری
از بسکہ ترا جمال سینے میں رکھا
پایا ہے مرے خیال نے دیدہ وری

(۲۴)

یہ نین ترے مجکوں دسیں جنجالی
اور کان میں بالا کے نزک یہ بالی

---

* بروزن فعع

کھو زلف کوں سمجھا کہ فکو مار کسی٭۔
مشہور مثل "سانپ اترا منھہ خالی"

———(۲۵)———

منصور تری دار اُپر حیراں ھے
قضّات تری راہ میں سر گرداں ھے
دربار میں تیرے نہیں موسیٰ کوں بار
یہ نور ترا بوجھہ، ترا درباں ھے

———(۲۶)———

کونین حسن حسین کا مھنوں ھے
اِس یاد سوں عشرت کا سِنہ محزوں ھے
ایسوں کے اُپر روا رکھا داغ، فلک
جس داغ سوں لالۂ جگر پر خوں ھے

فردیات (۴۰)

———(۱)———

باج حق کے نہیں کوی واقف ھماری آہ کا
مد ھے یہ دیوان بے تابی کی بسم اللہ کا

———(۲)———

مذہب عشق میں تری صورت
دیکھنا ہم کوں فرض عین ھوا

٭ کسی کو

(۳)

خجلت ستی ہر غنچہ گریباں میں رکھے سر
گر باغ میں مذکور ہو اُس تنگ دہن کا

(۴)

دیکھ تجھ ابرو کوں شکل کژدم جادو نگاہ
مارکے مانند کھایا تجھ زلف نے پیچ و تاب

(۵)

جن نے تیرے حسن کے دریا کوں دیکھا آنکھ بھر
وہ ہوا خالی اپس سوں جگ میں مانند حباب

(۶)

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھ بن اے صنم
جب سوں دیکھے ہیں تری تصویر یاراں الغیاث

(۷)

حسن اُس کا ہوا ہے خوش خط آج
ہے سزاوار گر دیوے* اصلاح

(۸)

کرتا ہوں جاں سپاری، کتھئی ہیں ہاتھ جسکے
کرنے کوں دل کا چونا آتا ہے پان کھاکر

(۹)

تجھ جام لب سوں بوند پڑے خاک جم میں گر
لے جام مثل لالہ نکالے وہ بھوئیں† سوں سر

---

* بروزن ملے   † زمین

(۱۰)

گر تو منگتا ہے کہ دیکھوں رنگ وسعت مشربی
صدق نیّت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

(۱۱)

میں نہ جانا تھا کہ تو نادان ہے
دل دیا تھا تجکوں دانا بوجھکر

(۱۲)

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیم تن ہرگز
نہ ہوا ے شمع روہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز

(۱۳)

دکھنی زبان میں شعر سب کہتے ہیں لوگاں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا کوی یک شعر خوش شیریں نمط

(۱۴)

اُس کے نہانے کی سن خبر آیا
چشمۂ آفتاب گرم نکل

(۱۵)

کیوں مارتے ہو تیغ سجن! ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمھاری یہ گُپتی سوں کم نہیں

(۱۶)

اور مجھ پاس کیا ہے دینے کوں
دیکھکر تجکوں روئے دیتا ہوں

(۱۷)

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کے آھو کوں لیا ہوں خون جادو سوں

(۱۸)

کشتی پہ مجھ نین کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بندھ چلے ہیں

(۱۹)

نہ جانوں وہ ہلال ابرو کدھر کوں
چلا ہے باندھ تیغ مغربی کوں

(۲۰)

کیا غم ہے اُس کوں گرمی خرشید حشر سوں
بخت سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائباں

(۲۱)

ترشی چین و شکر لب یار
حق میں میرے ہے شربت لیموں

(۲۲)

تجھ زلف سوں اے غیرت لیلیٰ!
بید خواناں ہوے ہیں سب مجنوں

(۲۳)

گناہاں کے سیہ نامے سوں کیا غم اُس پریشاں کوں
جسے یہ زلف دستاویز ہے روز قیامت میں

(۲۴)

دور ہے، لیکن نزک دستا ہے مجھ
دل ہوا تجھ دیکھنے کوں دوربیں

(۲۵)

دستا ہے تونچھ مجھکوں جدھر دیکھتا ہوں میں
تیرے خیال بیچ ہوا دل ہزار بیں

——(۲۶)——

هر نقش پا سوں دیدۂ قمری دسے اگر

وہ سرو خوش خرام چلے سیر باغ کوں

——(۲۷)——

گر تمنا ہے کہ ہوں روشن دلاں میں سربلند

مجھہ سوں پروانے اُپر ہو موم دل اے شمع رو!

——(۲۸)——

یاد میں تجھہ قد کی اے گلزار حسن!

آہ میری سبز* ہے مانند سرو

——(۲۹)——

کیا کام اُس کوں پھر کے شراباً طہور سوں

پی جس نے تجھہ لباں سوں شراب دو آتشہ

——(۳۰)——

از بسکہ شکستہ دل ہوں غم سوں

لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ

——(۳۱)——

اے کعبہ رو کھڑا تو ہوا جیوں الا کے سات

بولے اکابراں نے کہ "قد قامت الصلاۃ"

——(۳۲)——

لام † نستعلیق کا ہے اُس بت خوش خط کی زلف

ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اسلام کے

---

* (ن) تیر

† یہ شعر دیوان مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ میں ولی سے منسوب ہے اور دوسرے تذکروں میں کسی اور کے نام سے درج ہے –

(۳۳)

اُس ملاحت کے نون کی لذت
جس کا دل ہو کباب سو جانے

(۳۴)

تری انکھیاں نے مجھ اے شوخ بدمست
چھکائی ہے جھکائی ہے جُھکائی*

(۳۵)

جب کہ تو نین میں سماتا ہے
جیو میرا انکھاں میں آتا ہے

(۳۶)

درزن کوں، کہا، کیا ہے ترے بر میں دکھا تک
بولی کہ نہ کچھ چھیڑ سُنا ہے کہ سِنا ہے

(۳۷)

مکھ ترا بحر حسن و زلفاں موج
گردش چشم عین طوفاں ہے†

(۳۸)

تجھ طرف اکثر ہیں آہن دل رجوع
دل ترا کیا سنگ مقناطیس ہے

(۳۹)

پی کوں دیکھا نہیں ہوں اِس نوبت
دل مرا اس سبب سوں جھانجھ میں ہے

---

*(ن) چکھائی
† ایک قلمی دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا:
نین کشتی تری دو پتلی نوح
تس میں گردش سو عین طوفاں ہے

(۴۰)

شعلہ‌خو جب سوں نظر آتا نہیں
تب سوں انگاروں پہ لوٹے ہے (ولی)

نوٹ:- اشعار مفردات مختلف دواوین اور تذکروں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ بعض اشعار کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن قوافی و ردیف میں پوری غزلیں کہی ہوں گی۔ کوشش و تلاش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ جہاں کہیں ولی سے منسوب کردہ کلام مل سکے تو یکجا کر دیا جائے، تصحیح اور تنقید اگر اس وقت نہ ہو سکے تو آئندہ ہو سکے گی۔

قطعات تاریخ ترتیب کلیات ولی

اعداد کے حساب سے (تاریخ گوئی کا) ایجاد (امیر خسرو) سے پہلے نظر نہیں آتا، اُن سے پہلے (شیخ سعدی وغیرہ نے (جمل) کے شمار سے کوئی غرض نہیں رکھی - لفظاً صرف سنین کا اظہار کیا ہے مثلاً " ہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود " اس مصرع کے اعداد ۶۵۶ سے کہیں زیادہ ہیں - بہرحال واقعات تاریخی کی یادداشت کے لئے پرانے زمانے کا یہ [شارٹ ہینڈ] (مختصر نویسی) بھلا دینے کے قابل نہیں - مشرقی کتابوں کے آخر میں عموماً اور دواوین نظم میں خصوصاً تاریخوں کی بھر مار ہوا کرتی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے - طوالت سے قطع نظر کرکے یہاں صرف دو تین قطعات تاریخ لکھے جائیں گے، جن میں ایک رباعی راقم حروف نے عرض کی ہے اور باقی حضرت خال محترم رئیس الحفاظ، امام المورخین جناب سید عبدالجلیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ارشاد کردہ ہیں - قبلۂ محترم (بلا مبالغہ) اپنی معلومات (قرآنی و تاریخ دانی) میں (لاثانی) ہیں ۔ اُس تعریف کو میری نسبت فرزندی کا (پیوند) نہ سمجھنا چاہیے بلکہ حقیقت امر (آفتاب آمد دلیل آفتاب) سے بھی (دہ چند) ہے :—

بسم اللہ الرحمن الرحیم وھو واحد رب قدیر
۱۳ ھ ۳۸

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ محمد و آلہ الامجاد
۱۳ ھ ۳۸

تاریخ دیوان ولی

۲۸ فصلی ۱۳

شاعرے بود در زمان سلف
مایۂ ناز شد ز بہر خلف

نام نامی او (ولی اللہ)
ریختہ گوے بود و ژرف نگاہ

باشد اُستاد ریختہ گویاں
زو بماندہ بہندیاں احساں

طرح دیوان ریختہ وی ریخت
پیش از عہد وی کسے نی ریخت

(رودکی) شد بفرس موجد آں
در زبان عرب (مہلہل) داں

یادگار (ولی) ولے بودہ
متفرق بدہر و فرسودہ

حالیاں مجتمع شد و تازہ
بر رخ آں کشیدہ شد غازہ

زادۂ خواہرم علی احسن
حافظ و حاجی و شہیر زمن

شاعری راست بسکہ دلدادہ
شہرہ اش دور دور اُفتادہ

از تلامیذ میرزا داغ است
سخن وے شگفتہ چوں باغ است

الحصل شد او چو آمادہ
چند نسخہ بدستش اُفتادہ

از کلام ولی فاسی دہو
انچہ فی‌الوقت یافت شہر بشہر

نیز در حال آں سخن آرا
نظر اُفتاد مختلف آرا

یافتہ در کتب بچند جہات
اشتباہے بنام و نیز صفات

سعی موفور و کوشش بے حد
کرد درجست و جوے آں جدوکد

نظر آمد چو منتشر اقوال
داد رویش بسے توزع* بال

مختلف یافتہ چو تذکرہا
بہر اکثر نگاشت تبصرہا

خس و خاشاک شبہ پاک برفت
حق بود ایں کہ بس گہرہا سفت

مدتے صرف کرد در تحقیق
دُرش آمد بکف بسان عقیق

پیش آورد بہر جوہریاں
باید آں را خرید با دل و جاں

سر نو داد نسخۂ ترتیب
مع تذکرش بخوبی و تہذیب

نسخۂ نادرہ شدہ تدوین
ہمتش را ہزارہا تحسین

---

* پراگندگی دل

بمن بندہ کرد استدعا
سال ترتیب آں کنم املا

واقعي واقعات نظم کنم
گام خرد را بروں ازیں نہ زنم

گُل و بلبل نشد شعار من
ساغر و مل نشد دِثار من

فلہذا ضروری از احوال
ساختہ نظم ایں شکستہ بال

مثنوی را دھد چہ طول (جلیل)
کہ زیکسال او فتادہ علیل

ماڈہ برنگا شتہ ست جلی
سال تجمیع (ارمغان ولی)
۱۳ ھ ۳۸

سال طبعش زبس فراغ دلی
گفت (دیوان ریختہ ز ولی)
۱۳ ھ ۳۹

---(ولہ)---

ولی اللہ آں نامی دھر خود
در اردو شدہ شاعر مستند

کلامش کہ چوں دُرّخوش آب بود
پئے شائق خویش کمیاب بود

علی احسن آں زادۂ خواھرم
نمودہ ازاں چند نسخہ بہم

پریشاں بسے بودۂ و مختلف
بسعیِ انم ساختش مؤتلف

مرتب همه از سر نو نمود
ز ذکر مصنف بر آں برفزود

پئے ناظراں تحفۂ نادرست
کند قدر کاو بر سخن قادراست

بتاریخ هجری دیواں قلم
علی حق مثنوی زد رقم

پئے سال فصلی آں بے دریغ
بخوانی (کلام فصیح و بلیغ)
۱۳ ف ۲۷

خاکسار افسردہ دل جلیل
۱۳ ھ ۳۹

(رباعی تاریخی از راقم حروف بصنعت مستزاد)

معدنت سے کیا جمع یہ کمیاب سخن — تھا بے سروپا
گلریز ہوا شوق تو پھولا یہ چمن — صد شکر خدا
تاریخ سنیے بغور ہر صاحب فن — ہے لطف نیا
دیوان ولی ختم بوجه احسن — اب آکے ہوا
۱۳ ھ ۳۸

ضمیمۂ اوّل

الف

: ۱ :

* نازنیں ناز سوں صحن میں آ
فرش ' گُل سب ھوے چمن میں آ

جانِ خوباں کی اب ھوی مجلس
ماہ ھوکر توں انجمن میں آ

کھول کر اِس دھاں کے غنچے کوں
طوطیِ مانند توں بچن میں آ

میں ھوں تیرے فراق سوں اندھا
مردمک ھوکے مجھ نیَن میں آ

آرزوے (ولی) کوں اے گُلرو!
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

: ۲ :

سر و قد تجھ پہ وار کر ڈالا
ھے یو شمشاد تیــرا متوالا

چہرۂ سرخ ' خال مشکیں سوں
نقل اُٹھاے ھیں دیکھ سب لالا

* (ن) ۷ میں یہ غزل ھے اور کسی نسخے میں نہیں ھے —

کیوں تماشے چلیا چمن کے توں
سرو قد تجھہ انگیں ھے کیا بالا

ھنسلی تجھہ گل میں دیکھہ کہتے ھیں
چاند سیں مکّھہ کا ھے یو ھالا

نین مرگوں کی گھانس پکڑی مکھہ
دیکھہ تیری انکھیاں کا دنبالا

طرّۂ زر لباس سبزہ پہ دیکھہ
سرو پر ھے اتش کا پر کالا

جب سوں آیا عشق کے کوچے میں
باغ فردوس دل ستیں جالا

جب چلیا وہ کمر میں خنجر رکھہ
عاشقاں کا خدا ھے رکھوالا

قہر سوں جب چلیا وہ غصے میں
صف عشـــاق سب دیے تـــالا

سر عشـــاق سب اکھٹے کر
ھاتھہ میں لے چلا ھے مُند مالا

سحر ٔ جادو میں تجھہ نہیں ساتھی
سب پھرا دیکھہ شہر بنگالا

* توں رقیباں سوں زینہار نہ مل
بے توقف کر ان کا موں کالا

---

* (ن) ۲ میں ھے) —

———: ۳ :———

* جب سوں دیکھا ھوں مست‌مت‌والا
ھوش تب سوں ھوا ھے متوالا †

کیوں ھوا ھے تو ھم سوں نا فرماں
داغ دیتا ھے تجھہ بناں لا لا

جب سوں ورد زباں ھے نام موھن
اشک غلطاں ھیں § ھات میں مالا

تیر مژگاں سوں دل مشبّک ھے
جب سوں لاگا ، نگاہ کا بھالا

جلوہ گر جب سوں سرو قد تیرا
سیر کرتا ھوں عالم بالا

بال پن سوں اگا ھے نیہ تیرا
تو کیوں دیتا ھے اب مجھے بالا

سوز یار ☒ گداز ھے ھمدم
مونس جاں ھے آہ اور ☺ نالا

کال ھے بعد وصل مہجوری
روز ھجراں کا ھوے ◍ منہ کالا

کانورو دیس ھے ترا کوچا
نہیں غلط ، ھے یو شہر بنگالا

---

* ن ۳ تا ۵ میں یہ غزل ھے - † (ن ۵) نر والا
§ (ن ۴ ھے ۵، کی) ☒ (ن ۵، ونازو) ☺ (ن ۵ھور)
◍ (ن ۴، ھوے نہ)

♊ اینٹھتا ہے رقیب ہم سوں (ولی)
موت میں نیچ کھاے سر والا

—————:۴:—————

چشم دل بر میں خوش ادا پایا
عالم دل کوں مبتلا پایا

سیر صحرا کی توں نہ کر ہرگز
دل کے صحرا میں گر خدا پایا

جب نہ آیا شکم کے ♐ مادر میں
ابتدا سوں جو ♇ انتہا پایا

اسم اللہ سوں چشم ≏ احمد میں
آرزو سوں میں صد فزا پایا

نہیں ♄ غلط اس میں کچھہ سخن حق کے ≈
حق ستیں حق کوں حق نما پایا

نقد شاہ نجف ولی اللہ
پیر کامل علی رضا پایا

⊕ اس معانی کوں بوالہوس، ناداں
کیونکہ سمجھے (ولی) نے کیا پایا

♊ (ن ۵، میں صرف یہ مقطع نہیں ہے) ♐ (ن ۵ تھا شکم) ♇ (ن ۵، نہ) ≏ (ن ۵، جسم) ♄ (ن ۵، نہ)
≈ (ن ۵، ہے حق) ⊕ : یہ غزل (ن ۴ و ۵، میں ہے)

—— : ۵ : ——

* کفنی پنھا کے مجکوں لباسی کیا پیا
یک جیو ایک †دل میں در بھاسی کیا پیا
اس کا‡فراق یار § بھبھوت عشق کا چڑھا $
مت ☼ میں برہ کے مجکوں سنیاسی کیا پیا
رے قاف، شین، عین ♐ تو مجھ لام دال سیں ♊
مجھ پر اپس کے گھر منیں کاسی □ کیا پیا
اپنی برہ کی تیغ سوں مجھ دل کوں کاٹ کاٹ
مجھ زندگی سوں آہ اُداسی کیا پیا
تاحشر دے (ولی) کوں کفن اپنے عشق کا
ہے ہے برہ کی قبر میں باسی کیا پیا

—— : ۶ : ——

جب کہ وہ رشک پری جلوہ گر ناز ہوا
دل کی تسخیر کے تئیں مظہر اعجاز ہوا
☺سبزۂ خط نے رخ یار کو بخشا ہے جلا
دیکھ یہ رنگ عجب آئینہ پرواز ہوا

—— : ۷ : ——

بیداد ہے بیداد ▥ کہ وہ یار نہ آیا
فریاد ہے فریاد ♂ کہ غم خوار نہ آیا

---

* یہ غزل ن ۴ و ۷ میں ہے —— †ن ۷ - یک چیز دے کے
‡ ن ۷، آسن — § ن ۷، بار — $ ن ۷، لگا — ☼ ن ۷، متھ
♐ ن ۷، قاف، شین، عین — ♊ ن ۷، سین — □ ن ۷، مین اکاسی
☺ یہ دو شعر ن ۲، ۴، ۷، میں - رباعیات میں درج ہیں، مگر نہ
یہ رباعی ہے نہ قطعہ ▥ ن ۳، ۴ فریاد ہے، فریاد ♂ ن ۳، ۴، ۵،
بیداد ہے بیداد ہے

صد حیف ہے صد حیف کہ یک* ناز اداسوں
یکبار مرے بر میں وہ † دلدار نہ آیا

اغماض کیا ، چلتا ‡ رہا مجکوں نہ پوچھا
کیا تجھ$ کوں مرے حال پہ کچھ§ پیار نہ آیا

میں جیو کوں رکھیا عشق کے بازار میں لیکن☺
ہیہات مرے جیو کا خریدار نہ آیا

کیا ہے سبب اس وقت (ولی) جیو کوں لینے
لے ہات خنجر قاتل خونخوار نہ آیا⊙

—— : ۸ : ——

بیت ابروز بس ☼ خیال کیا
اپنے تن کوں میں جوں ہلال کیا

اُس برھمن بچے لے شہر بید (۹)
تیغ ابرو کوں پند مال کیا

ماھی دل کا † شکار کرنے کوں
کھول زلفاں سجن ‡ نے جال کیا

مخمل اوپر نہیں خواب مجھے
جب سوں آغوش کا خیال کیا

جز دو دشنام § نہیں سنیا ہے (ولی)
جب سجن پاس $ عرض حال کیا ¶

---

* ن ۳' وہ - ن ۷ ، ۵ ، با —— † ن ۳' منہیں —— ‡ ن ۳' جاتا
$ ن ۳' اس' ن ۴' تم —— § ن ۳ ' اوپر —— ☺ ن ۳' نسدن
⊙ یہ غزل ن ۲ تا ۷ میں ہے ' ن ۵ کے حاشیہ پر ہے' ہر مصرع کا نصف اول کٹ گیا ہے — ن ۳ میں مقطع نہیں ہے —
☼ ن ۴ کا جب † ن ۴' دلکوں ‡ ن ۴' صنم — § غیر دشنام — $ سیتی
¶ یہ غزل ن ۴ و ۳ میں ہے' مگر دوسرا اور چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے

: ۹ :

آج کی رین مجکو خواب نہ تھا
دونوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا

خون دل کوں کیا تھا میں نین ژش*
اور شیشے منیں شراب نہ تھا

آج کی رین درد غم میانے
کوئی مجھہ سار کا خراب نہ تھا

مجلس شوخ میں مجھے کچھہ بھی
حجّت وصل کوں جواب نہ تھا

گر تلطّف سوں آکے مل جاتا
حق کے نزدیک کچھہ عذاب نہ تھا

ماہ اندھکار تھا کہ جیوں میرے
پاس میرا جو ماھتاب نہ تھا

آہ پر آہ کھینچیا تھا میں
آج کی رات کچھہ حساب نہ تھا

کیا سبب تھا کہ وہ نہیں آیا
کہ اسے مجھہ ستی حجاب نہ تھا

گلۂ شوخ اے (ولی) کرنا
ہرکسی کن تجھے صواب نہ تھا †

: ۱۰ :

اس سیدا پر نت اچھو سایا سدا رحمان کا
جس کے لباں کے رشک سوں دل خوں ہوا مرجان کا

* غالباً یہ لفظ (ریزش) ہے - † صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے-

اُس گلشنِ رخسار پر جو کوئی کرے گر یک نظر
خطرا لہ لاوے دل بھتر وہ جنّت رضوان کا
جنّے زیر وزبر صفحے پہ اُس مکھہ کے کیا (؟)
گویا کہ کیتا ختم ھے سوبار و و قرآن کا
سبزا نہیں آغاز یو' دستا ھے جو اُس مکھہ اُپر
یو حسن کے مصحف اوپر خوش خطرا ھے ریحان کا
ابرو کماں وو کھینچکر' پلکاں کے تیر آپس اگا
جاتا ھے کس کے قتل کوں وہ شوخ خونیں شان کا
جامہ گلابی بر میں کر' صہبا نیّن ساغر سوں بھر
کرنے ڈاونا ' کس کھر' (؟) رھزن چلیا ایمان کا
درسن بدل اُس ماہ کی ھے آرزو زھرہ کوں نت
مجلس منیں ٹک آئے گر' گانے کے تئیں یک تان کا
اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر ھوئیے گا
پھیٹنا سجا ھے سر اوپر اُن نے جو نا فرمان کا
دکھن میں تیرے شعر سن' شوقی ھوے تیرے (ولی!)
جسکے لگیا ھے دل کے تئیں خوش شعر تجھ دیوان کا *

———:||:———

رخ ترا اے پری نہ خواب ھوا
یو جدائی مجھے عذاب ھوا
ھجر تیری کی آگ پر دل جل
آہ کے بیچ میں کباب ھوا
عشق کی بزم میں بجا نہیں مجھ
سب رگیں تار' تن رباب ھوا

---

* صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے—

شگوفه ترا جهڑوں لبن سیں رکهه
رخ ترا گر گل گلاب هوا

خون دل کهینچے کو هر یک نین
اے دلا شیشۂ شراب هوا

عشق پیچاں نے ' حال میرا دیکهه
تاب نالا کے پیچ و تاب هوا

تیرے دیوان حسن میں جاناں!
بیت ابرو کا انتخاب هوا

قول اپنے سیں مست پهر اے ساجن!
وو حدیث (کا) مجهے لباب هوا

عشق کے درس کے بهیتر فریاد
بحث تیری سوں لاجواب هوا

اب (ولی) سوں نهو توں رو گرداں
تیرے کارن جو وو خراب هوا *

———: ۱۲ :———

یارو ! سلام میرا اس یار سیں کهو جا
مجهه هجر کے یو دکهه کوں دلدار سیں کهو جا

جاتا هوں درس بن میں اب حال میں بهی همیں؟
یو سب مری مصیبت عیار سیں کهو جا

کیتا بهی مکر تونت آرحم کر ' و گر نه
والله میں مرونگا مکار سیں کهو جا

مجهه دل کی ابتری کوں لله کارنے تم
کاکل سیں اُسکی یارو هر تار سیں کهو جا

---

* صرف ن ۳ میں یه غزل هے

مجروح دل کوں میرے نازو ادا سوں اپنے
هنگی (؟) علاج کرنا طرار سیں کہو جا
تجھ وصل میں (ولی) کا جاتا ہے جیو بدن سوں
• تک آکے دیکھ جانا غمخوار سیں کہو جا

———: ۱۳ :———

وہ باندھا جب گلابی سر پہ پھیٹا
چمن میں بلبلاں آکے جھپیٹا
دیا ایسی ادا سیں پیچ پر پیچ
کہ کئی عاشق کے جی اُس میں اپیٹا
ترے مکھ پر تجلی بہت دستی
مگر توں حسن کا معدن سپیٹا
(ولی !) مرہم نہیں اُس کا کسی طور
کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیٹا†

———: ۱۴ :———

خدا نے تم کو سجن ! شاہ بے نظیر کیا
ترے جو خال ہے مکھ پر اسے وزیر کیا
ہمن سوں روس‡ رہے بے سبب سو کیا معنے
کہو ہمن نے ترا کیا گنہ کبیر کیا
کہا ہوں صدق سوں دل کے سجن ! توں باور کر
ہوا مرید میں تیرا سو تجکوں پیر کیا
جگت میں ہیں جتنے§ خوباں بسے ترے تابع
سبھوں نے مل کے آپس کا تجھے امیر کیا

• ن ۳ میں ہے — † ن ۳ میں ہے — ‡ روتھے — § جتنے

ترے نین کی خماری سوں مست پھرتا تھا
زلف کے بیچ * میں لے کر مجھے اسیر کیا
(ولی) کوں دیکھہ کے یارو! خدانے دنیا میں
† سجن کے حق میں دعا کے تئیں فقیر کیا

——: ۵۱ :——

ہوا حق میں مرے خونخوار چیرا
بندھیا جب سوں گل آثار چیرا

بجا ہے پیچ کھاوے حال عاشق
سجن کے سر اوپر بلدار چیرا

ہمارے دل کوں زخمی کرنے خاطر
بلدھیا ہے سر اوپر نکدار چیرا

آپس کے بند میں آلودہ کر کر
مجھے غم دے گیا خمدار چیرا

تجھے ہے لت پٹی دستار زیبا
نہ بھایا شوخ کھڑکی دار چیرا

عجب ہے سروقد پر اے عزیزاں!
ہوا خوبی سوں بر خوردار چیرا

فدا ہے اے (ولی) دیکھن کوں اُس کا
دیکھیا یکبارگی دیدار چیرا ‡

* پیچ ؟ — † صرف ن ۳ میں ہے — ‡ یہ غزل ن ۴ میں ہے ۔

—:۶۱:—

تجھہ نین کے شہسوار سوں ، لڑ کون سکے گا
بن نیند اِس انکھیاں کوں پکڑ کون سکے گا

خوش آب حیاتی ستی ھے اب یو لبالب
سبزے بغیر اس لب کوں انپڑ کون سکے گا

تجھہ زلف کے تاران میں ھے سحر کا بستار
اِس سحر کے طومار کوں پڑ * کون سکے گا

بدمست دو پستاں ترے سینے پہ ھیں قائم
اُن باج بھی اِس صدر پہ چڑ † کون سکے گا

دریاے برہ غم میں مجھے ھے یو نس دن
اس بحر میں دل باج سو پڑ کون سکے گا

مانند (ولی) تجھہ سوں جو پایا شرف وصل
اُس باج اپس دل سوں بچھڑ کون سکے گا ‡

ت

—:۷۱:—

جب سوں دیکھا ھوں زلف کی (میں) لٹ
یاد میں اُس کی تن کیا سب کھٹ

ھوش اُڑ کر گیا ھے میرا دیکھ
پیچ چہرے ترے کی سب لٹ پٹ

---

* پڑنا (پڑھنا) † چڑھنا (چڑھنا) ‡ صرف یہ ۵ مصرعے ھیں

جاوے تجھ بن اوّلا اپنے سوں رستم تل
گرو و غمزے کا پیارے کا دیکھے تہت

اور نہیں کام مجکوں کچھہ ساجن!
عشق تیرے کا نت ہے مجھہ کہت پت

ھجر تیرے سوں اے پری پیکر!
اشک پڑتے ہیں چشم سیں پت پت

خاک مکھہ پر لگا کے جوگی ہو
لیکے بیٹھا ہوں تجھہ برہ کی مت

تجھہ بنا اب نہیں مجھے طاقت
کب تلک جیو کروں اپس کا کہت

تب سیں مجکوں نہں ہو پھرتا ہوں
جب سوں تجھہ مکھہ کی مجھہ لگی ہے چت

اب (ولی) پر پیا! رحم کر توں
کب تلک اُس سیتی کرے گا ہٹ *

ث

—————: ۱۸ :—————

اے بلبل زباں توں نہ کر اختیار بحث ‡ س
ہے باغ دھر سیں گل آتش بہار بحث

توڑیا ہے سنگ خارہ سینہ جو ہر آپ کا
ناقص ستیں کیا ہے جو کامل عیار بحث

---

* یہ غزل ن - ۳ میں ہے —— ‡ یہ غزل ن ۲ ، ۳ ، میں ہے۔

نہیں عالم شہود میں حجت کوں راہ دخل

حیران عشق کوں نہ کرے بیقرار بحث

دیکھا نہیں ہے' پھر کے کدھو صورت وقار *

بزم جہاں میں جس کوں کیا بیقرار بحث

برجا ہے اُس کوں ابن شیاطیں کہوں اگر

جگ میں جو کوئی کیا ہے (ولی) اختیار بحث

———: ۱۹ :———

شوخ ترکش دل ربا ہے' الغیاث

دشمن مہرو وفا ہے الغیاث

وہ قیامت قامت رشک پری

حق میں ہمنا کے بلا ہے الغیاث

ہر نگاہ یار' خوش انداز یار ‡

دل پہ میرے بے خطا ہے الغیاث

عاشقوں کے حق منیں وہ شوخ طبع

بے میا ہے' پر جفا ہے الغیاث

وہ ہلال ابرو برنگ ماہ نو

اِن دنوں میں کم نما ہے الغیاث

پائمال قاتل رنگیں ادا §

خون عاشق بر ملا ہے الغیاث

---

* ن ۳' صورت کدھو پھیر کروفا (غ) —— † صحیح بیوقار معلوم ہوتا ہے —— ‡ ن ۲ ناز —— § یہ شعر دیوان میں ردیف ھذا کی پہلی غزل میں ہی ہے۔

بس کہ [illegible]ں اوّلاً اپنے [illegible]ونخوار نین *
خون دل [illegible]وں [illegible] پیا ہے الغیاث †
دام میں زلف کہند انداز کے
آ (ولی) بیدل پھسیا ہے الغیاث ⑱

---

‡ مارنے میں عاشق مسکین کے
اے سجن تجکوں ففا (نفع) نہیں الغیاث

۞ خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھہ یاد وصال
جب سوں دیکھا ہوں تصوّر شاہ یاراں الغیاث

———: ۲۰ :———

§ شراب شوق سوں تیری ہوا بنائے قدح
تری دو نین دسیں مجکوں خوشنمائے قدح
(ولی) ہے مست قدح زار زار وحدت کا
نہ حاجت اس کوں صراحی، نہ التفائے قدح

ف

---

⑲ سجن کے غم سوں نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

---

* ن ۳، دل — † یہ شعر ن ۲، ۳ میں اور ہے — ⑱ یہ غزل ن، ۱ ۲ میں ہے — ‡ غزل ۹۹ میں، ن ۳ میں یہ شعر اور ہے —
۞ غزل ۱۰۱ میں، ن ۴ میں یہ شعر اور ہے — § غزل ۱۰۹. ن ۴ میں دو غزلوں میں تقسیم ہے۔ ایک مطلع اور ایک مقطع یہ ہے —
⑲ یہ شعر تمام نسخہ ہائے قلمی و مطبوعہ میں موجود ہے —

—— : ۲۱ : ——

اشک جو پڑتے ہیں نت سجھ چشم سے جھر جھر سفید
ہجر کے دوران میں دستے ہیں جیوں اختر سفید

ہجر سوں تیری سدا انکھیاں جو میری اشک جا
گل * میں خوباں کے ہو پڑتے ہیں وہ ہر یک لڑ سفید

آرزو میں وصل کی تیرے ہمیشہ جو رہا
سو مرے سر کے ہوے بگلے کے جیسے پر سفید

آئینہ دیدار سوں آ سجھ نین کو نور بخش
یو نین تجھ مکھ بنا رو رو ہوئے دل بر سفید

پینچ اپنی چیرہ اُجلے کوں جو آپڑا دیا
عاشقاں کوں مارنے کھینچا ہے جیوں خنجر سفید

شعر تیرا اے (ولی) سنتا ہے جو کوئی دل ستی
وہ لے جاتا شوق سوں مثل در و گوہر سفید ‡

ق

—— : ۲۲ : ——

مجھے بعد از ہزاراں دن پری پیکر لکھا کاغذ
تسلی سیں، دلا سے سیں، فرضی کر (؟) لکھا کاغذ

نہ تل تو عشق سوں میرے کہ آخر فضل ہے میرا
تلطف سیں، ترحم سیں، مجھے دلبر لکھا کاغذ

---

* گل = گردن، ‡ صرف ن ۳ میں ہے

خوہی میں اوّلاً اپنی نکل جا جیوں کوں مجنوں توں
کہ یکدم مثل لیلے کے تجھے میں پھر لکھا کاغذ

یو راہ عشق آساں نہیں، سمجھ کر رکھ قدم اس میں
کہ یوں کر عشق کی رہ کا مجھے رہبر لکھا کاغذ

شب یلدا (ولی) اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
(۹) * کہ اُس کو حسن کے گھن کا اِبن چندر لکھا کاغذ

ر

———: ۲۳ :———

† کیتا ہے نظر جب ستی اُس رشک پری پر
باندھیا ہے جو کو جیو کوں اُس چھند بھری پر

دیکھے ہے ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
کیا خوب اُٹھا نقش عقیق جگری پر

چنچل نے نظر ناز سے آہو پہ کیا نہیں
قُرباں ہوا اُس چشم کی والا نظری پر

ھموار کیا آپ اوپر ترک وفا کوں
باندھیا ہے کمر ناز سوں بے حیلہ گری پر

بوجھا ہے (ولی) تب سیتی موھن نے سورج کوں
کیتا ہے نظر جب سیتی دستار زری پر

---

* صرف ن ۴ میں ہے ——— † یہ غزل نسخۂ اول میں ہے -

ز

—— : ۲۴ : ——

نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھ اپنے چرن ہرگز

تو بےشک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھ روح کے قایم نہ ہوے جگ کا بدن ہرگز

زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر سکیں ہراک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

بغیراز عید مت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو
نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندر بدن ہرگز

جو عاشق شمع روکا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھر نامثل پروانے کے پروائے کفن ہرگز

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
وہ پاے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز

دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیر از شوق تا حب الوطن ہرگز *

---

* اس غزل پر ولی نے خمسہ کیا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے۔

س

:۲۵:

* بغیر حق کے نہیں ہے مجھے کسی سوں آس
کہ اُس ہتیلے سجن کوں لے آوے میرے پاس

تمام گلشن عالم کو ڈھونڈھ دیکھا ہوں
پیا کی یک گل گلشن میں نہیں ہے ہرگز باس

کیا ہے تب سیتی خورشید کو خجل اُتّے
لیا ہے جب سوں اپس بر منیں لباس طاس

ز بسکہ شوخ ستمگر دگر شرابی ہے
اِسی سبب سیتی ہرگز نہیں ہے مجھ سوں راس

ہوا ہوں بسکہ ترے ہجر میں ضعیف سجن!
رہا نہیں ہے بدن میں مرے ذراسی ماس

ترے عرق کی کچھ اک بوے ہے گلاب منیں
اِسی سبب ستی لیتا ہوں میں گلاب کی باس

تری گلی میں (ولی) آبسا ہے مدت سیں
درس دکھا کے رقیباں کوں مجھ نہ کر تو نراس

:۲۶:

† میں جب ستی دیکھا ہوں بہار گل نرگس
ہے وحشی دل تب سوں شکار گل نرگس

کیوں بار نگہ ہوے تجھ انکھیاں کے چمن میں
پلکاں ہیں مری خار حصار گلِ نرگس

---

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے ——— † ن ۲ ، ۳ میں اس زمین میں دو غزلہ ہے ، ایک غزل یہ ہے ، اور ایک دوسری منزل ہے ۔

بیمار ھے اے یار تری چشم کے دوراں
آدیکھہ تک یک دیدۂ زارِ گلِ نرگس

نرگس کوں کیا دیکھہ اُس کے* نین پر نثار
* کر نقد دل اپنے کوں نثار گل نرگس

آیا ھے (ولی) مطلع رنگیں لے ترے پاس
یو مطلع رنگیں لے بہار گل نرگس

ص

—: ۲۷ :—

† مہر اوج حسن کی جھلکار کا ھوں میں حریص
جلوۂ رخسارۂ دلدار کا ھوں میں حریص

شیشۂ دل میں مرے ھے بادۂ لعل پیا
اِس سبب، جم! ساغر سر شار کا ھوں میں حریص

ذوق دل کوں کیونکہ لذت بخش ھوے شہد و شکر
بوسۂ شیرینِ لعلِ یار کا ھوں میں حریص

تلخ باتوں سوں ھر یک کے کیوں نہ ھو وے ترشرو
اُس شکر لب کی مٹھی گفتار کا ھوں میں حریص

ھے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بچن
اس سبب تیرے (ولی) اشعار کا ھوں میں حریص

---

* یہ شعر دونوں نسخوں میں غلط ھے —— † یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں ھے -

—:۲۸:—

نہیں سرے دلکوں تری زلف کے چوگاں سوں خلاص
زلف تیری سوں لینا ھے مجھے یک روز قصاص

عشق کی رہ سیں جنے * سر کوں دیا ھے جگ میں
حق کے نزدیک اچھے کا سو وھی خاص الخاص

جب لٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ھے
دل مرا رقص میں آتا ھے مثال رقّاص

رکھہ رقیباں سیہ رو کے سخن کوں دل میں
پی ! ندھو صفحۂ خاطر ستی حرف اخلاص

اے (ولی) قدر ترے شعر کی کیا بوجھے عوام
‡ اپنے اشعار کوں ھر گز توں نہ دے جز بخواص

ط

—:۲۹:—

جاتا ھے تو اوروں طرف سو مرتبہ اے سبز خط
یک بار اِس مخلص طرف کرتا نہیں رہ کوں غلط

دلبر کے ھونٹھوں کے تلے چاہ زنخ پر خوں نہیں @
سرخی سے لکھہ کر لب کے تئیں بھی سرخ راکھے ھیں نقط

اس بس جدائی میں تری ، دل پر ھجوم غم ھوا
جاری ھیں انجھواں سوں ∞ میرے سیل جیوان ھمچو ☾ شط

---

* ن ۲ ، راہ میں جن —— ‡ یہ غزل صرف ۳ ، ۴ میں ھے ——
@ ن ، ۳ ، خون مہں —— ∞ ن ۴ ، نت انکھیاں سوں ——
☾ ن ۴ ، انجھواں مثل ——

دو جا نہیں کچھہ مدعا اِس عاشق جانباز کوں
ہے آرزو دل میں مرے پیتم کے ملنے کی فقط

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط*

ظ

———: ۳۰ :———

جو یار نہیں ہے مرے پاس از بہار چہ حظ
وگر وجے نہ ہوے دل کا غم گسار چہ حظ

اگر چمن میں نہیں باس میرے پیتم کی
تو میرے دلکوں زگل گشت لالہ زار چہ حظ

ہوتا ہے جیو مرا شاد اُس کی ہنسی سوں
اگر جو ہنس کے نہ کہے † بات گلعذار چہ حظ

کہے سنے ستی لوگاں کے بغض رکھہ دل میں
اگر ہوں یہ ‡ اچھے مہربان یار چہ حظ

(ولی) کے دل میں نہیں غیر سینہ صافی کچھہ
اگر ملیا جو کپٹ سوں وہ دل شکار چہ حظ

۞ جبیں پر اُس کے دائم جلوہ گر نور سعادت ہے
© کیا ہے حافظ قرآن توں نے جس کوں یا حافظ

---

*غزل ۲۹ و ۳۰، ن ۳، ۴ میں ہیں۔ † ن ۳ کئی۔ ‡ ن ۲ یہ نہ اچھے۔
۞ غزل (۱۵۷) میں، ن ۲، ۳ میں یہ دو شعر اور ہیں -
© یہ مصرعہ دونوں نسخوں میں یوں ہے:—
" کیا ہے جس کوں توں نے حافظ قرآن یا حافظ "
مگر یہ صحیح یہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ جس طرح ہم نے لکھا
ہے یہ ٹھیک ہے اِس لئے کہ اس غزل کا قافیہ کوں، ہوں، سوں ہے۔
اور پوری غزل انہیں قوافی میں ہے -

وهی محفوظ ہے نت گردش دوراں کی آفت سوں
جوکوئی ورد زباں دل کیا ہے تجکوں یا حافظ

ع

—— : ۳۱ : ——

* دیکھ یو جمع عندلیباں جمع
غنچۂ گل کیا گریباں جمع

اُس مکاں سے توں بھاگ اے دانا
جس مکاں میں ہوے ہیں ناداں جمع

عشق کے رمز سوں نہیں آگاہ
کیا ہوا توں کیا کتاباں جمع

کوئی مقابل نہ آسکے اُس کے
گر اچھیں جگ کے سارے خوباں جمع

شاعروں میں اپس کا نام کیا
جب (ولی) نے کیا یو دیواں جمع

—— : ۳۲ : ——

گر پڑے انکھیاں میں میری اُس کی صورت کی شعاع
موندلیوں انکھیاں کے تئیں تاکوئی نہ پاوے اطلاع

یار جاتا ہے سفر کوں مجھ سے † رخصت ہو کے‡ آج
اے عزیزاں سخت ہے میرے اوپر روز وداع

پیو رقیباں سوں ملا رہتا ہے جیوں شیر و شکر
مجھ سیتی ہر روز اُٹھ کرتا ہے وو بد خونزاع

* یہ غزل صرف ن ۲ ، ۳ میں ہے — † ن ۲، سوں — ‡ ن ۲ ، کر —

اُٹھ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا!
جن کیا ہے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سماع

اے (ولی) ہر کوئی نہیں ہے قابل فیض الٰہ
*عارفاں کوں حق نے بخشا ہے جہاں میں یو متاع

غ

باد جفا کے نام سوں یک آں نہیں قرار
تن عاشق ضعیف کا ارزاں ہے† جوں چراغ

تجھ ماہتاب حسن کو دیکھت سدا سجن!
اِس نور کی جھلک سوں پشیماں ہے جوں چراغ ‡

ق

—: ۳۳ :—

$ قولوا احبا بنا فاین طریق
جانو ₪ اِس راہ کوں میں ☾ کر تحقیق

تجھ دہن کا کلام سو بوجھے
حق نے بخشا ہے ⁂ جس کوں فکر عمیق

---

* یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — † اصل میں ارزاں لکھا ہے۔ مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں معلوم ہوتا یہاں لرزاں ہی ہو سکتا ہے — ‡ غزل ۱۵۹ میں، ن ۴ میں یہ دو شعر اور ہیں —
$ یہ غزل صرف ن ، ۳، ۴ میں ہے — ₪ ن ۳ جاؤں— ☾ ن ۴ سوکر — ⁂ ن ۴، بخشی —

وا نہ ہووے گا اس گھر کا پیچ
دور کر دل ستی خیال دقیق

گر چہ ہے نشۂ بادۂ نو میں
بس ہے مجھ عشق کی شراب رحیق

اے (ولی) آرزو سدا ہے یہی
کہ ملے مجھ سوں وہ رفیق شفیق

ل

—:۳۴:—

* طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اتاں
تب عاشقاں کی صف میں تماشا ہوے اتاں

کئی دل زلف کے بند میں گرفتار ہیں ترے
ہو کر اسیر جگ منیں رسوا ہوے اتاں

تجھ کوں جگت میں حسن سوں نت ابرو ہے
خوبی ستی بہار کے دریا ہوے اتاں

تیری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ تھے چنچل
وحشی ہو اُٹھ کے جانب صحرا ہوے اتاں

جو تھے تماشابین دکن کے چمن منیں
تجھ گل اُپر وہ بلبل شیدا ہوے اتاں

تیری صفت کے بیچ جو کرتا [ولی] ختم
تو شعر اُس کے جگ میں ہویدا ہوے اتاں

---

* یہ غزل دیوان میں نہیں ہے، خمسے سے لی گئی ہے —

م

———: ۳۵ :———

* ناز مت کر تجھے ادا کی قسم
بے تکلف ہو مل خدا کی قسم

زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
مجکوں واللیل والضحیٰ کی قسم

سرو قد کوں کشیدہ قامت یار
راست بولیا ہوں تجھہ ادا کی قسم

مصحف مکھہ ترا ہے صورت فجر
مجکوں النجم اور ہوا کی قسم

ظلم مت کر سجن! (ولی) اوپر
تجکوں اُس شاہ کربلا کی قسم

———: ۳۶ :———

* ٹک مکھہ دکھا ہمن کو تمن کوں خدا کی قسم
ٹک بھر کے آنکھہ دیکھوں ہمن کوں خدا کی قسم

تیری گلی مقام میں اپنا کروں سدا
اس بات سوں نہ ٹل سوں ہمن کوں خدا کی قسم

جب سوں دکھا گلاب کلی کی نمن (کا) مکھہ
نہیں آرزو کہ دیکھوں سمن(؟)کوں خدا کی قسم

بولیا (ولی) یو بحر عجب لطف سوں سنو
بیتاب کر دو جام سخن کوں خدا کی قسم

---

* یہ دونوں غزلیں (۳۵ ، ۳۶) صرف ن ۴ میں ہیں —

—— : ۳۷ : ——

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

کم نمائی کو مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

یک قدم چھوڑ کر نہ جاؤنگا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

لطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

بسکہ رکھتا ہوں تجھ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

خاکساری ہے حق آگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

دل سوں اپنے نکال وہم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم

اے (ولی) علم سوں یہ حاصل ہے
گل گلزار "ہل اتیٰ" کی قسم*

---

* یہ غزل خمسے سے لی گئی ہے

ن

——— : ۳۸ : ———

* زلف کوں کھول دام کرتے ہیں
آہوے دل کو رام کرتے ہیں

دیکھ تجھ لعل لب کی کیفیت
زاہداں مے حرام کرتے ہیں

بلبلاں چھوڑ کر چمن کو سجن!
تجھ گلی میں مقام کرتے ہیں

گلرخاں فیض لب کے پانی کوں
بادۂ لعل جام کرتے ہیں

ناوک ناز شوخ چشماں کے
دل میں عاشق کے کام کرتے ہیں

کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں (ولی!)
کام اپنا تمام کرتے ہیں

——— : ۳۹ : ———

* دلبر ادھر کوں تیرے کوثر نہ کہوں تو کیا کہوں
میٹھے ترے لباں کو شکر نہ کہوں تو کیا کہوں

ہیں تجھ دھن صدف میں دندان بھی (یہ) موتی
یک یک یو بے بہا ہیں جوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

لٹکی لٹاں میں تیرے دستی ہیں مانک، موتی
کالی رین کے بھیتر اختر نہ کہوں تو کیا کہوں

---

* یہ دونوں غزلیں (۳۸، ۳۹) نسخہ ۳ میں ہیں۔

خوباں کی صف منیں ہے تجھہ آج بادشاہی
تجھہ سیس پر سورج کو چھتر نہ کہوں تو کیا کہوں

خوبی ترے حسن کی عالم میں ہو رہی ہے
اِس جگ کے بیچ ثانی چندر نہ کہوں تو کیا کہوں

یونین تیرے دونوں ٹکٹرے کیے ہیں دلکوں
ہر یک مژہ کوں اِس کے خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں

کاکُل کے تار مکھہ پر تیرے جو ہیں پریشاں
دل عاشقاں کا اِس پر ابتر نہ کہوں تو کیا کہوں

تجھہ شعر کا اوازا سب جگ منیں ہوا ہے
تیرے (ولی) سخن کوں گوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

---: ۳۰ :---

عشق سیں آکے نا نکل جاناں
ہوش اپنے سوں بلکہ ٹل جاناں

اس برہ کی بھٹی منی پڑہ کر
سوم کی مثل ہو پگل جاناں

تیغ ابرو صنم کی لے جیو پر
آہ چپ کرکے پھر سنبھل جاناں

ہے لگن کل سے دلربا کی جب
عشق سیں گھنسکے جیوں صندل جاناں

عشق کا گھاٹ اولاً چڑہ کر
خوف سیں پھر کے نا پھسل جاناں

سوز سوں عشق یار کے یاراں!
جیوں شمع سر سوں گل کے جل جاناں

دست معشوق کے سیں اگر ہے زہر
جیوں شکر مکھہ میں دھر نگل جاناں

یار درشن کوں جب بلاوے تجھہ
مثل بجلی کے تب اُچھل جاناں

اِس محبت کے جل میں دل کر چاک
اے (ولی) ڈوب جیوں کنول جاناں

——— : ۴۱ : ———

اُس سجدا سوں یاراں میرا سلام کہناں
ہوں یاد میں تمھاری ہر صبح و شام کہناں

رو رو کے تجھہ درس بن، انکھیاں سفید، رخ زرد
ہوکر رہیا ہے قد یوں جیوں کر کہ لام کہناں

تجھہ دام زلف کی میں تعریف ہور ثنا سوں
آہوے دل کوں اپنے کیتا ہوں رام کہناں

شمشیر سیں بھواں کی مارو گے ایک مجکوں
مشرق سوں تا بمغرب یا قتل عام کہناں

فرماں میں دشمناں کے ہوکر نہ بھول مجکوں
بھر خدا عزیزاں خیرا لکلام کہناں

دیکر نبات لب سوں مجکو توں جیو دینا
یونہیں تو اے عزیزاں جیو ناں تمام کہناں

جب سوں وہ روے روشن دستا نہیں ہے مجکوں
میرے پہ تب سوں کھانا، سونا حرام کہناں

ہے گا مکاں تمھارا دارالسرور سارا
مجکوں ہے غم الم کا نسدن مقام کہناں

احوال پر (ولی) کے کر رحم کی نظر توں
اُس سیدا سیں جاکر ایتا پیام کہناں

——: ۴۲ :——

بس ناز سوں سکھلاتیاں اُس غمزۂ غماز کوں
دل لے لیا جاں لے لیا اب حد رهی نہیں ناز کوں

دزدی کروں میں کس ورا تجھ لعل شکر ریز سوں
هر سو جو تو بتھلائیاں مژگان تیر انداز کوں

کب لگ چھپاکر میں رکھوں تجھ بے رحم سیں درد کوں
جا چوک میں کہتا هوں اب تجھ درد کے میں راز کوں

تسبیح نہ دے مجھ هات میں، خرقہ نہ رکھ لاسیس توں
زهاد سیں نسبت نہ دے مجھ رند شاهد باز کوں

جو ساز تھا اے مدعی مجلس سیں توں کیتا برون
اب آگ دیتی تجھ ستی اس مجلس می ساز کوں

هاں اے (ولی) جب لگ جیے دل رکھ تو قید غم منیں
نہیں هے رهائی از قفس مرغان خوش آواز کوں*

واو

——: ۴۳ :——

غنچہ نمط تجھ باس کا دل پیرهن سب دن اچھو
مجھ نین کے نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* اوپر کی چاروں غزلیں ن ۴ کے سوا کسی نسخہ میں نہیں هیں—

پیاسے محباں دیکھہ کر تیوں ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں ہے جلوہ گر یو انجمن سب دن اچھو

تجھہ یاد سوں راحت اچھو سب مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

وہ سایۂ قامت کیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
رشک گلستان ارم تیرا چمن سب دن اچھو

تیرے کرم کے ہاتھہ سوں موسیٰ ید بیضا لیا
ہمدم دم عیسیٰ کا توں امرت بچن سب دن اچھو

ہر دم طبیع کے سیس پر تجھہ یاد کا افسر کہوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

تجھہ باج مخصوص جہاں دو ذات عالی جار ہیں
اُن کی محبت کا (ولی) دل میں وطن سب دن اچھو *

۷

—: ۳۴ :—

رحم سوں مجھہ طرف پیا آ تکھہ
تا کہ دیکھوں ترا وہ روشن مکھہ

درد کیا مجھہ پہ سخت تجھہ بن ہے
دیکھہ تو آکے حال میرا تکھہ

اشک سوں تیرے قد کے گلشن میں
ڈالیاں سرو کی پڑیں جھکھہ جھکھہ

---

* ن ۷ میں ہے اور اس پر خمسہ بھی موجود ہے—

غم ترا یار جب سوں مجھہ کوں ہوا
بھاگ تن سیں مرے گیا سب سکھہ

اے (ولی) ہے کتوں برہ کا غم
*حق نہ دیوے کسی کے تئیں یہ دکھہ

———: ۲۵ :———

تعریف اس پری کی جیسے تم سناؤگے
تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے

جس وقت اُس کے حسن کو دیکھوگے بے حساب
حیران ہو کیونکہ جامے میں اپنے سماؤگے

جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سودا زدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے

طوبی طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے

دیوگے اگر (ولی) کوں جزا اُس کے لطف کی
† آتش سوں رقیب کا سینہ جلاؤگے

———: ۲۶ :———

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ہے

اُس شوخ نظر باز کا انداز نگہ کا
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے

ظاہر میں تر و تازۂ و باطن میں مرا داغ
جیوں لالہ اسے بوجھہ کے یہ رنگ دیا ہے

---

* صرف (ن ۴) میں ہے —
† صرف ن ۷ میں ہے —

عاشق کوں ھے بیتابی و بے طاقتی دل
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ھے

تنہا نہیں سرشار (ولی) شوق سوں تیرے
* تجھہ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ھے

———: ۳۷ :———

تجھہ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ھے
تجھہ عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لاھوت ھے

جم گرچہ غالب دم پہ ھے، قایم ھے جی تجھہ دم ستی
نہیں دم کی کچھہ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ھے

تجھہ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ھوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ھے

ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات اور مثبوت ھے

تجھہ جان میں دل کا کفن بیشک کنول جیوں چاک ھے
تجھہ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ھے +

———: ۳۸ :———

تری زلف کے پیچ میں چھند ھے
کہ جس چھند میں چند در چند ھے

خیال زلف تجھہ رسا کا صنم
عشاقاں کے دل کا علی بند ھے

---

* یہ غزل ن ۲ میں ھے، اور ولی نے اسے مخمس بھی کیا ھے —
+ اس غزل پر ولی نے خمسہ کہا ھے، کسی دیوان میں نہیں ھے —

برہ آگ تیرا سرے کھت ملیں
جو بندہ کیا بند در بند ھے

تکلم ھے تجھ لب سوں یوں خوش مزہ
جو بیجا کیا شعر* اور قند ھے

دیوانہ کیا ھے (ولی) کوں سدا
تری زلف میں کیا سجن آچھند ھے†

———:۴۹:———

رنج اچھے تو غم نہ کر بعد خزاں بہار ھے
غم کی اندھاری سوں نہ در آب پچھیں بہار ھے

لت کے پھندے میں جا پھنسا مرغ دلم بذوق خود
باز خود اس قدر چرا مضطر و بیقرار ھے

ابرو و چشم و زلف وبار‡ خال و خط اُس نگار کا
☾ خنجرو سحرو عقرب و دانۂ و دام و مار ھے

———:۵۰:———

تری انکھیاں اوپر از بس بہار نسیم خوابی ھے
گویا جامی سوں یہ ☉ مضمون رنگین ۞ انتخابی ھے

رہے کیوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھ یو آفت
تبسم ھے، نگہ ھے، زلف ھے، چہرا گلابی ھے

---

* غالباً یہ لفظ صحیح شکر ھے — † یہ غزل صرف ن ۴ سوں ھے — ‡ بال ؟ — ☾ ن ۲ میں فردیات میں یہ ۳ شعر ھیں، غالباً پوری غزل ھوگی دو شعر ضائع ھوگئے — ☉ ن ۳، ۴ ستی — ۞ ن ۷ مضمون جامی سوں یو رنگ۔ —

ہوا * ہے آگ † کا شعلہ درس دے دل ربا اپنا ‡

دکھانا آگ کوں مصحف کہ □ یو مسلہ کتابی ہے

(ولی) اُس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے

☽ کہ ظالم ہے، دورنگی ہے، ستمگر ہے، شرابی ہے

———: ۵۱ :———

سدا ہم کو خیال رنگ روئے یار جانی ہے

ہمارے شیشۂ دل میں شراب ارغوانی ہے

زبان حال سوں کہتا ہے خضر سبزۂ نو خط

تنا ⊕ کرناں صنم کے لب کا آب زندگانی ہے

گیا ہے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ہو

سراپا عشق کے بر میں لباس زعفرانی ہے

تواضع کی توقع نونہالاں ♋ سوں نہ رکھ اے دل ☿

کہ بے باکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے

---

* ن ۳، اُٹھا — † ن ۷ عشق — ‡ ن ۲ دلربائی کے —

□ ن ۷، مصحف کوں کے —

☽ ن ۱ د، ۹ میں غزل نمبر ۳۹۵ سات شعر کی ہے، چوتھا، پانچواں، نواں شعر نہیں ہے۔ ن ۲ تا ۴ میں دو غزلہ ہے پہلی غزل ۵ شعر کی ہے — دوسری ن ۲ میں آٹھ شعر کی، ن ۳ میں دوسری ۶ شعر کی ن ۴ میں پہلی سات کی، دوسری ۹ شعر کی، ن ۷ میں ۱۳ شعر کی ایک غزل ہے — دو مطلع ہیں مگر مقطع ایک ہی ہے — بقیہ شعر ن ۲، تا ۴ و ۷ کے اوپر درج ہوے — مندرجہ بالا مقطع میں ن ۷ میں بجائے (ولی) کے (سجھی) ہے —

⊕ ن ۵، بہاں — ♋ ن ۵ تا ۷، نو بہاراں — ☿ ن ۱، ہرگز

ہوا ہے شوق زلف مو کمر سوں جو سخن سرزد *
(ولی) وہ شعر نازک موج دریاے معانی ہے †

ثلاثی ‡

دیکھ غمزے ترے کا جور و جفا
هوش عاشق کا اُڑ چلے بہوا
قہر ہے قہر تیرے ناز و ادا

نت کیا مجھ پہ تو ستم دلبر
پھر توں ایسا نہ کر مرے جیو پر
رحم کر رحم توں براے خدا

تیرے مکھ بن مرے پہ ہوتا دکھ
مت چھپا مجھ ستی اپس کا مکھ
ڈال دے مکھ ستی نقاب جیا

نہیں کہتا کوئی تجھ سوں میرا درد
گل کے اِس دکھ میں دل ہوا سب زرد
مہر کر کر کہہ توں اے باد صبا

پیو! رقیباں پہ نت کرم مت کر
رات دن مجھ اُپر ستم مت کر
بات ہے دور یہ ز راہ وفا

صادق عاشق ہوں میں ترا دلدار!
مت کر میرے تئیں (توں) گھر گھر خوار

---

*ن ۵ خوش سخن میرا — ن ۶ ۷ جوش میرا من — † یہ غزل تمام نسخوں میں موجود ہے، غالبا ترتیب کے وقت سہواً رہ گئی — ‡ یہ ثلاثی صرف ن ۴ میں ہے —

جگ کرے گا ترے پہ اِس سوں ھنسا

دیکھہ کر مکھہ ترا دسے یہ چھب

کہ ترا فتنہ پھر آتا ھے سب

لے کے بد میں وہ تیرے قد کا عصا

تیرے مکھہ کی بنا اے نور نین

بلبلاں کے نظر منیں گلشن

دشت کر بل‡ کا جیوں ہوا ھے، نہا

دیکھہ کر مکھہ ترے کا سور جھک

بولتا ھے وہ روز حشر تلک

منبر آسماں پہ اُس کی ثنا

زخم عشق لگے مجھے کاری

اب سجن زود تر بدلداری

جا کے کر توں (ولی) کے دکھہ کی دوا

چار در چار*

صنم سات جب آکے یاری لگے

یو دکھہ درد آعمر ساری لگے

جسے عشق کا تیر کاری لگے

اُسے جیونا پھر کے بھاری لگے

ھوا یار کوں دیکھہ اول جو دھک

رھے نیر جاری سدا اُس کے چک

‡ کربلا، — * صرف ن ۲، ۴ میں ھے —

نچھوڑے محبت کوں دم مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

سدا جس کے دل میں رہے یاد یار
وہ رو رو اُٹھے* هجر سوں زار زار
نه هووے اُسے جگ میں هرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

نه کر بات اے جان هر ایک سوں
مگر بولنا مجھه سوں نت† بیگ توں
که هر وقت مجھه عاشق پاک کوں
پیارے! تری بات پیاری لگے

یو سن بات کوں دل ستیں گلبدن
خوشی سوں سنو‡ کھول اپنا دهن
کرے توں (ولی) سوں اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

مستزاد (۱)

دل چھوڑ کے یار کیونکه جاوے — کہتا ہے عیاں
زخمی ہے شکار کیونکه جاوے — بسمل ہے یہاں
جب لگ نه پیسے شراب دیدار — از جام لبت

---

* ن ۴ پھرے — † ن ۴ اب — ‡ ن ۲ سو توں —

انکھیاں کا خمار کیونکہ جاوے　　بے بوسۂ آں
ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں　　در ناز و ادا
جنت سوں بہار کیونکہ جاوے　　از باد خزاں
انجواں کی مدد اگر نہ ہووے　　در فرقت تو
مجھ دل کا غبار کیونکہ جاوے　　شاہد ہیں انکھیاں
ممکن نہیں اب (ولی) کا جانا　　از کوچۂ تو
*ہے عاشق زار کیونکہ جاوے　　کرتا ہے فغاں

(۲)

*کیتا ہوں ترے ناؤں کو میں ورد زباں کا
ہر دم میں دھن سوں
کیتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا
ہر موے بدن سوں
جس گرد اُپر پاؤں رکھیں تیرے رسولاں
اے بار خدا یا
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
صدیق ہو من سوں
مجھ صدق طرف عدل سوں اے اہل حیا دیکھ
الفت کی نظر بھر
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا
سرمست بدن سوں
ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
اے ماہ منور

---

*یہ دونوں مستزاد صرف ن ۴ میں ہیں —

یوں بوجهه کہ بلبل هوں هریک غنچہ دهاں کا
عشاق کی بن سوں
کیا سهم هے آفات قیامت ستی اس کوں
اے سرور عالم
کهایا جو کوئی تیر تجهه ابرو کی کماں کا
بے رنج هے بدن سوں
جاری هوے انجهواں سرے یو سبزۂ خط دیکهه
نیناں ستی دل کی
اے خضر قدم سیر کر اس آب رواں کا
ٹک پاک چرن سوں
کہتا هے (ولی) دل ستی یو مصرع رنگیں
رجهہی کی نہن آ
هے یاد تری مجکوں سبب راحت جاں کا
هر دم کے بچن سوں

مخمس [۱] *

رحم کر تجکوں دلبری کی قسم
مہر کر تجکوں سروری کی قسم
مکهه دکها ماه انوری کی قسم
مان توں مہرو مشتری کی قسم
هے تجهے شیشۂ و پری کی قسم

---

* یہ مخمس صرف ن ۴ میں هے —

بات نہ شمس میں ہے اظہر تر
حسن کا تخت و تاج ہے تجھہ سر
سن توں خوباں کے سر کا ہے افسر
مکھہ دکھا دکھہ میرا توں آساں کر
تجھہ کوں خوباں کی افسری کی قسم

عشق کی رہ کا مجھہ سفر ہے گا
اس ملیں غم ترا خطر ہے گا
مشکلاں سوں مجھے گذر ہے گا
عاشقاں کوں توں راہبر ہے گا
رہ بتا تجکوں دلبری کی قسم

مکر کیتا تو مجھہ سوں چند در چند
اب نہ کر توں مرے سوں ایتا فند
زلف مشکین کا مجھہ پہ کرکے کمند
جیو میرے کوں نا کر اُس سیں بند
تجکوں ہے زلف عنبری کی قسم

یہ (ولی) ہے بندہ ترا کمتر
بلکہ ہے کمتراں ملنے احقر
بندہ پرور ہے توں سدا دلبر
کر بندے پر کرم کی یک توں نظر
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

مخمس [۲] *

همسر ہو ترے شعرے سیں اڑ کون سکے گا
غواص ہو تجھ بحر میں پڑ کون سکے گا
ہم وصل ہر تجھ ساتھ بچھڑ کون سکے گا
تجھ غمزۂ خوں ریز سوں اڑ کون سکے گا
تجھ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا

....

کیا طاقت تعریف ترے حسن کی گل کوں
ہے رات سہی رنگ کہاں تیرے سوں تل کوں
تجھ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

اے دلربا عیار مرے دل کی خبر لے
پھرتا ہوں سدا سور سوں تجھ زلف کی جھر لے
یو مرد مک چشم نے سرمے کا خنجر لے
پھرتے ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند اُن انکھیاں کوں پکڑ کون سکے گا

ہے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جھب
الواح دسیں بھر ترے (؟) آنگ کے کھب کھب
کیتا ہوں تپاں دیکھ میں سیماب کوں جب تب
ہیں خضر کے چشمے سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط ان کوں انبڑ کون سکے گا

* یہ مخمس صرف ن ۷ میں ہے —

مصور کیا جگ کوں سجن تیری، گلی نے
دیکھہ نا سکے تجھہ چشم سوں چنپے کی کلی نے
سانپاں کوں کرے دنگ تری لٹ کی جھلی نے
تجھہ زلف کا بستار لکھا آج (ولی) نے
اس سحر کے طومار کوں پڑ کون سکے گا

مخمس*

هوس دل میں سدا تیرے هے سونے هور کھانے کا
پھرے اس فکر میں نسدن هو اندھا بیل گھانے† کا
ارے بیہوش اگر کچھہ اندیشہ هے واں کے جانے کا
عبث غافل هوا هے فکر کر کچھہ پیو کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر هو زمانے کا
ترے دل کوں سمجھہ یو هے خدا کے راز کا گلبن
نکو کر خار و خس سیتی یو اُس گلبن کے تئیں گلخن
بہار رنگ و بو منگتا هے کر سیر تن یو گلشن
چراغ دل اگر گل هے تو جیو گل کر اُسے روشن
کہ یو تحفہ هےسالک کوں نزک حق کے لیجانے کا
نہ کر توں دوستی دنیا سوں جو مکار فاحش هے
جواِس کے مکر میں مارا گیا تت اس کو کاهش هے
کہ دنیا دھل در گنبد هے هور آواز درفش هے
نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواهش هے
قفل هے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

---

* یہ خمسہ صرف ن ۷ میں هے — † کولھو۔

نہیں مہر و وفا کین و مکر یو گلرخاں میں ہے
ہمارا دل رکھے وو جو ہمارے دل رکھاں میں ہے
ہماری بات کی لذت جو چاکھے سو چکھاں میں ہے
نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں ہے
سمجھ بیشک یو افسوں ہے اپس پیو کے لبھانے کا

ولایت صادقی پاوے وہی ہے شیر دل جس میں
دیا آ جذبۂ کامل دکھائی اس کے تئیں اس میں
وگرنہ شیر مردی ولایت کہاں جس تس میں
(ولی) تجھ کوں رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رہے گر سگ ہو دایم تو نبی کے آستانے کا

قطعات *

(۱)

یوسف حسن آج دستا ہے — جا کے لینے کوں جیو ترستا ہے
مدعی کوں کہو کہ جیو دیونگا — وو نہ دیونگا جو جیو میں بستا ہے

(۲)

آہ سوں مجھ جگر میں چھید ہوے
فاش مجھ عاشقی کے بھید ہوے
اُس سید دل سوں جا کہو یاراں
رو رو دیدے مرے سفید ہوے

---

* یہ چار شعر، ن ۴ میں رباعیات میں لکھے ہیں۔ مگر یہ وزن رباعی کا نہیں اس لئے بہ ذیل قطعات درج ہوے—

فردیات

(۱)

مجھے اچرج یہی آتا پیا کے پان کھانے کا
نجانوں کیا سبب یاقوت اصلی کے رنگانے کا*

(۲)

گھنالے بال بالے کے بلا کی بیل ہیں گویا
جلم عاشق کشی کرنا سکھی کے کھیل ہیں گویا

(۳)

اپنی انکھیاں کو نگاہ کرو
آج مخمور ہیں پیا کیا ہی

(۴)

صبا (گر) جو توں ہے مہرباں تو (جا کہ) بول دلبر سوں†
کہ تجھ ادھر‡ کے طلب میں یو جیو آدھر آرہا

(۵)

اے پتنگ جل کہ تجھ موے پیچھے
شمع ثابت قدم ہے جلنے میں

(۶)

کشتی پہ مجھ نین کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بند چلے ہیں

---

* اس زمین میں غزل نمبر ۲۹ دیوان میں ہے۔
† قوسین میں جو الفاظ ہیں یہ زیادہ معلوم ہوتے ہیں مگر اصل میں لکھے ہیں — ‡ هونٹ

—(۷)—

پیو کی انکھیاں میں نشۂ معجوں
گویا نرگس کے لالہ در بر ھے

—(۸)—

انجھو کی فوج کا اے شاہ خوباں
دیا ھوں تجھہ مھلے میں محلا

—(۹)—

گر تو چہتا ھے کہ دیکھے رنگ وسعت مشربی
صدق نیت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

—(۱۰)—

اُسی کی نین میں مورت پیا کی نت بھری ھوگی
جگر کے کاٹ عینک کوں چنی جگ پر دھری ھوگی

—(۱۱)—

اس صنم نے جب نکالا مکھہ ستی اپنی نقاب
صبح صادق کا گریباں پھاڑ جیوں سورج دسا

—(۱۲)—

مفلسی بیکسی کی فوجاں نے
شہر دل کوں کیا ھے ویراں آ

—(۱۳)—

موھن ادھر رنگیں بدل کھا پان مسی لائے ھیں
لب پر شفق اور شام کوں ایک ٹھار کر دکھلائے ھیں

—(۱۴)—

تجھہ گال پر نہ تا نشاں دستا سجھے اس دھات کا
روشن شفق پر جگمگی جیوں چاند پچھلی رات کا

—(۱۵)—

اُجالے کوں اس مکھ کے دیکھے ستی

خجالت سوں گئی رات چندر چھپا

—(۱۶)—

عشق کرناں تو ایک سیں کرنا

عشق دو ٹھور بے حیائی ہے

—(۱۷)—

ترے موے میاں آنگے (یہ) چیونٹا کیا بچارا ہے

تری انکھیاں انگے جاناں چکارا کیا چکارا ہے

—(۱۸)—

خال بھی مکھہ پر ترے یوں جو دسے

جوں کہ بیٹھا زاغ آ گلشن بھیتر

—(۱۹)—

نقاش جیوں (نازو) ادا مجھہ یار کی نا لکھہ سکا

سیں اُس کی صورت اور ادا دل کے صفحے پر سب لکھا

—(۲۰)—

مارے پلک کے تیراں محبوب آپ دھس دھس

روزن ہوا ہے سب تن جیتا اناں بس بس

—(۲۱)—

قمر نے لاف جب مارا مرے معشوق کے مکھہ سیں

ہوا حیران و سرگرداں خجالت سوں حشر لگ وہ

—(۲۲)—

مکھہ ترا جوں روز روشن زلف تیری رات ہے

کیا عجب یہ بات ہے یک ٹھار دن اور رات ہے

—— (۲۳) ——

آج دلبر نے مجھہ پیام کیا
شکر اللہ فلک نے کام کیا

—— (۲۴) ——

نا جوت هے الماس کوں ظالم ترے دندان کی
نارنگ دستا لعل میں تیرے لب خندان کی

—— (۲۵) ——

گردش چشم دکھا مجکوں دیے هیں بالے
گوشۂ چشم ستی دیکھہ بہت گھر گھالے

—— (۲۶) ——

خوباں کی مجلس منی پر تو اُسی کا شمع هے
بوجھے وهی اس بات کوں خاطر کہ جس کی جمع هے

—— (۲۷) ——

شاخ گل هے یا نہال راز هے
سرو قد هے یا سراپا ناز هے

—— (۲۸) ——

دود آہ شوق مشتاقاں نہیں
خط نہیں یو حسن کا آغاز هے

—— (۲۹) ——

تیری انکھیاں کے سامنے سرمہ هوا هوں میں
اے سنگدل هنسی کوں توں ذرّہ نظر میں لا

—— (۳۰) ——

تحصیل حاصل نہیں اُسے جس میں جو قیل و قال هے
اُس کوں تدهاں فاضل کہنا جو فارغ التحصیل هے

(۳۱)

نبض عاشق میں تان کا ہے جیو
تا نت بجنے میں راگ بوجھا ہوں

(۳۲)

توں ہے حق ستی ہم زباں ہم کلام
ترا قاب قوسین ادنیٰ مقام

(۳۳)

تجھہ شمع رو سے روشن ہوتی ہے شب کی مجلس
معشوق چاہتے ہیں پروانگی وہاں کی

(۳۴)

کچھہ بھلا نہیں رقیب کوں لگتا
ایک پاپوش خوب لگتی ہے

(۳۵)

میں نے چوچی اہیرنی کی ملی
مجکو اُس نے نہ کچھہ ملائی دی

(۳۶)

جب نقش اُس صنم کا نقاش کھینچتا ہے
بازو کے کھینچنے میں وہ ہات کھینچتا ہے

(۳۷)

پوچھا چنچل سے مستی میں تری کاہے کی انگیا ہے
چھپا چھاتی چھبیلی ہات سوں ہنس کر کہی ململ

(۳۸)

چھبیلی چھب سوں درزن کا ہلانا ہات تک دیکھو
یو کچھہ سیتی نہیں (لیکن) مرے دل کو اڑاتی ہے

——— (۳۹) ———

پوچھا سالن کر دو گیندان سو کیا سخن کہے بر میں

کہا تجھہ کیا غرض اس سوں چلا جاھر یک کچھہ ھے

——— (۴۰) ———

دیکھہ کر پاوں کی تری مہندی

مجکوں تلوون سوں آگ لاگی ھے

——— (۴۱) ———

میں کہا تیرے بدن پر کیا بھلی لگتی ھے راکھہ

ھنس کہا جوگی بسر نے خاک لگتی ھے بھلی

——— (۴۲) ———

یار کوں دیکھہ میں ھوا قربان

اس تجارت میں مجکوں وارا ھے

——— (۴۳) ———

اُس سرو قد کے غم سوں گردن میں طوق بھا کر

قمری نمن الم سوں کو کو پکارتا ھوں

——— (۴۴) ———

غرور حسن ست اے چار ابرو اب کرم کرنا

پڑا ھے موٗ ترے' یاقوت پر قیمت کوں کم کرنا

——— (۴۵) ———

مہ جبیں پر لگاے کیوں ٹیکا

ماہ میں کام کیا ھے دیو بیکا

—— (۱۴۶) ——

* یک شمع گر در پیش و پس راکھے ہزاراں آرسی
دستا ہے نور ہر یک منے لیکن وہی یک شمع ہے

—— (۱۴۷) ——

† دیکھا نہیں کسی نے دن رات میں اچھوں لگ
مہتاب کے اُجالے میں آفتاب دیکھا

—— (۱۴۸) ——

دونوں بھواں کے میانی ٹیکا نہیں زری کا
ہے قوس کے برج میں جھلکار مشتری کا

—— (۱۴۹) ——

تا چند کہوں بات تری خوش شکلی کی
اے شوخ ترے غمزے نے جو کی سو بھلی کی

—— (۱۵۰) ——

رخسارۂ معشوق نہاں شہ بہ تہ زلف
سورج نہیں دستا جو ہوا ہو بدلی کی

---

* اس شعر تک فردیات ن ۴ میں ہیں — † ذیل کے فردیات ن ۷ میں ہیں—

ضمیمہ نمبر ۲

فہرست اختلاف نسخ کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱	۱*	۱	۱	ناؤں	نام، ن ۱، ۷
"	"	۲	۱	رکھیں	دھریں، ن ۵
"	"	۴	۲	یو	یوں، ن ۲ تا ۷، بجز ۴
"	"	۴	۲	بوجھ کے	بوجھ کہ، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	سہم	بیم، ن ۸
"	"	۶	۱	آنجھو	آنجواں، ن ۷
۲	۲	۲	۱	بات میں	پل منیں، ن ۱
"	"	۲	۱	میں	سوں، ن ۵
"	"	۲	۲	لکھوں	لکھو، ن ۵
"	"	۳	۱	بھیجلی	پھنچکی، ن ۶
"	"	۴	۱	بوجھو	پوچھو، ن ۵ تا ۷
"	"	۴	۱	بوجھو	سمجھو، ن ۲
"	"	۵	۱	گریاں ہے	ہے گریاں، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	سنیا ہے	سنی ہے، ن ۲، ۴ سنی ہیں، ن ۵

* ن ۴ کا ابتدائی ورق نہیں ہے، اس وجہ سے یہ غزل اس میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲	۲	۵	۲	سنیا ہے جب سوں آوازہ تری روشن بہانی کا	سنیا ہے جب ستی آواز تیری سے منہ چھپانے کا، ن ۱ حاشیہ *
,,	,,	۷	۲	ذوق	شوق، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	لکھہ سکے کیونکر	کیوں سکے لکھہ کر، ن ۱ تا ۷، جو، ن ۵
,,	,,	۹	۲	لکھے گر	لکھوں گر، ن ۱ تا ۷
۳	۲	۱۱	۲	اُن نے بھول ہرگز جہاں میں	بھول جہاں میں اُن نے ہرگز، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۲	ہرگز زندگانی کا	ایام جوانی کا، ن ۵
,,	۳	۱	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۲
,,	,,	۲	۱	کیا	کیجے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	کو انیندی	کوں† انیندی ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نین	نین نے، ن ۸
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کی، ن ۲ تا ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کے‡ ن ۸
,,	,,	۵	۱	بوجھو	پوچھو، ن ۳ تا ۸
,,	,,	۵	۱	بوجھو اب	پوچھو کیوں، ن ۷، ۸

* اس مصرع کی وجہ سے یہ شعر دوسری غزل کا ہو جاتا ہے - دیکھو غزل ۲۹ دیوان ہذا ـــ

† اکثر جگہ کوں، (کو) لکھا گیا ہے اس کا نسخہ آیندہ دینا بیکار ہے ـــ

‡ (کے) یہاں غلط ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳	۳	۶*	۱	پری رخ	پری رو، ن ۲، ۶
"	"	۶	۱	نہیں	ہے اے، ن ۲، ۵، ۷
۴	"	۸	۱، ۲	بے حسابی	بے حجابی † ن ۵، ۸
"	۴	۱	۱	نہیں سکتا کوئی	نہیں کُنّی تا سکے ‡ ن ۱ تا ۵، ۷ نہیں کوئی سکے، ن ۶
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کن، ن ۲ تا ۴، ۸
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کوں، کو ن ۹، ۸
"	"	۲	۱	نہیں	کیا، ن ۴
"	"	۲	۱	اُٹھہ کے	اُس کی، ن ۳
"	"	۲	۲	ہمارے اشک جاری کا	ہماری اشک باری کا، ن ۱
"	"	۳	۱	نکلتا ہے جو باہر نین سوں آنسو	نین سوں جو نکلتا ہے انجھو باہر، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	کہ جیسی	جیسے، ن ۷
"	"	۴	۱	حد ہور نہایت	حد و نہایت، ن ۱، ۴ تا ۵
"	"	۴	۲	انتظاری	بیقراری، ن ۱
"	"	۵	۱	مکھہ	مُوں، ن ۲ تا ۴، ۶
"	"	۵	۲	لیا (لے)	لا، ن ۲ تا ۵

* ۱، ۳، ۴، میں یہ شعر نہیں ہے اور فٹ نوٹ میں دوسرا مصرع یہ بتایا گیا ہے: عجب کچھہ لطف رکھتا ہے (نگہہ چشم شرابی کا) مگر قوسین والا نسخہ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

† پہلے مصرع میں پہلی جگہ دوسری جگہ بد ستور—

‡ صرف ن ۱ - میں کنّی کی جگہ (کو) کوئی کا مخفف ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۴	۴	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	ملیں یک پگ پہ ن ۲
،،	،،	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	اوپر یک پگ سوں ن ۵
،،	،،	۶	۱	پگ پر سوں	پگ سوں کہ، ن ۱
،،	،،	۶	۱	پگ پر سوں جیوں جوگی	پگ سر سوں جو کوئی ن ۴
،،	،،	۶	۱	سوں جیوں جوگی	سو (جیوں جوگی)، ن ۳، ۶
،،	،،	۶	۱	پگ پر سوں	پگ پر کہ، ن ۷
،،	،،	۷	۱	پتلی	کیکی، ن ۱
،،	،،	۷	۱	پتلی	پتلیاں، ن ۳، ۴
،،	،،	۷	۱	سوں	کر، ن ۵
،،	۵	۱	۱	ماہ	مہر، ن ۱ تا ۷، ۸
۵	،،	۲	۱	نہن	میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کوں	کے تئیں، ن ۳
،،	،،	۵	۱	خضر	سبز، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۱	خشکی و	خشکی اور، ن ۵
،،	،،	۷	۱	خورشید سوں همسری کرے هے	خورشید ستی هوا هے همسر، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۸	۲	تکمہ هے	هے بند، ا تا ۷
،،	،،	۹	۱	کوئی	کوئی کہ، ن ۲، ۳، ۵، ۷
،،	،،	۱۰	۱	دولت	شوکت، ن ۱

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۵	۵	۱۰	۲	چاکھا	چاکھیا ، ن ۱ *
۶	۶	۴	۱	تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں	گر عشق حقیقی سوں توں واقف نہیں - ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یہ	یو قدیم نسخوں میں ہر جگہہ (یو) اور مرتب صاحب نے ہر جگہ (یہ) لکھا ہے)
,,	,, †	۵	۱	ہوں	ہے، ن ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	بچن، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	زبان، ن ۳
,,	۷ ‡	۲	۲	اُس	تجھہ، ن ۲ تا ۷ ، ۸
۷	,,	۵	۱	نگہ نے مسجد میں	بھواں کی مسجد نے ن ۳ ، ۵
,,	,,	۶	۱	راز	سر، ن ۵
,,	,,	۶	۱	فقر	عشق، ن ۲ تا ۷
,,	۸ §	۱	۱	سخن	میں کوئی ، ن ۵
,,	,,	۱	۱	ہے	اے، ن ۲
,,	,,	۱	۲	چاند کوں ہے آسمان پر	آسمان پر چاند کوں ہے، ن ۱

* قدیم نسخوں میں فعل ماضی یاے مخلوط کے ساتھہ لکھا ہے - اور مرتب صاحب نے اکثر و بیشتر موجودہ رسم خط کے موافق، صرف ایک جگہ بتا دیا جاتا ہے —

† غزل ۶ ن (۱) میں نہیں ہے —

‡ غزل ۷ ، ن (۱) میں نہیں ہے اور اُس کا تیسرا ، چوتھا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

§ یہ غزل ن ۳ میں نہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷	۸	۲	۱	زاهد نے صنم	زاهد اے صنم، ن ۱ تا ۷، ۸
،،	،،*	۴	۲	ترک کر	ترک کر کر، ن ۷
،،	،،	۲	۲	تسبی	سبحہ ۱ تا ۷، ۸
،،	،،	۲	۲	کوں ھے	کوں، ن ۷
،،	،،	۲	۲	تجھہ	ھے، ن ۸
،،	،،	۳	۱	ستی	ستیں، ن ۱، ۲، ۷ (قدیم املا)
،،	،،	۳†	۲	لٹ پٹی دستار	طرۂ طرار، ن ۲
،،	،،	۵	۱	بلبلیں	بلبلاں، ن ۱ تا ۷، ۸
،،	،،	۵	۲	زندگی بھر	زندگی میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	کدھی	کدھیں، ‡ ن ۱ تا ۶
،،	،،	۶	۱	آنجھو ستی	انجھواں سیتی، ن ۱، ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۶	۲	عبد	عہد، ن ۱، ۷
۸	۹	۱	۱	دیکھنا	دیکھناں §
،،	،،	۱	۱	رخسار	دیدار، ن ۸
،،	،،	۱	۲	مطالع	مطالعہ، ن ۱، ۵، ۶
،،	،،	۱	۲	مطلع الانوار	مطلع انوار$ ۱، ۳، ۴

* (ن) ۲ میں اس غزل کا چوتھا شعر نہیں ھے —

† یہ شعر (ن) ۴ میں ۔ ایک دوسری غزل کے تحت میں لکھا ھے —

‡ قدیم املا دکھانے کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ھے —

§ قدیم املا میں، مصادر ایک مزید نون غنہ کے ساتھ لکھے جاتے تھے —

$(ن) ۵ میں حاشیے پر لکھا ھے: " کتاب است تصنیف صرفی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸	۹	۲	۲	چہرۂ گُلنار	چہرۂ گُلنار، ن ۱
,,	,,	۳	۱	تھا	ھوں، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۲	مشتاق	محتاج، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	جلھکار	چھلکار، ن، ۴، ۵
,,	,,	۵	۲	طرۂ طرار	طرۂ دستار، ن، ۸
,,	,,	۶	۱	یک	یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	بچن	سخن، ن ۲، ۴
,,	,,	,,	۲	نسخۂ اسرار	سبحۂ ابرار * ن ۶
,,	,,	۹	۲	کی	کوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,†	۱۰	۲	ھے دیوانہ	دیوانہ ھے، ن ۲، ۵
۹	۱۰	۱	۱	اُس یار	تجھہ یار، ن ۸
,,	,,	۳‡	۱	ھووے گا کیا	کیا ھووے گا، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	ھوا ھے	ھوا توں، ن ۴
,,	۱۱	۱	۱	ھو	ھوے ※ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تھار	طیار، (اختلاف املاے قدیم) ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	,,	۲	ھاتھہ	ھات ⊙ ن ۱ تا ۵
,,	,,	,,	۲	پلکاں	مژگاں، ن ۵

* ایک کتاب کا نام ھے —

† اس غزل کا ساتواں شعر، ن ۳ میں نہیں ھے —

‡ (ن) ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

※ قدیم نسخوں میں ھر جگہ "ھوے" لکھا ھے —

⊙ قدیم کتب میں اکثر یہی املا ھے - اور یہی دکھانے کے لیے لکھہ دیا ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۰	۱۱	۴	۲	بہاوے	نپاوے، ن ۲، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	جیوں	چوں، ن ۱، ۲، ۴
,,	۱۲*	۱	۲	چڈھیا ہے	چڑھا ہے، ن ۴ تا ۶ چڑا ہے، ن ۲، ۷
,,	,,	۲	۱	کہش کی	کیش کا، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	مارتا ہے	مارتے ہیں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اجازت ہو	خبر ہووے، ن ۸
,,	,,	,,	,,	سوں	تھے، ن ۲ – میں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	مشہور ہے مذکور	مذکور ہوا ہے جگ میں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	کرے تا	کرے گا، ن ۶
,,	,,	۵	۱	پڑی رو سے	شکر لب سوں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لیا ہے اس سبب دل نے مرے	مرے دل نے لیا ہے اس (یو، ن ۵) سبب، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۶	۱	جو کُٹی تیری	ولی جو کوئی (مقطع) ن ۳
,,	,,	۶	۱	بے مروت	نہیں مروت، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	کر	سوں، ن ۳
,,	,,	۶	۲	کیوں کہ ہووے اُس کوں تیری	اُس کوں کیوں ہووے تری اِس، ن ۲

* یہ غزل ۱۲ (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰	۱۲	۶	۲	هووے	هوئے، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۱	تیری	سجن کی، ن ۳، تری یو، ن ۴،
,,	,,	۷	۱	سجن کی	کی سکن ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	تسب	× ، ن ۲
,,	,,	۷	۱	هر یک	هر یک کی، ن ۲، ۴، ۶
,,	,,	۷	۱	شہر ہیں	روشن، ن ۲ تا ۸
,,	,,	۷	۲	ولی	اگر، ن ۳
,,	,,	۷	۲	اُجھے	اچھے، ن ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۲	اُجھے	اُتھے، ن ۸
۱۱	۱۳	۳	۱	پایا وہ	پایا هے، ن ۲
,,	,,	۵	۱	تیرے	تیرا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	هیں	هے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	هیں جیوں	هے جوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۴	۱	۲	دهاوا	دهووا، دهاوا، ن ۱ *
,,	,,	۳	۱	سوں تیری	تیری سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	سداں	سدا †، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	دزداں	دزدوں، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دوجے	هر یک، ن ۲، ۴
۱۲	۱۵ ‡	۲	۱	کوں	سوں، ن ۱

* (ن) ۱ کے حاشیہ پر: یعنی هجوم بمعنی بسیار اعنی کثرت —

† مرتب صاحب نے هر جگہ نون غنہ سے لکھا هے اور نسخوں میں "سدا" هے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲	۱۵	۲	۲	رهس کا	آمس کا، ن ۱، ۷
				رهس کا	اتس کا (آتش کا؟)، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۱	پد	میں، ن ۴
,,	,,	۳	۱	دئی	دیا، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	دریا میں بهم کے یہاں	یہاں بہم کے دریا میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	گردان هے	کھپتا هے، ن ۳، ۴ کھویا هے، ن ۲
,,	,,	۵	۱	هر پهر	پهر پهر، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جوں کہ	هوکے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	تیرے میٹھے	تیری میٹھی، ن ۱
,,	,,	۵	۲	یہاں	زباں، ن ۱ لباں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	جب سوں پڑیا هے	پایا هے جب سوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۶	۲	۱	مجکوں	مجھ پہ، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	یو	یوں، ن ۱، ۴، ۶
,,	,,	۳	۱	عشاق کوں حیرت سوں	حیرت سوں صفاعاشق، ن ۲، حیرت سوں همه عالم، ن ۴،
۱۳	۱۷	۱	۱	گر کوئی مجھ	مجکوں گر کوئی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	تا دم آخر	آخر دم لگ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۱	مجکوں	مجکم، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۳	۱۷	۵	۲	حسرت	حیرت، ن ۳، ۴، ۸
,,	,,	۵	۲	لچھمن	لکھمن، ن ۱، ۲،
,,	,,	۷	۱	گم‌ فقاری	غلامی کے، ن ۲
,,	,,	۸	۱	کر	وہ، ن ۸
,,	,,	۹	۱	جو اُن	جو اُس، ن ۱ تا ۱۰
,,	,,	۹	۱	کے	میاں، ن ۴
					کوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۹	۱	دو جام سی	نظر بھر کر، ن ۶
۱۴	۱۸*	۸	۱	ھوے ھیں	میں ھے یو، ن ۴
,,	۱۹	۱	۱	تار	مار، ن ۵
,,	,,	۱	۱	چال	کال، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	دیکھے	جلوے، ن ۸
,,	,,	۱	۲	پورا مصرعہ یوں ھے :	ھوا ھے اُس کے جلوے
					سوں پریشاں حال
					عاشق کا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	بولے	بولوں، ن ۲
,,	,,	۲	۱	بیاں	سخن، ن ۵
۱۵	,,	۳	۲	زمیں بیقراری میں	زمیں میں بیقراری کے
					ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	نال	مال، ن ۳، ۶
,,	,,	۴	۲	اپنا	اپنا ں، ۱
,,	,,	۵	۱	آزمانے	آزمائی، ن ۲، ۵ تا ۷

* اس غزل کا چھٹا شعر ن ۳، ۴ میں، اور ساتواں، ن ۱ تا ۶ میں نہیں ھے —

۱ قدیم نسخوں میں ھر جگہ نون غنہ کے ساتھ ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵	۱۹	۵	۲	پی	پیو* ن ۱ تا ۹
,,	,,	۶	۱	کیا ہے	کیا سمجھ، ن ۶
,,	,,	۶	۲	معلوم	کم فہم، ن ۲
,,	,,	۷	۱	پوچھے	پوچھیں، ن ۲ (قدیم املا)
,,	,,	۹	۱	ممکن نہیں	ہرگز نہیں، ن ۱ - نہیں ہوتی، ن ۲
,,	,,	۹	۲	بنا	بندھا، ن ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۹	۲	جال	خیال، ن ۷
,,	,,	۱۰	۱	میں — خروش	کا خروش اور، ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	ہے درد	دل پر کہ، ن ۲، عاشق کی، ن ۴
,,	۲۰	۲	۱	جب سوں پیو کا	پیو کا جب سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	کرنا	کہنا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	تب سوں درد	درد تب سوں، ن ۱ تا ۴، ۶
۱۶	,,	۳	۱	دیے ہیں	دیا ہے، ن ۵ - دئیں ہیں، ن ۲
,,	,,	۴	۱	آنجھو	اشک، ن ۱
,,	,,	۴	۱	میرے	مرے کچھ، ن ۱ تا ۴
,,	۲۱	۱	۱	کیا ہوں	کیا ہے، ن ۲

* قدیم نسخوں میں ہر جگہ اسی طریقے سے ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱٦	۲۱	۱	۲	مہری	تیری، ن ۲
،،	،،	۲	۱	غم کے	عشق، ن ۷
،،	،،	۴	۲	تو ہمیشہ ہے	ہے تو ہمیشہ، ن۲تا۷
۱۷	۲۱*	۸	۲	خوبان نامی	خوبیاں کی نامی، ن ۲، ۴
،،	،،	۹	۲	سجن	صنم، ن ۳ تا ٦
،،	،،	۹	۲	سجن تجھہ	صنم کی، ن ۳، ۴
،،	،،	۱۰	۱	سوں ہم	سیتی، ن ۱، ۴ تا ۷
،،	،،	۱۱	۱	مست انکھیاں	بہت ابرو، ن ۸
،،	،،	۱۱	۱	اے ساقی	اور گردن، ن ۲
،،	۲۲†	۱	۱	مرتبہ ہے	رتبہ، ن ۲، ۳ — ہوئے ن ۲ تا ۴، ٦، ۷
،،	۲۰‡	۲	۱	جامہ زیبوں	جامہ زیباں، ۲تا ٦
،،	،،	۴	۱	سوں، پوچھہ	کوں پوچھہ، ن ۵
،،	،،	۴	۲	نہیں	نہیں وہ، ن ۲ تا ٦
،،	،،	۵	۲	حیرت	غیرت ۲ تا ۵، ۸
،،	،،	٦	۱	ہیں پہ تو	ہے بیدار، ن ۲، ۵
،،	،،	٦	۲	مفلساں	مفلسوں، ن ۲ تا ٦
،،	،،	۷	۱	ہے بند	بندھا، ن ۸
۱۸	،،	۸	۱	بشکل	بسان، ن ۲، ۴، ۵
،،	،،	۸	۱	شان	شکل، ن ۳ تا ۵

* (ن/ ۷ میں اس غزل کا پانچواں اور آٹھواں، ن ۳ میں چھٹا شعر، (ن) ۲، ۳ میں دسواں شعر نہیں ہے —

† یہ غزل (ن) ۱، میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کا چوتھا شعر (ن) ۷، میں، اور نواں (ن) ۲ تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸	*۲۳	۹	۱	ہے جگ میں روشن	روشن ہوا ہے، ن ۵
،،	،،	۲	۱	اُپر	یہ لیے، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۲	۱	سے	سوں، ن ۴ تا ۷
،،	،،	۳	۲	نست	اِس، ن ۳
،،	،،	۴	۱	تجھ پلکاں کوں بولیا	پلکاں بولتا ہے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۴	۲	کے صید کوں چنگل ہے یو	کوں صید کرتی ہے چنگل، ن ۳
،،	،،	۴	۲	یو	جوں، ن ۲ – توں، ن ۷
،،	،،	۵	۲	نہ پوچھے	پوچھے، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۵	۲	غمگین	مسکین، ن ۳ تا ۷
۱۹	†۲۴	۳	۱	خونخوار و صیاد	صیاد و خونخوار، ن ۵، ۶
،،	۲۵	۱	۱	نگھرگھت	مگر گھت، (یا) کمر گھت (؟) ن ۲ تا ۴
،،	،،	۱	۲	دیکھیں	دیکھے، ن ۱، ۵ – دیکھا، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۱	۲	زلف کا	زلف کی، ۳ تا ۵
،،	،،	۲	۱	کپت	گھونگھت، ن ۲ تا ۴
،	،،	۲	۱	پرتے	گرتے، ن ۵
،،	،،	۲	۲	بات	پات، ن ۱، ۳ تا ۵ پاتھ، ن ۶، پات، ن ۷

* یہ غزل (ن) ۱، میں نہیں ہے—

† یہ غزل (ن ۱، میں نہیں ہے (ن) ۵، میں مقطع حاشیہ پر تھا، کٹ گیا ہے۔۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹	۲۵	۳	۱	تجھہ نین دیکھنے کوں	تجھہ نیں کے دیکھن کا، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۳	۱	دل تھاتھہ کر	کر تھاتھہ دل، ن ۱
،،	،،	۳	۱	تھاتھہ	تھاھہ (تھہہ) ن ۸
،،	،،	۳	۱	چکا تھا	چلا تھا، ن ۱، ۵ تا ۷ چلا ھے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۳	۲	غمزے	غمزاں، غمزیاں، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۲	ناچار	لاچار، ن ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	میں *	موں، ن ۶
،،	۲۶	۱	۱	دل میں اس کے	اُس کے دل میں
،،	،،	۱	۱	کدھی	کدھیں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱	۱	کدھی	کسی ن ۷
،،	،،	۱	۲	جو ہوا ہے	ھے جو پیو کے، ن ۱ تا ۷
۲۰	،،	۳	۱	زرہ	ذرہ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کسو، کوں جو	کسی کوں کہ، ن ۱ تا ۷
،،	۲۷	۱	۱	مکھہ	لب، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۱	پرجستہ	پر جستہ ھے، ن ۲
،،	،،	۲	۱	خوبی ھے	خوبی ھا، ن ۱، ۵، عالی کا، ن ۲، ۴ عالی ھے، ن ۳
،،	،،	۳	۱	گئی ھے	گیا ھے، ن ۲، ۴، ۷
،،	،،	۳	۱	مخمل کی	مخمل کا، ن ۲، ۴
،،	،،	۳	۱	پاؤں	پاواں، ن ۳

* منہ اور میں کا قدیم املا (موں) بھی ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰	۲۷*	۳	۱	سرخی	نرمی، ن ۳، ۴، ۶ تا ۸ ، گرمی، ن ۲
،،	،،	۳	۲	رنگوں	روشن، ن ۱
،،	،،	۴	۱	حلاوت	حکایت، ن ۴
،،	،،	۴	۱	شیریں	رنگین، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۱	سوں	سو، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	دل نشیں ہے اس سبب	اس سبب ہے دل نشیں، ن ۳، ۴
،،	،،	۶	۲	شہرہ	شور، ن ۱، ۵
،،	،،	۷	۲	چھڑکے	مجھ کوں، ن ۲ تا ۵
۲۱	،،	۸	۲	تو	سو، ن ۱تا ۷، ۸
،،	،،	۹	۱	سن کر	سنتے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۹	۱	کو سن کر	کے سنتے، ن ۵، ۷
،،	،،	۹	۲	ہے شعر میں تیرے	تجھ شعر میں ہیگا، ن ۱
،،	،،	۹	۲	شعر	بیت، ن ۲
،،	۲۸	۲	۱	دیکھنے	دیکھتے، ن ۱، ۶
،،	،،	۳	۲	ایک نقطہ	یک نقط، ن ۱تا ۷
،،	،،	۶	۱	مجھ شوق	تجھ شوق، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	تن	تن، ن ۲ — من، ن ۴، ۵، ۷
،،	،،	۷	۱	تجھ شعر	مجھ شعر، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	تدھی	تدشاں، ن ۱ تا ۷

* یہ مصرعۂ اول (ن) ۱ میں یوں ہے :

سٹیا ہے خواب مخمل نے تری پاواں کی نرمی سوں

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱	*۲۹	۱	۱	ہے گا فکر کر،	ہے کیا فکر کر، ن ۲، ۳ ہے فکر کر کچھ، ن ۷
۲۲	,,	۲	۱	کر جیوں گل	جوں گل کر، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	ہے خواہش	خواہش ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۴	۲	یہ اُس	اُسی، ن ۳
,,	,,	†۵	۱	ہے جیوں	ساجن، ن ۲ – لیکن، ن ۵
,,	,,	۵	۲	تیو تجھ	پیو تجھ، ن ۲
,,	,,	۶	۱	دستا	دھسنے کی، ن ۱ – دھستا، ن ۲ – جلتا، ن ۷
,,	,,	۶	۱	دل کو	دل میں، ن ۱ – مجکوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	رکھیں گے	گندیں گے، ن ۱ – کہیں گے، ۲، ۳، ۵، ۶
,,	,,	۷	۲	رہے گر	رہے گا، ن ۱
,,	,,	۷	۲	ہوکر دائم	ہو دائم توں، ن ۲ تا ۵
۲۳	‡۳۱	۱	۱	خونخوار	خوں ریز، ن ۲ تا ۴، ۷

* یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے، صرف آخری شعر اور مقطع ہے —

† یہ شعر (ن) ۳ میں نہیں ہے - پہلا مصرعہ (ن) ۱ و ۷ میں وہ ہے جو متن کے فٹ نوٹ میں ہے —

‡ غزل (۳۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (۳۱) (ن) ۱، میں نہیں ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳	۳۱	۳	۱	نظر	نگہ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	اُن انکھیاں	اُس انکھیاں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴*	۱	چشموں	چشمے، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	اُتر	انپڑ، ۳ تا ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	پڑہ کون	پڑ کون، ۵ تا ۷
,,	†۳۲	۱	۱	ہوگا	ہوے گا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کی، تاب	کا، ن ۲ – آب، ن ۵
,,	,,	۴	۲	سدلے کا	سیلے کے، ن ۳، ۴ – سیلے پہ، ن ۵
۲۴	,,	۶	۲	تیری انکھاں کے	انکھیاں کوں تیری ن ۷
,,	,,	۶	۲	دیکھے	آنگے، ن ۴
,,	,,	۷	۲	مقصد	مطلب، ن ۶، ۷
,,	۳۳	۱	۲	ہر یک	یکساں، ن ۳
,,	,,	۱	۲	نہال	خوش حال، ن ۴
,,	,,	۲	۱	آوے گا گر	آوے گا جب، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	آگے	دیکھے، ن ۲
,,	,,	۳	۱	اُس کی بھواں کا طالب	طالب تری بھنواں کا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۲	کا سال	میں سال، ن ۸
,,	,,	۵	۱	جو چمن	ہے چمن، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —

† یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴	۳۳	۵	۱	چمن میں	چمن کا ، ن ۲ ، ۳ ، ۸
،،	،،	۵	۱	ہے بلبل	وہ بلبل ، ن ۲ جو بلبل ، ن ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۶	۲	تجھ سا صاحب جمال	حاضر کو بھر لال ، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۶	۲	جمال	کمال ، ن ۷
۲۵	*۳۴	۱	۲	ہے تیری	ہیں تیرے ، ن ۷
،،	،،	۲	۱	دی حق نے تجھے بادشاہی	دی بادشاہی حق نے تجھے ، ن ۶ ، ۷
،،	،،	۲	۲	جاکشور	یو کشور ، ن ۸
،،	،،	۳	۱	سری جن	اے ساجن ، ن ۶
،،	،،	۳	۲	میں	کوں ، ن ۶
،،	،،	†۴	۲	پیکاں	بھالاں ، ن ۸
،،	،،	۵	۱	تم ، خوباں	تو ، آفاق ، ن ۶ ، ۷
،،	،،	۵	۲	ترا غم میں	ترے غم کا ، ن ۶ کوں ، ن ۷
،،	،،	‡۶	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں ، ن ۶ ، ۷
،،	،،	۹	۱	چرب سی	چوب سوں ، ن ۸
،،	،،	۱۰	۱	درد	سوز ، ن ۶

* یہ غزل ۱ تا ۵ قدیم قلمی نسخوں میں نہیں ہے —

† ن ۶ ، ۷ میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ شعر ۷ ن ۷ میں نہیں ہے اور شعر ۸ و ۹ ، ن ۶ و ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵	۳۴	۱۰	۲ *	چلتا ھوں ترا درد میں	اس درد کا درماں کسی ' ن ۶ ' ۷ دارو ' ن ۷
۲۶	۳۵	۲	۱	ناز	یار' ن ' ۶
,,	,,	۲	۲	چمن زار	گل باغ ' ن ۵
,,	,,	†۳	۱	کہ اُس	مجھہ اُس' ن ۲ - جو اُس ' ن ۴
,,	,,	۵	۱	ھئی (ھوی)	ھوئی ' ن ۱ تا ۷ ھیں ' ن ۸
,,	,,	۶	۱	مجھہ سوں	ھرگز ' ن ۲ مجھہ کوں ' ن ۴
,,	,,	۶	۲	درد	عشق' ن ۵
,,	,,	۶	۲	عشق	عقل ' ن ۵
,,	,,	۹	۱	حسن	روح' ن ۴
,,	,,	۱۰	۱	نہ جاوے گی کبھو	نہ جاوے ھرگز' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۲	زھد کی	عقل کوں' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۲	مت	تب' ن ۶
,,	,,	۱۱	۱	کو بجز درد	کون بجز وصل' ن ۶' ۷
۲۷	,,	۱۳	۲	تیرے	پڑا' ن ۴
,,	,,	‡۱۴	۲	آکے	جاکے' ن ۳

* ن ۶ میں دوسرا مصرعہ یوں ھے :- اس درد کا درماں کسی دلبر سوں کہوں کا'' مگر یہ غلط ھے ' دلبر قافیہ نہیں ھے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

‡ یہ شعر ن ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷	۳۵	۱۵	۱	حال	شوق، ن ۵
,,	,,	۱۵	۱	همسر	همرہ، ن ۹
,,	,,	۱۵	۲	تری	ترے، ن ۸
,,	,,	۱۹	۱	ھے تر حم کا محل حال ولی	اب ولی حال سوں بے حال ھوا، ن ۵
,,	۳۹	*۱	۲	اگر توں	اگر تجھہ، ن ۴، ۵
,,	,,	۳	۱	اشک	اُتھہ کے، ن ۹
,,	,,	۳	۱	نہ تو	نکو، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	کب لگ	کب تک، ن ۸
,,	,,	۴	۱	غنچۂ لب	غنچۂ مکھہ، ن ۱، ۵، ۹
,,	,,	†۵	۱	اوس کی نمط	رخ کوں تیرے دیکھہ، ن ۸
,,	,,	۵	۱	نمط	نمن، ن ۱، ۲
,,	,,	۵	۲	لٹک سوں	ٹک یک توں، ن ۱، ۵، ۷ – ٹک توں، ن ۲ – کے ٹک توں، ن ۴ – لٹک تو ں، ن ۹
۲۸	‡۳۷	۱	۱	وہ ناز ھور	وہ نازنین، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	مارنے کا	مارنے کوں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	جن کی ھے	ھے جن کی، ن ۱، ۲، ۹

* ن ۲ ، ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

† یہ شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

‡ (ن) ۴، میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸	۳۷	۴	۱	کیا	کیوں، ن ۱
,,	,,	*۵	۲	تیری	تیرا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	*۶	۱	مجھہ پر	تجھہ پر، ن ۵
,,	۳۸	۱	۱	کتاب حسن	کتاب الحسن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۱	صفا تیرا صفا	صفا اندر صفا، ن ۵
,,	,,	۱	۲	ترے ابرو	اوپر ابرو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	پوتل جیوں	پو پتلا، ن ۱ - پو تل مجھہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۱	بظاهر	پرنگ، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	†۳	۱	سخن	محشر، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۱	اشارت کر انکھاں	اشارات انکھیاں، ن ۱ تا ۳، ۷
,,	,,	۴	۱	هوں بیمار میں	میں بیمار هوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	ترا لب	ترے لب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	مسیح وقت	مسیحا وقت، ن ۵ تا ۷
۲۹	,,	‡۶	۱	اور	هور، ن ۱
,,	,,	۶	۲	کشور	محشر، ن ۱، ۴ تا ۸
,,	,,	۶	۲	ملیں	ستی، ن ۸

* دونوں شعر (ن) ۷، میں نہیں هیں—

† یہ شعر (ن) ۲ تا ۴ میں نہیں هے —

‡ (ن) ۲ تا ۴ میں پانچواں شعر، اور (ن) ۳،۲ میں چھٹا شعر نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹	۳۹	۱	۱	تو اب ھے جو	توں آج ھے ' ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۱	صفے	صفحے ' ن ۱ ' ۲ ' ۶ ' ۷ '
"	"	۲	۲	مراد	مداد (سیاھی) ن ۱
"	"	۳	۱	ھر	ھے ' ن ۵
"	"	۴	۲	خوش	جوں ' ن ۸
۳۰	۴۰	۱	۱	جوتل	یو تل ' ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	اور	هور ' ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	پتلی ھے ویا	پتلی یو ھے یا ' ن ۱ ' ۲ - پتلی ھے کہ یا ' ن ۵
"	"	۴	۲	ھے یو نافہ	یا ھے نافہ ' ن ۱ ' ۵ ' ۷
"	"	۴	۲	بهیتر	اوپر ' ن ۳ ' ۴
"	"	۵	۱	کی نہیں ھے	کا نہیں ھے ' ن ۴ ' ۵
"	۴۱*	۳	۱	مکهه	خط ' ن ۱ ' ۷ ' ۸
"	"	۶	۱	خط ترا ھے اگرچہ	غلط است ' خط ترا ھے ' ن ۱
"	"	۶	۲	کا کل اس پر مگر	کا کل اس کے اُپر ' ن ۱
۳۱	۴۲	۱	۲	مشتاق هوں تجهه درس کا تک درس دکھا جا	مشتاق درس کا هوں تک یک درس دکھا جا ' ن ۱ تا ۳

* یہ غزل ن ۲ تا ۶ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	۱۴۲*	۲	۱	آزردہ	بہرحد ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نہ کر	سوں یک ، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اے حسن کے دریا	تجھہ آتش غم میں، ن ۳
,,	,,	۳	۲	ٹک مکھہ کوں دکھا	یک آنکھہ دکھا ، ن ۳
,,	,,	۳	۲	آگ مرے ل کی	آگے مری آگ ، ن ۲
,,	,,	۵	۱	جات ہوں	جاتا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	سوں کہ	ستی ، ن ۵
,,	,,	۶	۱	جب بوسہ	میں بوسہ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	طلب میں	طب جیوں، ن ۱ ، ۶- چوں ، ۲ ، ۳- جب ن ۵ ، ۷
,,	,,	۷	۱	مدت سوں	ہر صبح ، ن ۲ - نسدن سوں ، ن ۳
,,	,,	۷	۲	اک بار تو آعیش	تو بھی اے جگر آہ کی ، ن ۱ تا ۴، ۶ تو بھی اے جگر آن کے ، ن ۵ - اے درد جگر آہ کی ، ن ۷-
,,	۱۴۳*	۱	۱	ہوکے	کرکے ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۱	جاکروں	تا کروں ، ن ۵
,,	,,	۲	۲	صبا کوں	صبا کا ، ن ۱ تا ۷

* غزل (۱۴۲ و ۱۴۳) ن ۴ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	۱۴۳	۲	۲	ساتھہ لیا	تھاتھہ کیا ، ن ۵
۳۲	,,	۳	۲	کھنی ہے	کھتی ہے ، (کھتی ہے) ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	زندگی میں	زندگی کون ، ن ۱ تا ۵ ، ۷ ـ وہ ، ن ۶
,,	,,	۴	۲	نے کیا ہے	بھی چھپا ہے ، ن ۴ نے کیا ہے ، ن ۵ ، ۶
,,	,,	۴	۲	گہن	گگن ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۴۳	*۷	۱	چلیں	چلے ، ن ۱ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۷	۲	شہرت پڑی جو اشک کی میرے	شہرت ترے ، ن ۱ (مرے ، ن ۲ تا ۷) انجھو کی پڑی جب ، ن ۱ تا ۷
,,	†۱۴۴	۱	۲	یہ	یو ، ن ۵ ـ توں ، ن ۱ تا ۳ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۱	نہیں دل ہے	دل نہیں ہے ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۲	۲	ناز بھری	مان بھری ، ن ۱ تا ۵ ، ۷
,,	,,	۳	۱	اس رین اندھیری	اس رات اندھاری میں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	تس سوں	تجھہ سوں ، ن ۱ تا ۷

* انجمن کے کسی نسخے میں شعر ۵ ، ۶ نہیں ہیں —

† ن ۴ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲	۴۴	۳	۲	بچھوان کی	جھانجھر، ن ۱، ۵ تا ۷، جھپر، ن ۲، ۳، جھانجھن، ن ۸ ـ کا (ن ۱ تا ۵)
،،	،،	۳	۲	آواز	جھلکار، ن ۲، ۳، ۶، ۸
،،	،،	۵*	۲	اس بت کو پچھاتی جا	تک اسکوں پچھاتی جا، ن ۱
،،	،،	۵	۲	اس بت کو پچھاتی جا	تک آس بجھاتی، (بجھاتی) جا، ن ۲، ۳، ۵ تا ۷
۳۳	،،	۶	۱	میں جل جل کر	مدیں جل جل، ن ۱، ۳ - میں دل جل جل ن ۷
،،	،،	۶	۲	آنکھیں ـ کوں	انکھیاں ن ۱ تا ۷ میں، ن ۳ - سوں، ن ۷
،،	،،	۷	۱	عشق	نیہہ، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۷	۱	چل کر،	جل جل، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ - چک چک ن ۱، - پھک کے، ن ۵
،،	،،	۷	۱	جوگی	جودی، ن ۲، ۳
،،	،،	۷	۲	ارے	اسے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۸	۲	ہے درشن کا	درس کا ھے، ن ۱ تا ۵
،،	۴۵†	۴	۲	سبزۂ خط	جلوۂ خط، ن ۱ تا ۷

* شعر ۴، ن ۲، ۳، ۵، ۶ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳	۴۵	۵	۲	ہوا ہوں	ہوا ہے، ن ۵، ۷
۳۴	۴۶	۴	۱	ہو	ہوی، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷، ہوئیں، ن ۳، ۴
"	"	۴	۲	بے وفا	دل ربا، ن ۸
"	"	۵	۱	غرق آب	غرق عرق، ن ۲ تا ۴، ۷، ۸
"	"	۶	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہے، ن ۱ تا ۷
"	۴۷	۲	۱	مطلوب	مقصود، ن ۳ تا ۵
"	"	۳	۱	نہیں رہا	رہا نہیں، ن ۵
"	"	۳	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	دریا کی	دریا کوں، ن ۱، ۳ تا ۷
"	"	۵	۲	شرمگیں	سرمگیں، ن ۵
۳۵	*۴۸	۱	۲	جیوکوں،	جی کوں جیوں، ن ۲، ۸ ۔ جی کوں میں، ن ۵
"	"	۲	۱	سوں کہہ سکوں کیوں کر	سو کہہ سکوں کیوں میں، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	رخ کوں ہور ابرو	چہرۂ و ابرو ن ۷ ۔ رخ پہ دوابرو، ن ۳، ۵ ۔ رخ کوں و ابرو ن ۲، ۶، ۷
"	"	۳	۲	گھٹتا	گلیا (گلا)، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	سرج ہے،	ہے سور، ن ۱ تا ۶ ۔ ہے سورج، ن ۷

* یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۵	۴۸	۴*	۲	گھلی ہے جدا،	گھلی ہے جدی، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	اور - گھلا	ہور، ن ۱، ۳، ۶ گلیا، ن ۶ -
،،	،،	۵	۲	اُس کا	اس کوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	میں کیا کہوں	کیا کہوں درچے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	رقیباں	رفیقاں، ن ۱، ۶
،،	،،	۶	۲	دل مرا اب مجھ سوں	مجھ سوں میرا دل اے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	پورا مصرعہ: نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھ توں مجکوں	نہ بوجھ (نہ پوچھو، ن ۳، نہ پوچھ، ن ۷) دل موں دوجے طالباں برابر مجھ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	جدی - ہیں	جدا، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۱ تا ۷
،،	،،	†۸	۱	مصرعہ مندرجۂ متن و فٹ نوٹ	تری جھلک کوں بھیتر آئینے کے دیکھا جوں، ن ۱، ۵، ۷ (ہوں ن ۵، ۷)
،،	،،	۸	۲	سرج ہے سرخ	تپاں ہے سورج، ن ۱
،،	،،	۸	۲	و بیتاب	تو بیتاب، ن ۸

* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۵	۴۸	۹	۱	ترے	مرے، ن ۲
,,	۴۹	۱	۱	ھے فیض سوں	ھے وسعت، ن ۸
,,	,,	۱	۲	مرھم کا	مرھم سوں، ن ۱ تا ۷
۳۶	,,	*۲	۱	جہاں کے ھوں بے غرض	دنیا کے بیغرض ھوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	سداں	سدا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یوں محو ھوں	گمنام ھوں، ن ۲
,,	۵۰	۱	۱	بے تابی	تنہائی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سیلے کا	سیلے میں، ن ۶
,,	,,	۴	۱	ھوا - ھوں	موا، ن ۱، ۶ - ھے، ن ۳، ۵
,,	,,	۵	۱-۲	حلوای - بچن	خلوا کی، ن ۴ - سخن، ۳ تا ۵، ۷، ۸
,,	۵۱	۱	۲	جھلکار	چھلکار، ن ۷
۳۷	,,	۲	۱	رشک	حسن، ن ۳
,,	,,	۲	۱	جدا ھوا	ھوا جدا، ن ۷
,,	,,	۲	۱	توں	ھوں، ن ۱
,,	,,	۲	۲	تب سوں مجکوں	حق میں مرے، ن ۱ مجکوں تب سوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	تمکیں	رنگیں، ن ۲، ۵
,,	,,	†۵	۱	تمن رھی نہیں	کوں نہیں رھی ھے، ن ۳
,,	,,	۵	۲	اُس	ایس، ن ۸

* ن ۴ میں صرف پہلا، دوسرا شعر ھے —

† چوتھا شعر اس غزل کا، ن ۲، ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷	۵۱	۶	۲	تروار	تلوار، ن ۱، ۳
,,	۵۲	۱	۱	اگر	اکر، ن۸ (آکر) ن ۴
,,	,,	۱	۲	پھر طور	کوہ طور، ن ۳
,,	,,	۴	۱	بن میں جاتے	بن تھے (سے) خالی ن ۲، چلنے جاتے، ن ۸
,,	,,	۴	۱	,, ,,	پھولنے تھے خالی، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	ہے دائم	ھے واھاں، ن ۲، ۴ رھے وھاں، ن ۳
,,	,,	۵	۲	چیلی میں	توچیں میں ن ۸
,,	,,	۵	۲	جا کے دیکھو	دیکھو جاکر، ن ۱ تا ۷، ۸
۳۸	,,	۷	۱	ولی کے	ولی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۱	اُملتے	اُبل، (حاشیہ ن۱)
,,	,,	۷	۲	اے بھر حسن آ دیکھ	اے تجھہ حسن میں دیکھا، ن ۲ تا ۴ (اے کی جگہ اب ن۲)
,,	,,	۷	۲	پور	نور، ن ۶، ۸
,,	۵۳	۱	۲	اے وحشی -	توں وحشی، ن ۲ -
,,	,,	۱	۲	نخچیر	زنجیر، ن ۸
,,	,,	۱	۲	آلودۂ زر	آلودہ زر سوں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	ھات	دل، ن ۱ تا ۵، ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	اے ناداں	حاصل اُس کوں، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۸	۵۳	۴	۱	جگ میں اُس کو	اُس کوں جگ میں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۴	۲	لاگا ہے	لاگے گا، ن ۱—لاگے ہیں، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۲	سوچ کی	سوچ سوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	ڈالی	ڈالا، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	جب سنا	جوں سنا، ن ۱—جو سنا، ن ۲
"	"	۶*	۱	کوے ہیں	کیا ہے، ن ۶
"	"	۸	۲	ہے مہوش	جوں مہوس، ن ۲ تا ۴
"	"	۸	۲	سینے میں	دل میں ہے، ن ۲ تا ۴
"	"	۹	۱	منیں	میں سب، ن ۵، ۸
"	"	۹	۲	ہے جو	ہیں یو، ن ۱، ۶، ۷—دیکھو، ن ۲ تا ۵
۳۹	"	۱۰	۱	پوچھتے	پوچھتے، ن ۶، ۷
"	"	†۱۱	۱	نام یار	نامدار، ن ۵ (؟)
"	"	۱۱	۲	جوں ہوتا ہے	ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵
"	"	۱۱	۲	جیوں ہوتا ہے	ہوتا ہے، ن ۶، ۷
"	"	۱۱	۲	نسدن	نسدن جوں، ن ۶، ۷
"	"	۱۲	۱	بت کی جو	بت کی کد، ن ۱، ۶
"	"	۱۲	۱	ہوئی ہے منقش	منقش ہوئی ہے، ن ۱ منقش ہو رہی، ن ۶ منقش ہوئی ہے یوں، ن ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹	۵۳	۱۲*	۲	نمط	صفت، ن ۵
،،	،،	۱۴	۲	اطراف اُس کے گرد ہو	گرد تو کرے اطراف، ن ۳
،،	۵۴†	۱	۲	بلکہ عسل ہے نقل	بلکہ عسل ہو اصل، ن ۱، بلکہ اصل ہو عسل، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۱	۲	اصل	نقل، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	صدف پر	صدف میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	سب کی عقل	سنگ عقل، ن ۱، ۵، ۶ سیکھ عقل، ن ۲، ۳ سمت کے عقل، ن ۷
،،	،،	۴	۱	میرا سخن	میرسخن، ن ۱، ۳، ۶، تا ۸
،،	،،	۴	۱	تونچھ ہے	توں جو ہے، ن ۱
،،	،،	۴	۲	تجھے	توں ہے، ن ۲
،،	،،	۴	۲	جب سوں سبل	جیب سنبل، ن ۲ تا ۶، ۸ جیبھ سنبل، ن ۱
،،	،،	۵	۱	بہار	تہار، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	منیں	انگے، ن ۱
۲۹	،،	۵	۲	اس نہیں بل	اُس تھیں نبل، ۱، ۴، ۶، ۷ - اُس تے نبل، ن ۳، ۵ اُس تھے نبل، ن ۲ اُس نہ مثل، ن ۸

* تیرھواں شعر، ن ۱ تا ۷ میں نہیں ہے۔ الحاقی معلوم ہوتا ہے۔

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے۔ اور ن ۹ میں ردیف نون میں ہے "بولدار،"—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۰	*۵۵	۱	۱	جو عاشق و شیدا	جو عاشق شیدا، ن ۲، ۳، ۶، ۷ـ عاشق سہ شیدا، ن ۴
"	"	۳	۱	تو لا ہے	لائے ہیں، ن ۲، ۴، ۷، ۸ـ لیا ہے، ن ۳، ۶
"	"	۴	۱	جوھراں	گوھراں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۵	۱	کوں	دل، ن ۸
"	†۵۶	۲	۲	سوں	تھوں، ن ۲
"	"	۳	۱	تیشے سا	تھشے سوں، ن ۲ تا ۶
"	"	۳	۱	ا ڑکا	اد ھکا، ن ۲ تا ۶
"	"	۴	۲	شبنم عرق جس سوں اُڑا	شبنم عرق کا جب اُڑا، ن ۲ تا ۴ـ شبنم عرق کا جب سوں اُڑ، ن ۷
۴۱	"	۶	۲	کوں لپٹتا	کفن کا، ن ۸ کوں (بلکا) بلکیا، ن ۲، ۶، ۷
"	"	۷	۱	حال سوں	آہ سوں، ن ۴
"	‡۵۷	۱	۱	پہ پیو	کا پیو، ن ۱ تا ۷، اوپر، ن ۱ حاشیہ
"	"	۱	۱	لالے، کا دل	لالا، ن ۱ـ کا مکھ، ن ۸
"	"	۱	۲	کا ھالا	کوں ھالا، ن ۱، ۶، ۷ـ پر ھالا، ن ۲ تا ۴

* یہ غزل ن ۱، ۵ ـ میں نہیں ہے ـــ

† یہ غزل ن ۱، ۵ میں نہیں ہے، پانچواں شعر ن ۳ میں اور چھٹا ن ۳، ۴ میں نہیں ہے ـــ

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے ـــ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۱	۵۷	۲	۱	بسرا ھے وہ کونین کوں	کونین کوں بسرا ھے وو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	صحبت	مجلس، ن ۱، ۶، ۷ - مبحث، ن ۲ تا ۴ ۱ حاشیہ
,,	,,	۳	۱	ھئی (ھوی)	تھی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	یوں	سب، ن ۱، ۲
,,	,,	۵	۱	غمزے	غمزاں، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	سو جی	سو جوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ - سوں جوں، ن ۳
,,	,,	۶	۱	جلتا ھے	جلتے ھیں، ن ۱
,,	,,	۷	۱	کے اوجھڑ	کی اوجھڑ، ن ۱، ۳ - لے اوجھڑ، ن ۲، ۴
۱۴۲	۵۸	۳	۱	سرخی کے	سرخی پر، ن ۲ تا ۵، ۷، ۸
,,	,,	۴	۱	ھوں روشن	ھوے روشن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	صد برگ	صد پارہ، ن ۶ تا ۸ - صد چاک، ن ۱ تا ۵
,,	۵۹	۳*	۱	سبزۂ	سبزے، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۵†	۲	ھوش عالم	ھوش عاشق، ن ۲ تا ۶، ۸
۱۴۳	,,	۷	۱	بھواں - ھر مصرع	لباں، ن ۴ - یک مصرع، ن ۲ تا ۷

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ھے—
† یہ شعر، ن ۷ میں اور نواں شعر کسی نسخے میں نہیں غالباً الحاقی ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳	۵۹	۸	۱	دیکھی ھے	دیکھا ھے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۲	جینا ـ معال	جیو نان، ن ۱، ۴ تا ۶ـ وبال، ن ۷
,,	۶۰	۱	۲	نام	ناؤں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	جس پے گنده پہ	جس کے اوپر یو، ن ۲ـ جس کے گلے پہ، ن ۳ جس کے سینے پہ، ن ۵ ـ جس کی کنده پہ، ن ۶ (؟)
۴۴	,,	۵	۱	انبساط	اے سجن، ن ۷
,,	,,	۶*	۱	ترے رنگ زلف کا	مرے رنگ زرد کا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	مشکیں رقم	زریں قلم، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	تا (عجم)	هور، ن ۶ ـ اور، ن ۴ـ و، ن ۷
,,	۶۱	۲	۱	اس وقت	اے نا خدا، ن ۲، ۳
,,	,,	۲	۱	اے دریاے حسن	اس وقت پر، ن ۲ ـ ترس از خدا، ن ۳ـ اے بیداد گر، ن ۱، ۵ (حاشیه) ۸ ـ آنکر (؟) ن ۴
,,	,,	۴	۱	پڑا ھے	هوا ھے، ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۲	قربان نا فرماں هوا	فرماں میں نا فرماں هوا، ن ۱ تا ۸

* تمام نسخوں میں فقط نوٹ والا شعر ھے ـــ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۴	۶۱	۵	۱	ثابت ہے دائم	ثابت قدم ہے، ن ۱۔
,,	,,	۵	۱	جیوں ولی	اے ولی، ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۲	تجھہ سے	جو تجھہ، ن ۲ - تیری ن ۴
,,	,,	۵	۲	جو جیو سوں	جیو جاں سوں، ن
,,	۶۲	۱	۱	جدو پہ	جلوۂ، ن ۵ - جدو پہ یو، ن ۷
۴۵	,,	۲	۱	روز سیہ	روز سفید (؟) ن ۴
,,	,,	۳	۱	زلف کے	عشق کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	اُس کا تتا	اُس کوں تُوتا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہے اے نور عین	اے نور نین، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۴	۱	ملیں	میں ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	,,	۵	۱	کرتا ہوں	میں نے کیا، ن ۴
,,	,,	۶	۱	تیری انکھاں	تیر، ن ۸ - انکھیاں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	ہر نگہ ہے	تند نگہ، ن ۲ تا ۵، ۷ - مد نگہ، ن ۱
,,	,,	†۹	۲	مژۂ	نگہ، ن ۸
۴۶	۶۳	۴	۱	یاد حسن	ترا حسن، ن ۳ - تیری یاد، ن ۲

† یہ آٹھواں شعر رہ گیا ہے:

اے گل باغ ادا‡ سرو ترے قد آنگے
دل پہ دھر§ آزاد کے صورت سوھاں ہوا

‡ سرور، ن ۵ — § لے، ن ۲ - رکھہ، ن ۵ - ھر، ن ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۴۶	۶۳	۴	۲	صافی سوں	صافی میں، ن ۱، ۳، ۶، ۷ - صافی پہ، ن ۲
,,	۶۴	۴	۲	گل کس واسطے	کلک واسطی، ن ۱ (؟)
,,	,,	۵	۲	با ادا	با حیا، ن ۸
,,	۶۵	۳	۲	نقش پا کہ زینت	نقش پاک زینت، ن ۱ تا ۷
۴۷	,,	۴	۱	تو جاں رہا وہاں سوں	تو جہاں رہتا ہے واہاں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	تجھ مکھ کے دیکھنے کوں	تجھ یاد میں زبسکہ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۷*	۱	ہے آج	ہے گرچہ، ن ۱
,,	,,	۷	۱	جگ میں مجکو	مجکوں جگ میں، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	۶۶	۲	۱	صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی	مثل آرسی صافی اسے حاصل ہووے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	حاصل ہووے	ہوے حاصل جو، ن ۱
,,	,,	۲	۱	مثل آرسی	مثال، ن ۶، آئینہ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	اُس کے آگے	اُس انگے یو، ن ۱، ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	نہیں رات دن	نا رات دن، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ماہ رشک ماہ	رشک سیتی ماہ، ن ۱
۴۸	۶۷	۲	۲	بیداد (اول)	ہیہات، ن ۸
,,	,,	۴	۱	موزوں کیا ہے	موزوں کیا ہوں، ن ۸ موزون کیا، ن ۱ موزوں کئے ہیں، ن ۲، ۷، موزون کئے، ن ۳

* چھٹا شعر نسخہ ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۸	۶۷	۵	۱	گوش میں - فریاد	دل منیں، ن ۲، ۴- آواز، ن ۸
,,	۶۸	۲	۲	دکھہ	دل، ن ۱
,,	,,	۳	۱	پھرا ہوں	پھرا میں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	جس سیتی	جس سے وہ، ن ۳، ۴ جس سوں وہ، ن ۲ جس سیں کہ، ن ۱
,,	,,	۴	۲	ویسا	ایسا، ن ۳، ۶
۴۹	,,	۶	۱	گل	گھل، ن ۸
,,	,,	۶	۱	جیوں سو ہوا	خوں ہو گیا، ن ۲
,,	,,	۶	۱	ہوں لیکن	و لیکن، ن ۳ تا ۵
,,	,,	*۷	۲	تجھہ سا	ایسا، ن ۱
,,	,,	۸	۱	کچھہ نقد جان کا	گنجینۂ دل کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۸	۱	ولی پر	ولی کی، ن ۱، ولی کوں، ن ۲، ۴، ۷ ولی سوں، ن ۳، ۶
,,	,,	۸	۲	نہیں کئی	بس ہیں، ن ۵
,,	۶۹	۱	۱	وہ یار	و وشوخ، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۱	۲	سخن	یو سخن، ن ۵
,,	,,	۲	۱	بیگانی لگی	بیگانہ، ن ۱، ۲، لگے، ن ۱ بیگانگی کی، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	بات	طرز، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۱	یگانے کی	بیگانے سوں، ن ۶، ۷ (بیگانہ) یو، ن ۴

* شعر ۷ نسخہ ۲ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٤٩	٦٩	٣*	١	نمط	صفت، ن ١، نمن، ن ٥
,,	,,	٣	٢	افسوس	یکبار، ن ٤، ٧
,,	,,	٣	٢	خوش باس	خوش پاس، ن ٨
,,	,,	٤	٢	بجھا نے	پچانے، ن ١، ٤، ٧
,,	,,	٤	٢	پیاس	آس، ن ١، ٤ تا ٦، ٨
,,	,,	٥	١	انبہ	آب، ن٤ - موم، ن ٨، ٦
,,	,,	٥	١	صفت	نمط، ن ١، ٢، ٥ تا ٧ نمن، ن ٤
,,	,,	٥	١	ہوں	ہے، ن ١
,,	,,	٦†	١	مرے سینے پہ	سینے پر مرے، ن ٤، ٦، ٧
,,	,,	٦	١	جس باج مرے سینے پہ ہر آن ہے یک سال	از بسکہ ہے بن یار ہر یک آن یک یک سال، ن ١
,,	,,	٧‡	١	دل کی	کے کی، ن ١، میں کہ ن ٤، ٥، کھلے، ن ٩
٥٠	٧٠§	٤	٢	معنی ناز	عالم راز، ن ٨
,,	,,	٦	١	محشر درد	مخزن درد، ن ٥ تا ٧
,,	٧١	١	٢	تدبیر	تقدیر، ن ٨
,,	,,	٢	٢	دام رہ	دام زہ، ن ٨
٥١	,,	٥	٢	جن	جو، ن ٢، ٣، ٥، ٦

* تیسرا اور چوتھا شعر، ن ٢ میں نہیں ہے—
† یہ شعر، ن ٢، ٥ میں نہیں ہے—
‡ یہ شعر، ن ٢ میں نہیں ہے—
§ ٧٠ تا ٧٨ غزلیں دیوان (١) میں نہیں ہیں، کچھہ اوراق غائب ہیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۱	۷۱	۵	۲	عشق بے پیر کوں جن پیر کیا	عشق نے جسکوں جلوں سیر کیا، ن ۷
،،	*۷۲	۱	۲	فوج - زنجیر	پائے، ن ۵ - نخچیر، ن ۸
،،	،،	۲	۲	اپنی کوں	کوں اپنی، ن ۵، ۶ - سے اپنی، ن ۸
،،	،،	۳	۱	مجھ سوں	جیو سوں، ن ۲، ۳
،،	،،	۳	۱	ہوا ہے بیزار	نہ ہو بیزار، ن ۸
،،	،،	۴	۲	شوخ	شوق، ن ۸
۵۲	۷۳	۲	۱	نگہ کے تیر	نگاہ تیز، ن ۸
،،	،،	†۴	۱	کی شکل دل	ولی کا دل، ن ۲ (مقطع نسخہ ۲)
،،	،،	۷	۱	سرچا ہے	کیتا ہے، ن ۵
۵۳	‡۷۴	۲	۱	جیوں	جو، ن ۶، ۷
،،	،،	۳	۱	گھلا - پرتو	جدا، ن ۶، ۸ - شعلے ن ۶
،،	،،	۳	۱	شوق	یاد، ن ۲ تا ۸
،،	،،	۴	۱	تو - سب	یو، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ - سوں، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	شوق نے	شوق میں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۶	۱	کے بیچ فوج شکست	کی فوج بیچ شکست، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۵۴	۷۵	۳	۱	دعوی تھا	تھا دعوی، ن ۳، ۴، ۶، ۷

* نسخہ ۴ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

† نسخہ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے—

‡ نسخہ ۵ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۴	۷۵	۳	۱	اِکسلیت ،	کا ملہوت، ن ۲ تا ۴، ۶ تا ۸
,,	,,	۴	۱	ہم سوں کہوں نہ ہوں	کیوں نہ ہم سوں ہوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	جنھیں	جسے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	عشاق کا	عاشق کا سب، ن ۵
,,	,,	۶	۲	خوش قداں	خوش قدوں، ن ۳، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	جگ نے	حق نے، ن ۲ - جگ میں، ن ۳ تا ۶،
,,	,,	۹	۱	تجکو خلق	خلق تجکوں، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۱۱	۱	اے اکمل	اے گلرو، ن ۵، ۷
۵۵	۷۶	۲	۱	نفع جو-اور	جو نفع، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۳ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	اور - طعن	ہور، ن ۳ تا ۶- طعنہ، ن ۳ تا ۴
,,	,,	۳	۱	طعن عاشق پر	عاشق اوپر طعنہ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	تو	یو، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	,,	۴	۲	یہاں کینے	کہتے یہاں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۱	گاز مست	گاز ست، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جس کوں	جس کن، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	۷۷	۱	۱	براگی جو کہاتے ہیں	پرت کی جو کتھا پہلے، ن ۲ تا ۸ - راکھے، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۵	۷۷	۲*	۱	پرت کا پانی	نہر تہناں کا، ن ۴تا۸
,,	,,	۳	۱	سکہی	سکھیا ں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	یہ کسوت اور	اچھو کسوت، ن ۳
,,	,,	۳	۱	ڈھیلے جی سوں جو	ڈھیلے جو جیو سوں، ن ۲ - جو کوئی ہے جیو سوں، ن۳ - وہ ہیں جو جھو سوں، ن ۴ - وہ ہیں گے جھو سوں جو، ن ۵
,,	,,	۴	۱	گلا پے میں	ملانے کوں، ن ۸
,,	,,	۴	۲	غم کا گھر سمجکوں	غم کے، ن ۲تا ۷ - گھر کوں سمجھہ، ن ۵تا۷
,,	,,	۵	۱	کئی - جو کہے	دوجا ، ن ۵ - کہ اُس ن ۳، کہیں ن ۵ ، کوئی؛ ن ۲، ۴
,,	,,	۵	۱	پیتم کوں	پیتم سوں، ن۴،۷
,,	,,	۵	۱	سمجھا کر	سمجھاوے، ن ۳
,,	,,	۵	۲	دکھا کوں	پیتم کے، ن ۴
,,	,,	۵	۲	بجھو ہی سوں	بچھو ہی تم، ن ۵
۵۶	,,	۶	۱	محل	چمن، ن ۲
,,	,,	۶	۱	بنایا	بنائی، ن ۲، ۳، ۵
,,	,,	۶	۱	ہوں میں دل جاں سوں	ہوں میں چاواں سوں ن ۲ ، ۳ - روز اول سوں، ن ۵ - ہوں میں انکھیاں سوں، ن۴- ہوں میں جاں دل سوں، ن، ۶

* دوسرا شعر ن ۲، ۳ میں اور تیسرا شعر ن ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۶	۷۷	۶	۱	اُسے یکبا رگی	ایتا ساجن اُسے، ن ۳
،،	،،	۷	۱	سہلیاں	سکھیاں سب، ن ۲، ۳، ۵ —
،،	،،	۷	۲	کسو — اور	کسی، ن ۲ تا ۷ — ہور، ن ۳، ۵ تا ۷
،،	۷۸*	۱	۱	تو یو گھر بار	یو گھر اور بار، ن ۲، ۴، ۵
،،	،،	۱	۲	نا چھپے — مجکوں	نا اچھے، ن ۲، ۴ تا ۷ — مجکن، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۲†	۱	مندرے گھر واسوں باہر کر	مندرے گردن منیں بھاکر، ن ۲، ۵
،،	،،	۲	۲	تیوچھہ بک بک کر	پو نچھہ یک یک کر ن ۲
،،	،،	۲	۲	اِتا	یتا، ن ۲، ۵
،،	،،	۳‡	۱	جب سوں	جب سے، ن ۶، ۷
،،	،،	۳	۱	تھی	ہے، ن ۵ تا ۷
،،	،،	۴⊙	۱	کہنے کا — کرتا ہے	کہنے کا، ن ۴، ۷ — کرتا ہے، ن ۴ تا ۷
،،	،،	۵	۱	بچھایا ہوں	بچھائی ہوں، ن ۵،
،،	،،	۵	۱	انکھاں اپنی	میں انکھیاں کوں، ن ۲، ۴، ۵

* یہ غزل، ن ۱، ۳ میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے۔ ن ۵ کے آدھے مصرعے شروع - سے حاشیے پر ہونے کی وجہ سے کٹ گئے ہیں —

‡ یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

⊙ ن ۲ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۸	۶*	۱	تمھیں	ھمیں، ن ۵ – ھمن ن ۷
"	"	۶	۱	نا کروگے مجھہ	نا کریں گے مجھہ، ن ۴، ۵
"	"	۶	۲	جوڑا گھگری کا	چوڑا، ن ۴ تا ۶ – کھچکری ن، ۶، ۷
"	"	†۷	۲	ایسے کوں پھر آدھار	اُس کوں نین، ن ۵– نر آدھار، ن ۲، ۵
۵۷	‡۷۹	۳	۲	تار ساز	کار ساز، ن ۸
"	"	۴	۲	سلکر نساز	میل نساز، ن ۵
"	"	۵	۱	کس ادا	اِس ادا، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
"	"	۵	۲	ناز و نیا	ناز ایاز، ن ۲، ۵، ۶، ۸
"	"	۶	۱	مصرع قد	مصرعۂ سرو، ن ۲
"	۸۰	۳	۲	حیا	صبا، ن ۱، ۴
۵۸	"	۶	۱	گل	کوئی، ن ۱
"	"	۶	۱	مکھہ سا	مکھہ کا، ن ۱
"	"	۷	۱	مجھہ سخن	اِس سخن، ن ۱، ۵
"	"	۷؟	۱	بوجھے	پونچے، پہنچے، ن ۱، ۸
"	♂۸۱	۳	۲	دائم	اکثر، ن ۱، تا ۷
"	"	۴	۱	ہر آن ہے	نہیں ہے بجز، ن ۳ تا ۵

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —
† یہ شعر (ن) ۴ میں نہیں ہے —
‡ یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے —
♂ یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بہ عنوان ''باز گشت'' آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۸	۸۱	۵	۲	جگ کے	جگ میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	یہ کہیا	میں کہیا، ن ۲ تا ۵
۶۰	۸۳*	۱	۲	اگن کا ہے	ادا سوں ہے، ن ۱، ۲
,,	,,	۲	۱	جہان میں	جگت منیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	سر سوں	شرموں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	مکھ کتاب کی	مکھ کی تاب کی، ن ۸
,,	,,	۴	۱	ہو نکلیا سجے کوں کھول	ہوے سینے کوں کھولکر ن ۱
,,	,,	۴	۲	عشق	لطف، ن ۸
,,	,,	۵	۱	دور سوں	دور تھے، ن ۲، ۳ (تھے بمعنے سوں)
,,	,,	۵	۲	ہندوے زلف کی ہے	ہندو زلف نے لی ہے، ن ۳ ہندو زلف یو لی ہے، ن ۴ ہندوے زلف کوں ہے، ن ۵ ہندو زلف لیا ہے، ن ۶ ہندو زلف لیے ہے، ن ۷
,,	,,	۶	۱	جن نے	جو کوئی، ن ۵
,,	,,	۶	۱	کیتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶ کرتا ہے، ن ۵

* غزل ۸۳ صرف (ن) ۷ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۰	۸۳	۶	۲	نظر بھر کر	نظر بھربھر، ن ۱
،،	،،	۷	۱	پوچھا	بھیجا، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۷	۲	نکلیا ہے پھر	پھرا ہے تن پہ، ن ۷
،،	،،	۷	۲	پھر	پھن، ن ۱، ۳، ۵، ۸
،،	،،	۸	۲	پنہاں ہو کر نظر	پنہاں ہوے نظر ۱، ۵
،،	،،	۸	۲	شہپر	اختر، ن ۱ تا ۷
۶۱	۸۵*	۱	۱	نازنیں کی میں دیکھا ہوں	نازنیں کی دیکھا ہوں میں، ن ۱، ۴، ۵ نازنین کی دیکھا ہوں ن، ۳، ۶
،،	،،	۱	۲	خیال میں	خیال ہے، ن ۱، ۲
۶۲	،،	۵	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	ہے یو قیمت جہاں، ن، ۱، ۵ یو ہے قیمت جہاں، ن، ۳، ۴ یوقیمت ہے سب جہاں ن، ۲
،،	،،	۶	۱	یوں مفت مانگتا	مانگیا ہوں ناگہاں ن، ۵ توں، ن ۲، ۳ - مفتا مانگتا، ن ۴، ۶
،،	،،	۶	۲	مجکوں بات	بات مجکوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	کیدا	کیتا ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۲	۸۵	۷	۱	دوجا بھی اک سوال-سن،	یو دوجا سوال، ن ۷
"	"	۷	۲	کہ تیرے ہیں لب،	ترے ہیں یو لب، ن ۳، ۶ کہ شیریں ہیں لب، ن ۵
"	"	۸	۱ *	سن یہ دوجا سوال-	میں دوجا سوال سن، ن ۷
"	"	۸	۲ †	رہا	ھنسا، ن ۲
"	"	۹	۱	غصہ کیا	غضب کیا، ن ۸
"	"	۹	۲	چو ناز اُٹھا وہ	وو ناز اُٹھا یو، ن ۱، ۲
"	"	۱۰	۱	آخر- کر نظر	جیو میں، ن ۱ تا ۶ - رکھہ نظر، ن ۱
"	"	۱۰	۲	شیریں - رطب	آخر، ن ۲ تا ۷ - عجب، ن ۱ تا ۶
"	"	۱۱	۱	نکالیا ھے	نکالا ھے، ن ۱ تا ۷
"	۸۶	۳	۱	سخن کا	سخن کے، ن ۱ تا ۶
۶۳	۸۷	۱	۱	طومار	تجاو، ن ۸ - بھیار، ن ۱- تکرار، ن ۱ (حاشیہ)
"	"	۲	۱	کہ تیرے غم کی	ترے غم کی جو، ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۱	گردش سوں	گردش میں، ن ۱ تا ۸
"	"	۲	۲	طرح	نسق، ن ۲ - نمط، ن ۱، ۳ تا ۷
"	"	۴	۲	انکھیاں کے	انکھیاں سیں، ن ۱، ۵
"	"	۵	۱-۲	ہوا ھے - جلوہ	ہوے ہیں، ن ۱- پرتو، ن ۵

* پہلا مصرعہ، ن ۴ میں یوں ھے :

یکبار اس میں سلکے یہ دوجا سوال بھی

† اس شعر کا دوسرا مصرعہ، ن ۱ میں ساتویں شعر کا ھے اور اُس کا دوسرا مصرعہ اس شعر کا، اور یہی ٹھیک معلوم ہوتا ھے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۳	۸۷	۶	۲	خال و خط کی	خال و خط کا، ن ۲، ۵
,,	,,	۷	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۲	کہ اُس کے حسن	اُسی کے حسن، ن ۲ تا ۴، ۶ تا ۸
,,	,,	۷	۲	مطلب کی	مطلب کا، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۹	۱	گلشن میں	گلشن کا، ن ۳، ۴ - کی ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	کل اشعار	ترے اشعار، ن ۲ تا ۴
۹۴	۸۸*	۱	۱	مکھہ	رخ، ن ۸ .
,,	,,	۴	۱	نظر کر کے	نظر کر کہ، ن ۱، ۹، ۷
,,	,,	۶	۲	راحت سوں آوے ہے	آئے ہے راحت سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	کرے	کریں، ن ۱، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	اگر تک	جو آکر، ن ۴
,,	,,	۷	۲	ملوں	ملے، ن ۴
۹۵	۸۹	۱	۱	کیا جو	کیا جوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	سوں - ہوی	میں، ن ۱ تا ۴ - ہوا، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	†۲	۱	مجکوں آج شب و روز	آج مجھہ پہ شباں روز، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۲	وہ زلف و رخ کہ جن سوں	وہ زلف و مکھہ کہ جس سوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۲	دن و رات	دیس رات، ن ۱، ۵
,,	,,	۳	۱	ہر ایک میٹھی	میٹھی تری یو، ن ۱ تا ۵، ۷ میٹھی ہر ایک، ن ۶

---

* یہ غزل، ن ۲، ۳، ۵ میں نہیں ہے —

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٦٥	٨٩	٣	١	بات ہے تیری	بات ہے نت نت، ن ١ — بات اہے نت، ن ٢ تا ٤، ٧ — بات ہے وہ نت، ن ٥ — بات تری ہے، ن ٦
,,	,,	٣	٢	رکھی ہے لب نے	رکھیں ہیں لب میں، ن ١ تا ٧
,,	,,	٤	١	عیاں رہے	عیاں اچھے، ن ١ تا ٥
,,	,,	٤	٢	حکم لیوے	حکم پاوے، ن ٥ — حکم ہووے، ن ٢ تا ٤
,,	,,	٤	٢	حکم لیوے لب سوں ترے	حکم ترے لب سوں لیوے، ن ٦، ٧
,,	,,	٥*	١	مری یہ ہے	مجھے ہے یو، ن ١ - مری ہے یو، ن ٤ تا ٧
,,	,,	٧	١	ملے ولی	ہے اے ولی، ن ٢ — میں ہے ولی، ن ٥
,,	٩٠	١	٢	جیو	دل، ن ٨
٦٦	,,	٤	١	ایسی	اتنا، ن ٢، ٤ — ایسا، ن ١، ٣، ٥ تا ٧
,,	,,	٤	١	جھلجھلات	جگمگات، ن ٥
,,	,,	٥	١	یک	تک، ن ١، ٧
,,	,,	٥	٢	سن مری یو بات	سن ہو میرا حرف، ن ١، ٢، ٤، ٦ — سن مرا یو حرف، ن ٣، ٥، ٧
,,	٩١	٢	٢	سرج جب سوں	سرج نے جو، ن ٢
,,	,,	٢	٢	ہویت	شہرت، ن ٢ تا ٥، ٧

* یہ شعر، ن ٣ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۶	۹۱	۴	۲	حلقے سے کیا	حلقاں ' ن ۱ - دیا' ن ۲
,,	,,	۴	۲	گرداب کوں	گردوں کوں یہ' ن ۵' ۷' ۸
,,	,,	۵	۱	اکثر	آکر ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	نین نرگس ہے	زلف ہے کشن ' ن ۱ تا ۸
,,	,,	۵	۲	رخ بدری ہے	رخ بدری و ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	بچن	سخن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	کبھو	کبھوں' ن ۱ تا ۹ (قدیم املا)
,,	,,	۷	۱	کا ہے	اب تو ' ن ۱ - تک توں ' ن ۵
,,	,,	۷	۱	درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷
۶۷	۹۲	۳	۲	تہور	تیار ' ن ۱ تا ۵ - تہاؤن ' ن ۷ ' ۸
,,	,,	۵	۲	ولی کے مس میں ہے	ولی ہے ' ن ۳ ' ۴ - مس ملیں ' ن ۲ تا ۴ ' ۵
,,	۹۳	۲	۱	زور وحشت	روز وحشت ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۳	۲	بہر صاد	بہر صیاد ' ن ۴ تا ۶ - ۱ے صیاد ' ن ۳
,,	,,	۴	۱	دیکھا ساغر کی گردش کوں	دکھا کر ساغر گردش ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۶ ' دکھا کر گردش ساغر ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
۶۸	۹۳	۷	۱	خیال اُس سرو قامت کا	خیال یار بے پروا ' ن ۶
,,	۹۴	۱	۲	جس کی	جس کوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	حمایت	رعایت ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۱	عشاق کا ہے خون روا	عشاق کوں ہے خون رواں ' ن ۱
,,	,,	۴	۲	حق کی عنایت	نور کی آیت ' ن ۲ تا ۴

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۶۸	۹۴	۵	۱	ہر درد پہ کر	ہے درد توں کر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دکھہ سوں	دکھہ کی، ن ۲ تا ۴
,,	۹۵*	۴	۲	لاتا ہے	لیتا، لیاتا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بھواں	جبھیں، ن ۸
,,	۹۶	۳	۲	ہوا	رہا، ن ۸
۶۹	,,	۴	۱	(عشق) سوں	سیں، سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	ہے لب یاقوت	ہیں خط یاقوت، ن ۱ تا ۷
,,	۹۷	۲	۲	بناتیں	بناویں، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
۷۰	,,	۴	۱	کاجل	سوکھی، ن ۱ تا ۶ـ سب کوں، ن ۷
,,	,,	۴	۲	کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت	کہ جوں برچھی پکڑ نکلے ہیں رجپوت، ن ۵
,,	,,	۴	۲	پکڑ	کوں لے، ن ۵
,,	,,	۵	۱	سجن	بچن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سر کر	سن پیو، ن ۲ـ سن توں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	ہے عشاق کا	میں ہے عشق کا، ن ۳ تا ۴، ۸
۷۱	†۹۸	۲	۱	گلزار حسن	رشک پری، ن ۲، ۳
,,	,,	‡۳	۱	تیر بلا	تیر نگہ ن ۲، ۳
,,	,,	۵	۲	جس ملیں گلقند سا ہے	جس میں گلقند شفا ہے ن ۲، ۳

* اس غزل کا قافیہ و ردیف ن (۱) میں "ادا نپٹ، حیا نپٹ" ہے، مگر غلط معلوم ہوتا ہے —

† یہ غزل ن ۱، ۴، ۵ میں نہیں ہے —

‡ چوتھا شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے اور چھٹا شعر ن ۶، ۷ میں نہیں ہے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۱	۹۸	۶	۱	خلق سوں	جگ کے تئیں ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۷	۱	میں (ولی)	اے (ولی) ن ۲ ، ۳ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۷	۲	وہ سراپا	گل سراپا ، ن ۲ ، ۳
,,	۹۹*	۱	۱	کو میرے	میرے کوں ، ن ۳
,,	,,	۱	۳	مرض کو میرے	رنج میرے کوں ، ن ۳
,,	,,	۳	۱	دین و ایمانم	دین وایمان ، ن ۳
,,	,,	۳	۳	دل کے تئیں رھنے کو جا نہیں	دل کے رھنے کوں رھا نہیں ، ن ۳
۷۲	,,	۴	۱	روز و شب آتا ہے	روز شب لوتا ہے ، ن ۳
,,	,,	†۷	۱	(مصرعۂ اول)	میرے دل کے غم کی پہونچانے کی تئیں ، ن ۳
,,	,,	۸	۱	(مصرعۂ اول)	بسکہ کثرت ہے گلی میں ماہ کی ، ن ۳
,,	,,	‡۹	۲	اُس کوں کچھ	اُس کے تئیں ، ن ۳
,,	,,	۱۱	۲	اُس بجز	اُس بغیر ، ن ۳
,,	§۱۰۰	۱	۲	سو بار	صد بار ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	پریشان	پریشاں سو ، ن ۲ ، ۴ پریشاں ھو ، ن ۵ —
,,	,,	۲	۲	سب تار	ھر تار ، ن ۲ تا ۵

* یہ غزل صرف ن ۳ ، ۸ میں ہے ۔

† شعر ۶ ، ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۳ میں دسواں شعر نہیں ہے —

§ یہ غزل ن ۱ ، ۶ ، ۷ میں نہیں ہے ، ن ۵ کے حاشیے پر ہے نصف مصرعے ضائع ہوگئے ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۳	۱۰۰	۳	۱	دیکھے ھے باغ میں کہاں	نہیں دیکھتا ھے باغ میں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۲	آنکھوں کا تیرے	تیری انکھیاں کا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	آنکھوں کوں تیری	تیری نین کوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	میرے سخن کا خوب/	تیرے سخن کا آج، ن ۲، ۳
,,	۱۰۱*	۱	۲	شوخ کے غمزے ستی بیداد	شوخ، چلچل، چلبلی (سوں) فریاد، ن ۴
,,	,,	۴	۲	تب سوں - فرھاد	اس سوں، - فریاد، ن ۴
,,	,,	۵	۱	جیوں ولی کے	اے ولی اِس، ن ۴
۷۴	۱۰۲†	۱	۲	حرف ہے	حرف سے، ن ۴
,,	,,	۲	۱	دل پر	دل بر، ن ۴
,,	,,	۴	۲	ولا با لقلب ھے	ولافی القلب شے، ن ۴
,,	,,	۵	۱	خدا نہیں	خدا تھے (سے)، ن ۴
,,	,,	۵	۱	ولی بوجھہ	صنم تجھہ، ن ۴
,,	۱۰۳‡	۲	۱	یارو کہوں کس سوں	بولو مرے شہ کو، ن ۱
,,	,,	۳	۲	باتاں	اک بات، ن ۱
,,	,,	۴	۱	غم سوں	غم میں، ن ۱
,,	,,	۴	۲	پانی	پیالا، ن ۱.
۷۵	,,	۵	۱	دل منیں دائم	دل میں روز و شب، ن ۱
۷۶	۱۰۴	۱	۲	لیتا ھے	لیتا ھے، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷۔ کیتا ھے، ن ۴.

* یہ غزل صرف، ن ۴ میں ھے —

† یہ غزل صرف ن ۴ میں ھے —

‡ یہ غزل صرف ن ۱ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۶	۱۰۴	۱	۲	ناز و ادا کا حساب	نین سوں رنگ شراب، ن ۳
,,	,,	۲	۲	چوتا ہے	چکتا ہے، ن ۱ تا ۷ - گرتا ہے، ن ۵
,,	,,	۲	۲	رنگ شراب	سارا عتاب، ن ۳
,,	,,	۳	۱	نو بہار	بے نیاز، ن ۴
,,	,,	۴	۱	مو، تمن	ناتواں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	آگے ترے	تیرے آنگے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لکتا ہے	لکھتا ہے، ن ۳، ۵
,,	,,	۶	۲	اکثر – کرے گی	آکر، ن ۵ – کرے گا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۲	مردم	عالم، ن ۲ – عاشق، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	حسن دیکھ کہ	حسن کا ہے، ن ۵
,,	,,	۹	۱	صنم	سجن، ن ۳، ۴
,,	,,	۹	۲	اتنا	ایتا، ن ۱ تا ۵، اتناں، ن ۶
۷۷	۱۰۵	۱	۱	زگر	ملک، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱	۲	دلبری	دلبراں، ن ۳، ۵
,,	,,	۲	۲	تجکوں دیا ہے خراج	آکے دیا تجکوں باج، ن ۱، ۳ – آکے دیے تجکوں تاج، ن ۲ – تجکوں دیے آکے باج، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	ترا ہے	ہے تیرا، ن ۲، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۷	۱۰۵	۵	۱	مئیں مرا تجھہ سوا نہیں	مئیں میرا سو تو تجھہ ہے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ مئیں مرا سو رہ تو تجھہ ہے، ن ۲ مئیں مرا ہے سو تو تجھہ ہے، ن ۵
،،	،،	۵	۲	کسو ــ سوں	کسی، ن ۱ تا ۷ ــ کوں، ن ۴
،،	،،	۶	۱	سجن	سجن، ن ۲ تا ۷
،،	۱۰۶	۱	۲	سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ہے	عشاق کے سینے، ن ۵ کا اُٹھا ہے، ن ۱، ۵، ۷
،،	،،	۱	۲	سینے سوں	سینے کے، ن ۱، ۲- سینے کا، ن ۳، ۴
،،	،،	۲	۱	برق تاز	ترک، ن ۱ تا ۴- باز، ن ۶
،،	،،	۲	۱	کوں دیکھہ دل	کرے سوں دل، ن ۳
،،	،،	۴	۲	ہیں	ہے، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۵	۲	لایا ہوں	لیا یا ہوں، ن ۱ - کیتا ہوں، ن ۴
،،	،،	۵	۲	تیری نذر	مئیں نیاز، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	آب	تاب، ن ۴
،،	،،	۶	۲	کیا، ہوا سوں	ہوا، ن ۴- ہوا کوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	ہے، نیش وار	ہیں، ن ۳، ۴ - بے شمار ن ۱ تا ۸
،،	،،	۸	۱	نین کی که	دونین کی، ن ۳، ۴
،،	،،	۸	۲	اس کے دل کا	اس انکھیاں کے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۹	۱	نین نے	نین کی، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۱۱	۱	کرے طلب	طلب کرے، ن ۲ تا ۵، ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۸	۱۰۷	۱	۲	چونا	چو نا ں (قدیم اِملا) ن ۱ ، ۳ ، ۵
۷۹	,,	۳	۱	نیَین کی تیغ	نگہ ، ن ۲ - کچھ رنگ ، ن ۴
,,	,,	۴	۲	آکے	جاکے ، ن ۱ تا ۵ ، ۸
,,	,,	۵	۲	سخت دل	سنگ دل ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۲	دل کے دل کوں	دل کوں دل سوں ، ن ۲ ، دل نے دلکوں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۶	۱	کل خط	کل خود ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۷	۱	دوڑیں	دوڑے ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۷	۲	دیکھیں	دیکھے ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۸	۳	چڑھی ہے	چڈھی ہو ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۹	۲	ہے روز نہان	دہ ہے روز نہان ، ن ۵
,,	,,	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۲	۱	کا بوجھہ گل .	کی پہنچ ہے ، ن ۵
۸۰	,,	۱۴	۲	جان بوجھہ ہمن سوں	جان بوجھہ کے مجھہ سوں ، ن ۲
,,	,,	۱۴	۲	انجان	اجان ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۵	۱	ور لعل	درلعل ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۵	۲	لیتا ہے	لیٹا ہے ، ن ۲ ، ۴ تا ۹ ، دیتا ہے ، ن ۳
۸۱	۱۰۸	۲	۱	جہاں سوں	جہاں مئیں ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۲	توں سکی	تجھی سوں ہو ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	تب سوں جگت	اُس کوں جگت ، ن ۱ تب سکی جگ ، ن ۵
,,	۱۰۹	۲	۱	ہمساز	ہم ریز ، ن ۵ ، شمشاد ن ۳ ، ۴
,,	,,	۳	۱	ساقی عشرت بہار	عشرت ابر بہار ، ن ۲

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۸۱	۱۰۹	۴	۲	ھلال بزم -	ھلال ابر، ن ۸ - ھلال بدر ن ۴
,,	,,	۴	۲	میں ھو	ھووے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۸۲	,,	۵	۱	مے پرستاں	مے پرستوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لکھے، جو - پر	لکھیں، ن ۲ - ھیں ن ۷ - میں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۱	مجکوں یہ	مجھہ اُپر، ن ۱ تا ۷
,,	,,*	۸	۲	جلوۂ ضیاے	جلوۂ حذاے، ن ۱، ۲ جلوۂ صفاے، ن ۵
۸۳	۱۱۰	۱	۱	یوں	توں، ن ۲، ۳، ۵، ۶، ۸
,,	,,	۳	۱	ترے یو لب پر خط	ترے لباں پہ یو خط، ن ۵
,,	,,	۳	۱	بوجھہ اسے	بول اِسے، ن ۴
,,	,,	۴	۱	اُڑا	اُڑیا، ن ۳، ۴، ۶ - اُدھیا، ن ۱
,,	,,	۴	۲	لجالے کوں	لے جانے یو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۱	بھواں	ھوا، ن ۸ - لباں، ن ۴
,,	,,	۵	۱	کی بٹی	بیٹی ن ۳، ۵ - سہٹی ن ۴ کی ایٹی، ن ۷
,,	,,	۵	۲	ھوی - ھوا	ھوا، ن ۳ تا ۵ - پیا، ن ۴
,,	۱۱۱	۱	۱	ھیں	ھے، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۱	۲	لگی ھے	لگی ھیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۱	۲	ترکسا کے پٹکے کوں یا مسلسل	پٹکے کوں گجرات کی مسلسل، ن ۵، ۸
,,	,,	۲	۱	سجن کوں - میں چشم	سجن کی، ن ۱ تا ۵، ۷ - یو چشم، ن ۶

---

* ضمیمہ نمبر ۱ ردیف 'ج' میں اس غزل کے دوشعر اور ھیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۳	۱۱۱	۲	۱	سرخ خواب آلود	خواب آلودہ، ن ۱، ۲
،،	،،	۳	۱ *	خونیں	خونی، ن ۱، ۳، ۵، ۶
،،	،،	۳	۲	کھینچتا ھوں	کھینچتا ھے، ن ۱، ۴
۸۴	،،	۵	۲	منقل	مشعل، ن ۳
۸۵	۱۱۲	۲	۲	ھے زیب دو گلزار	ھے زیب ور گلزار، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷۔ ہے زیب ور گلزار، ن ۷ - ھے زرد رو گلزار، ن ۸۔ ھے زیب پر گلزار، ن ۸
،،	،،	۶	۱	ھرگز اے دل	اے پری رو، ن ۴، ۸
،،	،،	۶	۲	ھے وفا بن	بن وفا ھے، ن ۲ تا ۴
،،	۱۱۳	۱	۱	ھوا ترا یو قد دلربا	ترا ھوا ھے قد اے دلربا ن ۱، ۵
۸۶	،،	۳	۲	لیا ھے	لیے ھیں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۷	۱	یو، بات کوں لکھا ھوں، سنپلے میں	اس، ن ۲ تا ۴۔ باب، ن ۱، ۳ - میں، ن ۵- رکھیا ھوں، ن ۵، - سنبھلے سوں، ن ۲ -
،،	،،	۸	۲	جوں ہے	جوں کہ، ن ۲، ۳
،،	۱۱۴	۱	۲	کے ھے	کے نہیں، ن ۳ تا ۵، ۷
،،	،،	۲	۱	چلے گر	چلے جب، ن ۳، ۴
،،	،،	۴	۲	ھوں ہے	میں نہیں، ن ۱، ۵
،،	،،	۹	۱	پابگل	پائے گل، ن ۴ تا ۷
،،	،،	۶	۲	ھے وہ	ھے سو، ن ۱، ۵ تا ۸

* ن ۱ کے حاشیہ پر اس مصرعہ کا یہ نسخہ ھے: "خیال یار کی راحت کوں اشک خونی سوں"—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۶	۱۱۴	۷	۲	ہو	ہوئیں، ن ۲ - ہوے، ن ۱، ۶- ہوں، ن ۷
,,	۱۱۵*	۲	۱	زمیں پہ	زمیں میں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	دل میں نہ رکھہ	دل میں رکھہ، ن ۱ تا ۳، ۵- رکھہ دل میں، ن ۴، ۷
۸۸	,,	۷	۲	گئی ہے	گئی ہیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۸	۲	ہوے ہیں	ہوا ہے، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۱	درد کی - حکایت کا	رشک کی، ن ۵ - حکایت سوں، ن ۲
,,	,,	۱۰	۲	دیدے	دیکھوں، ن ۲ - دیدوں، ن ۳
,,	,,	۱۳	۱	مو نمن باریک	مو صفت مخلوق، ن ۵
,,	,,	۱۳	۲	کرے گا	کریلگی، ن ۱، ۴ - کرےگی ن ۳، ۶، ۸
,,	۱۱۶	۱	۱	نین	نگہ، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	لعل	خال، ن ۲
۸۹	,,	۳	۱	رنگ زردی	زرد روئی، ن ۲
,,	,,	۳	۱	عاشقوں	عاشقاں، ن ۱
,,	۱۱۷	۱	۲	انکھاں برستاں	برستی، ن ۴، ۶، ۸ - برستیں، ن ۷
,,	,,	۲	۲	روزن ہے	روزن ہیں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	مقصد کے گل کا	مقصود گل، ن ۳ - کوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	نہیں ہے	نہیں ہوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	۱۱۸	۱	۱	کم نہیں	نہیں ہے کم، ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا تیسرا شعر، ن ۴ میں اور پانچواں شعر، ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۰	۱۱۸	۳	۱	پلک	نین، ن ۴ - انکھوں، ن ۵ - نکہ، ن ۸
۹۱	۱۱۹	۱	۲	جیسے	جیسوں، ن ۱، ۴ تا ۶، (قدیم املا)
,,	,,	۲	۲	نت ہے	ہے نت، ن ۱، ۲، ۶، ۷ - ہے جوں، ن ۵
,,	,,	۲	۲	کثرت	دولت، ن ۲ تا ۴، ۸
,,	,,	۵	۲	دنیا	دنیاں، ن ۲ (قدیم املا)
۹۲	۱۲۰	۴	۲	وحدت	وحشت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جن نے	جس نے، ن ۲ - جنے، ن ۳ - جن نیں، ن ۴
,,	,,	۶*	۱	درس - دائم	دسن، ن ۱ - اے شوخ، ن ۲
,,	,,	۷	۱	آگے	آنگے، ن ۲ - آنگیں، ن ۳ (قدیم املا)
,,	,,	۸	۲	آئینہ وار	آئینہ زار، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۸
۹۳	۱۲۱	۱	۱	جو کمر باندھکے تو	توں کمر باندھکے جب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	جن کوں	جیو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۱	کہ لگی ہیں	جو لگی ہیں، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۵	۱	اس کا	اس کوں، ن ۴، ۶، ۷
,,	۱۲۲	۱	۱	نہیں ثانی	ثانی نہیں، ن ۱، ۲، ۷
,,	,,	۲	۲	غرق ہے	ہے غرق، ن ۱ - ہوے غرق، ن ۲ - ہوتیں غرق، ن ۳

---

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۳	۱۲۲	۵	۱	یکسا بو یاسمن	تکسا بو یاسمن، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ تک باد سمن، ن ۲۔ خوشبو سمن، ن ۵
۹۴	،،	۶	۱	جلاتی ہے	جلاتی ہیں، ن ۱، ۴ – جلاتی، ن ۵
،،	،،	۶	۱	ترے شوقوں	شوق سوں تیرے، ن ۵
،،	،،	۷	۲	دکن	دکھن، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
،،	۱۲۳*	۱ تا ۹	-	سوں تر	سیں تر، ن ۳، ۴ (ہر شعر میں ردیف ہے)
،،	،،	۲	۱	راست کیشاں سوں	راست کیشوں سوں، ن ۱، ۶ - راست کیتا ہوں، ن ۷
۹۵	۱۲۴	۱	۲	باہر دل سوں	دل باہر سوں، ن ۲ - باہر سیتی، ن ۳۔ تب باہر سوں، ن ۷
،،	،،	۳	۱	نہ لوں ہرگز	نہ لیوں ہرگز، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۱	جو کیا	جوں کیا، ن ۱، ۴، ۵ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کیا	کھیا، ن ۵
،،	،،	۵	۲	سنے	سنیں تو، ن ۱، ۲، ۵، ۷: سنے تب، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۲	یتیں اتّھہ جاں سوں	جان و دل سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	حسان عجم	خوبان عجم، ن ۴

* ن ۲ میں چوتھا شعر نہیں ہے، پانچویں شعر کا پہلا مصرعہ جو فٹ نوٹ میں بطور نسخہ دیا ہے، انجمن کے کسی نسخے میں نہیں، آٹھواں شعر، ن ۲، ۴، ۵ میں نہیں، ن ۳ میں آٹھویں شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے: "اے سجن توں غضب سوں رنگ چمن"۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	اختلاف نسخ
۹۵	۱۲۵	۲	۱	صنم خانے سوں	صنم خانے پہ؛ ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	انکھاں ہیں شوخ اور چلچل	ہوئے ہے چلچلانی ہو؛ ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	ہوے قرباں	دیکھو قرباں؛ ن ۵
,,	,,	۳	۲	آہوے صحرا نشیں	ہوے؛ ن ۵ – صحراے چمن؛ ن ۳
۹۶	,,	۴	۱	مکھ	ملک؛ ن ۳ – خط؛ ن ۷
,,	,,	۴	۲	اگر دیکھے وہ	جو دیکھے اُس کی؛ ن ۷
,,	,,	۵	۱	دام	جال؛ ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	اہل دیں	آپ ہیں؛ ن ۵
,,	۱۲۶	۱	۲	کُٹی	کوؤ؛ ن ۱ (ہر جگہ)
,,	,,	۳	۱	ایا لازم	اِتا لازم؛ ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	نہیں تجھ پر	ہے تجھ اوپر؛ ن ۵ – ہوئی تجھ پر؛ ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	خوں نے سودا نے غلبہ	خوں نے سودے کا غلبہ؛ ن ۲
,,	,,	۴	۲	نیشکر	نشکراں؛ ن ۴
,,	۱۲۷	۱	۱	عاجزاں	عاجزوں؛ ن ۳، ۴
۹۷	,,	۳	۲	توں	یوں؛ ن ۱، ۵ تا ۷ – یو؛ ن ۲
,,	,,	۴	۱	اپنے	سہرے؛ ن ۱
,,	,,	۵	۲	کرے انصاف	تجھ دہائی ہے؛ ن ۴
,,	۱۲۸	۱	۲	جاں	ہوش؛ ن ۱، ۲، ۵ تا ۷ – دلکوں؛ ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	میں ہے وہ	منظور ہے؛ ن ۶ – میں رہے؛ ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۲	تن سوں	دل میں؛ ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۷	۱۲۸	۴	۲	دیا	ستا (ستیا)، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	آتر کر	گزر کر، ن ۵
,,	۱۲۹	۱	۲	خونیں	خونی، ن ۱، ۵
۹۸	,,	۲	۱	کوں	کوں کہ، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷ — کوں جو، ن ۵
,,	,,	۴	۲	اثر کر	گزر کر، ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۲	بوجھا - جو کوئی	پونچھا ہے، ن ۳، ۶ — ہے جو دل، ن ۷
,,	,,	۷	۲	بے مہر	نا مہر، ن ۵
,,	,,	۸	۱	یہ ہے	ہے یہ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۳۰	۳	۱	یوں	یو، ن ۲، ۴ — جا، ن ۵
۹۹	,,	۵	۱	دل	جیو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	۱۳۱	۳	۲	بنائی ہے	بنایا ہے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دیکھا ہوں	دیکھا جو، ن ۵
,,	,,	۴	۲	ہوئی	ہوا، ن ۱، ۳ تا ۵
۱۰۰	۱۳۲	۲	۲	ہے کہ آئی ہے ترے لب کی	آئی ہے تیرے شکر لب کی، ن ۵
,,	,,	۳	۱	پڑا تجھہ غم	رہا تجھہ غم، ن ۵
,,	,,	۳	۲	زلفاں کے سنبل کی	زلفاں کی سنبل نے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,	۴	۱	بہوت ہے پلکھنہ	برہ، ن ۷ — کی نیپھہ، ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	اِس رہ کا خطر	اِس رہ کے خطر، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	وصف مو کمر سن کر *	وصف پر نگر، ن ۴، ۶ — سیمبر، ن ۵

* ن ۳ میں جگہ خالی ہے - ن ۲ میں یہ مصرع ہے :
"کہ جوں مشتاق ہوں معشوق کی عاشق خبر سن کر" —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١٠٤	١٣٨	٥	٢	جن - کے غم سوں - لعل ھے - خونیں جگر	جس کے، ن ١ تا ٧ - دیکھے ن ٦ - لالہ ھے، ن ١ - خونی جگر، ن ١
١٠٥	١٣٩	١	١	خشم سوں	چشم سوں، ن ٢ تا ٤، ٦، ٧ - ھجر ن ٥
,,	,,	٣	١	کہیں،	لکھے، ن ٣، ٤، کہے، ن ٢، ٧
,,	,,	٣	١	جوھر شنا ساں دیکھ تجھہ حسن	جوھرشناس، ن ١ تا ٤ حسن تجھہ دیکھ، ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	٢	ترا شا ھے	ترا شے ھیں، ن ٢ تا ٧
,,	,,	٤	١	لکھلے میں - اُس	لکھتے ھیں، ن ٢ تا ٤ - تجھہ، ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	١	جب لکھا	جو لکھا، ن ١، ٢، ٥، ٧ - جوں لکھا، ن ٣، ٤، ٦
,,	١٤٠	٣	١	سج سوں	دھج سوں، ن ٢ تا ٤، ٧، سہج سوں، ن ١
,,	,,	٣	١	آوے انجمن میں	مجلس میں آوے، ن ١ - آوے وہ چمن میں، ن ٥ -
,,	,,	٣	٢	هوویں	ھووے، ن ٤، ٥، ٧
,,	,,	٤	١	دھن	دھاں، ن ٢ تا ٤
١٠٦	,,	٥	١	یوخط	اس خط، ٢ تا ٥، ٧ - نوخط، ن ١، ٦،
,,	١٤١	١	١	صلم	سجن، ن ٤، ٦، ٧
,,	,,	٣	١	شوق کے دو ابرو	شوق چار ابرو، ن ١ -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٠٦	١٤١	٣	١	سوں	سیں، ن ٢، سیں، ن ١، ٣، ٤، ٦، ٧
,,	,,	٥	١	عاشق سوں	عاشق کا، ن ١ تا ٤
,,	,,	٥	٢	ھاتھ سوں	ھاتھ کا، ن ٣، ٤
,,	,,	٧	١	اے رنگیں بہار گل فطرت	اے رنگیں گل بہار گلاب، ن ٣، ٤- اے رنگیں بہار گلشن حسن، ن ٢
,,	,,	٨	١	سن کے کہ ھے	سن ہو خبر، ن ١ سلکر کے، ن ٥
,,	,,	٨	٢	دریئے شکار	ھے پئے شکار، ن ١
١٠٧	٢٤٢	١	١	صلم	سنجن، ن ١ تا ٧
,,	,,	١	٢	درد اُس کا	درد اپس کا، ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	١	تجھ لطف	تجھ زلف، ن ٢، ٥، ٧
,,	,,	٣	٢	لطف کے زلال نے	لعل لب کے آب نے، ن ١
,,	,,	٥*	١	نور کا	نور کوں، ن ١ تا ٧
,,	١٤٣	٢	١	تجھ رخسار کی	تجھ مکھ کی صلم، ن ٢، ٤، ٧
١٠٨	,,	٥	١	خواب میں	رات کوں، ن ١ تا ٧
,,	,,	٨	١	جان جاتا ھے	جان جاتی ھے، ن ١، ٦
,,	,,	٩	٢	مثل	شغل، ن ١ تا ٧
,,	١٤٤	٣	٢	اُس خط	تجھ خط، ن ١ تا ٧
١٠٩	,,	٦†	١	ھے تعجب- یہ کہ	مجھ تعجب، ن ٦، ٧ مجھ کہ، ن ٢ تا ٥
,,	,,	٧	١	اسپند ھو	اسپند کرے، ن ١ تا ٧

---

* چوتھا اور پانچواں شعر، ن ٢، ٣ میں نہیں ھیں —

† ن ١ میں چھٹا شعر نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۰۹	۱۴۴	۷	۲	جگ ملنہں	چلنگ مہں ، ن ۱ تا ۵
۱۱۰	۱۴۵*	۲	۱	گلستاں کا	گلستاں مہں ، ن ۲ ، ۳ ،
,,	,,	۳	۱	تار ہے نہیں - جو دستے	تازہ ، ن ۶ ، ۷ - جو دستا ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۲	گلشن ہے گگن	ہے باغ اگن ، ن ۲ ، ہے باغ کہن ، ن ۳ ،
,,	,,	۴	۱	مہں نکو جا	ملنہیں مت جا ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۲	وطن بیچ	جو من بیچ ، ن ۲ ، ۳
۱۱۱	۱۴۷†	۲	۱	دیکھا جو	جو دیکھا ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۲	اپس سوں	اپس کا ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۴	۲	بنجھا تو میری پیاس	دے آس مہری پیاس ، ن ۶ ، ۷
۱۱۳	۱۴۹‡	۱	۱	نہیں یہ خط بہ گرد لعل میلنوش	نہیں خط گرد لعل شوخ میلنوش ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۱	۲	خرشید	امید ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۲	۱	ہوا	ہوے ، ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۱	ہوا ہے	نہیں گر ، ۲ ، ۳
,,	,,	۴	۱	ترے جلوے سوں ہے گل تازۂ و تر	ترے باج اے گل نرگس چمن میں ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۴	۲	چمن مہں	فغاں ہے ، ن ۲ فغاں ، ن ۳ -
,,	,,	۵	۱	ہے ہلال ابرو	اے ہلال ابرو ، ن ۲ ، ۳

* ن ۲ ، ۳ مہں ردیف گل نرگس ہے اور دو غزلہ ہے - ن ۱ ، ۴ ، ۵ میں یہ غزل نہیں ہے —

† غزل ۱۴۶ کسی قدیم نسخے مہں نہیں صرف ن ۶ ، ۷ میں ہے ، غزل ۱۴۸ ، کسی نسخے مہں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۱ ، ۴ ، ۵ میں نہیں ہے - چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۳	۱۴۹	۷	۱	ولی کوں یاد تیری دمبدم ہے	سدا ہے کی ولی کوں یاد تیری، ن ۲، ۳
"	"	۷	۲	یک آن	کوئی آن، ن ۲، ۳، ۶، ۷
"	"	۷	۲	خاطر سوں	خالی ہور، ن ۲- میں اس سوں، ن ۳،
"	"	*	۲	شوق سوں ہیں کی مستاں (فٹ نوٹ)	سی سوں ہے، ن ۲، ۳
۱۱۴	۱۵۰†	۳	۲	عشق سوں	عشق کا، ن ۲، ۳، ۶، ۷
"	"	۴	۲	لیتا ہوں	لہاتا، ن ۱ - پایا، ن ۲ - لایا ن ۳، ۴؛ ۷- لیا، ن ۵- لیتا، ن ۶
"	"	۵	۲	کب عزیز ہے	کہا، ن ۵ - عزیز ہیں ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۲	تجھ بن اک پل نہیں مجھے آرام	تیری وصل بن نہیں جگت میں علاج، ن ۴
۱۱۵	۱۵۱‡	۳	۱	دل کے	دل کوں، ن ۶، ۷
"	"	۳	۲	شوخ	شوق، ن ۶
"	"	۴	۱	کاسہ	کاسد، ن ۶ (قدیم املا)
۱۱۶	۱۵۲	۴	۲	غم گسار	شرمسار، ن ۱ تا ۷

* ن ۲، ۳ میں فٹ نوٹ والا شعر ہے - اور ن ۶، ۷ میں متن والا ہے —

† تیسرا شعر ن ۱، ۵ میں اور چھٹا شعر ن ۱ تا ۳، ۵ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۶، ۷ میں ہے ساتواں شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۶	۱۵۲	۵	۱	لیل تار	ریں‌تار، ن ۲
,,	,,	۵	۲	تجھہ زلف کی جو یاد	جو تجھہ زلف کي یاد، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	جگ کے شغل ھیں چا کہی	(چاہ کے ؟) شغل ھے، ن ۱ - چاک شغل ھے (؟) ، ن ۲ - شغل خاک ھے، ن ۳ - خاک شغل ھے، ن ۶۔
,,	,,	۷	۱	حال کوں	حال پہ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۵۳	۱	۱	چال	حال، ن ۱ تا ۶
۱۱۷	,,	۲	۲	ھے یو	یوھے، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۱	جگ منیں	جگ میں نت، ن ۵
,,	,,	۳	۲	رکھے ھے	آتی ھے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	باغ عیش	باغ عشق، ن ۲، ۴
,,	,,	۴ *	۱	دل سے	دل سوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۵۴	۴	۱	اہل سخن	اھل ھوس، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بنجھہ نہیں	بوجھہ نہیں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	مت کرو	مت کہو، ن ۲ تا ۷
۱۱۸	۱۵۵ †	۲	۱	کا ہوا صلم	کیوں نہ ھوی سجن، ن ۲، ۳
,,	,,	۲	۲	ھے سرمہ میري آنکھوں میں تیرا	جوں سرمہ سجھہ انکھیاں میں تراھے، ن ۲، ۳۔
,,	,,	,,	,,	غبار خط	بہار خط، ن ۲

* چوتھا شعر ن ۲، تا ۴ میں نہیں ھے —

† یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۱	۱۶۰	۱	۲	هر دو	دونوں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	نور جہاں	نورالعیاں، ن ۱
,,	,,	۳	۱	هوں غمیں آگ سرو پا لگیں	میں سالک، غم میں هوں سر پاؤں لگ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سدا یہ	سدے یو، ن ۱
,,	,,	۵	۱	ایں کے	ویسے، ن ۱
۱۲۲	,,	۶	۱	سر پہ لیا	سب پہ هوا، ن ۱
,,	,,	۷	۲	آئی کہاں سوں خزاں	کہاں سیں آئی یو خزاں،
,,	,,	۸	۱	دین کے خالص	دین کا هے خالص، ن ۱
,,	,,	۸	۱	غم کے بٹے کے اوپر	غم کی کسوٹی اوپر، ن ۱
۱۲۳	۱۶۱	۱	۱	جو نظر	جوں نظر، ن ۲، ۳، ۵، ۶- جب، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۱	اب، کوں	مکھ، ن ۴- کا، ن ۱
,,	,,	۳	۲	یک نظر کر تو	تک نظر کر توں، ن ۳- تو نظر، تک جو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۲	کر تو شکر طرف	کوں شکر برطرف، ن ۵
,,	,,	۴	۲	تجھ حسن کا	مجھ عشق کا، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۵	۱	مال کی آرزو	آرزو مال کی، ن ۴، ۶
,,	,,	۵	۲	خدا ہیں	خدا دوست، ن ۱ تا ۸
,,	۱۶۲	۱	۱	هوا، هوں مو سوں۔	ایها، ن ۳ تا ۷، پہا، ن ۱، ۲ - هوا هوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	دل کر	دل گل، ن ۲
,,	,,	۲	۲	(ربیع ۱ اور	هور، ن ۳، ۴- و، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۳	۱	کوں عاشق سوں۔	سوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ — عاشق کوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۵	۱۶۴	۴	۱	نگاہ شوق سرکش	نگاہ شوخ سرکش، ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	یو روشن	توں روشن، ن ۱، ۷
,,	,,	۶	۱	لیا ہے گھیر کر تجھ، ابر غم نے ہر طرف سیتی	نہیں یو لالۂ صحرا دریا لہو کا بھرا ہے گا، ن ۲
,,	,,	۹	۲	تجھ بن نین اپلی-	تجھ غم ملیں انکھیاں، ن ۲
۱۲۷	۱۶۶*	۳	۱	لایا ہے	لاتا ہے، ن ۷
,,	,,	۴	۲	سی ہے پلک	ہے ہر پلک، ن ۷
,,	,,	۶	۱	کسے ہے	ہے کس کوں، ن ۶، ۷
۱۲۸	۱۶۷†	۱	۱	اے صنم ترے رخ، کی ہے وہ چمک	اے سجن ترے مکھ کی دیکھ چمک، ن ۳، ۴
,,	,,	۱	۲	ہے مدام شمس فلک۔	ہیں مدام شمس و فلک، ن ۳
,,	,,	۲	۱	جذاب حق	جمال حق، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۲	فلک پہ	فلک کے، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	اُس دھن	تجھ دھن، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	تالموں کوں	عالماں کے، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	تیرے لب کا	لب ترے کا، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	بھلادوں	بھلاؤں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	وہ آیا	پیو آیا، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	نقش سب سا سوا ہوگیا	سب وجود میرا حک، کے ہو گئے حک ن ۳، ۴

* غزل ۱۶۵ کسی نسخے میں نہیں ہے اور غزل ۱۶۶ ن ۶، ۷ میں ہے - دوسرا مطلع اِن میں بھی نہیں ہے—

† صرف ن ۳، ۴ میں یہ غزل ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۹	۱۶۸	۲	۱	جب سوں، تب سکی	تب سوں، ن ۱ تا ۷ — جب سکی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کیا ہے	دیا ہے ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۲	تیرا — مثال	تیری، ن ۱، ۴ - جمال، ن ۵، ۶
,,	,,	۹	۲	سر سوں - ثال	دل سوں، ن ۲ - قال، ن ۱
۱۳۰	,,	۱۲	۱	دیکھی ہے پہنچ	نہیں پہنچ ہے، ن ۲،
,,	,,	۱۳	۱	سودا	تیرا، ن ۵، ۷
,,	۱۶۹	۱	۲	دکھلا کے اپنے قد	دکھلا ایس کے قد، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	یاد سوں	یاد سوں، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۳	۱	سرے پہ	عمن پہ، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	لزوال،	بہ زوال، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	رخ پہ	رخ کوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۲	بہ رنگ خال	بجائے خال، ن ۵، مثال خال، ن ۷
۱۳۱	,,	۷	۱	جہان میں	جہاں منیں، ن ۳ تا ۶
,,	,,	۷	۲	جمال	بہار، ن ۲ تا ۷،
,,	,,	۸	۲	ملحال	و بال، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۲	گوبند لال	گوبھر لال، ن ۱ تا ۵ کہ پھر زال، ن ۶ (؟)
,,	۱۷۰	۱	۱	خوش قدان	خوش قدی، ن ۱، ۳، ۴، ۶،
,,	,,	۱	۱	ردیف غزل گوبند لال	گوبھر، کبھر، گوبھر، (گوبھیر، ن ۳) ن ۱ تا ۴، ۵، ۶، لعل، ن ۱، ۵، ۶ (ہر شعر میں)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۱	۱۷۰	۳	۱	ہوں تو	ہوئیں، ن ۱ تا ۵، ہوویں، ن ۶
,,	,,	۴	۲	خیال	جمال، ن ۵، ۸
,,	۱۷۱	۱	۱	بردہ	زلف، ۵، ۸
,,	,,	۱	۲	دل کا ہوا	جیو کا ہوا، ن ۶، ۷- ہے مرغ دل، ن ۲ تا ۴
۱۳۲	,,	۲	۱	توندہ کر	یوں نہ کر، ن ۱، ۴، ۶، ۷- یو نہ کر، ن ۲، ۳،
,,	,,	۲	۱	شر کی حقیقت میں ہے	شر میں نہیں ہے فرق، ن ۲
,,	,,	۳	۲	کوں آئے ہیں باستقبال	کوں یو آئے ہیں، استقبال، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷- کوں آئے ہیں یو استقبال، ن ۱
,,	,,	۴	۲	اُنہوں - کوں	اونے، ن ۳، ۴ - اتے، ن ۲ یو، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	جو ہے	اہے، ن ۱ تا ۴، انجھے، ن ۵ - یو ہے، ن ۷
,,	۱۷۲	۱	۱	ہے جو خال	ہے خال، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	کرتا	کرتا ہے، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	شوق اس کے سوں	شوق سوں اس کے، ن ۱ تا ۷
,,	۱۷۳	۱	۱	سے یہ	سو یو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	گھلالے *	کھبالے ن ۱، ۲، ۵، ۷ گھنبالے، ن ۴، ۶

---

* ن ۷ میں اس لفظ پر حاشیہ ہے ۔ " [illegible] "

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۶	۱۷۸	۲	۱	ضرر - آہ	حذر، ن ۲ - حال، ن ۴
,,	,,	۶	۱	شوق میں	شوق سوں، ن ۱ تا ۳ ۵ تا ۷
,,	,,	,,	۲	ہے بلبلاں کے دل میں	ہے دل میں بلبلاں کے ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	بوے ہے	بو کی ہے، ن ۱، ۳ تا ۵، ۷
۱۳۷	۱۷۹*	۴	۱	تروار	تلوار، ن ۲، ۵، ۷
۱۳۸	۱۸۱	۳	۲	سب	سو، ن ۲ تا ۴، ۶، ہمیں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کا چترنا	کارناں یو، ن ۱ - کارنا سوں، ن ۲ - کا رمنا سو، ن ۴، ۵ - کا دھناں ن ۶ - (کاڑھنا) - کانبانا، ن ۷ -
,,	,,	۴	۲	اشکل	اٹکل، ن ۱-اڈکل، ن ۵، ۷ مشکل ن ۲ تا ۴،
,,	,,	۵†	۱	ڈھنگ	ڈرگ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دیکھے - کا ہو	دیکھیں، ن ۱ - کے ہوئیں، ن ۱ ہوی ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	ہے اما	ہے لیکن، ن ۲، ۵، ۷

* غزل ۱۸۰ کسی نسخے میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۳۸	۱۸۱	,,	۲	انحل	لاحل ، ن ۱ ، ۶ ، ۷ بے حل ن ۵ ، ۱ (حش)
,,	,,	۷	۱	خوں ریز	چوندھر ، چودھر ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	خط کاجل	خط کا کاجل ، ن ۱ ، ۵ ، ۶ - آج کاجل ن ۷
,,	,,	۹	۳	غم سوں	غم تھی ، ھے ، ن ۳ ، ۴
۱۳۹	۱۸۲*	۳	۲	چھوڑے تو	چھوٹے یو ، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۲	سیں پہلنچا ھے	سے بے جا ھے ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۷	۱	جلوۂ مست	جلوۂ بد مست ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	دام عشاق	اے دام عشاق ، ن ۱ تا ۵ مشتاق ن ۱ (حش)
,,	,,	۹	۱	ولی تیری گلی کوں دیکھ بولا —	(ولی) یوں دیکھ بولیا تجھ گلی کوں ، ن ۲ ، ۴
,,	۱۸۳	۱	۲	جیو مرا لے نہ لے	جیو مرا ہت (ھاتھ) لے نہ لے ، ن ۱ تا ۷
۱۴۰	,,	۳	۲	دوسرے کی جا غزل ،	دوسرے کی جاکر غزل ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	وہم اپس دل سیں رکھ	کے وہم دل منیں ، ن ۱ ، ۳ ، ۴ - رکھ نہ ، ن ۷ - راکھ ، ن ۵ ،

---

* اس غزل کا چھٹا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۰	۱۸۳	۴	۱	ظلم سے دل	ظلم سٹی ، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	رسم وفا	مہر وفا ، ن ۲ ، ۳
،،	،،	۵	۱	رسم وفا هاتهه سوں	هاتهه سوں اپنے وفا ، ن ۴ ، ۷
،،	،،	۵	۲	غیر سوں	کس سوں اے، ن ۱ تا ۷
۱۴۱	۱۸۴	۱	۱	هے قوت، کهاتا هوں	مجهه قوت هے کهانا ، ن ۳ تا ۵ - کهایا ، ن ۲
،،	،،	۱	۱	محبت	محنت ، ن ۱
،،	،،	۱	۲	راحت	الفت، ن ۵
،،	،،	۲	۱	امکان کے	امکان کے آ ، ن ۵
،،	،،	۳	۱	دیکھے	دیکھا، ن ۳ ، ۴ ، ۷
،،	،،	۴	۲	مجلوں هیں	مجلوں هے ، ن ۱ ، ۵
،،	۱۸۵*	۲	۲	قم هے قم (غ)	فم هے فم، ن ۲ (صحیح)
۱۴۲	،،	۳	۱	دل په هے نوبت پریشانی	دل کوں تجهه باج هے پریشانی، ن ۲
،،	،،	۳	۲	نین میرا دویم هے	نین میرے دویم هیں، ن ۲
،،	،،	۴	۲	جسکوں دیکھو سو	جسکے دیکھے سوں، ن ۲
،،	۱۸۶†	۱	۱	دل کوں لے	دل لے جا، ن ۲ تا ۴، ۷
،،	،،	۳	۱	هے بہت	هے نپٹ، ن ۳ - بہت هے، ن ۴، ۷
،،	،،	۳	۱	اُس رخ پر	تجهه مکهه پر، ن ۲ تا ۴، ۷
،،	،،	۳	۲	اُس چهره	تجهه چهرهٔ، ن ۲ تا ۴، ۷
۱۴۳	۱۸۷	۲	۲	ڈوروں کا	ڈورے کا، ن ۱ تا ۷

* صرف ن ۲ میں یه غزل هے -

† ن ۱ ، ۵، ۶، میں یه غزل نہیں هے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۴۳	۱۸۷	۳	۱	کہہ سکیے	کر بھگی، ن ۵
،،	،،	۵	۲	رخسار و لب	رخسار لب، ن ۲ تا ۴
،،	۱۸۸	۳	۱	داستان عشق ہمیں	داستاں برہ ملیں مجھہ، ن ۲ تا ۴
۱۴۴	،،	۷	۱	بخت سیاہوں	بخت سیاہی، ن ۳ و ۴
،،	۱۸۹	۳	۱	کرنے کوں	کرنے سوں، ن ۱ تا ۵، ۷۔ کرتے ہوں، ن ۶
،،	،،	۵	۱	صنم کی	سجن کی، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
،،	۱۹۰	۱	۱	ہجراں	ہجرت، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱	۲	اے صنم رو نہ کر کم	مجھہ سیں نکو کرو کم، ن ۲
۱۴۵	،،	۲	۲	تایک پلک	نا ایک پل، ن ۱۔ تایک گھڑی، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۲	۲	آوے تجھہ پاس	تجھہ کن آوے گا، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۱	تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے	تجھہ بھوں کوں جب سوں دیکیا تجھہ پاس، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	کے چہ سوں	کے شرموں، ن ۱ تا ۵، ۷ کے چہ سوں، ن ۶
،،	۱۹۱	۲	۲	سہو	شوق، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۳	۲	عاشقاں پر	عاشقاں کوں، ن ۱، ۴ تا ۷
،،	،،	۴	۱	جگ میں	ہر گز، ن ۳، ۴
،،	،،	۴	۲	زلف نے	زلف سوں، ن ۳، ۴، ۶ (ن ۴ میں نسخہ مندرجۂ فٹ نوٹ)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۶	۱۹۱	۶	۱	نظر میں جب ستی آیا وہ گلرو	ہوا پیدا وہ گلرو جب سوں جگ میں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۹۲*	۱	۲	حکام	احکام، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۱	۲	کئی، کدھی	کئیں، کدھیں، (ہر جگہ سب نسخوں میں)
,,	,,	۴	۱	آپ بھی	آپ نے، ن ۱، ۵- آپ ہی، ن ۷
,,	,,	۶	۱	خنجر سوں ہے	خنجر ستی، ن۱، ۵
,,	,,	۷	۲	چھتا لےکر چکایا دام دام	لیکر چوکھا کیا ہے دام دام، ن ۱، ۷ (صحیح)
۱۴۷	۱۹۳	۳	۱	نا کر سکے	کر نا سکے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	مژگاں	شانہ، ن ۱
,,	,,	۴	۱	اُس نے	انشا، ن ۱، اُن نے، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دریائے جلوں	میں دریاے خوں، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کشتی کا	کشتی کوں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۶	۲	لباں - سوں- ہر	بھواں ن ۲- دھن ن ۳- میں، ن ۷- مجھہ، ن ۵
,,	,,	۶	۲	رشک	رنگ، ن ۲، ۳، ۵
,,	,,	۷	۱	کی تیغ	کے تیر، ن ۱
,,	۱	۷	۱	شہر فلک	شہر، ن ۳، تیر فلک، ن ۱، ۲، ۵

---

* یہ غزل مرتب صاحب کو صرف ایک دیوان میں ملی، مگر انجمن کے ن ۲، ۳ کے سوا سب نسخوں میں موجود ہے- اور (چھتا) ساتویں شعر میں سمجھہ میں نہ آیا، ن ۱ کا نسخہ صحیح ہے جو ہم نے دیا ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۷	۱۹۳	۸	۱	خونی،	خونیں، ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۸	۲	اور	ہور، ن ۱، ۴، ۶، ۷۔ جوں، ن ۳
,,	,,	۹	۲	تب سوں	تجھہ بن، ن ۱، ۵ تا ۷۔ بن تجھہ، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۲	اس موں	ان موں، ن ۳، ۴
۱۴۸	,,	۱۱	۱	ہجر میں	ہجر سوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۹۴	۲	۱	وقت میں	وقت پر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	لٹ پٹی	جو لٹ پٹی، ن ۱ - جب لٹ پٹی، ن ۵
,,	,,	۳	۲	دل ہوے عشاق کے	دل ہوا عشاق کا، ن ۵، ۶
,,	,,	۳	۲	نکلا	نکلے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ہو روشن سواد	ہووے رنگ روے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	سرو قد	تیر قد، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	ہو وہ	ہووے، ن ۱، ۳
,,	۱۹۵	۱	۲	لکھا ہے	لکھے ہیں، ن ۱ تا ۷
۱۴۹	,,	۲	۲	رکھا ہے نام	رکھے ہیں ناؤں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	تھوڑی میں	تھوڑی پر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	جو ہے	اہے، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۲	تجلی ہے	تجلے، ن ۳، ۴
,,	۱۹۶*	۲	۱	جب سوں ترا مکھہ	جیوں مکھہ ترا یو، ن ۲
,,	,,	۳	۱	احوال سوں	احوال میں، ن ۲، ۵

* یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۵۰	۱۹۷	۳	۱	دسے ہیں	دسے مجھہ ، ن ۲ تا ۴ - دسے ھے ، ن ۵ ، ۷
,,	,,	۵	۲	جی سوں	جیو سوں ، ن ۱ ، ۵ تا ۷ دل سوں ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	*۶	۱	مختصر	ملتصر ، ن ۱ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۶	۲	جی کو	جیو سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	میں عشق سوں	تجھہ عشق ، ن ۳ - میں ن ۱ ، ۵
۱۵۱	,,	۱۰	۱	کعبے کوں مدعا کے	کعبے کے مدعا کوں ، ن ۱
,,	۱۹۸	۲	۱	امیدوار - رہ	امیدوار اچھو ، ن ۸ - اچھہ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	سفید	سپید ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۴	۱	اپس کے حق کوں - نچنت.	اپے ، ن ۱ - اسکوں ، ن ۲ ، ۴ - نچنت ھو ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	جس کے سب - ہیں	جس نزیک ھیں ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ - ھے ، ن ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۷
,,	†۱۹۹	۲	۲	تپیں	جلیں ، ن ۸ - تپیو نہیں ، ن ۱ - ھوی ، ن ۲ - ھویں ، ن ۷

* چھٹا اور آٹھواں شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

† یہ غزل ن ۳ میں نہیں ھے - ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ھے - اور قافیہ نون جمع کے ساتھہ چلیں ، تلملیں وغیرہ ، ن ۴ ، ۵ میں دوسرا شعر نہیں ھے - تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱	پھرتا ہوں	پھرتیاں ہیں، ن ۱، ۵ پھرتی ہوں، ن ۴- پھرتا ہے، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	ہیں-	ہے، ن ۱، ۵
,,	,,	۶	۱	ہو تو	ہوے، ن ۱، ۴، ۵- ہویں تو، ن ۶، ہوں تو، ن ۷
,,	,,	۶	۱	اچرج نہیں	عجب ہی نہیں، ن ۶
,,	,,	۶	۲	کہ اُن کو	کہ اُسکوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اِتی خواہاں ہیں	بسے، ن ۴، ۵ خواہاں تھے، ن ۵، ہے، ن ۱، ۴
,,	,,	۷	۲	رکھتی- ہیں	رکھتیاں، ن ۱، ۴- نہیں، ن ۵
,,	۲۰۰	۱	۲	آ، مرے دل میں	شمع، ن ۵، ۶- دل میں مرے آ، ن ۲ تا ۴
۱۵۳	,,	۶	۲	مثال- ہیں	بسان، ن ۵- ہے، ن ۱
,,	,,	۷	۱	ولی یہ دل کی- کرے	ولی کے دل کی، ن ۱ تا ۷- کیوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	ہوا ہے	ہوی ہے، ن ۲- ہوے ہیں، ن ۳
,,	,,	۷	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳ تا ۵، ۷
,,	۲۰۱	۳	۱	بلند نہیں	بلندی میں، ن ۳، ۴
۱۵۴	,,	۱۲	۱	کبھو نہ رہے	کی بوند رہی (یا) اہے، ن ۱- کی دارو ہے، ن ۷- کہ کیونکہ رہے، ن ۳، ۵- کبھوں نہ رہے، ن ۳، ۴، ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۴	۱+۲	۱۲	۲	گر ملے	جب ملے، ن ۱ تا ۵ - جو ملے، ن ۱ حاشیہ
,,	۲+۲*	۲	۱	یہ ہیں غالب ترے یہ	ہیں ترے ہاتھ پر یو، ن ۵،
,,	,,	۳†	۲	پھر - نہ کر	بند، ن ۱ تا ۴، ۶- نکو، ن ۱، ۴
,,	,,	۴	۱	نہ وعدہ صبح کا کر صبح مجکوں آج	یہ وعدہ نہ کر آج مجکوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	اپس کے مکھ	اپس نکہ، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	کے اشارے	کی اشارت، ن ۲، ۵
,,	,,	۶	۱	فیض اثر	فیض ابر، ن ۱، ۳ تا ۵ فیض ہوا، ن ۲
,,	,,	۶	۲	جگ میں	جگ کے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	تو اُس کو مہر	تو اس پہ مہر، ن ۱ تا ۴، ۶ اسے مہر، ن ۵
۱۵۵	۲+۳‡	۳	۲	ہے تیرا	ترا ہے، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	کیا ہوں	کیا ہے، ن ۳، ۴
,,	۲+۴	۱	۲	مغز پروانہ	سوز پروانہ، ن ۷
۱۵۶	,,	۶	۱	جل	گل، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	کرتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	۲+۵	۱△	۲	آئینے میں	آرسی میں، ن ۲

---

* ن ۱، ۳، ۴ میں ردیف سخن ہے مگر صحیح نہیں —

† تیسرا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

△ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۶	۲-۵	۴	۲	میرے انچھو کی	انجھواں کی میرے، ن ۱، ۲
،،	،،	۴	۲	آکے روانی	آب روانی، ن ۲، ۴، ۵
۱۵۷	۲-۷	۱	۲	ناز سوں آوے	ناز دکھاوے، ن ۳، ۴ ناز میں آوے، ن ۵
،،	،،	۳	۱	بیچھے	پھچھل، ن ۱، ۵- کے بیچ ن ۲
،،	،،	۳*	۲	اوٹ میں پردے کی	اوٹھ، ن ۱، ۲ - مکھ سے اٹھا پردہ، ن ۴
،،	،،	۳	۲	دکھاوے	چھپاوے، ن ۲
،،	،،	۴	۱	لولی فلک	چپ ہوں فلکی، ن ۵،
،،	،،	۴	۲	بنجاوے	نچاوے، ن ۱، ۲، ۴، لینجاوے، ن ۵
،،	،،	۶	۱	جی جان لیا	جی تان لیا، ن ۱ تا ۴، ۶
،،	،،	۶	۲	گزر جاویں	نکیں، ن ۶، لگیں سارے ن ۸، بکیں سارے، ن ۱ - لگے پیاری، ن ۲ تا ۴
۱۵۸	،،	۷	۲	ولی کو گر یک جام	ولی بد کوں گر جام ن ۲ تا ۴ - ولی کوں آگر جام، ن ۵، ۹

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۸	۸+۲*	۲	۱	نہیں پہنچتی	(پونچتی' ن ۱) پہنچتی نہیں' ن ۲ تا ۶- پہنچتی ھے' ن ۵
"	"	۴	۱	سرو عریاں	سرو رعنا ' ن ۲ ' ۶' ۷
"	"	۴	۲	رسوا کیا	کیا رسوا ' ن ۱ تا ۶
"	"	۵	۱	پری روھے	پریروے' ن ۱ ' ۵
"	"	۷	۱	گلرنگ کا	گلرنگ کے' ن ۱' ۵' ۶
"	"	۷	۱	جامہ زیبوں	جامہ زیباں ' ن ۲ ' ۵
"	"	۸	۱	آوں-اگر	جاؤں' ن ۲ تا ۴ - جدھاں ' ن ۶
۱۵۹	۹+۲	۳	۲	چقماق	چخماخ ' (؟) ن ۴ '
"	"	۴	۱	رکھا سر	رکھوں سر ' ن ۱- رکھے سر' ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' ۷
"	"	۴	۲	حلنا	حیا' ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	بات مت کر	سر کی دے مت ' ن ۱- سرمت کہہ- ن ۲- سرکھے مت ' ن ۳ ' ۵' سرکش مت ' ن ۴
"	۱+۲	۲	۲	کبھو '	کبھوں' ن ۱ '۶'-کدھیں ن ۳ ' ۴ کہیں- ' ن ' ۵

* اس غزل پر ن ۷ میں یہ نوٹ لکھا ھے اور قابل توجہ ھے :
اسی غزل (کی نسبت) کو طبقات الشعرا (مولفۂ منشی قدرت اللہ صدیقی مراد آبادی سنہ ۱۱۸۸ ھ) میں حضرت شاہ گلشن کی طرف ملسوب کیا ھے - جسکو حضرت نے خود (بطور) تبرکاً ولی گجراتی کو مرحمت فرمائی تھی اور اسی پر ولی کے ریختہ کی بنیاد ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۹	۲۱۰	۴	۱	نہیں	نہ کوئی، ن ۱ نکو، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۱	طبیب سوں	طبیب کوں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۵	۲	رات دن مجھے اپنے	رات دیس، ن ۱ تا ۶، مجھے مجھہ، ن ۱، ۳ تا ۶ مجھے میرے، ن ۲
۱۶۰	۲۱۱	۱	۲	تجھے	اُسے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۱	۲	دولت کی نظر	ایک وقت نظر، ن ۱- رغبت کی نظر، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	جانے ھیں	جاری ھیں، ن ۱
,,	,,	۶	۲	ھیں مغز۔ نمط۔ پہوں۔	ھے مغز، ن ۱۔ نمن، ن ۲ سوں، ن ۲
,,	,,	۶	۲	لے گئے گو تلک	لے کے گئے گوے، ن ۱، ۲ گوے گئے لیکے، ن ۷
,,	,,	۷*	۲	پورا مصرعہ	کہا مول لیا کوئی کھے ایک شکر سوں، ن ۵ — گویا یو لباں گوئی کھے لب کی شکر سوں، ن ۶
,,	۲۱۲	۳	۲	سفر	سحر، ن ۱
۱۶۱	,,	۴	۱	مجھہ	تجھہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	ھے دل چسپ	کساں ھے، ن ۱ "
,,	۲۱۳	۲	۱	اُس اوپر	اُسی پر، ن ۳ تا ۵

* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ھے۔

" اس لفظ پر، ن ۱ میں یہ حاشیہ ھے" - یعنے خوش آمدائے پسند آمد - یہ مقطع ن ۲ تا ۴ میں نہیں ھے - ن ۱ کالفظ مرجح ھے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۱	۲۱۳	۳	۱	پلک هاتهه لے یو	نگہ، ن ۱ - سوں ترا یو، ن ۱، ۶ - سوں یو ترا، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۴	۱	یک پل	یک تل، ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۱	میری	تیری، ن ۵
,,	,,	۵	۲	تب شعر مرا	یو، ن ۱، ۵ تا ۷ - تو، ن ۲ تا ۴ - شعر ترا، ن ۵
۱۹۲	۲۱۴	۴	۱	جب سوں	تب سوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	جو تیرے	هے جو اس، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	تعبیر	تاثیر، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	۲۱۵*	۱	۱	نور چشم	شوخ چشم، ن ۲، ۵
,,	,,	۱	۲	اُس پر	تس پر، ن ۵
,,	,,	۳	۲	باندها هے - دل	باندهے هیں، ن ۳ تا ۷ جیو، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	عاشق - لپک	عالم، ن ۵ - کتک، ن ۱، ۳ تا ۶ - لتک، ن ۷، ۸
۱۹۳	۲۱۶	۲	۱	کی قلم لے کر	کی قلم اوپر، ن ۱، ۶ - کے ورق اوپر، ن ۲ تا ۴، ۷ کا قلم لے کر، ن ۵
,,	,,	۲	۲	خون آهو	چشم آهو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	لے بیا	لے گیا، ن ۱
,,	,,	۴+	۱	سخن اوپر	سخن کو پر، ن ۱
,,	,,	۵	۱	کیا تعجب هے	گر تعجب نہیں، ن ۲ یو عجب کیا هے، ن ۵ کیا عجب هے گا، ن ۶

* ن ۲ میں یہ غزل نہیں هے—

+ چوتها، پانچواں شعر، ن ۴ میں نہیں هے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۳	۲۱۶*	۵	۲	دوانے کا	دوانے نے، ن ۱، ۳، ۷ - دوانے کوں، ن ۵
,,	,,	۷	۱	مہرے	تیرے، ن ۲ تا ۴
۱۹۴	۲۱۸	۲	۲	سری جانب	تری جانب، ن ۱، ۳، ۴ .
,,	,,	۳	۱	اے دانا	جاناں، ن ۱، ۵ - ناداں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	ھے سہر-باغ جوانی	بسرے ھے، ن ۱ - ملک جوانی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۱۹†	۲	۲	ھر چیز کی	ھر چیز کا، ن ۲ تا ۵
۱۹۵	,,	۴	۲	معلی میں	معلی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	لیلا	لیھا، ن ۲ تا ۷
,,	۲۲۰	۱	۱	جالا	جالیا، ن ۱ تا ۴، ۶، جلا، ن ۵ - چلیا، ن ۷
,,	,,	۱	۱	طبع	شمع، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	تو یہ	تو یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	لب ھیں	لب ھے، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	بہرہ مند	بہرہ یاب، ن ۲، ۴ - بہرہ ور، ن ۵
,,	,,	۴	۲	مجکوں	آ مجکوں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	اچھوں	رھوں، ن ۵، ۸
۱۹۶	۲۲۱	۲	۱	پر خون کوں میں	پر خون کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵

* غزل ۲۱۷ ن ۴ میں نہیں اور شعر ۴، ن ۳ میں نہیں ھے۔

† یہ غزل ن ۱ میں اور تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۶	۲۲۱	۴	۱	بوجھے	پوچھے، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	کوں	میں، ن ۱ تا ۴-کن، ن ۷
,,	,,	۵	۲	حلقے نے جس کی زلف کے	جس کی زلف کے پیچ نے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶*	۱	کسب عزت	بسکہ عزت، ن ۵
,,	,,	۷	۱	لبریز ہے	لبریز ہیں، ن ۱، ۲، ۴، ۶،
,,	۲۲۲+	۱	۱	بے تاب	کی آب، ن ۱-بے آب، ن ۲، ۵، تا ۷
,,	,,	۲	۱	اُس کے-دیکھ کر	پیو کے، ن ۱، ۵-جو دیکھ، ن ۱
۱۹۷	۲۲۳	۵	۱	رکھا	لکھا، ن ۳، ۵، ۷
,,	۲۲۴	۱	۱	جس نے	جن نے، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۲	۲	پلہاں	سیلہ، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۲	دیکھا ہے - تلوار	دیکھا، ن ۳، ۴-تروار ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	بخشا ہے	بخشے ہیں، ن ۱ تا ۴، ۶،- بخشیں ہیں، ن ۵، ۷
,,	,,	۳	۲	اعصا	عاصا، ن ۲ تا ۴، ۶، آسا، ن ۱، ۵
۱۹۸	,,	۴	۱	لائے ہیں	لہانا ہے، ن ۱-لایا ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	کے ہیں	کا ہے، ن ۱، ۲-ملیں، ن ۳،

* ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

+ یہ غزل ن ۳، ۴ میں اور تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۸	۲۲۴	۵	۲	دائم دل ملیں	پلیاں، ن ۱۰ہر ملیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۶	۱	دیکھا ھے	دیکھے ھیں، ن۲ تا ۴ دیکھاں ھے - ن ۵
,,	,,	۶	۱	مکھہ کوں اے رشک چمن	مکھہ کے تئیں اے رشک حسن، ن۲
,,	,,	۶	۲	چھوڑاں ھور	چھوڑے ھیں، ن ۲ تا ۴ چھوڑیا ھے، ن ۵، ۶
,,	,,	۶	۲	عشق گل گلزار	تجھہ عشق کے گلزار، ن ۴، ۵- حسن گل گلزار ن ۲
,,	۲۲۵	۳	۱	اُس کا	اسکوں، ن ۱، ۷- اسکے ن ۳ تا ۵
,,	,,	۵	۲	سنگن	سجن، ن ۱، ۳ تا ۷
۱۶۹	۲۲۶	۱	۱	سنگن	بچن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	عشاق کی صف میں	عاشق کے سفر میں (؟) ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۱	رنگ کی شوخی	نین کی، ن ۴- خوبی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۷	۱	۲	آج وو	آج یو، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	لگا ھے جا	لگا ھے آ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	صاحب درد کئی	صاحب دل کوئی، ن ۵
,,	,,	۵	۱	نظر سوں	کسر سوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	کسر اُس	نظر اُس، ن ۱ تا ۵
۱۷۰	۲۲۸*	۲	۲	نظر	نظر، ن ۱، ۲، ۵، ۶

* مطلع کے دونوں مصرعے ن ۳ میں اُلٹ پلٹ ھیں - چوتھا شعر بھی نہیں ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۰	۲۲۸	۳	۲	ڈیکھا	دیکھے، ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۹	۲	۱	بخشی ہے	بخشا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	غم سٹی آشک کا	غم ملوں، ن ۱، ۵ - اشک سوں، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سفری	ہم سفری، ن ۲، ۳، ۵ - ہے سفری، ن ۴، ۷
,,	,,	۵	۱	پتا چاک هووے	سنا چاک هوے، ن ۳ تا ۷
۱۷۱	,,	۲	۱	کھا پیچ	کھاز ھر، ن ۲، ۴
,,	۲۳۰	۱	۱	چمپے کی کلی	چپلی کی گلي، ن ۲ تا ۴ - ۶ - چلپسے، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	جو کرے	جن کیا، ن ۱ - جو کیا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	آتش رنگ	آتش گر کوں، ن ۲ - آتش گہر، ن ۳
,,	,,	۵	۱	دل سوراخ	ہے دل سوراخ، ن ۱، ۵
,,	,,	۸	۱	مصرع برق	شعلۂ برق، ن ۵
۱۷۲	۲۳۱*	۱	۱	نہ لے	نہ لیا، ن ۱، ۵ - نہ لا، ن ۳، ۴، ۷
,,	,,	۲	۲	نسخ کئے	نسخ کیا، ن ۶، ۷ - کئیں، ن ۵
,,	,,	۳	۲	صبح کوں	صبح میں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	ماہ جبیں مہر لقا	صبح جبیں، زهرہ لقا، ن ۱
,,	,,	۵	۱	جبیں دیکھ	جبیں پر، ن ۱، ۳ تا ۷

* یہ غزل ن ۲ میں نہیں ہے اور اس کا چوتھا شعر ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۵	*۲۳۵	۳	۲	نمط	نمن، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۴	۴	میں	یو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	معشوق	معشوقہ، ن ۱
,,	,,	۱۱	۱	وسعت مشرب	مشرق و مغرب، ن ۱ - وسعت منزل، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	†۱۲	۱	قد کا	قد کے، ن ۱، ۹، ۷
۱۷۶	‡۲۳۶	۴	۱	گنج	شمع، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۴	۱	کسو	کسی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۲	میں	مئے، ن ۵
۱۷۷	§۲۳۸	۳	۱	فخر میں	فخر سوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	ہے گر چمن میں کبھی وہ	اگر، ن ۱ - کبھی کہ چمن میں، ن ۱، ۳، ۵ - کبھی وہ چمن میں، ن ۲
۱۷۸	۲۳۹	۱	۲	ستا	رکھیا، ن ۳، ۴ - رکھا، ن ۲ - مارا، ن ۸،

* تیسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

† تیرھواں شعر رہ گیا جو بجز ن ۲ سب میں ہے :- " تجھہ نرگس مخمور کی کیفیت مستی ◎ اکثر خط ساغرستی صہبا پہ لکھا ہوں " —

‡ اس غزل کا تیسرا اور پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے - اور چوتھے شعر کی جگہ ن ۱ میں یہ شعر ہے :- اِس ناز و اِس ادا کی خوبی کا یوں بیاں سن ◻ ہر خوبرو صورت پر مستانہ ہو رہا ہوں " - غزل ۲۳۷ کسی نسخے میں نہیں ہے —

§ اِس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۷۸	۲۳۹	۳	۱	تیرے قد سوں ہے	قد تیرے سوں ہے نت، ن ۱، ۳، ۶- یو نت، ن ۴
,,	,,	۳	۲	سوں عمر	سوں عمر، ن ۲- یےعمر، ن ۳، سوں عمر، ن ۴
,,	,,	۴	۲	فلک کے	کیا کہات، ن ۲
,,	,,	۶	۱	صاف دلاں	صافی دل، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۲	کیے ہیں	کیا ہیں، ن ۱ - کیا ہوں، ن ۲ تا ۵
,,	۲۴۰	۲	۲	بخشے ہیں	بخشا ہے، ن ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	سکھہ سوں	سنگھار- سو سوں، ن ۱ تا ۶ - شنگار، ن ۱
,,	,,	۳	.	دو چند وہ	وہ چلد تر (یا) دہ چلد تر، ن ۱، ۲
۱۷۹	,,	۴	۲	شدار	دو چار، ن ۳، ۴
,,	,,	*۵	۱	ہے آج	کد آج، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۶	۱	اپنی	اپس کی، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	دل کوں	دل کی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۴۱	۳	۱	گن بھری	چھن بھری، ن ۴ - چھلد بھری، ن ۷
,,	,,	۴	۲	جب پھر وہ	جب وو پہن، ن ۱، ۳، ۴، ۷ جب وہ پھر، ن ۲، ۶ — جب سوں پہن، ن ۵
,,	,,	۴	۲	لباس	قبائے، ن ۵
۱۸۰	۲۴۲	۲	۱	مست و بے خبر	مست بے خبر، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	دلربا کی	دل ربا کا، ن ۱، ۲ تا ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۰	۲۴۲	۴	۱	رشک سوں	کیا کہوں، ن ۷ - کہوں کروں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کی تاب	کا تاب، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۶	۲	گرداب و موج	گرداب موج، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	حسن آبدار	حسن شعلہ زار، ن۳، ۴
,,	,,	۸	۲	کیفیت	کیف جوش، ن ۵
,,	,,	۹*	۱	عالی کوں	عالی پہ، ن۲ تا ۴
,,	,,	۱۲	۱	ایک آن	ایک دن، ن ۱ - ایک بار، ن ۵
,,	,,	۱۲	۲	بجا اے ربابی	بجاے، بجاوے ربابی، ۲، ۴، ۵، ۷
۱۸۱	,,	۱۴	۱	وہ	یہ، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۵	۱	اُسکوں	اُس میں، ن ۱، ۴
,,	۲۴۳	۲	۱	ہے اُسکے - مکھہ سوں - ہے	بسدکہ، ن ۳، ۴ - مکھہ کوں، ن ۴ - مکھہ پہ، ن ۵
,,	,,	۲	۲	موتی کی مثال	موتی مثال، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اُتھا کے	لے جا کے، ن۳، ۴
,,	,,	۴	۱	وہ سرو	اے سرو، ن ۱ - یوں سرو، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	بوجھہ کے	دیکھہ کے، ن ۱
,,	,,	۷	۲	بو اُسی کی	بوے اُس کی، ن۱ تا ۷
۱۸۲	†۲۴۴	۱	۱	ہے جن نے پیو کوں -	جو کوئی نبودہ کوں، ن ۱ - ہے جو نبودہ کوں، ن ۲ - ہوں جو نبود کوں، ن ۵ - ہے جس نے پیو کوں، ن ۷ - جو بیر لال کوں، ن۴، ۸

* دسواں شعر، ن ۱ میں نہیں ہے - † ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	الفاظ نسخ
۱۸۳	۲۴۴	۱	۱	آکر کے باغ	اکرم کے باغ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ خط کا	تجھہ لب کا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	رات دن وہ	رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶- رات ودیس، ن ۵
,,	,,	۵	۲	وہ اسی کے	دل اسی، ن ۵ - اپس، ن ۴
,,	۲۴۵	۱	۱	سجن	پیا، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۲	رات دن میں	رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶- رات درش، ن ۵
,,	,,	۳	۲	جلتا ہوں رات دن، میں پیا	جلتا ہے رات دیس سہانہ، ن ۱
۱۸۳	۲۴۶	۲	۱	پھرتا ہے ہر ہر گھر	پھرتا اہے گھر گھر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۱	اُس انجمن میں کھوں نہو	اُس وقت پر کھوں کر نہ ہوے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سے ہے ہر ادا ساقی	سے ہر یک ادا ساقی، ن ۳ ساقی کی، ن ۲، ۴
,,	,,	۵	۱	مطلع انوار	مطلع الانوار، ن ۲
۱۸۴	۲۴۷	۲	[illegible]	جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ	جو جو کیف سیہ مستی نری، ن ۵
,,	,,	۳	۱	ظالم	ظاہر، ن ۳
,,	,,	۳	۲	مستی کا	وو مستی، ن ۱ تا ۶ - عور مستی، ن ۷
,,	,,	۴	۱	شہر میں	روشن، ن ۱
,,	,,	۴	۲	گالی	گالی، ن ۲، ۳، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۴	۲۴۷	۵	۱	آشنابی سوں	آشنائی سوں ؛ ن ۱ ، ۳ تا ۷ (دونوں لفظ پڑھے جاسکتے ہوں)
,,	,,	۵	۲	بادام میں	بادام کے ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دو مغز سوویں	دو مغز ہوویں ، ن ۱ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۶	۲	کوئی رنگ	ہے کئی یک رنگ ؛ ن ۱ - ۵ - ہوں منیں رنگ ، ن ۲ - ہوں کہیں رنگ ، ن ۳ ، ۴ ،
,,	,,	۷	۲	حالی	عالی ، ن ۳ ، ۵
,,	۲۴۸	۱	۲	کہ تا جاؤں	کہ جاتا ہوں ، ن ۵
,,	,,	۲	۱	نہ تھی	نہیں ، ن ۲ ، ۳ ، ۵
,,	,,	۴	۱	دمن منیں	دھن کی ، ن ۳ ، ۴ ،
,,	,,	۴	۲	رنگ یہ خوبی	رنگ و خوبی ہے ، ن ۷
۱۸۵	,,	۵	۱	کیا جیوں لفظ میں معنی	کیا جو لفظ معنی میں ، ن ۲ تا ۴
,,	۲۴۹	۱	۱	اگن منیں	اگن سوں ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷ ،
,,	,,	۱	۲	خاک سوں	خاک منیں ، ن ۳ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۲	موم نمن	مہ کے نمن ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۱	ادھک	ادک ، ن ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۶
,,	,,	۵	۲	بولا-ہاتھہ کوں	گویا ، ن ۲ - کے ہات منیں ن ۱ ، - ۷ کے ہات ، ن

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۶	۲۵۰	۷	۲	ہر دل کوں	یک دل، ن ۱، ۵، ۶، میں، ن ۱
,,	۲۵۱	۴	۱	تیرے سخن میں ہے	تجھہ سلمں دیکھا ہوں ن ۷
۱۸۷	۲۵۲	۲	۱	سلبھل کر	سلبھال کے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	مجھہ سے آج	آج مجھہ سوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	٭۵	۱	نرگسستاں کوں	نرگساں کوں توں، ن ۵
,,	,,	۶	۲	دئے	دیا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اگے	نکلے، ن ۶، ۷۔
,,	۲۵۳	۲	۱	سهرى هو	هوے سیر، ن ۲ تا ۴
۱۸۸	,,	۴	۲	اُترتا (نہیں)	انپڑتا، ن ۲۔ گرزتا، ن ۵ (حاشیہ)
,,	۲۵۴	۱	۲	اُس سوں	اس پر، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۲	۱	جان دیدہ	جان و دیدہ، ن ۱، ۲، ۵، ۷۔
,,	,,	۳	۲	شکستہ حال	غریب حال، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۱	جہان میں	جہاں ملیں، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۲	سرد آہ	آہ سرد، ن ۱ تا ۷
۱۸۹	۲۵۵	۷	۲	خوف ورجا	خوف و رہا، ن ۱، ۳، ۷۔ ہرگزرہا، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۸	۲	کہ تیرا دل	کہ دل تیرا، ن ۱ تا ۷
,,	۲۵۶	۱	۱	مرے غم۔ کا	مرا غم، ن ۲ تا ۴، ۷۔ کوں، ن ۱

٭ ن ۳ میں چوتھا شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۰	۲۵۶	۲	۱	یوں معلوم	یو معلوم، ن ۱، ۵
,,	,,	۲	۲	کہ مجھہ احوال	کہ تجھہ احوال، ن ۶ کہ تیری آہ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	همن سے	همن پر، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۲	سامان نوک	سامان کوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	دل کا حال هے	دل سوں حال هے، ن ۷ اوپر ا هے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	پهنچاتا ـ کروں کہا	پهنچاتے، ن ۱ تا ۶، پهنچاے، ن ۷-بغیر از ن ۷-کوں کہا هے، ن ۵
,,	,,	۷	۲	لجانے درد نامے کوں	کہ پونچانے، ن ۱- درد کے نامے ن ۱ تا ۵
,,	۲۵۷	۱	۲	همیں	همن، ن ۲ تا ۴- همنوں ن ۱
,,	,,	۴	۱	هوا نہیں هے جب تلک	هوا هوں جب تلک، ن ۱- هوا جب تک نہیں، ن ۷
۱۹۱	,,	۵	۱	نہ دیویں	نہ دیوے، ن ۴، ۵
,,	,,	۵	۱	ملک دل میں	ملک دیں میں، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	آشیاں	آشنا(؟)، ن ۱، ۲، ۵، ۷
,,	,,	۸	۱	زور غم سوں	روز غم سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۹	۱	بوجھوں	پوچھوں، ن ۵ تا ۷ پونچھتاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	کہ جس کا	کہ اُس کا، ن ۲، ۴
۱۹۲	۲۵۹*	۳	۱	دیکھتے ہیں اُسے	دیکھتے اُسکوں، ن ۲ تا ۴

* غزل (۱۵۸) ن ۱ تا ۵ میں نہیں هے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۲	۲۵۹	۴	۱	بلند کرنے کوں عاشقاں کے سدا	بلند کرتے ھیں عاشقاں کوں سدا ' ن ۲ ' ۴ '
۱۹۳	٭۲۶۰	۷	۱	دل لجاتے ھیں	جیو ' ن ۲ ' ۴ ۔ لے جاوے ن ۳
,,	,,	۷	۲	سروقد	گلرخاں ' ن ۱ ' ۵
,,	†۲۶۱	۱	۱	گل مقصد کا	گل مقصد کے ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تیری پلکاں نے	پلک تیری نے ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۱	خلنجر کوں	خوبی کوں ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	کوچے سوں	کوچے میں ' ن ۲ ' سیں ' ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۲	مار ڈالے ھیں	تار ڈالے ھیں ' ن ۱
۱۹۴	‡۲۶۲	۲	۱	جاناں ھیں	خوباں ' ن ۵ ۔ ھے ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۵	۲	سہری ھے	سہری ھیں ' ن ۱ تا ۵ '
,,	,,	۷	۱	نہال فراق	اھل فراق ' ن ۱ ' ۲
,,	,,	۷	۲	آفتاب چدن	آفتاب جبین ' ن ۱
,,	§۲۶۳	۱	۲	رکھے نہیں ۔ اپنے چرن	رکھیں تاں ' ن ۱ ۔ نہ راکھے ' ن ۴ ۔ ھرگز چرن ' ن ۴ ' ۵
,,	,,	۲	۱	رنگ	لعل ' ن ۲

٭ ن ۶ میں مطلع کے مصرع الٹ پلٹ ھیں ۔ اور چوتھا شعر ن ۴ میں نہیں ھے --

† دوسرا شعر ن ۲ میں نہیں ھے --

‡ چھٹا شعر ن ۱ میں نہیں ھے ۔

§ ن ۳ میں یہ غزل نہیں ھے --

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۴	۲۶۳	۲	۲	جب سوں ھیں	جس سوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ - ھے، ن ۱، ۲، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	دیکھہ	مکھہ کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	بولے مصحف	مصحف گل، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کھول کر	بول کر، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۲	۲	بیٹھا ھے	بٹھلاے، ن ۲، ۸ - بسلاے، ن ۵ - بٹھلایا، ن ۴
,,	,,	۳	۲	سخن	سجن، ن ۲، ۵، ۶
,,	,,	۴	۱	حسرت	حیرت، ن ۱، ۲، ۴، ۵، ۷
,,	,,	۴	۲	روشن کیا	کیتا ھے روشن، ن ۲ - روشن کرے تک، ن ۴
,,	,,	۵	۱	جو مارا	جوں مارا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	توں پکڑا ھے	پکڑیا تب سوں، ن ۱ - یوں پکڑا ھے، ن ۵، ۴ - تیوں پکڑا ھے، ۲، ۶، ۷
۱۹۵	,,	۶	۱	ملے پہ	مکھہ پہ، ن ۱، ۴ -
,,	,,	۶	۱	حال معشوقوں کا	چال، ن ۱، ۴ - معشوقاں، ن ۱ تا ۷ - کی، ن ۱، ۴
,,	*۲۶۴	۲	۱	ودا	دواں، ن ۱ تا ۵ (قدیم املا)

* تیسرا اور پانچواں شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ھے اور یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بعنوان "بازگشت" آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھہ ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۵	۲۶۴	۳	۲	تجھہ سا نہیں	سو تونچ ہے ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	بچن تیرا	بچن تیرے ' ن ۱ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۴	۱	سکھہ کوں - دیکھا	بت کوں ' ن ۲ تا ۲ ' کوہا ' ن ۱ (؟)
,,	,,	۴	۲	جلہو کر کے	جلیو کر کر کے ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	یہ بالاں کوں جو دیکھا	جو بالاں کوں دیکھا ہے ' ن ۵
,,	,,	٭۵	۲	خال	خیال ' ن ۱ ' ۲ ' ۲
,,	,,	۲	۱	دھن	ذقن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	تجھہ ذقن	ہے ' ن ۸ - دھن ' ن ۲ ' ۸
,,	,,	۷	۱	بولا ہے	بولا ہوں ' ن ۱ ' ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	تجھہ شوق	سن شوق ' ن ۱ ' ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۲	جو برھمن	جو ھرنمن ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کر کر کے جتن	کرکے کئی جتن ' ن ۱ تا ۵
۱۹۶	۱۲۶۵	۷	۱	سدن ۔ یہ بچن	سجن ' ن ۱ ۔ یو سخن ' ن ۱
,,	,,	۷	۲	یہ بچن ۔ سخن	یو سخن ' ن ۱ - سجن ' ن ۱
۱۹۸	۲۶۶	۱	۲	کلے	۔ ہلے ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۳	۱	وعدہ کیے تھے رات کے	وعدہ کئے تھے رات کوں ' ن ۲ تا ۴ ' ۲ ' ۷

٭ ن ۳ ' ۴ میں یہ شعر نہیں ہے ۔

٭ یہ غزل صرف ن ۱ ' ۷ میں ہے اور چوتھا شعر اصل میں دوسرا مطلع ہے غزل مندرجۂ فہرست نوٹ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۸	۳۶۶	۲	۱	دیں گے صبح کو	آوں گا صبح میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جب لگ ہیں	جب لگ ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	سجن	صنم، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۲	لباں کے	لبوں کے، ن ۳، ۴، ۷
,,	۳۶۷	۳	۲	تک	یک، ن ۲ تا ۵
۱۹۹	,,	۴	۱	دل میں	تم کوں، ن ۲، ۵ - تجھہ کوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	پتنگ	ٹک ایک، ن ۲ تا ۴ (؟)
,,	۳۶۸	۲	۱	دوجی	دوجا، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	پتلی	کیکی، ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱	آکے	بانگ، ن ۲ تا ۴
۲۰۰	۳۶۹	۴	۲	(فرش) سمن	چمن، ن ۱، ۲، ۵ نین، ن ۴، - سجن، ن ۶
,,	,,	۵	۱	نسن	نمط، ن ۲ تا ۵
,,	۳۷۰	۳	۲	راہ کرو	چاہ کرو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کوں	کا ن، ۱ تا ۴، ۶، ۷
۲۰۱	۳۷۱	۱	۲	درد مدداں	دردمندوں، ن ۳، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴*	۲	غیرکوں درس دکھایا نہ کرو	بے سبب غصے میں آیا نہ کرو، ن ۲ تا ۶

* شعر ۲، ۳ نسخہ ۳ میں نہیں اور شعر ۴ کا مصرعہ ثانی، شعر ۸ کا مصرعہ اول بھی نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۱	۲۷۱	۵	۱	صنم	سجن، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۲	کوں دکھایا	یہ چڑھا یا، ن ۷
,,	,,	۸	۲	بے سبب غصے میں غیر کوں درس آیا نہ کرو	دکھایا نہ کرو، ن ۲ تا ۲
,,	,,	۹	۱	پاکبازاں	پاکبازوں، ن ۱ ، ۲ تا ۴ ، ۲
,,	,,	۹	۱	ولی ہے مشہور	ہے مشہور ولی، ن۱، ۲ تا۷
۲۰۲	۲۷۲	۱	۲	چشم کوں غارت گر ایماں	چشم سوں نم غارات ایماں، ن۵
,,	,,	۲	۲	غریبوں	غریباں، ن ۱ ، ۳ ، ۵
,,	,,	۳	۱	ہے - کا	جو، ن ۲ تا ۴ - ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	پایا	پاوے، ن ۲ - پاے دو ن ۵
,,	۲۷۳*	۴	۲	پشیماں	پریشاں، ن ۱ تا ۲
۲۰۳	,,	۲	۱	ہے	ھوں، ن ۱ ، ۲ ، ۵
,,	۲۷۴	۲	۲	سوں	سوں، ن ۳ ، ۴ ، ۲ ، ۷
,,	,,	۴	۱	عاشقی	عاشقاں ن ۱ تا ۷
۲۰۴	۲۷۵+	۳	۱	آیا	آتا، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷

* ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

+ ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۴	۲۷۵	۴	۱	آشنائے	آشنا کے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳، تا ۵، ۷ - سجن، ن ۲، ۶
,,	,,	۶	۱	لاوے	لیاؤں، ن ۱
,,	,,	۷	۲	اے جان من ہر دل منیں	اے جان ہر دل معنئے، ن ۴، ۶ * - اے معنی ہر جان و دل، ن ۱ - اے جان جاناں دل منیں، ن ۵
,,	,,	۸	۲	پری	بتاں، ن ۷
,,	,,	۹	۱	مشق دلبری	نظارے کی مشق، ن ۱، ۸
,,	,,	۱۰	۱	کرے گی	کریگا، ن ۱، ۵
,,	,,	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱، ۵ - آتی ہے (یا) آتے ہی، ن ۲، ۴، ۸
,,	۲۷۶	۱	۱	نہ دو دل	نہ دیو، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ - نہ دے، ن ۲، ۵ - جاں ن ۱
۲۰۵	,,	۲	۲	سو سکی	موے سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(یقیں) ہے مہرباں ہو	ہو مہر باں مجھ پر اگر، مجھ پہ گر ن ۱، ۲

---

* ن ۲ غلط ہے، یہی الفاظ الٹ پلٹ ہیں اور مصرعہ نا موزوں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۶	*۲۷۸	۱	۱	ٹک - مجھہ پاس	توں، ن ۵ - خلوت میں، ن۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	صلم	سجن، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سبب - ہوں گے - جدا	آپ سوں، ن۲، اس میں، ن ۳، ۴، اس سوں، ن ۵- ہونیں گے، ن۱ تا ۶- خفا، ن۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سرمست	بدمست، ن۱ تا ۸
,,	,,	۴	۱	تاں میں	تاؤ میں، ن۲ تا ۴
,,	۲۷۹	۱	۱	کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب	کیا مجھہ عشق نے ظالم کوں آب، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	کرتا ہے	کرتی ہے، ن۳، ۴
,,	,,	۳	۲	سوال	خطاب، ن۱ تا ۸
۲۰۷	,,	۵	۲	سوں - کباب	میں، ن۴، ۵ - گلاب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
۲۰۸	+۲۸۱	۱	۲	آتی ہے	آتا ہے، ن۱، ۲، ۵
,,	,,	۳	۱	تن	دل، ن۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	یہ (کشتی)	ہو، ن۳، ۴
,,	,,	۷	۱	بات	ہات، ن۱ تا ۷
,,	۲۸۲	۲	۲	شمع سوں آخر	شمع رو سوں ہو، ن ۱، حاشیہ
,,	,,	۳	۱	مسکین	مشتاق، ن ۵
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	ہر نگہ	ہر مکھہ، ن۱، ۳، ۵ تا ۷

* غزل (۲۷۷) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

+ غزل (۲۸۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	اندازه	آوازه، ن۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	هوئی دل کوں أملگ	هے دل کوں، ن ۳، ۴، هوئی هے، ن ۵ - امس، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	,,	۴	۲	آپس	آلس، ن۲، ۳، ۶
,,	,,	۵	۱	باسی	پانی، ن۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	یو تازه	نوباوه، ن۳، ۴
,,	۲۸۴	۱	۲	هے برق بے قرار	هے بے قرار بجلی، ن۲، ۴ هے بیقراری مجکوں تجھے، ن۳ - هے بیقرار برق، ن ۵
,,	,,	۲	۲	(چمن) کی	(چمن) کا، ن۲، ۴
۲۱۰	,,	۳	۲	معنی	مانی، ن ۴ تا ۷ (؟)
,,	,,	۴	۱	وه دل - جو	یو دل، ن ۵ تا ۷ - که، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دتن	دسن، ن۱ تا ۵ - دهن، ن۴ درس، ن۶، ۷
,,	,,	۷	۲	یو (لاله)	توں، ن ۳، ۴
,,	۲۸۵	۲	۲	(بال) نمن	نمط، ن۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جیو	جیو توں، ن۳، ۴ - دیکھا، ن ۵
۲۱۱	,,	۶	۱	اگر	تجھے، ن ۲، ۴
,,	,,	۶	۲	ابرووں په	ابرواں میں، ن۱ تا ۷
,,	۲۸۶	۵*	۱	دل	جیو، ن۱، ۶، ۷

* ن۵ میں حاشیه پر یه شعر اور لکھا هے مگر کچھ کٹ گیا هے:

دل ملے دل کوں آج کرتا هے
آتشیں خو کا خال کچھ کا کچھ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱۱	٭۲۸۷	۲	۲	کیا ھے	کئے ھیں، ن ۱، کیا ھے، ن ۶
۲۱۲	,,	†۳	۱	(سلوارا) ھے	(سلوارا) ھوں، ن ۲
,,	,,	۳	۲	خیال	جمال، ن ۲
,,	,,	۵	۱	یہ دیکھکے	کوں دیکھہ، ن ۲ - یہ دیکھہ ن ۴ - تھے دیکھہ، ن ۵
,,	,,	۵	۲	یو خط جوھراں	خط جوھراں کے لئے، ن ۱، ۶ یو خط جوھراں کے تئیں، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۵	۲	ڈال ھے	ڈالا ھے، ن ۲ - ڈالے ھیں، ن ۵، ۷
,,	,,	۶	۱	تجھہ نین کی یہ	تیرے نین کی، ن ۲
,,	,,	۷	۲	نین کا - جو پیمانہ	نین سوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵ تا ۷ - خوشخانہ، ن ۴ (؟)
,,	‡۲۸۸	۱	۱	گر جاری ھوں	جاری ھوئیں، ن ۱- جاری ھے یہ، ن ۷
,,	,,	۱	۲	سیلاب انجھو	سیلاب و جو، ن ۱ - اسکی سیل آنجھو، ن ۲ - سیل انجھواں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	بالائی میں	بالائی کا، ن ۱
,,	,,	۳	۲	نگہ - کوں لے کر	نین، ن ۱ - قاتل لے، ن ۱، ۲
,,	,,	۳	۲	گر شب کوں شبخوں	شبکو سو شبخوں، ن ۲- گھر سوں شبخوں، ن ۱ شب کو شب خوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	غیرت لیلی	رشک صد لیلی، ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	تیر سیتی	خبر سنتے، ن ۱ - قہر میں سیں، ن ۲

٭ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ھے—

† ن ۴ میں یہ شعر نہیں ھے—

‡ یہ غزل ن ۳ تا ۵ میں نہیں ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۲	۲۸۸	۴	۲	رسوائے	رسوا ہو، ن۱، ۴، ۷
,,	,,	۵	۱	ہماری	تمہاری، ن ۶، جو تیری، ن ۷
,,	,,	۵	۱	تیرے-ہے	میرے، ن ۶، ۷ - ہو، ن ۷
,,	,,	۵	۲	عجب کیا-گر تری	عجب نہیں، ن ۱ - گر سری، ن ۶، ۷
۲۱۳	,,	۶	۱	(ظاہر) ہے	(ظاہر) نہیں، ن ۱ ۲، ۷
,,	,,	۶	۲	بلند سر-کے عرصے	سدہ بسر، ن ۱-سربسر ن ۷- مریضی، ن ۱
۲۱۴	٭۲۹۰	۱	۱	سوں ایس	اس نین، ن ۳
,,	,,	۱	۲	لیا	بلا، ن ۲-ستیا، ن ۳، ۵
,,	,,	۴ +	۱	تو ہے	یو ہے، ن ۱ تا ۵-یوں ہے، ن ۷
,,	‡۲۹۱	۳	۱	لیا ہے	کیا ہے، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۳	۲	باندھا ہے	باندھیا ہوں، ن ۲، ۴، ۵
۲۱۵	,,	۵	۱	درس	دسن، ن ۱، ۲، ۴، ۹
,,	۲۹۲	۱	۱	اُس سوں	اُس پہ، ن ۳، ۴-

٭ غزل (۲۸۹) انجمن کے کسی نسخہ میں نہیں ہے-اور بلحاظ زبان و بندش (ولی) کی نہیں معلوم ہوتی ——

+ ن ۲ تا ۵ میں اس شعر کا دوسرا مصرعہ وہ ہے جو قمت نوٹ میں درج ہے——

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۶، ۷ میں (ردیف نون سوں) ہے اورسنی کی بجاے " سکھن " ردیف ہے——

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۵	۲۹۲	۴	۱	اِس سجن سوں آشنا ہے	اے سجن (ہو ' ن ۲) سن آشنا پر ' ن ۲ تا ۴
"	"	۴	۱	سجن	سجن ' ن ۵
"	"	۵	۱	میں مجھ	کے بھیتر ' ن ۳ ' ۴
"	۲۹۳	۱	۱	اپے کوں	آپس کوں ' ن ۱ تا ۵ ' ۷-آپ کوں یو ' ن ۹
"	"	۲	۱	ھمن-مل-اُس	ھمیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴- میں ' ن ۱ تا ۸ - اُن ن۳ تا ۵
۲۱۶	"	۲	۱	بیوے	بولے ' ن ۱ تا ۵
"	"	۲	۱	درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	تصور	تصوف ' ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	نکہ . کا	نین ' ن ۲ تا ۵ - سوں ' ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	سفر کرتے ھیں	نہیں ھے ' ن ۲ - کہ آے ھیں سو ' ن ۳ ' ۴ - کہ بھولے ھیں گے ' ن ۵
"	"	۵	۱	اور	ھور ' ن ۱ ' ۵ ' تا ۷ - اور سب ' ن ۲
"	"	۸	۱	نہ پاویں-جہاں	نہ پاوے ' ن ۱ تا ۵ - دنیا ' ن ۱ تا ۷
"	۲۹۴	۱	۱	اپے	اپس ' ن ۱ تا ۸
۲۱۷	"	●۳	۱	ھاتھوں	ھاتھاں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
"	"	۴	۱	بزم معلی کے	بوجھہ معنی کوں ' ن ۴ سدا ھر بزم معلی کوں ' ن ۵ - میں ' ن ۱ تا ۳

● یہ شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۷	۲۹۵	۱	۱	ھمں	ھمیں، ن ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	حیرت	حسرت، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	مکمل	مکلل، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	بجز دز دي	مجرد رو، ن ۱-بجز تجھہ درد کے، ن ۲ تا ۴-بجز دردی؟ ن ۵
,,	,,	۵	۲	کسی	کبھی، ن ۱-کبھوں، ن ۵
۲۱۸	۲۹۶	۴	۱	کیا-دتن-کی	کہا، ن ۳، ۴-دسن، ن ۱ تا ۶-دھن، ن ۷-کا ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	رھتا ھے-اور	پھرتا ھے، ن ۲، ۴-ھور ن ۶، ۷
,,	۲۹۷*	۱	۱	سوں تجھہ لعل لب	تجھہ بالاں کی کھب، ن ۱، ۲، ۵، ۷.
,,	,,	۱	۲	دارالحرب	دارالضرب، ن ۷، حاشیہ
,,	,,	۲	۱	سوں-نہیں پری کوں	تے تھے، ن ۲-توں، ن ۵ گئی پری سوں، ن ۱، ۲، ۵-
,,	,,	۲	۲	دیکھے	دیکھی، ن ۱، ۲، ۵، ۶
,,	,,	۴	۱	ھیرے کا-دتن-ھردا	ھر یک کا، ن ۵-دسن، ن ۱، ۲ - ھیرا، ن ۱، ۲، ۶-آئینہ، ن ۵
,,	,,	۶	۱	اگے رکھا ھے	نذر کیا ھے، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷

---

* ن ۳، ۴ میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۸	۲۹۷	۷	۱	طلب لے - لب پہ	(طلب) کی، ن ۵ - لت سوں، ن ۵
۲۱۹	۲۹۸*	۳	۲	کوسکے	کوں سکے، ن ۶، ۷
،،	۲۹۹†	۱	۱	سوں-دسے مجھ	کن، ن ۱، ۳-دسے کا، ن ۳، ۴
،،	،،	۱	۲	آگے خجل	دیکھے ھوي، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۱	اُتاری-بھونئوں پر	اتاریاں، ن ۱ - بھوں پر، ن ۱، سرسوں، ن ۳
،،	۲۹۹	۳	۱	لاتا ھے	بھاتا ھے، ن ۳ - آزمائی (؟) ن ۴
،،	،،	۳	۱	نہ کبھو سر	نہ کبھہ توتیر (یا-نیر) ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۱	سرھے یا ککری	تیری ماالکری، ن ۳، ۴(؟)
،،	،،	۴	۱	بقال پرفن کوں	یقین بر دن (؟)، ن ۳
،،	،،	۴	۲	اُن نے - عاشق کوں- بھواں	جن نے، ن ۷ - ھر عاشق کوں، ن ۴، ۶، ۷- بھوں، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۵	۱	اے ولی حل ھرگز اس کا عقدۂ مشکل	حل اس کا عقدۂ مشکل ولی ھرگز، ن ۳، ۴
۲۲۰	۳۰۰	۱	۱	سدا	دکھو، ن ۳ تا ۵
،،	،،	۱	۲	یوں	تو، ن ۵
،،	،،	۲	۱	یوں	ھو، ن ۲، ۳، توں، ن ۴، ۵، ۶، ۷

* یہ غزل ن ۱ تا ۵ میں نہیں ھے اور پانچواں شعر ن ۶، ۷ میں نہیں ھے - ن ۶ ۷ میں ردیف (کری) ھے اور یہی صحیح ھے-

† ن ۲، ۵ میں یہ غزل نہیں ھے؛

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۰	۳۰۰	۳	۱	تہور	تہار، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۳	۲	ملیں	بھیٹر، ن ۱ تا ۵، ۷
،،	،،	۴	۱	میں یوں	منیں، ن ۳، ۴
،،	۳۰۱	۱	۱	ہے تیری	تیری ہے، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۱	۱	(پورا مصرعہ)	موت میری اے سجن تیری ہنسی، ن ۱ حاشیہ
،،	،،	۲	۱	اُپر	پہ جور، ن ۳،
،،	،،	۲	۱	کل رقیبوں	کل عالم، ن ۱ تا ۸
۲۲۱	۳۰۲*	۴	۲	وہ (دل)	یو (دل)، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۲	ہوا (ہے)	کیا (ہے)، ن ۳، ۴
،،	،،	۷	۱	سرمہ - رنگ	سبز، ن ۳، ۴، ۷ - کوں ن ۵
،،	،،	۷	۲	طور - میں ہے	مین، ن ۷ - ہے وہ ن ۵
۲۲۲	۳۰۳+	۱	۱	آوے	پاؤ، ن ۱
،،	،،	۱	۲	حیرت	حسرت، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۲	۱	آلود - نیاز	آلودہ، ن ۲، ۳ - بتان (؟) ن ۵
۲۲۲	۳۰۳	۲	۲	مہرفرمان	اُس اوپر مہر، ن ۲، ۳
،،	،،	۳	۱	(عشاق) کوں	کا، ن ۲، ۳، ۷
،،	،،	۳	۲	حسرت	حیرت، ن ۲، ۳، ۵
،،	۳۰۴	۴	۱	زلف - ہے دل	عشق، ن ۱، ۴، ۵ - ہین دل، ن ۱ - منیں، ن ۲

---

* دوسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں، ن ۵ نہیں ہے۔

+ اوراق ضایع ہونے کی وجہ سے ن ۴ میں یہ غزل نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۲	۳۰۴	۴	۱	بے سوریا	بند والی کا، ن ۵
۲۲۳	۳۰۵	۱	۲	جدوں	جدو، ن ۱ تا ۳، ۶
,,	,,	۲*	۱	دیے ہیں	دیا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	کے تصور اُن کوں	بے تصور اُن کوں، ن ۱ تا ۳ بیقراروں کوں، ن ۴، ۵
,,	,,	۳	۱	کھیلنچا	کھیلنچے ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جوہر	گوہر، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	۳۰۶	۱	۲	تاب	عقل ن ۱ تا ۶
,,	,,	۲	۲	ہیں۔ انکھاں	ہے، ن ۱ تا ۳، ۶، ۷ انکھیاں، ن ۱، ۵، انکھوں، ن ۲، ۳، ۶، ۷
,,	,,	۳	۲	پائے عقل	بُب عقل، ن ۴
,,	,,	۴	۲	مجکوں	تب سوں، ن ۱
۲۲۳	,,	۵	۱	(مصرعۂ اول)	میرے شعراں میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ، ن ۱ تا ۵ (+ سخن، ن ۱)
۲۲۴	۳۰۷	۱	۱	لذت ہے۔ سخن	ہے لذت، ن ۲ تا ۴، ۶ سجن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۲	صبح عید	روز، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	بالی	بالے ن ۷
,,	,,	۴	۱	رخال	کے خال، ن ۷
,,	,,	۴	۱	پوچھو	پوچھوں، ن ۱، ۲
,,	,,	۴	۲	ہندو	ہندوی، ن ۱ تا ۵
,,	۳۰۸	۱	۲	مجھے دی	دیا مجھے، ن ۱ تا ۵

---

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۲۴	۳۰۸	۲	۲*	چھوڑی-پستگی	چھوڑیا، ن ۱ تا ۷- بستگی ن ۱ تا ۸
،،	،،	۳	۱	بلند سرو کوں	سرو کوں نہال، ن ۳
،،	،،	۴	۲	پائی ہے خستگی	پایا ہے، ن ۱ تا ۷- جستگی ن ۱، ۵
،،	،،	۵	۱	جب	جوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	پائی- شکستگی	پا یا، ن ۲ - گسستگی ن ۱ تا ۵
۲۲۵	۳۰۹	۱	۱	جگ میں ہو کوں کر	کیونکہ ہوے جگ میں ن ۲ تا ۹ - جگ میں کیوں ہووے، ن ۱
،،	،،	۲	۱	بےعزیزاں	اے عزیزاں، ن ۶، ۷
،،	،،	۲	۱	داغ الم	باغ ارم، ن ۱
،،	،،	۲	۲	جنت	صحبت، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	چشم و چراغ	چشم چراغ، ن ۱، ۵ تا ۷ روشن چراغ، ن ۲ تا ۴
،،	†۳۱۰	۱	۲	زندگی - کیوں نہ	جیونا، ن ۴، پھر کے، ن ۱، ۲، پھر نہ، ن ۵- جگ میں، ن ۷، ۸

* یہ مصرعہ ن ۲، ۴، ۷ میں یوں ہے:

ن ۲- چھوڑا ترے لباس نے سیلے پہ بستگی

ن ۴-چھوڑا لباس ستی اُن نے سیلے کی بستگی

ن ۷-چھوڑا ترے لباس ستی پسلے نے بستگی

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۵	۳۱۰	۲	۱	لگ	لگ ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
۲۲۶	,,	۴	۱	(عاشق) زار	پاک ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
,,	,,	۵	۱	ولی کوں کہے تواگر	ولی سوں اگر توں کرے ' ن ۱
,,	,,	۵	۱	کہے تو - بچن	کرے توں ' ن ۲ - سجن ' ن ۵
,,	۳۱۱	۳	۱	بیچ	پیچ ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱-۲	سون - لایا	کی ' ن ۲ تا ۴ - لاتا ' ن ۴
,,	۳۱۲	۱	۱	اُس کے ھوش کوں اُس مہں	اُس کوں ھوش میں اس کے ' ن ۱ - اس کے ھوش مهں اُسکوں ' ن ۲ ' ۵
۲۲۷	,,	۳	۲	هوں - جا ہے	هو ' ن ۲ ' ۷ - جان ' ن ۴
,,	,,	۴	۱	(نگاہ) بهر	کر ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(تد) سوں	کوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	۳۱۳*	۱	۲	هوئی روشن دلاں کی فکر	سخن فہماں کی هوی ہے ' ن ۱ تا ۷ - طبع ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
,,	,,	۲	۱	خوبی پر	سرخی کوں ' ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	انکهیاں - مجهه	نیلاں ' ن ۲ تا ۴ - ههں ' ن ۳

---

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ۳ مهں اور چوتها ' ن ۵ مهں نہهں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۷	۳۱۳	۵	۲	پیا	پیے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	اور-کے	ہور، ن ۱، ۳ تا ۷ کوں، ن ۵ تا ۷
۲۲۸	,,	۹	۱	میں	کے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۱۰+	۲	کیا ہے	کیا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱*	۱	ناؤں	حال، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۱	۲	کہوں - رند	کہو، ن ۲ تا ۵، ۸ ورند و، ن ۱ تا ۴
,,	†۳۱۴	۲	۱	آتی ہے	آتا ہے، ن ۱، ۵
,,	,,	۳	۱	گرمی دل کی	غم کی گرمی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	بے وفا	دلربا، ن ۲
,,	,,	۴	۱	جفا	وفا، ن ۲، ۵ تا ۷
۲۲۹	‡۳۱۵	۱	۲	بے مثالی	لازوالی، ن ۴
,,	,,	۳	۲	مد - ہے	ہے خوش، ن ۳ - ہر، ن ۳
,,	,,	۶	۱-۲	سوں - ہے	کوں، ن ۱، ۳ - اب، ن ۱
,,	۳۱۶	۱	۱	ادا	قبا، ن ۲، ۳
,,	,,	۱	۲	بو شتابی	بوستاں ہو، ن ۲، ۳ بوستانی، ن ۴
,,	,,	۳	۱	غنچہ	دما دم، ن ۲

* بارھواں شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ غزل ۳۱۵ کا شعر ۲ (ن) ۳ میں نہیں ہے اور شعر ۶ ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۰	۳۱۶	۵	۱	بے تاب	جان سوز، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	کی (صدا)	کا، ن ۱
,,	,,	۶	۱	ناچ	سر، ن ۲
,,	,,	۶	۲	میں - کوں - بہا	کوں، ن ۳ - کے، ن ۳ - لٹا، ن ۱
,,	,,	۷	۱	کیجو	کیجیں، ن ۱ - کیجئے، ن ۷
,,	۳۱۷	*۲	۱	ہر یک مست ہو کر چھوڑ	پھٹا بانہ ہر ایک ست کے، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	کر پہونچی سوں ادھم	یوسف از ملک عدم، ن ۶ تا ۸ - بھوں سوں ابراھیم ادھم، ن ۱، ۵ - بھوئیں سوں گردیں ادھم، ن ۲، ۴ - بھوئیں کروئیں ادھم، ن ۳
,,	,,	۵	۱	آنکھہ کا جلوہ	جا کے یک جلوہ، ن ۱، ۶، ۸
,,	,,	۵	۲	دید کوں	دیکھنے کوں، ن ۶
۲۳۱	,,	۶	۲	ہر اک کے دل سوں یک چشمہ گرم	ہر ایک دل سوں ہر ایک چشمہ، ن ۱ - چشم سوں اشک، ن ۳ - ہر اک کے دل سوں یک آہ، ن ۲ - ہر ایک دل سوں یکے چشمہ، ن ۶

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۱	۳۱۷	۶	۲		هر یک دل سوں مگر چشمه ، ن ۷
،،	،،	۷	۱	گر سکوں لکھنا	گر ملگوں لکھلے ، ن ۱ ، ۴ - گر سکوں لکھه کر ، ن ۲ - گر سکوں لکھلے ، ن ۳ ، ۵ ، - توں دیوانه هو (؟) ن ۶ -
،،	،،	۷	۲	تو جیوں دیوانه زنجیر پگ میں لے هر اک قلم نکلے	تو دیوانه هو سا نکل (سلکل ن ۱) پگ مهں ، ن ۱ تا ۷ - باهر یک رقم ، ن ۱ ، - بهاهر یک رقم ، ن ۲ تا ۴ - لے باهر رقم ، ن ۵ - لے هر یک رقم ، ن ۷ - نمط بازید بستامی کریں دم جیوں گرم (؟) ن ۶
،،	۳۱۸	۴*	۱	ترے ماتھے کے صندل پر	تری زلفاں ستی ظالم ن ۱ - تهکے کے ، ن ۵
،،	،،	۲	۱	(چراغاں) کوں	کی ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵
،،	۳۱۹	۲	۲	آئے	آتے ، ن ۱ ، ۷
۲۳۲	،،	۴+	۱	پایا هے	پاتاهے ، ن ۳ ، ۴

* یه شعر ن ۳ میں نہیں هے —

+ یه شعر ن ۵ مهں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱۹	۲۳۲	۶	۲	نو نہالاں حسن	نو نہالاں کے حسن، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۲	نکہ	نہن، ن ۱
,,	,,	۸	۲	پہلنا	پھر تا، ن ۲
,,	۳۲۰	۱	۱	کوں- دل ہے آھوے	کے، ن ۱ تا ۵- ھوا آھو، ن ۲
,,	,,	۲	۳	ہے جب سوں جگ	کہا جب سوں جگت، ن ۱
,,	,,	۲	۲	جگ بہتر	پھر جاکر، ن ۲ -پھر حال ن ۳، ۴- پھر خاک ن ۵ (؟)
۲۳۳	,,	۴	۲	تنفت	سہر، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۵	۱	دیکھے	لاوے، ن ۴
,,	,,	۵	۱	بوجھے	بولے، ن ۵
,,	,,	۵	۲	لگی ہے	لکھے ھیں، ن ۱ تا ۴، ۷- لکھی ہے، ن ۵- لکھے وہ، ن ۶
,,	*۳۲۱	۱	۱	نہیں دی ہے	دی نہیں ہے، ن ۲ تا ۵، ۶

---

* چھٹا شعر، ن ۲، ۵ میں، ساتواں، ۱ تا ۳ و ۵ تا ۷ میں، آٹھواں، ۲، ۴، ۵، میں نہیں ہے - اور ن ۱، ۴، ۵ میں یہ شعر اور ہے —

مجھہ پاس سوں مت دور ھو یک لمحۂ و یک آن
اے باعث جمعیت ایام جوانی — "

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۳	۲۲۱	۴	۲	جس	تجھہ ، ن ۱ ، ۲ ، ۴، ۵
,,	,,	۵	۱	احوال	حال ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	سنب	مت ، ن ۴
۲۳۴	*۲۲۲	۱	۱	حیواں	رضواں ، ن ۲ ، ۷
,,	,,	۴	۱	رنگ دیکھے	دیکھہ کر مجھہ ، ن ۵
,,	,,	۹	۱	تری - جوکہ	یو ، ن ۱ تا ۵ - جو کوئی کہ ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۱	دیکھے- روتے	آکر ، ن ۲ تا ۴- دیکھے ن ۲ تا ۴
,,	†۲۲۳	۱	۲	سیمبر	عشوہ گر ، ن ۱
۲۳۵	,,	۲	۱	انکھیاں-کی کروں- مسلد	پتلیاں ، ن ۳ ، پلکاں ن ۱ ، ۵ - کاکروں ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ - کی کرو ، ن ۴ - فرش، ن ۳
,,	,,	۲	۱	پتلی کروں بالش	پتلیاں کی کرون ، ن ۲ ۴، ۲، ۷ – انکھیاں، ن ۳
,,	,,	۷	۱	سیہ مست کے	کی مستی کوں یو ، ن۵
,,	,,	۷	۲	ایماں	اوساں ، ن ۵
,,	,,	۹	۱	دنتن - کا	دھن ، ن ۱ تا ۴ - درس ن ۵ تا ۷ - کی ، ن ۱، ۲، ۲، ۷

---

* اس غزل کا شعر ۴ (ن) ۷ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر ۴ و ۷ ، ن ۲ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۳	●۳۲۴	۱	۲	طبل شادی کے	تن تنادل، ن ۴، ۶ - ن ۱، ۸
۲۳۶	†۳۲۵	۴	۱	لجاوے	لجاویں، ن ۲ تا ۵
۲۳۷	,,	۷	۱	نہ پاوے	نہ پاو، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۸	۱	عالم میں ترے ہوش کی	ترے دہن تنگ کی، ن ۳، ۴
,,	,,	۸	۲	ایسا تو نہ کر کام	ہر یک سوں توں مت بول، ن ۳، ۴
,,	,,	۹	۱	کوں خبر ہو	کی کروں وصف، ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	زباں	دہاں، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۲	ذہن	دہن، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۱	۱	سمن	یاد، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر لفظ کے غلچے	ہر غلچۂ نقطہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۲	۲	گور یہ	برملیں، ن ۵
,,	۳۲۶	‡۲	۱	تہرے	شیریں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	نہ چاہوں	نجانوں، ن ۱
,,	,,	۲	۲	خورشید	خورشید کے، ن ۱ تا ۷
۲۳۷	●۳۲۶	۳	۱	تاریکی	تنہائی، ن ۲ تا ۵، ۷

● اس غزل کا چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

† ن ۳ میں اس غزل کا چھٹا اور ساتواں شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۸	۳۲۶	۴	۱	سب مل خاتم مہر - سلیمانی	مہر خاتم ملک سلیمانی، ن ۵
,,	,,	۵	۲	کھیاچتا	اینچتا، ن ۱، ۵
,,	۳۲۷	۱	۲	پوچھوں	بوجھوں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۲	۲	کی نی	کرنے، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	نکل کر ہر چمن سوں	لگا لیکر چمن سوں، ن ۱ گریباں چاک ہوکر، ن۶تا۸
,,	,,	۴	۲	اشارت	اشارے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
۲۳۹	۳۲۹	۲*	۲	کی	کا، ن ۱
۲۴۰	۳۳۰	۱	۱	تری	تو اس، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	پر تو جب	سوں اگر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۲	بل	مل، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	(انچھواں) کی	کا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	چپل	چپل، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	گر - کی	جب، ن ۱ تا ۵ - سوں، ن ۱
,,	,,	۷	۲	نوجاں	موجاں، ن ۲، ۳
,,	,,	۹	۲	پھسل	پچھل، ن ۶
۲۴۱	۳۳۲	۲	۲	کوے پر اپے پچتاوے-	کہ سیرابی سوں گل جاوے، ن ۲ - کہ سیرابی سوں بہ جاوے، ن۳ - کہ گل پر اپے پچتاوے، ن۴
۲۴۲	,,	۷	۲	پری زادان معنی	پری زاد معانی، ن۱ تا ۷
,,	†۳۳۳	۱	۱	چمن	ہوا، ن ۶، ۷

* یہ شعر، ن۳ میں نہیں ہے—

† یہ غزل ن۳ تا ۵ میں نہیں ہے- اور ساتواں شعر (ن۲) میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۴۴۲	۳۳۳	۳	۲	بلا انگیز خوباں	پریرویاں اگر آ، ن ۴
"	"	۹	۱	مقصد	مقصود، ن ۱، ۲، ۹
"	"	۹	۱	بے سعی سفر	سوں بے سفر، ن ۱ - جلدی سے جا، ن ۲
"	"	۱۰	۱	نہیں ہرگز پہنچتا	نہ ہووے ہرگز رسیدن، ن ۱ ہے ہم کر بوجھتا اس، ن ۲
۴۴۳	۳۳۴	۱	۲	دل جلے	دل جلوں، ن ۱، تا ۵، ۷
"	"	۲	۲	کر	وہ، ن ۵، ۷
"	"	۳	۱	* کی - جس	کا، ن ۳، ۴ - جن، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	اے (ولی) مجھ	پر، ن ۱، تا ۵ - کوں، ن ۲ تا ۴
"	۳۳۵	۲	۱	یہ دل کے	کے دل پر، ن ۵
"	"	۲	۲	نکہہ	سہلے، ن ۱، ۵
۴۴۴	۳۳۶	۳	۱	سوں - کوں	کے، ن ۱ تا ۵ - کی، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	اُس موہن - سوں	موہن کوں، ن ۱ - سو، ن ۱، کوں، ن ۶، کی، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۱	پردے میں	سوں دل کی، ن ۱
۴۴۵	۳۳۷	۱	۱	مجھ کوں تو اے	مجھ پاس وہ، ن ۱، ۸
"	"	۳	۱	ہمیشہ	نہایت، ن ۱ - ہمن، کوں ن ۲، ۴
"	"	۴	۲	(پردے) کا	سوں، ن ۲، ۶، ۷
"	۳۳۸	۲	۲	تلوار	تروار، ن ۱، ۵
"	"	۴	۱	دوستی کے	دوستی، ن ۱ تا ۷

* ن ۲ میں مصرع اول یوں ہے:

درپن نے تجھ پری کی دیکھی ہے جب سوں صورت

[illegible]

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۶	۳۳۸	۶	۲	سب	کئی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دنتن	دسن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۱	گوھراں	جوھراں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	جو دیکھے	دیکھے ھیں، ن ۳، ۴، جو دیکھے ھیں، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
,,	,,	۸	۱	یہاں	نہاں، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۸	۲	دل	تن، ن ۱
,,	,,	۹	۲	کے	کئی، کہیں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۳۹	۱	۲	ھے کہ	ھے یا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	بلندھا ھوں	ھوا بلند، ن ۱
,,	,,	۵	۲	لب۔سندیں۔ھر۔کی	نین، ن ۵ - مھں ھر اک، ن ۱ - کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۶	۲	نطق	لطف، ن ۳، ۴، ۵ ۔ چشم، ن ۶، ۷
۲۴۷	,,	۷	۲	بال	ظل، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۸	۱	توں وعدہ کیا	وعدہ دیا توں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۹	۲	چھتر	چتر، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	۳۴۰	۵	۲	ظل	بال، ن ۱
,,	,,	۸	۱	ولی	وھی، ن ۴، ۵، ۷، (خمسہ)
,,	,,	۸	۲	جن	جس، ن ۲، ۵
۲۴۸	۳۴۱	۱	۲	خوش ادا کی	شوخ کی کیا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	(فکر) سوں	کر، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۲	بچا	روا، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	آہ	آکے، ن ۵
,,	,,	۶	۲	اقتضا	مقتضا، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۸	۳۴۱	۷	۲	پر (کب)	کوں، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	٭۳۴۲	۱	۲	روا	بجا، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	وصل	حسن، ن ۱ ۵
,,	,,	۲	۲	رنگین	ریحاں، ن ۵
,,	۳۴۳	۱	۲	نگہ نہیں	نگاہ نہیں، ن ، ۲ تا ۴۔ نگاہ میں، ن ۱، ۵ تا ۷
۲۵۰	,,	۸	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	سجال اگر خطا	خطا اگر سجا، ن ۱، حاشیہ ن ۲
,,	۳۴۴	۱	۱	لطافت میں	کی لطافت کا، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۱	تازگی کے آبجو	تازگی کی انجمن، ن ۴
,,	٭۳۴۵	۲	۱	کیوں	کہوں، ن ۳، ۴
۲۵۱	,,	۴	۱	رقص	نقش، ن ۱ ،نقش، ن ۲، ۵
,,	,,	۷	۲	تماشا	تمنا، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۹	۲	گھسوں	گھسراں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۱	پھچوں	پیچوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۱	جل	چل، ن ۱ تا ۵، ۷
۲۵۲	۳۴۶	۳	۱	ناز خوبی	حسن، ن ۱ تا ۷۔ صورت ن ۵
,,	,,	۳	۲	صورت	جلوۂ، ن ۲۔ چہرہ، ن ۵

٭ یہ غزل ن ۲، ۳ میں نہیں ہے، اور شعر ۴ ن ۴ میں نہیں ہے۔ ن ۵ میں یہ مطلع اور ہے:—

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ہے ادا فہمی سخن دانی بلا ہے

٭ اس غزل کا شعر ۸، ن ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۲	۳۴۶	۷	۲	یو (تلطف)	یا ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۹	۱	رات دن جوں ولی ھے	جوں ولی رات دن ھے ، ن ۱ تا ۷
,,	*۳۴۷	۲	۱	دیدے	کے دل ، ن ۱
,,	,,	۲	۱	جانب	جلوے ، ن ۱ تا ۷
۲۵۳	,,	۳	۱	تارے ستی	تاراں سوں ، ن ۱ تا ۷ میں ، ن ۱ تا ۴- بھی ، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۳	۲	میری جب وہ یار مہ رخسار	جب سوں وہ روشن مہ رخسار ، ن ۵
,,	,,	۴	۱	آب	پھر ، ن ۱ - نت ، ن ۶ ، ۷
,,	۳۴۸	†۱	۱	کے جو	جس کے ، ن ۱
,,	,,	۳	۱	ترے	میں تجھ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کوں	کا ، ن ۲ ، ۷
,,	‡۳۴۹	۱	۱	جو	جیو ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	اُس کا	اُس کے ، ن ۱ تا ۷
۲۵۴	,,	۳	۱	کرکے	کر کر ، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۱	عزیزاں	نجانوں ، ن ۱
,,	,,	۹	۱	دیکھی	دیکھا ، ن ۱ تا ۷
,,	)(۳۵۰	۳	۱	گلرخاں	خرش نین ، ن ۶ ، ۷

* تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے - اور اس غزل کی ردیف ن ۵ میں " آیا ھے " ھے —

† ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷ میں مصرعہ اول ثانی ، اور ثانی اول ھے —

‡ اس غزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

)(اس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۵	۳۵۰	۴	۱	بے دہن	خوشدہن، ن ۱
"	"	۴	۲	شہر	گہر، ن ۱ تا ۷،
"	۳۵۱•	۱	۱	اگن	حسن، ن ۲، ۵
"	"	۱	۱	جو-جرچا فلک پر	یو، ن ۲- فلک پہ جاکر، ن ن ۱، ۵
"	"	۱	۱	جھلک	چمک، ن ۲،
"	"	۱	۲	نمک سوں تھرے	ترے نمک سوں، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷
"	"	۲	۱	چسنہ	ابلیا، ن ۲، ابلتا، ن ۳ لہتا، ن ۶
"	"	۲	۲	جو نکلا	تجلا، ن ۲، ۳، ۶، ۷
"	"	۳	۱	درس	نین، ن ۱، دسن، ن ۲، ۳، ۶، ۷
"	"	۳	۲	چمک	کے پر، ن ۲، ۳
"	"	۴	۱	کہ لعل جگ سوں ہوا معزز	ہو، ن ۱، ۲، ۶، ۷ جہو (سوں) لعل جگ میں ہے وہ منور، ن ۳
"	"	۴	۱	ہوا	جو ہے، ن ۱، ۲، ۶، ۷
"	"	۴	۲	اُس لے رنگ و	اُس کے رنگ نے، ن ۱
"	"	۵	۱	جھمک چمک کر جو ملہ دکھایا	جھلک چشم کی ہو ناز دیکھا، ن ۱، جھلک جھلک نازکی دکھایا، ن ۲، ۳، جھلک چمک

• یہ غزل ن ۳ میں فردیات میں ہے، ن ۴ میں نہیں ہے- پہلا مطلع ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۵ میں دو شعر لکھکر جگہ چھوڑ دی ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					ناز سوں دکھایا، ن ۶، ۷
۳۵۵	۳۵۱	۵	۲	لٹک	اٹک، ن ۱، ۲، ۳، ۶
،،	،،	۵	۲	سجن نین میں اٹک لیا ہے	سخن میں اُس کوں ہٹک لیا ہے، ن ۲، ۶، سخن میں اُس کے تھٹک لیا ہے، ن ۱- سخن نے اُس کوں نیک لیا ہے، ن ۳- سخن میں اُس کے اٹک لیا ہے، ن ۷؟
،،	۳۵۲*	۱	۲	پیالا	بھالا، ن ۱
۳۵۶	،،	۴	۱	بے نشا	بے اثر، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	اُن- اور	اُس، ن ۱ تا ۷ - ھور ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	از بسکہ دیکھا	دیکھا ہے از بس جو، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	یو	تو، ن ۱، ۲
،،	۳۵۳	۲	۱	یہ	کوں، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۲	نام	ناؤں، ۲ تا ۶
،،	،،	۴	۱	بہار ادا	بہار و ادا، ن ۲، تا ۴، ۶
،،	،،	۵	۱	عصر	دور، ن ۱ تا ۵

* تمام نسخ موجودہ میں اس غزل کی ردیف (اھے) ہے۔ بمعنی (ہے)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۶	۳۵۳	۹	۱	سلے۔ عشق و حسن	لکھے، ن ۲، ۵۔ حسن و عشق، ن ۱، ۲
،،	،،	۷	۱	کہوں کر	کہوں کہ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	تار	یاد، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	خم	خم و، ن ۱، ۳ تا ۵۔ صنم، ن ۶، ۷
۲۵۷	۳۵۴	۳	۲	درس	درسن، ن ۱، ۵، ۶ درشن، ن ۷
،،	،،	۴	۲	دل	دل سوں، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۱	ادائے	ادا ہے، ن ۳ تا ۵
،،	،،	۷	۱	ہوں	ہے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۷	۲	دل	جس، ن ۲ تا ۴
،،	۳۵۵	۱	۱	تلہڑی	بیتابی، ن ۵
،،	،،	۱	۱	قیامت	اقامت، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷
،،	،،	۱	۲	سلامت	ملامت، ن ۵
،،	،،	۳	۱	قیامت ؛ کا	سوں، ن ۲ تا ۴
۲۵۸	،،	۴	۱	خلوت	عزلت، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۵*	۲	امامت ہے امامت ہے	بحکم عشق امامت ہے، ن ۱
،،	،،	۵	۲	صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے	بحکم عشق اُسے عشاق کی صف میں، ن ۶، ۷
،،	،،	۹	۱	میں؛ حقیقت) سوں	کی، ن ۲ تا ۷۔ کا، ن ۲ تا ۴

* چھٹا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۸	۳۵۶	۲	۱	خوں خوار	خوں ریز، ن۱ تا ۷
۲۵۹	۳۵۷	۱	۲	(انکھاں) کی	کا، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	جو - ورد	جیوں، ن ۱ تا ۷ - نام، ن ۱ تا ۷
,,	۳۵۸	۲	۱	رگ رگ	ہر رگ، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	تنہا	پا تا، ن ۵
,,	,,	۳	۲	مہری	مہرا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	(پورا مصرعہ)	تل بناتے دیکھ اُس کوں مجھ پہ یوں ظاہر ہوا ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	دل کوں	دل میں، ن ۲ تا ۴
۲۶۰	۳۵۹	۳	۱	دل کوں تسخیر	نرم دل کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	(پورا مصرعہ)	نکو کچ دیکھ چہرا سر پہ، بلدار، ن ۲، ۴- نہ پوچھو اُس کے سر پر چہرا بلدار، ن ۳، ۵
,,	,,	۴	۱	سر پر اُس کے	اُس کے سر پر، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	نوجوانی	یو جوانی، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۱	نور	حسن، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۵	۲	نگاهوں کی ہر اک	نین ن ۲ تا ۴، نکہ، ن ۵- عاشق کی ہر، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	نگاہوں	نگاهاں، ن ۶، ۷
,,	,,	*۶	۱	پورا (مصرعہ)	نکلتا جب کٹاری ہاتھ لےکر، ن ۶، ۷

* چھٹا شعر - ن ۲ تا ۵ میں نہیں ہے - اور شعر (۷، ۸) ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۰	۳۵۹	۹	۲	در تمہارے	کشادی، ن ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	دوھر	دو تمہر، ن ۱
,,	,,	۷	۲	کی (مر)	کا، ن ۱
۲۶۱	,,	۹	۱	(پورا مصرعہ)	سخن فہماں کی مجلس میں ولی ہو، ن ۴
,,	,,	۹	۲	سوتی	موتیاں، ن ۱، ۵، ۶
,,	۳۶۰	۱	۱	سوں	میں، ن ۱
,,	,,	۱	۲	سنبھکے	سلبھال، ن ۱، ۶، سلبھل کے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	یہاں	کہ یہاں، ن ۱، ۳ تا ۷ یہاں، ن ۲۔ میں اب، ن ۸
,,	,,	۲	۲	کے جہار	کی تہار، ن ۱ تا ۵۔ دھار ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	جن	جس، ن ۲، ۵۔ جگ، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	تن (کے)	تس، ن ۱۔ اُس، ن ۵
,,	,,	۴	۱	۲۔ پھول بن کے	کے، ن ۱ تا ۷۔ پھولنے کی، ن ۱ تا ۷۔ میں وہ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	دنتن	دستن، ن ۱، ۳، ۴، ۶ دھن، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	وارہ	ڈارہ، ص، ن ۶۔ واردوں، ن ۵ (اے انار، ن ۵ حاشیہ)
,,	۳۶۱	۲	۱	کرتے	کرنے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	کیونکر کہے	کیوں کرسکے، ن ۱ تا ۷
۲۶۲	,,	۴	۱	حسن	عشق، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۶۲	۳۶۱	۵	۱	(خونبار) میں	پر، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	۳۶۲	۱	۱	چهرهٔ	طرهٔ، ن ۲ تا ۴، ۶
,,	,,	۴	۱	اِس کا	اِس سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جاوے	جاویں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	تلوار	تروار، ن ۱، ۳ تا ۷
۲۶۳	,,	۷	۲	(عشق) کا	کوں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۶۳	۱	۲	اَنچھو	انچھواں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۱	۲	بخت	تخت، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۲	بہتر گوہر	کے تیئں گوہر، ن ۵- کا گوہر کے، ن ۴
,,	,,	۴*	۱	دنیاکی سمجھا	سمجھا دنیا کی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کہ مجھہ دیوان میں ہر اک شعر	کہ ہر ہر شعر میرا اس میں، ن ۱
,,	†۳۶۴	۱	۱	سمجھو	بوجھو، ن ۵
,,	,,	۲	۱	اجھوں	ھجوں، ن ۱
۲۶۴	‡۳۶۵	۱	۲	کہ جس	کہ اُس، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۲۶۵	۳۶۶	۱	۲	نور	شور، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	دلوں	دلاں، ن ۱
,,	,,	۶	۱	کبھو	کدھیں، ن ۱، ۲، ۴، ۶، کدھوں، ن ۳

* یہ شعر ن - ۳ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر (۶، ۷ ن ۵ میں نہیں ہیں —

‡ دو ورق غایب ہونے کی وجہ سے غزل (۳۶۵ و ۳۶۶) ن ۵ میں نہیں ہیں - اور غزل ۳۶۶ کے شعر ۸ و ۱۲ ن ۳ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۶	۳۶۶*	۱۱	۱	آہ	آج، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	ہوئی ہے	ہوے ہیں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۶۷	۳	۱	اگے	نزک، ن ۷
,,	,,	۳	۱	آسکے	کرآویں، ن ۱۔ آسکوں، ن ۲
,,	,,	۴*	۱	کرے	کریں، ن ۱، ۴
,,	,,	۶	۱	شہدا	شہداں، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	موجۂ	چشمۂ، ن ۲۔ لجۂ، ن ۵
۲۶۷	,,	۹	۱	غربت	عزت، ن ۱ (حاشیہ) غیرت، ن ۱، ۳، ۴، ۵
,,	,,	۹	۲	ناتواں	ناتوانی، ن ۱، ۷ ناتواناں، ن ۲، ۵
,,	,,	۱۳	۱	ہوے	ہوویں، ن ۳، ۴، ۷
,,	,,	۱۴	۱	جس نے	جن نے، ن ۱، ۳ تا ۷
۲۶۸	۳۶۸	۳	۲	لب	دم، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کھلے ہیں	کھلی ہے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۱	حسن کے ہو	اُس کا حسن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سخن	خیال، ن ۲
,,	,,	۵	۲	غنچۂ گل کے	غنچۂ لب کے لب ن ۱، ۶، ۷ — غنچہ لب کے، ن ۲ تا ۵

* اس غزل کا شعر ۱۲، ن ۳ میں نہیں ہے۔ اور یہ شعر رہ گیا جو ن ۱ تا ۷ میں ہے —

"سیر دریاے معرفت کوں سنوار کشتی دل اگر قلندر ہے"

* ن ۳ میں اس غزل کے اشعار (۴، ۶، ۷، ۹ تا ۱۱) نہیں ہیں۔ اور شعر ۱۲ ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۸	۳۶۹	۱	۱	سے کے گر سیلے ملیں	تشنگی سے کی نہیں ن ۲، ۳، ۵، ۷
،،	،،	۱	۱	سیلے ملیں	مستی نہیں، ن ۴
،،	،،	۳	۲	جس کاسینہ یادسوں دلدار کی	یادسوں دلدار کی جس کا سینہ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴*	۲	کہ وہ	وہی، ن ۳ تا ۵
۲۶۹	،،	۷	۱	تاپہنچے نزیک	پہنچے یوں شتاب، ن ۵
،،	،،	۷	۲	سالک	ناداں، ن ۱ - غافل، ن ۵
،،	۳۷۰	۲	۱	ہے خبر- کسے	نہیں خبر، ن ۲ تا ۶ - خبر، ن ۱ - کسی، ن ۲ تا ۶
،،	،،	۲	۲	سٹی لے پا تلک	سوں لے پاواں، ن ۱ - سوں لے تا پگ، ن ۲ تا ۵ سٹی پاؤں، ن ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	بات	باٹ، ن ۱، ۶، ۷ (راہ- ن ۷ - حاشیہ)
،،	،،	۶	۲	رگ مری	دم مرا، ن ۱ - دل مرا، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۶	۲	(سینے) میں	پہ، ن ۲ تا ۵
۲۷۰	۳۷۱	۲	۲	سبزۂ گلزار خوبی	سبزہ زار نوجوانی، ن ۵
،،	،،	۴	۲	آہ دل بےتاب	مجھ آہ بےتابی، ن ۲، ۳
،،	،،	۵	۱	عشق	زلف، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۱۱	۱	ہر گل	ہر دل، ن ۱ تا ۸
۲۷۱	۳۷۲†	۱	۲	قول	بول، ن ۲ تا ۵

* ن ۱ میں نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۱	۳۷۲	۴	۲	دل	جھو، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	دجے فرع	دوجے ھیں فرع، ن ۲ تا ۴
"	"	۹	۱	(بھواں) کی	کا، ن ۲ تا ۵
"	"	۹	۲	اُس	جس، ن ۱ تا ۵ -
۲۷۲	"	۱۰	۱	راست یار ۲	راستاں کا توں، ن ۵
"	"	۱۱	۱	دلاں	دلوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۱۲*	۱	بولا	بولی، ن ۱ تا ۷
"	۳۷۳†	۶	۲	تھری	تیرا، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
۲۷۳	۳۷۴	۱‡	۱	شوق سرکش	شوخ و سرکش، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۱	عشق کے	عیش کے، ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۱	دعوے میں اُس کی بات رکھتی ھے	دعوے سلمیں، رکھتے ھیں وہ محکم، ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۲	پری سوں	پریشاں، ن ۲ تا ۴
"	"	۳	۲	تھور	تھار، ن ۱ تا ۵، تار ن ۶، ۷
"	"	۵	۲	شوق انگیز	آمیز، ن ۵
"	۳۷۵☽	۱	۱	ھوتے	ھونے، ن ۱ تا ۷

* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ھے ۔

† اِس غزل کے شعر ۵، ۸، و ۹، ن ۳ میں نہیں ھیں —

‡ ن - ۲ تا ۴ میں پہلا مصرعہ ثانی اور دوسرا مصرعہ اول ھے —

☽ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ھے - ن ۲، ۴، ۵ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ھے ۔

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۴	۳۷۹	۲	۱	خلق عید خاطر	گر عید کو خلق مل، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۱	دیکھے ھے	منگتی ھے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	ھوتی	ھونے، ن ۱، ۳، تا ۷، پیو کا، ن ۲
,,	,,	۳*	۱	کانورو	کانکرو، ن ۱
,,	,,	۳	۱	کے دلبر	میں لوگاں، ن ۱ تا ۷
۲۷۵	۳۷۷†	۴	۱	ھے ھم	ھمن، ۱، ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اور	ھور، ن ۱، ۲، ۷
,,	,,	۱۴	۱	چل	چڑہ، ن ۲
۲۷۶	۳۷۸	۱	۲	صورت	جلوۂ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	ناقوس	ققنوس، ن ۵
,,	۳۷۹	۲	۲	بوجھتا	پوچھتا، ن ۳ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۱–۲	پگھڑی	پگڑی، ن ۱ تا ۷
۲۷۷	,,	۴	۱	کمر	بدن، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۶	۲	محفل	مجلس، ن ۱ تا ۷
,,	۳۸۰	۳	۱	زلف	زلف و، ن ۱، ۶
,,	,,	۴	۲	چمن	در چمن، ن ۵
۲۷۸	۳۸۱‡	۴	۲	شنا ساں	شنا سوں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۱	رشک چشم	قطرۂ اشک، ن ۱ تا ۴، ۸

---

*یہ شعر ن ۵ میں نہیں ھے اور شعر ۹ ن ۲، ۳ میں نہیں ھے - اورمقطع ن ۵ میں نہیں ھے -

† اِس غزل کے شعر ۳، ۱۱ ن ۳ میں نہیں ھیں —

‡ یہ غزل ن ۵ میں حاشیہ پر تھی - بالکل کٹ گئی ھے - صرف شروع مصرعوں کے ایک دو لفظ پڑھے جاتے ھیں - اور اِس غزل کا شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۸	۳۸۱	۷	۱	قلب از	از قلب ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	صا فاں	صافوں ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۳	دری سلداں	درد سلدوں ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۴	از اوصاف	الاوصاف ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۲	چھڑ	سیلہ ، ن ۳ ، ۴
۲۷۹	٭۳۸۳	۱	۲	خیال	جمال ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	رتبہ	مرتبہ ، ن ۱ ، ۳ ، ۷
۲۸۰	,,	۲	۲	سوں	کے ، ن ۱ تا ۸
,,	,,	٭۷	۱	بہار - دن	ناز - کوں ، ن ۱ - میں ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۸	۱	گزر گیا	گیا گزر ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۹	۲	جس یہ مہرے	جیو مہرے پر ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۹	۱	عاشقاں	عاشقوں ، ن ۴ ، ۲ ، ۷
,,	,,	۹	۲	تن	جیو ، ن ۴ ، ۵
,,	,,	۱۰	۱	گل سو ۔۔۔ان حال سوں	گلشن - ن ۲ تا ۸ ، صد برگ سو زبان ستیں ، ن ۱
,,	,,	۱۰	۲	کوں - سوں	سیں - کے ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۱۲	۱	یاد	عشق ، ن ۲ تا ۴

٭ غزل ۳۸۳ ن ۲ میں نہیں ہے - اور اس غزل کے اول تین شعر ن ۵ میں حاشیہ پر ہونے کی وجہ سے آدھے آدھے کٹ گئے ہیں —

٭ یہ شعر ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۰	۳۸۳	۱۲*	۱	بات یہ کہتا ہوں اے سجن ،	زمزمہ مہرا ہے اے حجر ن ۱ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۱۲	۲	تل جھوں	یو دل ، ن ۲ - یو تل ، ن ۳
,,	,,	۱۲	۲	ھلال	بلال ، ن ۱ تا ۵ ، ۷
۲۸۱	†۳۸۴	۲	۲	فاضل و	فاضل ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۹
,,	,,	۳	۱	کوں	سوں ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	وہ	دو ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۶	۱	جو - لیا	جن ، ن ۱ - کھا ، ن ۹
,,	۳۸۵	۲	۱	ادا	نون ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	جاتا ہے	جاتا ہوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	ساتھ میں	پشت میں ، ن ۵
,,	,,	۵	۲	اُس کا	ظالم ، ن ۱ تا ۵
۲۸۲	,,	۶	۱	(سرکش) کا	کی ، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کی (تجھ)	کا ، ن ۲ تا ۵
,,	‡۳۸۶	۳	۱	(مصرعہ)	اس باج دل میں میرے دو جا نہیں ہے مدعا ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ تا ۸
,,	۳۸۷	۱	۲	قلام	میں نام ، ن ۶ تا ۸
,,	۳۸۸	۵	۱	یک رنگ ہو مل	ہر ایک سے مت مل ن ۱ تا ۶ ، ۸

* اس غزل کے شعر ۱۱ ، ۱۲ ن ۵ میں نہیں ہیں —

† اس غزل کا شعر ۵ ن ۵ ، میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - اور اس کا تیسرا شعر ن ۴ ، میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۵	۳۹۱*	۴	۱	کرے گی	کریگے ' ن ۱
,,	,,	۴	۲	دل میں جا نقش	نرم دل کوں ' ن ۳
,,	,,	۶	۲	صد چمن	انجمن ' ن ۱ تا ۷
۲۸۶	۳۹۲†	۸	۲	سخن	سخی ' ن ۱ ' ۳ ' ۴
,,	,,	۹	۱	دل	مجھہ ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱-۲	نہیں- (بدن) پہ	نہ کر ' ن ۲ تا ۴ - کوں ' ن ۲ تا ۴
۲۸۷	۳۹۳	۳	۱	سوں	کوں ' ن ۱ تا ۷
۲۸۸	,,	۸	۱	لالن	گلرو ' ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	میرے سخن	تیرے شعر ' ن ۲ تا ۴
,,	۳۹۴	۱	۱	سوں- متواضع ہو	سوں مل ' ن ۱ ' ۴ تا ۷- بتواضع کہ ' ن ۲
,,	,,	۲	۱	خیال	غم ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	اپنے دل میں	دل میں اپنے ' ن ۱ ' ۵ تا ۷- دل میں خوب ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	اُٹھا کر	اوچا کر ' ن ۱ ' ۳ تا ۴ (اونچا کر)
,,	,,	۲	۱	ملے	مکھہ ' ن ۱ تا ۵ ' ۷- موں ' ن ۲
۲۸۹	۳۹۵‡	۱	۱	سوں	تھیں ' ن ۵

* غزل ۳۹۰ کا دوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† غزل ہذا کا دوسرا شعر کسی نسخے میں نہیں - اور شعر ۴ ' ۶ ' ۷ ' ن ۳ ' میں نہیں ' پانچواں شعر ن ۱ ' میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کے بقیہ اشعار اور نوٹ ضمیمہ نمبر ۱ میں ہے ' اور شعر ۴ کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۹	۳۹۵	۵	۱	اے دل،انہ جا اے دل	اے بوالہوس، ہرگز ، ن ۲ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۵	۲	ہیں آفت،قیامت	ہے مشکل ، ن ۲ تا ۴ قباحت ، ن ۴
,,	,,	۷	۱	دعا گو ہیں	دعا گویاں ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۷	۲	بے حسابی	بے حجابی ، ن ۵
,,	,,	۹	۲	بے عتابی	بے حجابی، ن ۲ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۱۰	۱	(ابرو) کا-(تصورا کے ، ن ۱ تا ۷-میں ، ن کر	۱ تا ۴
۲۹۰	۳۹۶	۱	۲	سرد	حسن ، ن ۱ تا ۳ ، ۵ ، ۶-عقل ، ن ۴
,,	,,	۳	۲	انکھاں کا خمار	سیلے کا غبار ، ن ۵
,,	,,	۴	۲	اختیار	اعتبار ، ن ۷
,,	,,	۵	۲	میرے دل کا	مجوہ سیلے کا ، ن ۱ تا ۷
,,	۳۹۷	۲	۲	بے قراری و	بےقراروں کوں ، ن ۱ تا ۳ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۴	۱	ساجن	جاناں ، ن ۳ ، ۴
۲۹۱	,,	۵	۲	وہ منصب	منصب میں وہ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	عشق بازی	عشق بازوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	مذہب قاتل	میں قاتل کی ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷
۲۹۲	۳۹۹*	۴	۱	معلوم	مفہوم ، ن ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۷	۱	عشق	عیش ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ تا ۹
,,	۴۰۰	۲	۲	دل بھی	دل یو ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۲	(پورا مصرعہ)	دل پہ میرے سدا اُداسی ہے ، ن ۵
,,	,,	۴	۲	پاس تل	تل نزک ، ن ۱ تا ۷

* غزل نمبر ۳۹۸ کسی نسخے میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۳	۴۰۰	۶	۲	کلوئیں	کوے ، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
,,	۴۰۱	۲	۲	و (سخن)	ھے ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سو	سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	توں ھی ھے	تو نہیں ھے ، ن ۱۔تو ھے کا ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۴	۲	طقرائے	طوبے ، ن ۶
,,	,,	۵	۲	اور	ہور ، ن ۱ ، ۶ ، ۷۔ ھے و ، ن ۲ تا ۴ ، ۵
۲۹۴	۴۰۲	۱	۱	اُس شوخ سوں	سوھن سلوں ، ن ۵
,,	,,	۲	۱	لگ کر	لگ لگ ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	کہ جس کا نانوں	اُسی ناوں کی ، ن ۲ ، ۳ ، ۴
,,	,,	۴	۲	جس کا	جس کی ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	شان	شاہ ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	میرا	میرے ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ تا ۷
,,	,,	۸	۲	برنگ	مثال ، ن ۲ تا ۴
,,	۴۰۳	۱	۲	سوھن	ساجن ، ن ۷
۲۹۵	,,	۲	۱	لبریز	بھر پور ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۲	۱	ھوں سراپا	ھو رہا ھوں ، ن ۷
,,	,,	۳	۱	سب سوں	نے ، ن ۱ تا ۷۔کی ، ن ۲
,,	,,	۴	۱	یہ کرچہ نو خط	کے گرد ، ن ۲ تا ۴۔ہو خط ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	تیرا	تیرے ، ن ۱ ، ۷
,,	,,	۶	۱	دل جلے۔کدھی	دل چلے ، ن ۳۔کلے ، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					(کسی نے)
۲۹۵	۴۰۳	۶	۱	رنگ و بو	رنگ بو، ن ۱، ۲، ۴
۲۹۶	۴۰۴*	۷	۱	چلنا	جانا ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۲	(عشق) بازاں	بازوں، ن ۱، ۶، ۷، بازی، ن ۵
,,	,,	۸	۱	لچھمن	لکھمن، ن ۱، ۲، ۳، ۵
,,	۴۰۵+	۱	۱	گرچہ - یار جانی	نازو، ن ۲ تا ۵ - گرچہ آنی، ن ۲ تا ۵ - گرجوانی ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	نہوں	نہوں، ن ۱
۲۹۷	,,	۹	۱	صاف صاحب دل	صاحب دل کی، ن ۵
,,	,,	۹	۲	گوہر بحر	گوہراں سنبھ، ن ۲، ۴
,,	۴۰۶‡	۴	۲	کہ (شب)	گرچہ، ن ۱ - روز و، ن ۳، ۴، یو، ن ۱، گر، ن ۷
۲۹۸	,,	۵	۲	حق میں - جاں نثاروں کے	جان نثار کے حق میں ن ۳، تا ۵
,,	,,	۶	۲	وجہ	وہ چہ، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۲	جامہ	چہرہ، ن ۱، ۲، ۴
,,	,,	۹	۱	گوش رکھ کے	کان دھر کے، ن ۴

* یہ غزل ن ۳، میں نہیں ہے اور شعر ۲، ن ۴، میں نہیں ہے۔

+ اس غزل کا شعر ۸ ، ن ۲، میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۶، میں نہیں ہے ، شعر ۳، ن ۵، میں نہیں ہے اور پہلا مصرعہ شعر ۳، کا ن ۷، میں فٹ نوٹ والا ہے اور شعر ۵، ن ۲ میں شعر ۶، ن ۷، میں اور شعر ۷، ن ۳، ۷، میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۸	*۴۰۷	۲	۲	خوش نگاهوں	خوش نگاهاں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	کم نکللے میں	کم نکاهی میں، ن ۱، ۴، ۵
,,	,,	۳	۲	عشق بازاں کی	عشق بازوں میں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	بلدهی	بلدهیا، ن ۱ تا ۷ (باندهی)
۲۹۹	,,	۹	۱	(عشق) بازاں	بازوں، ۱ تا ۴ - بازی ن ۶، ۷
,,	۴۰۸	۴	۱	سے	سوں، ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	آج که	آج توں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	پیار	زلف، ن ۲ تا ۵
۳۰۰	‡۴۰۹	۱	۲	سوں جهوں کال دسا	دل حال، ن ۱ — دسے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	جب سکی (دل)	جب جا، ن ۱ - جا کے پیو، ن ۲، ۴، ۵ - آسے، ن ۷
,,	,,	۳	۲	(قمر) کے	(غم) نے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	کیا	دیا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کا یہ	کی یو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	گرداں	گردوں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	هوا	هوئی، ن ۱، ۵ - اچھے، ن ۶
,,	,,	۵	۲	جن نے دیوار	جس نے محراب، ن ۲
,,	,,	۵	۲	گرداب	محراب، ن ۳ تا ۷

* اس غزل کا شعر ۶ ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کا شعر ن ۳ میں، اور شعر ۴، ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۰	۴۰۹	۶	۱	سکھا	سوکا، ن ۱، (سو کھا)
,,	,,	۷	۲	میسر ہو	نصیب ہووے، ن ۱، ۳، ۴ نصیباں ہو، ن ۵، نصیبہ ہو، ن ۲، ۶، ۷
,,	۴۱۰*	۱	۲	سبزی	سبزۂ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	نرگس - کبھی	سرکش، ن ۱ - کبھیں ن ۶، ۷
۳۰۱	,,	۵	۲	آیا ہے	آتا ہے، ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	صنم ؛ منگوں	سجن، ن ۱ - مجلوں ن ۲ تا ۴، ۵
,,	,,	۸	۲	ہوش اسوں	کوں، ن ۳ -
,,	۴۱۱†	۳	۱	نہیں	ہے، ن ۴، ۵
۳۰۲	,,	۶	۱	رنگ	دنگ، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دھیان	ذھن، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۳	ہوئی ہے	ہوا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	۴۱۲	۱	۱	مد ہوشی	بیہوشی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سلطاں نے - دیا	سلطانی، ن ۱ تا ۷ کا ہے، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۳	فیض	حاصل، ن ۲ - میل ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	تاب ا پر	میں - ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	جس	اِس، ن ۱ تا ۵

* اس غزل کا شعر ۴ ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر ۳، ۶ ، ن ۳ میں نہیں ہیں اور شعر ۴ ، ن ۱ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۲	۳۱۳	۱	۱	حافظے	حافظاں، ن ۲، ۳
"	"	۱	۱	دکھلاتا ہے	دکھلایا ہے، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷، دکھلاتی ہے، ن ۴، ۶
۳۰۳	"	۲	۱	موج زن	سونس، ن ۲ ۰ پہچ زن، ن ۵
"	"	۳	۱	ہر زمن	ہر زمون، ن ۲ ۰ ہر زری ن ۳ (؟)
"	"	۵	۱	کے ادا کرتے	کوں بجا لائے، ن ۲ -
"	"	۵	۲	مغفرت	معرفت، ن ۲ تا ۴
"	۳۱۴*	۱	۱	کنایت	اشارت، ن ۲، ۵
"	"	۳	۱	نسق	نسط، ن ۲ تا ۴
"	"	۷	۱	ہوئے	ہوئیں، ن ۲، ۴، ۵
۳۰۴	"	۸	۲	غنیمت	ات یت، ن ۱
"	۳۱۵†	۱	۲	مصور رنگ ہے جس جلوۃ	مصور رنگ نہیں لکھتے ہوں اُس، ن ۵
"	"	۲	۱	ہوا، حق	جیوں، ن ۲، ۷ — ہوں، ن ۱، ۵
"	"	۳	۱	پہنچوں	پہنچاں، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	اندیشہ نہیں	ہے اندیشہ، ن ۱
"	"	۴	۱	ہوں ہے خوشی وقتی	ہوں ہوا ہے خوش، ن ۵
"	"	۵	۱	نکتہ تیز	نکتہ کے تہہ، ن ۱، ۴، ۶، ۷

* اس غزل کا مطلع، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے۔ اور شعر ۵، ن ۴، ۵ میں نہیں ہے۔ اور شعر ۲ کا مصرعہ اول، ن ۵ میں اس طرح ہے —

"فارغ ہے دل وہ سور معنی سوں جس ملیں"

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۰۳	۳۱۵	۶	۱	صفحے پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے	صفحہ اوپر لکھا ہے کاتب قدرت، ن ۲، ۵
۳۰۵	*۳۱۶	۴	۱	سایہ	باعث، ن ۱
،،	†۳۱۷	۴	۱	ہے مجھ	مجھ ہے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۴	۲	تجھ	تیرا، ن ۱ تا ۳، ۶
۳۰۶	،،	۸	۱	ہر شب - جلتی	ہر دم، ن ۱ — ہنستی ن ۱ تا ۸
،،	‡۳۱۸	۱	۲	نہ کہوں ہو داں	نہ ہوے دل کہوں، ن ۱- نہ ہوے کہوں دل، ن ۲ تا ۶
،،	،،	۳	۱	ہے (مجھ) داں (پر)	تھا-میں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
،،	،،	۹	۱	ہوں	ہے، ن ۳، ۴
۳۰۷	۳۱۹	۱	۲	پگھل	سگل، ن ۳، ۴، ۵
،،	،،	۲	۱	کہا ہے جو	کاں ہے (کہاں)، ن ۱ تا ۷ کہ، ن ۱
،،	،،	۲	۲	دہشت	وحشت، ن ۳ تا ۵
،،	،،	۳	۱	سوں پہلے جو کہ ہوے	ستی آگے جو ہوے، ن ۱، ۶، ۷ سوں جو ہوے ہیں، ن ۲، ۳، ۴، ۵

---

* یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے اور اس غزل کا شعر ۲ و ۴، ن ۳ میں نہیں ہے اور شعر ۳، ن ۷ میں نہیں ہے —

† اس غزل کا شعر ۵، ن ۵ میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کا شعر ۳، ن ۳، ۴ میں اور شعر ۴، ن ۴ میں نہیں ہیں —

صفحہ	مستزاد	شعر	مصرع	الفاظ متن	لفظ نسخہ
۳۱۳	۳	۴	۲	طرار	بیزار، ن ۲
،،	،،	۴	۳	باندھے ہے	باندھا ہے، ن ۲ تا ۷
۳۱۴	،،	۵	۳	کرتا	کہتا، ن ۲ تا ۷
،،	۵	۱	۱	کن نے	کس نے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۱	۱	اِن	اِس، ن ۵، ۲
،،	،،	۱	۳	اُسے	مجھے، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۱	۴	اِن	اِس، ن ۵، ۲
،،	،،	۲	۳	کن نے	کس نے، ن ۲، ۳، ۷
،،	۵	۳	۱	ترا	ہمہ، ن ۵
،،	،،	۳	۳	نیرنگ دیا ہے	پر رنگ اُٹھا ہے، ن ۲ تا ۴ بے رنگ رہا ہے، ن ۵، ۷
۳۱۵	۲*	۲	۱	جب کی	جب کہ، ن ۷
۳۱۶	۷	۳	۴	تو	یو، ن ۲- سو، ن ۷

(مخمسات)

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	الفاظ متن	لفظ نسخہ
۳۱۷	۱†	۳ بند ۳		دیکھوں	دیکھا، ن ۲، ۷
،،	،،	۴	۱	تھا دل و سینہ پہ مثل سل	اول تھا سینے پر مثال سل، ن ۷
۳۱۸	۱	۵	۲	بھی شمسیہ کی لکھوں	کی آئینے نے تبھی، ن ۷
،،	،،	۵	۳	تو خواب	یو خیال، ن ۲ تا ۸
۳۲۰	۳‡	۱	۲	(شمع) رو	توں، ن ۵

---

* یہ مستزاد صرف ن ۷ میں ہے اور مستزاد ۷، ن ۲، ۷ میں ہے —

† یہ مخمس ن ۲ تا ۵، میں نہیں ہے اور مخمس نمبر ۲ کسی نسخے میں نہیں ہے —

‡ ن ۲، ۳ میں نہیں ہے، اور بند ۳ ن ۵، میں نہیں ہے —

صفحہ،	مخمس،	بند،	مصرع،	لفظ، متن،	لفظ، نسخہ،
۳۲۱	۳	۷	۱	جہاں	دنیا، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۳	ہے	میں، ن ۴، ۷
,,	,,	۸	۲	ملاحت	ملامت، ن ۴، ۶
,,	,,	۸	۴	سو قباحت	صد (سو، ن۷) قیامت ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	میں احوال	مئیں حال، ن ۵
۳۲۲	,,	۹	۵	(شوق) تا	سوں، ن ۴۔ توں، ن ۵، ۶، ۷
,,	۴*	۱	۲	آئیگے	آپ لے، ن ۶
,,	,,	۱	۵	تب	تو، ن ۴، ۶۔ تجھ، ن ۷
,,	۴	۲	۳	کے	دئی، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲	۴	کے دل	دئی دل، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲	۴	کے بند	پیوند ہے، ن ۴
,,	,,	۳	۱	تو - رہے	تیرا، ن ۴، ۶، ۷ - اچھے، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۲	دکھوں	دکھوں، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	توں دکھہ سوں رہے	درباں تو - رہے، ن ۷
,,	,,	۳	۳، ۴	رہے	اچھے، ن ۴، ۶، ۷
۳۲۳	,,	۴	۴	تھے	ہیں، ن ۴
,,	,,	۵	۱	گنگن	گگن، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۳	لوٹیں	لوٹے، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۴	کٹے	کرتے، ن ۷
,,	,,	۶	۵	سدا	سدیا، ن ۶، ۸
,,	,,	۷	۴	کیتا	کینتا، ن ۴، ۶، ۷

* یہ مخمس ن ۴، ۶، ۷ میں ہے، بند اول کے مصرعے اُلٹ پلٹ ہیں۔

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۷	۶	۵	۱	سب رتیہاں ہیں کور	ست رتیہاں اے نور ، ن ۲ تا ۹
"	"	۹	۵	دل ہوا خوں مرا	دل مرا خوں ہوا ، ن ۲ تا ۷
"	"	۷	۲	مدعاے	مدعا کوں ، ن ۳ ، ۷
"	"	۷	۳	دوام	مدام ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
"	"	۸	۱	سرکشوں	سرکشاں ، ن ۷
"	"	۸	۴	حق اگے	حق نزیک ، ن ۲ تا ۵ نزد حق ، ن ۷
۳۲۸	"	۹	۲	ہوش	جیو ، ن ۲ تا ۷
"	"	۹	۳	راہ میں	رہ میں آ ، ن ۲ تا ۴ ، ۵
"	"	۱۰	۲	چشم ظاہر بیں	اہل پلدار ، ن ۲ تا ۵ ، ۷
۳۳۰	*۸	۱	۵	میں	سوں ، ن ۶
۳۳۱	"	۲	۱	سورج - اور	سور ، ن ۶ ، ۷ ۔ ہور ، ن ۶ ، ۷
"	"	۲	۲	اور	ہور ، ن ۶ ، ۷
"	"	۲	۵	بوجھکے ہے	جلوہ گر ، ن ۶ ، ۷
"	"	۳	۲	اور (والشمس) ہے	ہور ، ن ۷ ۔ ہیں ، ن ۶ ، ۷
"	"	۳	۳	پودا	بلدہ ، ن ۶
"	"	۳	۴	ہر (سرمداں)	سب ، ن ۷
"	"	۴	۱	چاکر دیا ۔ گلزار میں	چاکی دیا ، ن ۶ ۔ کوں ، چاک کر گلزار کے ، ن ۷
"	"	۴	۲	پھاسا	پایا ، ن ۶ ، ۷

* صرف ن ۶ ، ۷ میں ہے - اور بند ۶ ، ن ۶ میں نہیں ہے اور خمسہ ۷ و ۹ کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۶	۱۱	۳	۱	نس	پیا ' ن ۴
,,	,,	۳	۴	سوں تن	میں یو ' ن ۴
,,	,,	۳	۵	در حوت	میں جوت ' ن ۴ ' ۷
,,	,,	۴	۲	لے کر	لا کر ' ن ۴
,,	,,	۴	۳	میں میں	ملیں ' ن ۴
,,	,,	۴	۳	توی طور	کوہ طور ' ن ۴
,,	,,	۴	۵	اور	ھور ' ن ۶ ' ۷
۳۳۷	,,	۵	۳	مخمور - اور	معذوں ' ن ۷ - ھور ' ن ۴ ' ۶
,,	,,	۵	۴	جان	خال ' ن ۴ (خیال)
,,	,,	۵	۵	غم ملیں جھک جھک سجن	غم میں جھر جھر اے سجن ' ن ۴
,,	۱۲ *	۲	۱	یک دم نہیں ' تجھ سوں	توں مجھ سوں نہیں یک دم ' ن ۴
,,	,,	۳	۱	تیری نشۂ صہبائے (حسن)	تہرا گلشن صحرائے (؟) ن ۲ ' ۴
,,	,,	۳	۳	رحمت	ھمت ' ن ۲ ' ۳ ' ۵ ' ۷
۳۳۸	,,	۴	۱	خرد سالی	خوبروئی ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	معتبر	بیشتر ' ن ۴
,,	,,	۴	۴	کے خال	و خال ' ن ۲ ' ۴ - کے حال ' ن ۶

---

* یہ خمسہ ن ۳ میں نہیں ہے ' اور مصرعہ ۲ ' ن ۲ تا ۴ ' ۵ ' ۷ میں مصرعہ ' ۳ ' ہے اور مصرعہ ۳ ' مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۲ کا مصرعہ ۲ مصرعہ ۳ ' و مصرعہ ۳ مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۳ کا بھی مصرعہ ۲ ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ میں مصرعہ ۳ ہے اور مصرعہ ۳ ' مصرعہ ۲ ہے —

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۱	۵	۱	۱	ابروں	ابروں، ن ۲تا ۷
,,	,,	۱	۱	کمال	جمال، ن ۵
,,	,,	۴	۱	(روز) تھا	ہے، ن ۲، ۳، ۵، ۷
,,	,,	۴	۲	ھر گز	جب لگ، ن ۲، ۳، ۴، ۷
,,	,,	۶	۱	سوں	سیں، ن ۲، ۳، ۴
۳۴۲	۶	۳	۱	اس نے	ان نے، ن ۳ تا ۷
,,	۷	۱	۱	کا	پد، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	یو	جدوں، ن ۲ تا ۵، ۷
۳۴۳	,,	۴	۲	آرسی شرم سوں	شرم سوں آرسی، ن ۲ تا ۵، ۷

ترجیع بند (۲)

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۴	۱	۷	۱	ہے تیری ظاہری	تیری ہوے ظاہر، ن ۴، ۶، ۷
۳۴۵	۲*	۳	۱	خرد	عقل، ن ۴
,,	,,	۳	۱	تجھہ مبارک خرد کی	روے انور کی تھرے، ن ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	بے تاب	در تاب، ن ۴
,,	,,	۴	۱	عاقلاں	عالماں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	کہو	اہے، ن ۴
,,	,,	۵	۲	سے	سوں، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۲	ھوا	ھوے، ن ۴
,,	,,	۸	۱	تا قیامت	حشر لگ، ن ۴

* ن ۴ میں اس بند کے پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ نہیں ہے - اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ، پہلے شعر کا ہے ـــ

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۰	۱	۹	۲	کہے	کہا ، ن ۷
,,	,,	۱۰	۲*	کہلے	کہتے ، ن ۲ ، ۵ ، ۶ - کرتے ، ن ۴
۳۵۱	,,	۱	۲	رلہے کا - عرش پرھے	رھنے کا ، ن ۴ - ہے عرش پہ ، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	جن نے	جس نے ، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۴	۱	ناو	ناوں ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۲	نور نے نور دل نے	روز نو روز عید ، ن ۵
,,	,,	۶	۱	وہ کہ جس کی جسکے خوف و ہیبت دہشت سوں	سوں ، ن ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۱۰	۱	ہیں یہ	یو ہیں ، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	نم	ناوں ، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۱۲	۱	جہاں	زماں ، ن ۴
۳۵۲	,,	۴*	۱	اس میں	سو اس ، ن ۵
,,	,,	۴	۱	دم مارنے	دم زنی ، ن ۵
,,	,,	۴	۱	جاگہ	طاقت ، ن ۴
,,	,,	۵	۱	یہ پایا ہے	کا ، ن ۴ ، کوں پایا وہ ن ۵
,,	,,	۵	۲	جی کوں	جیو ، ن ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۷	۱	دنیا	عالم ، ن ۴
,,	,,	۷	۲	پا تلک	پاوں لگ ، ن ۲ ، ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۲	محل و دخل	محل دخل ، ن ۲ ، ۴ تا ۶

* یہ مصرعہ ن ۷ میں یوں ہے " جن یہ آیا کلام عزو جل "
÷ یہ شعر ۷ ، میں نہیں ہے ---

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۵	۱	۱۲	۲	یوں	جو، ن ۲، ۴، ۶
*۳۵۶	،،	۱	۱	بہار	باز، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۱	۲	حسن	جس کے، ن ۴
،،	،،	۶	۲	نہ دکھا	نہیں دکھا، ن ۴ تا ۷
،،	،،	۷	۲	کمل	کنبل، ن ۲
،،	،،	۹	۲	کھیلتا ہے	کھیلے، ن ۲۔ جوں، ن ۲، ۴، ۵
،،	،،	۹	۲	بوجھی ہوئی	یوں مجھے، ن ۷
،،	،،	۹	۲	ہے کیا اٹکل	کیا بیکل، ن ۷
،،	،،	۱۱	۲	غم میں تیرے	غم تیرے میں، ن ۲، ۴
+۳۵۷	،،	۱	۱	یہ جی	تو میں، ن ۷
،،	،،	۳	۲	وہ بڑا گل گل	دھل پڑا، ن ۵۔ گھٹتا، ن ۷، پلپل (؟) ن، ۵
،،	،،	۴	۲	آنسو	انجھو، ن ۲، ۴ تا ۷
،،	،،	۹	۲	جن کوں	جس کوں، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۱۰‡	۱	یہ (ھمزہ)	توں، ن ۷
،،	،،	۱۰	۲	تیغ تیز	تیغ و تیر، ن ۷
۳۵۸	،،	۶	۱	وہ	دو، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۳	۲	(مصرعہ)	مثل ماهی کے کرتی ہے بیکل، ن ۷
،،	،،	۳	۲	سائیں ہے	میں بیٹھے، ن ۳، ۵
،،	،،	۵	۲	کہیں منحل	کیں، ن ۲۔ عمل، ن ۷
،،	،،	۷	۱	بولا	بولے، ن ۲، ۵، ۷

* اس صفحے کے شعر ۴، ۶ ن ۲ میں نہیں ہیں —

+ اس صفحے کا شعر ۴، ۶، ا ن ۴ میں نہیں ہیں اور نہ آخری چار شعر ہیں —

‡ یہ شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۱	۲	۱۰	۱	ناں	نانوں ، ن ۲، ۴ - نام ن ۵
"	"	۱۰	۱	هوویےخوش	هوخوشی ، ن ۲، ۴، ۵
"	"	۱۱	۱	تهاه	تهاؤں ، ن ۴ - تهانوں، ن ۵، ۷
۳۶۲	"	۱	۱	رتبۂ عالی	مرتبۂ عالی، ن ۲، ۴، ۵
"	"	۲	۱	بهت	اگر ، ن ۲
"	"	۲	۲	گر تری است	گر کرم تیرا ، ن ۲
"	"	۵	۱	کتابوں	کتا باں ، ن ۲، ۴ تا ۶
"	"	۷	۱	یه	سوں، ن ۲ - یوں، ن۴، ۵
"	"	۸	۲	ارم کی	سوں ارم کے، ن ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷
"	"	۹	۱	جان و	جان اور، ن ۲
"	"	۹	۱	لاکهوں	لاکهاں ، ن ۲ ، ۴ تا ۷
"	۳*	۵	۲	پونچهه	یو بوجهه، ن ۷
۳۶۴	"	۱	۱	پهنلگ	پلنگ ، ن ۲ (؟)
"	"	۲	۲	لوم	نوم، ن ۷ (؟)
"	"	۳	۱	قاتلاں	قابلاں ، ن ۶، ۷
"	"	۶	۲	اکلگ	یکلنگ، ن ۶ ، ۷
"	"	۱۰	۲	تلگ	بتلنگ، ن ۶ ، ۷
"	"	۱۱	۱	هے	هوں ، ن ۶، ۷
"	"	۱۰	۲	مجکوں فقر سوں نہیں	فقر سوں نہیں هے، ن ۷

---

* صرف ن ۶، ۷ میں هے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۴	۳	۱۲	۲	رو	جو، ن ۷
۳۶۵	"	۱	۱	دنیا	جہاں، ن ۷
"	"	۵	۲	گر	کہ، ن ۷
"	"	۷	۱	چلے	جتلے، ن ۶، ۷
"	"	۷	۱	کرنے	کرتے، ن ۶
"	"	۸	۲	کیا دریا کوں جو	کیا ہے دریا کوں، ن ۷
۳۶۶	۴*	۳	۲	زخم پہ	جسم کوں، ن ۷
۳۶۷	"	۳	۱	دل کوں سجن ہرگز سرے	سجن دل کوں سرے ہرگز ن ۶، ۸
"	"	۱۰	۱	هوی ہے	ہو سجی، ن ۶، ۷
۳۶۸	"	۱	۱	اُس پہ	اُس کوں، ن ۶، ۷
۳۶۹	۵†	۵	۲	ہو جیوں کر	ہوکر جوں، ن ۷
"	"	۷	۱	کوے	کرے، ن ۶
"	"	۷	۲	کوں	کی
"	"	۱۱	۲	پل میں صفا	دو پل منھی، ن ۶، ۷
"	"	۱۱	۲	صفا	صنعاں، ن ۷
۳۷۰	"	۷	۱	عاشقاں	عارفاں، ن ۶، ۷
۳۷۱	"	۱	۲	دبستانی	اصفہانی، ن ۶، ۸
"	"	۴	۲	کیے	کرے، ن ۷، ۸
"	۶‡	۴	۲	کی بیعت	کے بیعت، ن ۷

---

* یہ قصیدہ ن ۶، ۷ میں ہے۔ اور ن ۷ میں " در تصوف " ہے

† صرف ن ۶، ۷ میں ہے —

‡ صرف ن ۶، ۷ میں ہے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۲	۶	۹	۲	اِتی	اتا، ن ۶، ۷
۳۷۳	،،	۳	۱	میں	یو، ن ۶، ۷
،،	،،	۶	۱	طبلہ	طبقہ، ن ۷
،،	،،	۷	۱	سوں	میں، ن ۷
،،	،،	۸	۱	اور	ہور، ن ۶
،،	،،	۱۰	۱	پر مقصد	ہر مقصد، ن ۶
۳۷۴	،،	۴	۲	جوہر	گوہر، ن ۷
،،	،،	۸	۲	تک	لگ، ن ۶
۳۷۵	،،	۳	۱	سود	سیر، ن ۷
،،	،،	۹	۲	کی	سوں، ن ۷

مثنوی —— (مثنویات) ——

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۶	۱*	۲	۱	مشتاق	عشاق، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۳	۲	یہ تن کا	توں اُس کا، ن ۲
،،	،،	۵	۱	پرکھتے	پرکھتے، ن ۶ — برہ کی، ن ۲، ۵ (؟)
،،	،،	۵	۲	فرض	فیض
*۳۷۷	،،	۱	۲	اُسی گل کے	آپس کے گل، ن ۵
،،	،،	۱	۲	دل	جیو، ن ۲، ۵
،،	،،	۴	۱	یہ دل	مجھے، ن ۵
،،	،،	۴	۱	کر جیوں	کردے، ن ۵
،،	،،	۳	۲	سنبل	کاکل، ن ۲، ۵
،،	،،	۸	۲	پلکتھہ	نوبھہ، ن ۷
،،	،،	۱۱	۲	کا دل	دل کا، ن ۲، ۵ تا ۷

* صرف ن ۱، ۳، ۴ میں نہیں ہے، اور ن ۲، میں یہ مثنوی مناجات کے نام سے ہے ۔ ن ۵ میں دوسرے شعر سے شروع ہوتی ہے --

* اس صفحے کے شعر ۸، ۹ و ۱۰ ن ۵ میں نہیں ہیں —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۷	۱	۱۱	۲	کے دُرج	قدح ، ن ۷ (؟)
۳۷۸	،،	۱	۱	املاک و افلاک	الافلاک و املاک ، ن ۲ ، ۵
،،	،،	۲	۲	جس باغ کا	روشن عیاں ، ن ۵
،،	،،	۴	۲	کی بہار	کا بہار ، ن ۲ ، ۵ تا ۷
،،	،،	۵	۱	رہی ہے	اہے وہ ، ن ۲
،،	،،	۶	۲	اُس کے	اُس کا ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
،،	،،	۷*	۲	نہاں	نہاں ، ن ۲ ، ۵ ، ۶ ، ۷ یہی صحیح ہے ۔
،،	،،	۷	۲	رہی	رہا ہے ، ن ۲
،،	،،	۸	۲	لیا	دیا ، ن ۵
،،	،،	۹	۱	کوئی	کئی دہ ، ن ۲ ، ۵
،،	،،	۹	۲	رہا	رہے ، ن ۲ ، ۵
،،	،،	۱۰	۱	ابوالارواح	راس ارواح ، ن ۲ — رسول ارواح ، ن ۵
۳۷۹†	،،	۴	۲	بھولے	بھولوں ، ن ۵ ، ۷
،،	۲	۱	۱	نور یک	رنگ یو ، ن ۵
،،	،،	۲	۱	رہے	اہے ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
،،	،،	۳	۱	جس کے	اُس کے ، ن ۵
۳۸۰‡	،،	۱	۱	وہ	جو ، ن ۲
،،	،،	۴	۱	یہ جدوں	کہ جدوں ، ن ۲
،،	،،	۷	۱	اشغال	اقام ، ن ۲ (آ : قیام ؟)

* اس کے بعد ن ۵ ، ۷ میں یہ شعر اور ہے —

یہ دو عالم میں وو ہے شمع تنویر
کہ ہے اُس شمع کا سورج یو ڈل گیر

† اس صفحے کے شعر ۲ و ۳ ن ۵ میں نہیں ہیں اور ن ۷ میں شعر ۳ سے " تعریف شہر " کا عنوان شروع ہوتا ہے —

‡ اس صفحے کا آخری شعر ن ۴ ، ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ نسخہ	لفظ نسخ
۳۸۰	۲	۸	۱	عجب قلعہ هے وهاں اک	جو هے قلعہ ارک وهاں، ن ۲ قلعہ ارک وهاں هے، ن ۵
,,	,,	۸	۲	میں	میں هے، ن ۷
,,	,,	۸	۲	انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ	کہ جوں انگشتری اوپر نگینہ، ن ۲، ۵
,,	,,	۹	۱	باژا	نادر، ن ۷
,,	,,	۹	۲	کی (هاتھ)	کا، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۱۰	۱	رهے	اهے، ن ۲، ۵
۳۸۱	,,	۱	۲	نزک وهاں پر هے	نزک رقصاں هے، ن ۲- هے واں نزدیک، ن ۷: نزک وقاں هے، ن ۶
,,	,,	۷	۲	تو هے سب ملک پر اُس کا جو سکہ	جو سب ملکوں اوپر اُس کا هے سکہ، ن ۲
,,	,,	۷	۲	جو	بھی، ن ۷
,,	,,	۹	۱	کلے	کتّے، ن ۲، ۵، ۶، ۷،
,,	,,	۱۰	۱	اتی	تلے، ن ۲
,,	,,	۱۱*	۱	اتے	ایچے، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۱	۲	مدد وهاں جن کی	مدد داں جس کی، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۲	۲	کلکی	کہنے، ن ۲، ۵

* ن ۵ میں یہ شعر اس طرح هے —

"دوجے اُن میں فرنگی بے مدد هیں -

کہ فعل و قول میں مکر وہ وبد هیں" -

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۱	۲	۱۲	۲	آویں اُن کے	آوے اُن ۵، ن ۲ تا ۵
*۳۸۲	،،	۲	۲	ان سوال صورت	تصویر صورت، ن ۶ انسوال صورت، ن ۲، ۵، ۷
،،	،،	۳	۱	پر ورصفائی	اوپر صفائی، ن ۲، ۵، ۷
،،	،،	۵	۲	رہیں	اھے، ن ۵، اھیں، ن ۷
،،	،،	۶	۲	جسے	جسے، ن ۲، ۵، ۷
،،	،،	۸	۲	(باغ) کن	میں، ن ۲
،،	،،	۹	۲	پیروا	پیروا، ن ۲، ۵
،،	،،	۹	۲	پیروا اُن کوں	بے پروائی ان کو، ن ۷ بے پیروا، ن ۲، ۵۔ و تن کوں، ن ۶۰
،،	،،	۱۰	۱	رھے	اھے، ن ۲
،،	،،	۱۱	۱	کسی کوں	کنہوں کوں، ن ۲
،،	،،	۱۱	۲	غرقہ نوں	غرقۃالعین، ن ۲
۳۸۳	،،	۱	۱	ھر اِک لب ھیں سو جیوں	ھر اک کے لب ھیں جیوں، ن ۷
،،	،،	۲	۲	کہ جن	اسی، ن ۲، ۷۔ کہ جس، ن ۶۰
،،	،،	۳	۱	سن ان کے بسکی جو	سن اس کے بس، ن ۲ جوں، ۶ جوں، ن ۲، ۷
،،	،،	۳	۲	سو	جوں، ن ۲، ۶
،،	،،	۴	۱	ات۔ نام	اس۔ کام، ن ۲، ۶
،،	،،	۴	۲	تیھ۔ آشتری	وہ، ن ۶۔ تا آشتری ن ۲
،،	،،	۶	۱	دکھوں مھی	کوں دیکھو، ن ۲، ۶

* ن ۵ میں اس صفحہ کے ساتویں شعر تک ہی اس سے آگے اوراق نہیں ہیں —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۸۳	۳	۶	۲	تجلی کے سمندر کی	سمندر میں تجلی کی ن ۷
,,	,,	۹	۲	جو	کہ (اس)، ن ۲، ۷
,,	,,	۱۰*	۱	(باآں) میں	سوں، ن ۶، ۷
	قطعہ			—— قطعات (۶) ——	
۳۸۴	۱†	۶	۲	شکیب	شکست - ن ۶، ۷
,,	,,	۸	۱	میں بے قرار ہے مثل	ہے بے قرار مثال، ن ۷
,,	,,	۹	۲	لہو	کے خوں، ن ۷
۳۸۵	۳	۲	۲	سماں	رکھا، ن ۷
	رباعی			——(رباعیات)——	
۳۸۶	۱	۱	۱	لکھہ	پگ، ن ۷
,,	۲‡	۱	۱	جیسے	جس نے - جن نے، ن ۳، ۴

---

* یہ دونوں مثنویاں، ن ۲، ۵، ۷ میں بلا فصل ایک ہیں، ن ۵ کا حاشیہ بوسیدہ ہوکر ضائع ہوگیا ہے - اس سے بہت سے اول و آخر مصرع کٹ گئے ہیں -نیز بعض شعر (ن ۲ ؛ اور بعض (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ترتیب میں بھی اختلاف ہے —

† پہلا قطعہ صرف ن ۶، ۷ میں ہے- قطعات ۲، ن ۷ کے فردیات میں ہیں - ن ۵ میں رباعیات، فردیات، قطعات بالکل نہیں ہیں – ن ۶، ۷ میں تقریباً کل رباعیات ہیں- ن ۲، ۳، ۴ میں بعض ہیں —

‡ رباعیات ۲، ۵، ۱۷، ن ۲ تا ۴ میں، رباعی ۱۵، ۲۵، ن ۴ میں اور رباعی ۱۸، ن ۳، ۴ میں ہے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۶	۲	۱	۱	سر جوش	سر پوش ، (؟) ن ۲ تا ۴
۳۸۷	۲	۲	۲	اور	ہور ، ن ۶ ، ۷
,,	۵	۲	۱	یہ ؛ بادام ؛	دو ، ن ۳ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۲	۱	دوجے ؛ زلف ؛	دوجے یو ، ن ۳ ، تا ۴ ۶ - ہور دو ، ن ۷
,,	,,	۲	۲	؛ مصرعہ ؛	شش دام نے مجھ ششدر و نا کام کیا ، ن ۲ تا ۴
۳۸۸	۹	۱	۱	پڑے جوت	پڑیں چونک ، ن ۲ تا ۷
۳۸۹	۱۳	۱	۲	الکن	لکن ، ن ۷
,,	,,	۲	۱	کہا	کہی ، ن ۶
,,	۱۵*	۱	۲	جس داغ کی حسرت سوں	جس باغ کے دیکھے سوں ن ۴
,,	,,	۱	۲	ہوا لالہ داغ	جلا لالہ باغ ، ن ۷
,,	,,	۲	۱	سہلے ملیں اک	اس باغ میں یک ، ن ۴
۳۹۰	۱۷*	,,	,,		۲ - ںلدھا - شہرازہ کے ، ن ۷ - بلد ہے ، ن ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷ - شہرازے ن ۷
,,	۱۸	۱	۱	عشق سوں	خال نمن ، ن ۴
,,	,,	۱	۲	زلف سوں یہ تاب	زلف نمن مضطر ، ن ۴
,,	۱۹	۱	۱	ہے سکھہ ؛	ہو ، ن ۶ ، ۷

* ن ۴ میں پہلا مصرعہ یوں ہے

تجھ پاس سوں سہلا ہے سرا روشن باغ

؛ رباعی ۱۹ ، صرف ن ۹ ؛ میں ہے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ، متن،	لفظ، نسخہ،
۳۹۰	۱۹	۱	۲	یہ (چاہ)	اِس، ن ۷
,,	۲۰	۱	۲	کوں	پہ، ن ۶، ۷
۳۹۱	,,	۲	۲	شاھنشہ مشرقین-	اے بہر شہ حسین (؟)
				کوں	ن ۶-پہ، ن ۶، ۷
,,	۲۱	۲	۱	دیکھے	دیکھی، ن ۶، ۷
,,	۲۲	۱	۱	وہ (زلف)	دو، ن ۶،۷
,,	۲۲	۲	۱	(کس) سوں	کے، ن ۷
,,	۲۳	۱	۲	رشک (پری)	نحت ہے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	جمال	خیال، ن ۶
,,	۲۴	۱	۲	اور - بالا	ہور - بالا ں، ن ۶، ۷
۳۹۲	,,	۲	۱	کھو	یو، ن ۷
,,	۲۵	۱	۲	قضات	قزاق، ن ۷
,,	,,	۲	۲	ترا - بوجھہ	تری، ن ۴-بونچھہ، ن ۳
,,	۲۶	۲	۱	ایسوں	ویسیاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لالہ	لالے کا، ن ۷

فردیات (۴۰)

صفحہ	فرد	مصرع	لفظ، متن،	لفظ، نسخہ،
,,	فرد، ۱	۱	کوی	ہے کوی، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	کی	کوں، ن ۳
۳۹۳	۸*	۱	میں	ہے، ن ۶
۳۹۴	۱۵+	۲	نگہ	نظر، ن ۷
۳۹۵	۱۹	۱	کدھر کوں	سو کس پر، ن ۴
,,	۲۴	۱	ہے مجھہ	مجھے، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	تجھہ	اُس، ن ۴

---

* فرد ۶، ضمیمہ میں صفحہ ۱۵، پر آگئی ہے —

+ فرد ۱۲، پر پوری غزل اور خمسہ بھی ہے - اور فرد ۱۳، کی زمین میں پوری غزل موجود ہے —

غلط نامہ

مقدمہ کلیات ولی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	انباے	ابناے
۴۳	۱۸	مقرض	مقراض
۴۸	۱۱	وقعات	واقعات
۹۰	۲۷	مین	زمین
۹۴	۲۷	بقو	بقول
۹۸	۲۰	۱۹۹۸ھ	۹۹۸ ھ
۷۷	۱۵	فرض کہ	فرض کہ ھر
۹۲	۱۸	زاھد	زھد
۹۷	۱۴	جھہ	تجھہ
,,	۲۱	گھے	کھے
۱۰۲	۶	نیں	نین
,,	۷	ڈوجا	دوجا
,,	۱۳	بجیوں	جیوں کر
,,	,,	بسونا	بسرنا

کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲	۲	۰	۰	-۲	(۲) - ۱۱ -
۳	۳	۵	۱	م	کم
۴	۴	۳	۲	کس	اُس
,,	,,	۴	۱	نیں	نہیں
۵	۵	۶	۱	سوں	توں

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۷	۸	۴	۱	گل	گلی
۹	۱۰	۳	۱	ھوے	ھروے
۱۵	۱۹	۷	۱	نسن٭	نسن
۱۸	۲۲	۱	۲	رزن	روزن
۱۹	۲۵	۲	۲	ٹھٹ کا	ٹھٹکا
،،	،،	۷	۲	اٹ کا	اٹکا
۲۱	۲۸	۵	۲	یک	ایک
۲۳	۳۲	۴	۲	یاب	باب
۲۷	۳۵	مقطع	۲	کر	کوں
۲۷	۳۶	۴	۲	نور بہار	نو بہار
۲۹	۳۸	۷	۲	کاکا	کا
۳۰	۴۰	۱	۱	منجر	خنجر
۳۳	۴۵	۵	۱	کمال	کہاں
۴۶	۶۴	۱	۱	آنچھو	انجھو
۴۸	۶۷	۳	۱	مصر	مصرع
۵۰	۷۰	۵	۱	سانی	معانی
۵۳	۷۴	۳	۲	گزار	گداز
۵۸	۸۰	۴	۲	بتھا	بتا
۶۱	۸۴	۵	۲	بے تا	بے تاب
۶۲	۸۵	۸	۱	سی	سن
،،	حاشیہ	۰	۰	نکا	نوا
۶۵	۸۹	۳	۱	طلسمات	طلسمات
۶۸	۹۴	۴	۲	سب کی حق	سب حق
۶۹	۹۵	۵	۲	روائے	ردائے
۷۰	۹۷	۴	۱	کاجل	کاجل٭
۷۳	۱۰۱	۳	۱	شیریں نے	شیریں
۷۹	۱۰۷	۵	۲	سخت	سخت

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۸۶	۱۱۴	۳	۱	مانی	مالی
۸۸	۱۱۵	۱۱	۱	چشماں لی	چشماں کی
۹۱	۱۱۹	۱	۱	باتاں ہیں	ہیں باتاں
,,	,,	۳	۱	ناہل	نا اہل
۹۲	۱۲۰	,,	,,	ماد	یاد
۹۶	۱۲۶	۱	۲	فریاد	فرہاد
۹۷	۱۲۹	۱	,,	خبر کو	خبر کر
۹۸	,,	۶	۲	ستہا	سنا
۱۰۰	۱۳۳	,,	۱	حیوں	جیوں
۱۰۶	۱۴۱	۸	۲	درپے	دریئے
,,	,,	۹	,,	گل غدار	گل عذار
۱۱۰	۱۴۵	۲	,,	گل نرگس	گل و نرگس
۱۱۱	۱۴۷	,,	,,	ہواس	حواس
۱۱۷	تا ۱۲۴			صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۳	صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۴
,,	۱۵۴	۱	۲	بمن	یمن
۱۲۵	۱۶۴	۳	۱	میں	ہیں
۱۲۶	۱۶۵	۴	۱	راست بازوں	راست بازوں کے
۱۲۸	۱۶۷	۳	۱	دیکھر	دیکھہ کر
۱۳۸	۱۸۱	۱	۲	ورس	درس
,,	,,	۷	۱	نہیں	نہیں ہیں
۱۴۰	۱۸۳	۳	۲	حوف	خوف
۱۴۹	۱۹۵	۵	۲	چا	چاہ
۱۵۴	۲۰۲	۴	۱	صبح کر	صبح کا کر
۱۵۵	۲۰۳	۳	۳	ترا	تہرا
,,	۲۰۴	۱	۲	پراونہ	پروانہ
۱۶۱	۲۱۳	۳	۱	سے	لے
۱۶۳	۲۱۶	۲	۱	تداغل	تغافل

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۳۳۸	۱۲	۳	۴	کی خال	کے خال
۳۴۳	ترا،	بند ۷	۴	صفاقی	صافی
۳۵۲	ق ۱	۹*	۲	دنیں	دنیا
۳۶۱	ق ۲	۱	۲	ساتوں	ساتویں
۳۶۲	ق ۲	۴	۲	عقل ا ل	عقل اول
۳۶۳	ق ۳	۹	۲	ا مفلسی	آ مفلسی
۳۶۴	ق ۳	۵	۱	انگی	انگلی
,,	ق ۳	۷	۱	سنیم	سیم
۳۶۷	ق ۳	۹	۱	دں کی	دل کی
۳۸۶	قطعہ تاریخی	۲	۱	معفول	معقول
۳۸۶	رباعی ۱	۱	۲	سبپ	سب

فرہنگ

	کالم	سطر	غلط	صحیح
ذ	کالم اول	۷	انکھیں	انکھڑیں
ر	,,	۱۳	بمعلی	بمعنی
ح	,,	۱۴	موجود	موجود ھے
س	۲	۱۰	غزل معنی کے میں	غزل کے معنی میں
,,	,,	۱۹	مٹھا یئی	مٹھائی
خ	۱	۱۵	تو بلا	تو نیا

ضمیمہ نمبر ۱

				غلط	صحیح
۸	۱۰	۴	۲	خطرا ھے	خط ا ھے
,,	,,	۶	۲	کمر ؟	کمر
۹	۱۱	۵	۱	کھیلچیے	کھیلچنے
,,	,,	۸	۱	مسست	مست
,,	,,	۹	۱	فریاد	فرھاد

* قصاید میں اشعار کی تعداد بلحاظ صفحہ ھے—